جامع ترمذی (مترجم)

مع

شمائل ترمذی

محدثِ جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

فہرست مضامین "جامع ترمذی" مترجم جلد دوم

نمبر شمار	مضمون سے	صفحہ
	ابواب القدر	
۱	تقدیر میں مباحثہ کی ممانعت	۱۸
۲	عنوان بالا کا دوسرا باب	"
۳	بدبختی اور خوش بختی	۱۹
۴	اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔	۲۰
۵	ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔	"
۶	صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے	۲۱
۷	لوگوں کے دل رحمٰن کی انگلیوں کے درمیان ہیں۔	"
۸	جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست	۲۲
۹	بیماری متعدی نہیں ہوتی ہامہ و صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔	۲۳
۱۰	خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان	۱۰
۱۱	موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے۔	۲۵
۱۲	تقدیر الٰہی کو دم جھاڑ اور دوائیں ٹال سکتے۔	"
۱۳	فرقہ قدریہ	۲۶
۱۴	انسانی خواہشات۔	"
۱۵	قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔	۲۷
۱۶	بدعت مذمومہ	"
	ابواب الفتن	
۱۷	مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے۔	۲۹
۱۸	جان و مال کا حرام ہونا	۳۰
۱۹	کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں۔	۳۱
۲۰	مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا	"
۲۱	ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے	۳۲
۲۲	صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں۔	"
۲۳	جماعت سے وابستگی	"
۲۴	برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے۔	۳۳
۲۵	بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	۳۴
۲۶	ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا	۳۵
۲۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	"
۲۸	جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے	۳۶
۲۹	امت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سوال	"
۳۰	زمانۂ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو	۳۷
۳۱	امانت کا اٹھ جانا	۳۸
۳۲	تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے۔	۳۹
۳۳	درندوں کا کلام کرنا	"
۳۴	چاند کا دو ٹکڑے ہونا	۴۰
۳۵	زمین کا دھنس جانا	"
۳۶	سورج کا مغرب سے نکلنا	۴۲
۳۷	یاجوج اور ماجوج کا نکلنا	"
۳۸	خارجی گروہ کی نشانی	۴۳
۳۹	کسی کو ناجائز ترجیح دینا۔	۴۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۰	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی	۴۴
۴۱	اہل شام کا ذکر	۴۶
۴۲	امت کو تنبیہ	″
۴۳	ایک فتنہ کا ذکر	۴۷
۴۴	اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ	″
۴۵	قتل	۴۹
۴۶	لکڑی کی تلوار بنانا	″
۴۷	علاماتِ قیامت	۵۰
۴۸	سامانِ ہلاکت	۵۲
۴۹	قربِ قیامت	۵۳
۵۰	ترک قوم سے جنگ	۵۴
۵۱	کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا	″
۵۲	قیامِ قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی	″
۵۳	جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی	۵۵
۵۴	بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا	″
۵۵	تیسری صدی	۵۶
۵۶	خلفاء کا بیان	۵۷
۵۷	خلافت کا بیان	۵۸
۵۸	تا قیامت خلفاء قریش سے ہونگے	″
۵۹	گمراہ کن امیر	۵۹
۶۰	امام مہدی کا ذکر	″
۶۱	عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۶۰
۶۲	دجال	۶۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۳	دجال کہاں سے نکلے گا	۶۲
۶۴	خروجِ دجال کی علامات	″
۶۵	دجال کا فتنہ	۶۳
۶۶	دجال کا حلیہ	۶۶
۶۷	دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوسکے گا	″
۶۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے	۶۷
۶۹	کاذب کذاب	″
۷۰	ابن صیاد کا ذکر	۶۸
۷۱	پہلی صدی کے لوگ	۷۱
۷۲	ہوا کو گالی دینے کی ممانعت	″
۷۳	دجال کا ایک واقعہ	۷۲
۷۴	طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا	۷۳
۷۵	مسلمان کی حد	″
۷۶	فضلت اور فتنہ سے بچاؤ	″
۷۷	عظیم فتنہ	۷۳
۷۸	دین پر استقامت	۷۴
۷۹	اچھا اور برا	۷۵
۸۰	شریر لوگوں کی حکومت	″
۸۱	عمل کا مثل دھواں	۷۷
	ابواب الرویا	
۸۲	مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے	۷۸
۸۳	نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں	۷۹
۸۴	خواب میں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۸۰
۸۵	خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے	″
۸۶	خواب کی تعبیر	۸۱
۸۷	اقسامِ خواب	″
۸۸	جھوٹا خواب بیان کرنا	۸۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۹	دودھ کی تعبیر علم سے	۸۳
۹۰	کرتہ کی تعبیر دین سے	"
۹۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا	"
	ابواب الشہادت	۸۷
	ابواب الزھد	۹۱
۹۲	نیک کام میں جلدی کرنا	۹۲
۹۳	ذکر موت	"
۹۴	قبر پہلی منزل ہے	۹۳
۹۵	اللہ تعالیٰ کی ملاقات	"
۹۶	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا	۹۴
۹۷	خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت	"
۹۸	تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا	۹۵
۹۹	لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا	"
۱۰۰	فضول بات اور بخل کی برائی	۹۶
۱۰۱	قلت کلام	"
۱۰۲	اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے	۹۷
۱۰۳	دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے	۹۸
۱۰۴	دنیا چار آدمیوں کی مثل ہے	"
۱۰۵	دنیا کا غم اور اس کی محبت	۹۹
۱۰۶	مومن کی لمبی عمر	۱۰۰
۱۰۷	اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں۔	۱۰۱
۱۰۸	زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت	"
۱۰۹	امیدوں کا کم ہونا	"
۱۱۰	اس امت کا فتنہ مال میں ہے	۱۰۲
۱۱۱	انسان حریص ہے	۱۰۳

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۱۲	بڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے	۱۰۳
۱۱۳	دنیا سے بے رغبتی۔	"
۱۱۴	ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر	۱۰۶
۱۱۵	فقر کی فضیلت	۱۰۷
۱۱۶	فقراء مہاجرین، امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔	"
۱۱۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزارہ	۱۰۹
۱۱۸	صحابہ کرام کا گران زندگی	۱۱۱
۱۱۹	اصل مالداری نفس کی امیری ہے	۱۱۵
۱۲۰	حصول مال	"
۱۲۱	دنیا کی محبت باعث عذاب ہے	"
۱۲۲	حریص کی مذمت	۱۱۶
۱۲۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی	"
۱۲۴	کچھ دوست کی تلاش	"
۱۲۵	ہمیشہ کی دولت	۱۱۷
۱۲۶	زیادہ کھانا مکروہ ہے	"
۱۲۷	ریاکاری اور طلب شہرت	"
۱۲۸	ریاکار قاری	۱۲۰
۱۲۹	اچھی اور بری نیت	۰۵
۱۳۰	آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا	۱۲۱
۱۳۱	اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا	۱۲۲
۱۳۲	نیکی اور گناہ	"
۱۳۳	اللہ کے لیے محبت	"
۱۳۴	محبت کی خبر دینا	۱۲۴
۱۳۵	تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی	"
۱۳۶	مومن کی مجلس	۱۲۵
۱۳۷	مصیبت پر صبر کرنا	"
۱۳۸	بینائی کا چلا جانا	۱۲۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۹	زبان کی حفاظت	۱۲۸
۱۴۰	تمام حقداروں کے حقوق ادا کرنا	۱۳۱
۱۴۱	کسی کو راضی کرنا لازمی ہے	〃
	ابواب صفة القيامة	
۱۴۲	حساب اور بدلہ	۱۳۲
۱۴۳	سورج کا قریب ہونا	۱۳۴
۱۴۴	کیفیت حشر	۱۳۵
۱۴۵	قیامت کی پیشی	۱۳۶
۱۴۶	حساب میں پوچھ گچھ	〃
۱۴۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۳۸
۱۴۸	صور پھونکنا	〃
۱۴۹	پل صراط کی کیفیت	۱۳۹
۱۵۰	شفاعت کا بیان	〃
۱۵۱	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۴۲
۱۵۲	حوض کوثر	۱۴۳
۱۵۳	حوض کوثر کے برتن	۱۴۴
۱۵۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۴۵
۱۵۵	دنیا کی بے وقعتی	۱۵۲
۱۵۶	مہمان نوازی اور اچھی گفتگو	۱۶۶
۱۵۷	اچھا مسلمان	۱۷۰
۱۵۸	دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا	〃
۱۵۹	پردہ پوشی	۱۷۸
۱۶۰	مسلمانوں میں رہنا	〃
۱۶۱	بغاوت اور قطع رحم کی مذمت	۱۸۰
۱۶۲	آخرت کا خوف	۱۸۱
	ابواب صفة الجنة	
۱۶۳	جنت کے درختوں کی کیفیت	۱۸۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۶۴	جنت اور اس کی نعمتیں	۱۸۵
۱۶۵	جنت کے بالاخانے	۱۸۶
۱۶۶	جنت کے درجات	۱۸۷
۱۶۷	جنت کی عورتیں	۱۸۸
۱۶۸	اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا	۱۸۹
۱۶۹	جنتیوں کی صفت	۱۹۰
۱۷۰	اہل جنت کا لباس	〃
۱۷۱	جنت کے پھل	۱۹۱
۱۷۲	جنت کے پرندے	〃
۱۷۳	جنت کے گھوڑے	۱۹۲
۱۷۴	جنتیوں کی عمریں	۱۹۳
۱۷۵	اہل جنت کی صفیں	〃
۱۷۶	جنت کے دروازے	۱۹۴
۱۷۷	جنت کے بازار	۱۹۵
۱۷۸	اللہ تعالیٰ کا دیدار	۱۹۶
۱۷۹	رضائے الٰہی	۱۹۸
۱۸۰	جنت کے بالاخانوں سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔	۱۹۹
۱۸۱	اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا	〃
۱۸۲	جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے	۱۹۱
۱۸۳	جنت اور دوزخ کا جھگڑا	۱۹۲
۱۸۴	ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام	۱۹۳
۱۸۵	بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو	۱۹۴
۱۸۶	جنت کی نہریں	〃
	ابواب صفة الجهنم	
۱۸۷	دوزخ کی صفت	۱۹۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۸۸	جہنم کی گہرائی	۱۹۷
۱۸۹	اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے	۱۹۸
۱۹۰	اہل جہنم کا پینا	۱۹۹
۱۹۱	اہل جہنم کا کھانا	۲۰۱
۱۹۲	دنیوی آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے	۲۰۳
۱۹۳	عذاب بالکا دوسرا باب	"
۱۹۴	دوزخ کے داروغہ اور اہل توحید کا اس سے نکلنا۔	۲۰۴
۱۹۵	جہنم میں عورتوں کی کثرت	۲۰۷
۱۹۶	کمترین عذاب	"
۱۹۷	جنتی اور جہنمی	"

ابواب الایمان

۱۹۸	غیر مسلموں سے جہاد	۲۰۹
۱۹۹	گھر والے اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد	۲۱۰
۲۰۰	اسلام کی پانچ بنیادیں	۲۱۱
۲۰۱	ایمان اور اسلام بزبان جبرئیل	۲۱۲
۲۰۲	فرائض کی ایمان کی طرف نسبت	۲۱۳
۲۰۳	کامل ایمان	۲۱۴
۲۰۴	حیاء ایمان کا حصہ ہے	۲۱۵
۲۰۵	تنظیم نماز	۲۱۶
۲۰۶	ترک نماز	۲۱۷
۲۰۷	ایمان کی لذت	۲۱۸
۲۰۸	زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔	"
۲۰۹	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔	۲۲۰
۲۱۰	اسلام کی ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے	"
۲۱۱	منافق کی علامت	۲۲۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۱۲	مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے	۲۲۲
۲۱۳	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۲۲۳
۲۱۴	کلمہ اسلام پر مرنا	"
۲۱۵	اس امت کا بٹ جانا	۲۲۵

ابواب العلم

۲۱۶	بھلائی اور دین کی سمجھ	۲۲۷
۲۱۷	طلب علم کی فضیلت	۲۲۸
۲۱۸	علم کا چھپانا	"
۲۱۹	طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت	۲۲۹
۲۲۰	علم کا اٹھ جانا	"
۲۲۱	علم کو ذریعہ معاش بنانا	۲۳۱
۲۲۲	تبلیغ کرنا	"
۲۲۳	جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ	۲۳۲
۲۲۴	جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا	۲۳۳
۲۲۵	حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں	۲۳۴
۲۲۶	حدیث لکھنے کی ممانعت	۲۳۵
۲۲۷	حدیث لکھنے کی اجازت	"
۲۲۸	بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا	۲۳۶
۲۲۹	نیکی میں راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔	۲۳۷
۲۳۰	ہدایت کی طرف بلانا	۲۳۸
۲۳۱	سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا	۲۳۹
۲۳۲	منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا	۲۴۱
۲۳۳	مدینہ کے ایک عالم	۲۴۲
۲۳۴	عبادت پر فقہ کی فضیلت	"

ابواب الاستیذان والآداب

۱۳۵	سلام کو پھیلانا	۲۴۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۳۶	فضیلتِ سلام	۲۴۶
۲۳۷	اجازت تین بار مانگنا ہے	〃
۲۳۸	سلام کا جواب کیسے دیا جائے	۲۴۷
۲۳۹	سلام پہنچانا	۲۴۸
۲۴۰	پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت	〃
۲۴۱	سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے	۲۴۹
۲۴۲	بچوں کو سلام کرنا	〃
۲۴۳	عورتوں کو سلام کرنا	〃
۲۴۴	گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	۲۵۰
۲۴۵	پہلے سلام پھر گفتگو	〃
۲۴۶	ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۵۱
۲۴۷	مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کرنا	〃
۲۴۸	سوار پیادہ کو سلام کرے	۲۵۲
۲۴۹	اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کرنا	〃
۲۵۰	گھر کے سامنے سے اجازت مانگنا	۲۵۳
۲۵۱	بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا	〃
۲۵۲	سلام پھر اجازت	۲۵۴
۲۵۳	سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے	۲۵۵
۲۵۴	خط کو گرد آلود کرنا	〃
۲۵۵	کان پر قلم رکھنا	〃
۲۵۶	سریانی زبان کی تعلیم	۲۵۶
۲۵۷	مشرکین سے خط و کتابت	〃
۲۵۸	مشرکین کو خط کیسے لکھا جائے	〃
۲۵۹	خط پر مہر لگانا	۲۵۷
۲۶۰	سلام کا طریقہ	〃
۲۶۱	پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۵۸
۲۶۲	پہلے "علیک سلام" کہنے کی ممانعت	〃
۲۶۳	مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا	۲۵۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۶۴	راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری	۲۶۰
۲۶۵	مصافحہ کرنا	〃
۲۶۶	گلے ملنا اور بوسہ دینا	۲۶۲
۲۶۷	ہاتھ اور پاؤں چومنا	〃
۲۶۸	خوش آمدید کہنا	۲۶۳
۲۶۹	چھینکنے والے کو جواب دینا	۲۶۴
۲۷۰	چھینکنے والا کیا کہے	۲۶۵
۲۷۱	چھینک کا جواب	〃
۲۷۲	چھینک کا جواب کب ضروری ہے	۲۶۷
۲۷۳	کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے	〃
۲۷۴	چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا	۲۶۸
۲۷۵	اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند	〃
۲۷۶	نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے	۲۶۹
۲۷۷	کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت	۲۷۰
۲۷۸	کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے	〃
۲۷۹	بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔	۲۷۱
۲۸۰	حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت	〃
۲۸۱	کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت	〃
۲۸۲	ناخن کتروانا	۲۷۲
۲۸۳	ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت	۲۷۳
۲۸۴	مونچھیں کتروانا	〃
۲۸۵	داڑھی کو درست رکھنا	۲۷۴
۲۸۶	داڑھی بڑھانا	〃
۲۸۷	چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا	۲۷۵
۲۸۸	اس طرح لیٹنے کی ممانعت	〃

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۸۹	پیٹ کے بل بیٹھنے کی ممانعت	۲۸۵
۲۹۰	شرمگاہ کی حفاظت	۲۸۶
۲۹۱	تکیہ لگانا	//
۲۹۲	بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اس کی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت	۲۸۷
۲۹۳	سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے	//
۲۹۴	قالین رکھنے کی اجازت	//
۲۹۵	ایک جانور اور تین سواریاں	۲۸۸
۲۹۶	اچانک نظر کا پڑ جانا	//
۲۹۷	عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔	//
۲۹۸	عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے	۲۸۹
۲۹۹	عورتوں کے فتنہ سے بچنا	//
۳۰۰	پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے	۲۹۰
۳۰۱	بال لگانے اور گدوانے والی نیز گودنے اور گدوانے والی عورتیں	//
۳۰۲	مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں	۲۹۱
۳۰۳	عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے	//
۳۰۴	مردوں اور عورتوں کی خوشبو	۲۹۲
۳۰۵	خوشبو واپس کرنے کی ممانعت	۲۹۳
۳۰۶	مرد کا مرد سے عورت کا عورت سے ننگے جسم ملنا منع ہے۔	//
۳۰۷	شرمگاہ کی حفاظت	۲۹۴
۳۰۸	ران بھی چھپانے کی چیز ہے	//
۳۰۹	صفائی و پاکیزگی	۲۹۵
۳۱۰	بیت الخلاء کے وقت پردہ کرنا	۲۹۶
۳۱۱	حمام میں جانا	//
۳۱۲	گھر میں کپڑے اور تصویر کا ہونا	۲۹۷
۳۱۳	زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت	۲۹۸
۳۱۴	سفید لباس	۲۹۹
۳۱۵	مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت	۳۰۰
۳۱۶	سبز کپڑا پہننا	//
۳۱۷	سیاہ لباس	۳۰۱
۳۱۸	نہ دو رنگ کے کپڑے	//
۳۱۹	مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے	۳۰۲
۳۲۰	حریر و دیبا پہننے کی ممانعت	۳۰۳
۳۲۱	قباؤں کی تقسیم	//
۳۲۲	بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے	۳۰۴
۳۲۳	سیاہ عمامے	//
۳۲۴	سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت	//
۳۲۵	جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے	//
۳۲۶	بدفالی	۳۰۵
۳۲۷	تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔	۳۰۶
۳۲۸	ایفائے عہد	۳۰۷
۳۲۹	"فداک ابی وامی" کہنا	۳۰۸
۳۳۰	"اے بیٹے" کہنا	//
۳۳۱	بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا	۳۰۹
۳۳۲	پسندیدہ نام	//
۳۳۳	ممنوع نام	//
۳۳۴	ناموں کا بدلنا	۳۱۰
۳۳۵	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ	۳۱۱
۳۳۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور کنیت جمع کرکے نام رکھنا	//
۳۳۷	بعض اشعار حکمت ہیں	۳۱۲
۳۳۸	شعر گوئی	۳۱۳
۳۳۹	برے اشعار	۳۱۵
۳۴۰	فصاحت و بیان	۳۱۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴۲	آداب خانہ	۳۰۶
۳۴۳	آداب سفر	〃
۳۴۴	غیر محفوظ چھت پر منع ہے	۳۰۷
۳۴۵	اعمال پر استقامت	〃
	ابواب الامثال	
۳۴۶	اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال	۳۰۸
۳۴۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال	۳۱۱
۳۴۸	نماز روزہ اور صدقہ کی مثال	〃
۳۴۹	قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال	۳۱۳
۳۵۰	پانچ نمازوں کی مثال	۳۱۴
۳۵۱	اس امت کی مثال	۳۱۵
۳۵۲	اخلاق سوء اور امید	〃
	ابواب فضائل القرآن	
۳۵۳	فاتحۃ الکتاب کی فضیلت	۳۱۶
۳۵۴	سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت	۳۱۸
۳۵۵	(ف) نمازی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حاضر ہونا)	〃
۳۵۶	سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۳۲۱
۳۵۷	سورۂ آل عمران کی فضیلت	〃
۳۵۸	سورۂ کہف کی فضیلت	۳۲۲
۳۵۹	سورہ یٰسین کی فضیلت	۳۲۳
۳۶۰	حٰمٓ دخان کی فضیلت	〃
۳۶۱	سورۂ الملک کی فضیلت	۳۲۴
۳۶۲	(ف) صالحین قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔	〃

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۶۳	سورہ زلزال کی فضیلت	۳۲۵
۳۶۴	سورہ اخلاص اور زلزال کی فضیلت	۳۲۶
۳۶۵	سورہ اخلاص کی فضیلت	〃
۳۶۶	معوذتین کی فضیلت	۳۲۸
۳۶۷	قرآن پڑھنے والے کی فضیلت	〃
۳۶۸	فضیلت قرآن	۳۳۱
۳۶۹	تعلیم قرآن	۳۳۲
۳۷۰	قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب	۳۳۳
۳۷۱	نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر	۳۳۴
۳۷۲	قرآن سے خالی سینہ	۳۳۵
۳۷۳	قرآن بھولے جانے کا گناہ	〃
۳۷۴	قرآن کو ذریعہ معاش بنانا	۳۳۶
۳۷۵	سونے سے پہلے قرآن پڑھنا	۳۳۸
۳۷۶	صبح کا وظیفہ	〃
۳۷۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت	۳۳۹
۳۷۸	فضیلت قرآن	۳۴۰
	ابواب قرأت	〃
۳۷۹	سات قرأتیں	۳۴۶
۳۸۰	مسلمان سے ہمدردی	۳۴۸
۳۸۱	ختم قرآن کی مدت	〃
	ابواب تفسیر القرآن	
۳۸۲	تفسیر بالرائے	۳۵۰
۳۸۳	سورۂ فاتحہ کی تفسیر	۳۵۲
۳۸۴	تفسیر سورۂ بقرہ	۳۵۵
۳۸۵	تفسیر سورہ آل عمران	۳۷۱
۳۸۶	تفسیر سورۂ نساء	۳۸۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۸۷	تفسیر سورۂ مائدہ	۳۹۶
۳۸۸	تفسیر سورۂ انعام	۴۰۶
۳۸۹	تفسیر سورۂ اعراف	۴۱۰
۳۹۰	تفسیر سورۂ انفال	۴۱۲
۳۹۱	تفسیر سورۂ توبہ	۴۱۶
۳۹۲	تفسیر سورۂ یونس	۴۲۹
۳۹۳	تفسیر سورۂ ہود	۴۳۰
۳۹۴	تفسیر سورۂ یوسف	۴۳۵
۳۹۵	تفسیر سورۂ رعد	۴۴۱
۳۹۶	تفسیر سورۂ ابراہیم	۴۴۷
۳۹۷	تفسیر سورۂ حجر	۴۴۸
۳۹۸	تفسیر سورۂ نحل	۴۴۸
۳۹۹	تفسیر سورہ بنی اسرائیل	۴۴۱
۴۰۰	تفسیر سورۂ کہف	۴۵۰
۴۰۱	تفسیر سورۂ مریم	۴۵۵
۴۰۲	تفسیر سورۂ طٰہٰ	۴۵۸
۴۰۳	تفسیر سورۂ انبیاء	۴۵۹
۴۰۴	تفسیر سورۂ حج	۴۶۱
۴۰۵	تفسیر سورۂ مومنون	۴۶۴
۴۰۶	تفسیر سورۂ نور	۴۶۹
۴۰۷	تفسیر سورۂ فرقان	۴۷۳
۴۰۸	تفسیر سورۂ شعراء	۴۷۵
۴۰۹	تفسیر سورہ نمل	۴۷۶
۴۱۰	تفسیر سورہ قصص	۴۸۷
۴۱۱	تفسیر سورۂ عنکبوت	〃
۴۱۲	تفسیر سورہ روم	۴۸۸
۴۱۳	تفسیر سورہ لقمان	۴۸۰
۴۱۴	تفسیر سورۂ سجدہ	۴۸۱
۴۱۵	تفسیر سورۂ احزاب	۴۸۲
۴۱۶	تفسیر سورۂ سبا	۴۹۴
۴۱۷	تفسیر سورہ ملائکہ	۴۹۵
۴۱۸	تفسیر سورہ یٰسین	۴۹۶
۴۱۹	تفسیر سورۂ والصافات	۴۹۷
۴۲۰	تفسیر سورۂ ص	〃
۴۲۱	تفسیر سورہ زمر	۵۰۰
۴۲۲	تفسیر سورہ مومن	۵۰۳
۴۲۳	تفسیر سورہ سجدہ	۵۰۴
۴۲۴	تفسیر سورۂ شوریٰ	۵۰۵
۴۲۵	تفسیر سورہ زخرف	۵۰۶
۴۲۶	تفسیر سورۂ دخان	〃
۴۲۷	تفسیر سورۂ احقاف	۵۰۸
۴۲۸	تفسیر سورۂ محمد	۵۰۹
۴۲۹	تفسیر سورۂ فتح	۵۱۱
۴۳۰	تفسیر سورۂ حجرات	۵۱۲
۴۳۱	تفسیر سورۂ ق	۵۱۵
۴۳۲	تفسیر سورۂ ذاریات	〃
۴۳۳	تفسیر سورۂ طور	۵۱۶
۴۳۴	تفسیر سورۂ نجم	۵۱۷
۴۳۵	تفسیر سورۂ قمر	۵۲۰
۴۳۶	تفسیر سورۂ رحمٰن	۵۲۱
۴۳۷	تفسیر سورۂ واقعہ	۵۲۲
۴۳۸	تفسیر سورۂ حدید	۵۲۴
۴۳۹	تفسیر سورۂ مجادلہ	۵۲۵
۴۴۰	تفسیر سورۂ حشر	۵۲۸
۴۴۱	تفسیر سورۂ ممتحنہ	۵۲۹
۴۴۲	تفسیر سورۂ صف	۵۳۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۴۳	تفسیر سورۂ جمعہ	۵۳۲
۴۴۴	تفسیر سورۂ منافقین	۵۳۳
۴۴۵	تفسیر سورۂ تغابن	۵۳۶
۴۴۶	تفسیر سورۂ تحریم	۵۳۸
۴۴۷	تفسیر سورۂ ن والقلم	۵۴۰
۴۴۸	تفسیر سورۂ حاقہ	〃
۴۴۹	تفسیر سورۂ سأل سائل	۵۴۲
۴۵۰	تفسیر سورۂ جن	〃
۴۵۱	تفسیر سورۂ مدثر	۵۴۳
۴۵۲	تفسیر سورۂ قیامہ	۵۴۵
۴۵۳	تفسیر سورۂ عبس	۵۴۶
۴۵۴	تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت	۵۴۷
۴۵۵	تفسیر سورۂ مطففین	〃
۴۵۶	تفسیر سورۂ انشقاق	۵۴۸
۴۵۷	تفسیر سورۂ بروج	۵۴۹
۴۵۸	تفسیر سورۂ غاشیہ	۵۵۲
۴۵۹	تفسیر سورۂ فجر	〃
۴۶۰	تفسیر سورۂ والشمس وضحٰھا	۵۵۳
۴۶۱	تفسیر سورۂ واللیل اذا یغشٰی	〃
۴۶۲	تفسیر سورۂ والضحیٰ	۵۵۴
۴۶۳	تفسیر سورۂ الم نشرح	〃
۴۶۴	تفسیر سورۂ والتین	۵۵۵
۴۶۵	تفسیر سورۂ اقرأ باسم ربک	〃
۴۶۶	تفسیر سورۂ لیلۃ القدر	۵۵۶
۴۶۷	تفسیر سورۂ لم یکن الذین	۵۵۷
۴۶۸	تفسیر سورۂ اذا زلزلت	〃
۴۶۹	تفسیر سورۂ الہٰکم التکاثر	〃
۴۷۰	تفسیر سورۂ کوثر	۵۵۹
۴۷۱	تفسیر سورۂ نصر	۵۶۰
۴۷۲	تفسیر سورۂ تبت	〃
۴۷۳	تفسیر سورۂ اخلاص	۵۶۱
۴۷۴	تفسیر سورۂ معوذتین	۵۶۲
	ابواب الدعاء	
۴۷۵	فضیلت دعا	۵۶۴
۴۷۶	عنوان بالا کا دوسرا باب	〃
۴۷۷	اسی عنوان کا ایک اور باب	۵۶۵
۴۷۸	فضیلت ذکر	〃
۴۷۹	کثرت ذکر	۵۶۶
۴۸۰	قبولیت ذکر	〃
۴۸۱	فضیلت حلقۂ ذکر	〃
۴۸۲	اللہ کے ذکر سے خالی مجلسیں	۵۶۷
۴۸۳	مسلمان کی دعا مقبول ہے	۵۶۸
۴۸۴	دعا اپنے آپ سے شروع کرنا	۵۶۹
۴۸۵	دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا	〃
۴۸۶	دعا میں جلدی کرنا	۵۷۱
۴۸۷	صبح اور شام کی دعا	〃
۴۸۸	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۷۲
۴۸۹	سیدالاستغفار	〃
۴۹۰	بستر پر جاتے وقت کی دعا	۵۷۳
۴۹۱	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۷۴
۴۹۲	ایک اور باب	〃
۴۹۳	ایک اور باب	۵۷۵
۴۹۴	بستر پر دوبارہ جائے تو کیا پڑھے	۵۷۱
۴۹۵	سوتے وقت قرآن پڑھنا	〃
۴۹۶	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۷۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۹۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۷۸
۴۹۸	سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا	۵۷۹
۴۹۹	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۸۰
۵۰۰	رات کو بیدار ہونے کی دعا	۵۸۱
۵۰۱	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۸۲
۵۰۲	عنوان بالا کا ایک اور باب	〃
۵۰۳	رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے	〃
۵۰۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۸۳
۵۰۵	رات کو نماز شروع کرتے وقت کی دعا	۵۸۵
۵۰۶	عنوان بالا کا دوسرا باب	〃
۵۰۷	سجدہ قرآن میں کیا پڑھے	۵۸۹
۵۰۸	گھر سے نکلتے وقت کیا کہے	۵۹۰
۵۰۹	عنوان بالا کا دوسرا باب	〃
۵۱۰	بازار جاتے وقت کیا پڑھے	〃
۵۱۱	بیمار کیا پڑھے	۵۹۱
۵۱۲	مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے	۵۹۲
۵۱۳	مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے	۵۹۳
۵۱۴	پریشانی کے وقت کیا پڑھے	۵۹۴
۵۱۵	کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے	۵۹۵
۵۱۶	سفر میں جاتے وقت کیا کہے	〃
۵۱۷	سفر سے واپسی پر کیا کہے	۵۹۶
۵۱۸	حب وطن	۵۹۷
۵۱۹	رخصت کرتے وقت کیا کہے	〃
۵۲۰	زادِ راہ	〃
۵۲۱	بلا عنوان باب	۵۹۸
۵۲۲	مسافر کی دعا	〃
۵۲۳	چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے	〃
۵۲۴	آندھی کے وقت کی دعا	۶۰۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۲۵	گرجا کی آواز سن کر کیا کہے	۶۰۰
۵۲۶	چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے	〃
۵۲۷	خسف کے وقت کیا پڑھے	۶۰۱
۵۲۸	برا خواب دیکھے تو کیا کہے	〃
۵۲۹	نیا پھل دیکھے تو کیا کہے	۶۰۲
۵۳۰	کھانا کھائے تو کیا کہے	〃
۵۳۱	کھانے سے فراغت پر کیا کہے	۶۰۳
۵۳۲	گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے	۶۰۴
۵۳۳	تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت	〃
۵۳۴	جنت کے پودے	۶۰۵
۵۳۵	جنت میں کنز	۶۰۶
۵۳۶	بہترین عمل	۶۰۸
۵۳۷	سو کا ثواب	〃
۵۳۸	دس کروڑ نیکیاں	۶۰۹
۵۳۹	جامع دعائیں	۶۱۰
۵۴۰	دعا مانگنے کا طریقہ	۶۱۱
۵۴۱	آنکھوں کے لیے دعا	۶۱۳
۵۴۲	پناہ مانگنا	〃
۵۴۳	ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا	۶۱۴
۵۴۴	مختلف دعائیں	۶۱۵
۵۴۵	مصیبت پہنچنے پر دعا	۶۲۴
۵۴۶	افضل دعا	۶۲۵
۵۴۷	غم کے ازالہ پر دعا	۶۲۶
۵۴۸	سبحان اللہ والحمد للہ کی فضیلت	۶۲۷
۵۴۹	موقف میں دعا	۶۲۷
۵۵۰	جامع دعا	۶۲۸
۵۵۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دعا اکثر مانگتے	〃
۵۵۲	بے خوابی کا علاج	۶۲۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۵۳	بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا	۶۲۹
۵۵۴	اللہ تعالیٰ کی تعریف	۶۳۰
۵۵۵	دعائے مغفرت	۰
۵۵۶	دعائے حاجت	۰
۵۵۷	باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا	۶۳۱
۵۵۸	صبح شام کی دعا	۶۳۲
۵۵۹	توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار	۶۳۴
۵۶۰	توبہ کب تک قبول ہوتی ہے	۶۳۵
۵۶۱	اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے	۶۳۶
۵۶۲	رحمت خداوندی	۰
۵۶۳	دعا کی اہمیت	۰
۵۶۴	رحمت الٰہی	۶۳۷
۵۶۵	رحمت و عذاب	۰
۵۶۶	وسیع رحمت	۰
۵۶۷	درود شریف نہ پڑھنے کی برائی	۶۳۸
۵۶۸	ایک دعا	۶۳۹
۵۶۹	اہمیت دعا	۰
۵۷۰	اس امت کی عمریں	۶۴۱
۵۷۱	ایک جامع دعا	۰
۵۷۲	مظلوم کی فریاد	۶۴۲
۵۷۳	ایک اہم وظیفہ	۰
۵۷۴	مختصر مگر جامع وظیفہ	۰
۵۷۵	قبولیت دعا	۶۴۳
۵۷۶	دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث	۶۴۴
۵۷۷	نماز کے بعد دعا و تعوذ	۶۴۷
۵۷۸	وسیلہ اور ندا کے یا رسول اللہ	۶۵۳
	(حدیث نمبر ۱۵)	
۵۷۹	ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ	۶۵۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۸۱	زہر سے حفاظت کا وظیفہ	۶۶۲
۵۸۲	کلمات تشکر	۶۶۳
۵۸۳	قبولیت دعا	۰
۵۸۴	اچھی آرزو	۶۶۴
۵۸۵	اعضاء سے حصول نفع کی دعا	۰
۵۸۶	اللہ تعالیٰ سے مانگنا	۶۶۵
	ابواب المناقب	
۵۸۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۰
۵۸۸	قیامت کا دن	۶۶۶
۵۸۹	طلب وسیلہ	۶۶۸
۵۹۰	ولادت باسعادت	۶۷۱
۵۹۱	آغاز نبوت	۰
۵۹۲	بعثت نبوی	۶۷۳
۵۹۳	علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات	۶۷۴
۵۹۴	پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کہنا	۰
۵۹۵	کھجور کے تنے کا رونا	۶۷۵
۵۹۶	دست مبارک کی برکت	۰
۵۹۷	کھانے میں برکت	۶۷۶
۵۹۸	کھانے پر کلام الٰہی پڑھنا باعث برکت ہے حدیث نمبر ۲۲۳	۶۷۷
۵۹۹	پانی میں برکت	۰
۶۰۰	آثار نبوت	۰
۶۰۱	معجزات کی برکت	۶۷۸
۶۰۲	کیفیت نزول وحی	۰
۶۰۳	طلیہ مبارکہ	۶۷۹
۶۰۴	چاند جیسا چہرہ	۰
۶۰۵	بے مثل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۰۶	کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۶۸۱
۶۰۷	انداز بیان	〃
۶۰۸	عادت تبسم	۶۸۲
۶۰۹	مہر نبوت	〃
۶۱۰	سرمگیں آنکھیں	۶۸۳
۶۱۱	کشادہ رو	〃
۶۱۲	حسن بے مثال	〃
۶۱۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت	۶۸۴
۶۱۴	عمر شریف	〃
۶۱۵	حسان بابا کا ایک اور باپ	۶۸۵
۶۱۶	〃 〃 〃	〃
۶۱۷	〃 〃 〃	
۶۱۸	مناقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	〃 ۶۸۶
۶۱۹	نائب رسول	۶۹۲
۶۲۰	امامت صدیق	۶۹۳
۶۲۱	جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا	〃
۶۲۲	مناقب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۶۹۵
۶۲۳	مناقب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۷۰۲
۶۲۴	مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۷۰۹
۶۲۵	بغض علی منافقت کی علامت ہے	۷۱۱
۶۲۶	مناقب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۷۱۹
۶۲۷	مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۷۲۱
۶۲۸	مناقب حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	۷۲۲
۶۲۹	مناقب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۷۲۳
۶۳۰	مناقب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۷۲۵
۶۳۱	مناقب حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۷۲۶
۶۳۲	مناقب حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۷۲۷
۶۳۳	مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۷۲۹
۶۳۴	مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما	۷۳۰
۶۳۵	مناقب اہل بیت	۷۳۵
۶۳۶	مناقب حضرت معاذ بن جبل	۷۳۷
	زید بن ثابت، ابی بن کعب، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم	
۶۳۷	مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۷۳۹
۶۳۹	مناقب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	〃
۶۴۰	مناقب حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ	۷۴۱
۶۴۱	مناقب حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	〃
۶۴۲	مناقب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۷۴۳
۶۴۳	مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۷۴۵
۶۴۴	مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۷۴۶
۶۴۵	مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۷۴۷
۶۴۶	مناقب حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ	۷۴۸
۶۴۷	مناقب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	۷۴۹
۶۴۸	مناقب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	〃
۶۴۹	مناقب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما	۷۵۰
۶۵۰	مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۱	مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	۷۵۲
۶۵۲	مناقب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ	۷۵۵
۶۵۳	مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۴	مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۷۵۶
۶۵۵	مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۷۵۷
۶۵۶	مناقب حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۷	مناقب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۷۵۸
۶۵۸	مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۹	مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	۷۵۹
۶۶۰	مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	〃

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۶۱	مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ	۷۶۰
۶۶۲	فضائل صحابہ کرام	〃
۶۶۳	شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت	۷۶۱
۶۶۴	صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت	〃
۶۶۵	فضیلت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۷۶۳
۶۶۶	فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۷۶۶
۶۶۷	فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۷۶۹
۶۶۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فضائل	۷۷۰
۶۶۹	فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۷۷۳
۶۷۰	انصار وقریش کی فضیلت	۷۷۴
۶۷۱	انصار کے گھروں میں بہترین	۷۷۷
۶۷۲	فضیلت مدینہ طیبہ	۷۷۸
۶۷۳	فضیلت مکہ مکرمہ	۷۸۱
۶۷۴	فضیلت عرب	۷۸۲
۶۷۵	فضیلت اہل عجم	۷۸۴
۶۷۶	اہل یمن کی فضیلت	۷۸۵
۶۷۷	قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت	۷۸۷
۶۷۸	ثقیف اور بنو حنیفہ	〃
۶۷۹	شام اور یمن کی فضیلت	۷۹۱
۶۸۰	نجد سے شیطان کے سینگ کا نکلنا	〃
	حدیث ۱۸۸۵	
	کتاب العلل	۷۹۴
	شمائل ترمذی	
۶۸۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ	۸۱۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۸۲	مہر نبوت	۸۲۳
۶۸۳	موئے مبارک	۸۲۶
۶۸۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا	۸۲۷
۶۸۵	سفید بال	〃
۶۸۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگانا	۸۲۹
۶۸۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا	〃
۶۸۸	لباس مبارک کے بیان میں	۸۳۰
۶۸۹	مشیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۳۲
۶۹۰	جبہ مبارک	۸۳۳
۶۹۱	نعلین مبارک	〃
۶۹۲	انگوٹھی مبارک	۸۳۵
۶۹۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	۸۳۶
۶۹۴	تلوار مبارک	۸۳۷
۶۹۵	نیزہ مبارک	۸۳۸
۶۹۶	خود مبارک	۸۳۹
۶۹۷	دستانہ مبارک	〃
۶۹۸	تہبند مبارک	۸۴۰
۶۹۹	خاتم مبارک	۸۴۲
۷۰۰	کلاہ اور رومال مبارک	〃
۷۰۱	نشست مبارک	〃
۷۰۲	تکیہ مبارک	
۷۰۳	تکیہ لگانا	۸۴۳
۷۰۴	کھانا تناول فرمانا	۸۴۴
۷۰۵	روٹی مبارک	〃
۷۰۶	سالن مبارک	۸۴۶
۷۰۷	کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا	۸۵۳
۸۰۸	کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد	۸۵۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۰۹	پیالہ مبارک	۸۵۵
۷۱۰	پھل تناول فرمانا	〃
۷۱۱	مشروبات مبارکہ	۸۵۷
۷۱۲	پانی نوش فرمانا	〃
۷۱۳	خوشبو لگانا	۸۵۹
۷۱۴	انداز گفتگو	۸۶۰
۷۱۵	تبسم فرمانا	۸۶۱
۷۱۶	عرق لبنی	۸۶۴
۷۱۷	شعر گوئی	۸۶۶
۷۱۸	رات کے وقت قصہ گوئی	۸۶۸
۷۱۹	ام ربیع کی حدیث	۸۶۹
۷۲۰	آرام فرمانا	۸۷۱
۷۲۱	عبادت فرمانا	۸۷۳
۷۲۲	نماز چاشت	۸۷۹
۷۲۳	گھر میں نفل	۸۸۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۲۴	روزے رکھنا	۸۸۱
۷۲۵	قرأت فرمانا	۸۸۵
۷۲۶	آنسو مبارک	۸۸۶
۷۲۷	بستر مبارک	۸۸۹
۷۲۸	انگشتری فرمانا	〃
۷۲۹	اخلاق حسنہ	۸۹۵
۷۳۰	حیاء مبارک	۹۰۰
۷۳۱	مسکی لگوانا	〃
۷۳۲	اسماء مبارکہ	۹۰۲
۷۳۳	گذران اوقات	〃
۷۳۴	عمر مبارک	۹۰۴
۷۳۵	وصال مبارک	۹۰۹
۷۳۶	وراثت	۹۱۵
۷۳۷	خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۹۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْقَدَرِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَنَازَعُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ لَهُ غَرَائِبُ يَنْفَرِدُ بِهَا۔

بَابٌ۔

۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ

ابوابِ تقدیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

تقدیر میں مباحثہ کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم تقدیر کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے یہ دیکھ کر آپ غضبناک ہوئے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے مبارک رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہو آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا اسی بات کے لیے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب اس بارے (تقدیر) کے بارے میں اختلاف کیا تو ہلاک ہوئے میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس بارے میں مت جھگڑو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی صالح مری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صالح مری سے کئی غریب روایات مروی ہیں جن میں وہ منفرد ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں عالم ارواح میں حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے آدم! تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور تم میں اپنی خاص روح پھونکی پھر تیری لغزش کے باعث لوگوں کو جنت سے نکالا گیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام نے جواباً کہا اے موسیٰ! تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شرف ہمکلامی کے ذریعے برگزیدہ کیا تو مجھے

مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدُبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ایسے عمل پر ملامت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے قبل میرے لیے لکھ دیا تھا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس طرح حضرت آدم علیہ السلام دلائل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور جندب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی سلیمان تیمی کے واسطے سے اعمش سے حسن غریب ہے۔ بعض راویوں نے اس روایت کو اعمش سے ابو صالح اور انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور بعض نے اعمش سے اس طرح روایت کیا کہ انہوں نے ابو صالح اور انہوں نے ابو سعید کے واسطہ سے رسول کریم سے روایت کیا یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کئی طریقوں سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالتَّعَاسَةِ

بدبختی اور نامرادی

۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يُعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَعٌ أَمْ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يُعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يُعْمَلُ لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَبِي خُزَامَةَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ

حضرت سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس بنا پر عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا پیدا ہوتا ہے یا لکھے ہوئے سے اس کا آغاز ہوتا ہے یا ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا "اے خطاب کے بیٹے! یہ ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی اور ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے جو شخص خوش بختوں سے ہے وہ اعمال سعادت کرتا ہے اور جو بدبختوں سے ہے وہ اعمال شقاوت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ بن اسید، انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور زمین کرید رہے تھے اچانک آپ نے سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ جہنم یا جنت میں معلوم ہو چکا یا لکھ دیا گیا (راوی کے الفاظ میں) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم توکل نہ کریں (یعنی عمل سے بیٹھ جائیں)

وَكُلٌّ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

آپ نے فرمایا نہیں! بلکہ عمل کرو ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور حال یہ کہ آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کی جاتی ہے پھر اتنے ہی دن بعد کا وہ خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اسے چار باتوں میں حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے رزق، عمر، عمل اور سعادت و شقاوت کے لکھنے کا حکم ہو چکا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں عبادت جنتی تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک آدمی دوسرا جہنمیوں کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی دوسرا نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اعمش سے اسی کی مثل روایت کی محمد بن علاء نے وکیع کے واسطے سے انہوں نے بواسطہ اعمش حضرت زید سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔

ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،

ابْنُ سَرْبَعَةَ الْبُنَانِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ ملت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی اور مشرک بنا دیتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جو بچے جوان ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا تھا۔

۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن وہاں "یولد علی الملۃ" کی جگہ "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے یہ روایت بیان کی انہوں نے ابو صالح کے واسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کیا اور اس میں "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ

صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيدُ ابْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ وَأَبُو مَوْدُودٍ إِسْنَادُ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ نَضْلَةُ وَالْآخَرُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَالْآخَرُ مَدَنِيٌّ وَكَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَأَبُو مَوْدُودٍ الَّذِي رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ اسْمُهُ نَضْلَةُ بَصْرِيٌّ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے اس باب میں ابو اسید سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اس کو صرف یحییٰ بن ضریس کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ ابو مودود دو ہیں ایک تیم کا نضلہ ہے اور دوسرے عبدالعزیز بن ابی سلیمان ہیں۔ اول الذکر بصری ہیں جبکہ دوسرے مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں اور اس حدیث کے راوی ابو مودود نضلہ بصری ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ

لوگوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

۱۰- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى وَاحِدٌ فِي الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَغَرِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ اَصَحُّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ" میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو ہمارا دین سے پھر جانے کا ڈر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے (یعنی اس کے قبضہ میں ہیں) اس باب میں نواس بن سمعان، ام سلمہ، عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث پاک مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح متعدد راویوں نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان و جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، اور ابوسفیان کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست

۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ قَبِيْلٍ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہ ہوگی پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا اس میں اہل جہنم ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں، آخر میں توٹل ہے اور اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر انجام کار کے لکھنے سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ

سَبَقَ دُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاَنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ

اہل جنت پر ہوگا اگرچہ وہ زندگی بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا اور دوزخی کا خاتمہ عمل دوزخ پر ہوگا اگرچہ وہ زندگی بھر کیسا ہی عمل کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہوگیا ایک جماعت جنتی ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ تَمِيْمٍ اسْمُهٗ حُيَيُّ بْنُ هَانِئٍ۔

قتیبہ نے بکر بن مضر سے اور انہوں نے ابو تمیم سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو تمیم کا نام حیی بن ہانی ہے۔

(حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنتیوں اور جہنمیوں کے ہونے والی حرکات کی تعداد سے بھی باخبر ہیں اسی لیے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے تو دانائے کان اور ایکوں ہے۔ مگر نہ بتیرے خبر جانے ہے یہ مترجم)

۱۳۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ قِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے تو اسکو عمل پر لگا دیتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس طرح اس سے عمل کراتا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے موت سے پہلے اعمال صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

بیماری متعدی نہیں ہوتی اور ہامہ و صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے

۱۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ نَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ نَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِيْ شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشَفَةِ بِذَنَبِهٖ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ وَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا وَفِي الْبَابِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہوتی ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! خارشی خشخشہ والا اونٹ دوسرے اونٹوں کے قریب ہوتا ہے پھر وہ تمام اونٹوں کو خارشی بنا دیتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔ نہ تو ایک بیمار سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ ہی صفر کی کوئی حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا فرمایا پھر اس کی زندگی رزق اور مصائب لکھ دیئے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِیَّ الْبَصْرِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ الْمَدِیْنِیِّ یَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اِنِّیْ لَمْ اَرَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ۔

ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو صفوان ثقفی بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں اگر مجھے مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان کھڑا کر کے قسم دلائی جائے تو میں قسم اٹھا کر کہوں گا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

ف: امر رات کو ایک اڑنے والا ایک پرندہ ہے بعض نے کہا الو ہے اس سے بعض لوگ بدفالی لیتے تھے رسول عربوں کا عقیدہ تھا کہ انسان کے پیٹ میں ایک جانور ہے جو بھوک کے وقت تڑپتا ہے اور بعض اوقات انسان کی جان لے لیتا ہے طیبی علاوہ ازیں عرب صفر کے مہینے میں بعض اوقات جنگ لازم سمجھتے اور بعض اوقات حلال حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بات صحیح نہیں (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِیْمَانِ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ

خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان

۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِیَادُ بْنُ یَحْیَی الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحَتّٰی یَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَیْمُوْنٍ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ اس سے خطا کرنے والی نہیں اور جو مصیبت اس سے خطا کر گئی وہ نہیں پہنچی، وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اس باب میں حضرت عبادہ، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث، جابر کی حدیث سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبداللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا بندہ جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہو سکتا اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ بھیجا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ

محمد بن غیلان نے نضر بن شمیل کے واسطے سے

إِسْمٰعِيلَ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنَبِيٌّ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ النَّضْرِ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ يُقَالُ إِنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ لَمْ يَكْذِبْ فِي الْإِسْلَامِ كَذْبَةً۔

شعبہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ اس نے نبی سے ایک سلوم مرد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شعبہ کی روایت جسے امام ترمذی کے نزدیک زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی روایت سے جسے دوسرے راویوں نے منصور اور ربعی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اور اس میں سلمی رجل نہیں ہے ابوداؤد کہتے ہیں میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ حَيْثُ كَتَبَ اللّٰهُ رِزْقَهَا

موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے

۱۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً۔

حضرت مطرف بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لیے کسی مقام پر موت لکھ دیتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَزَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُطَرِّفِ بْنِ عُكَامِسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

اس باب میں ابوعزہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمارے نزدیک مطرف بن عکامس کی اس حدیث کے سوا کوئی دوسری روایت معروف نہیں۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي عَزَّةَ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے اور ان سے مؤمل اور ابواسحاق ہمدانی نے سفیان کی روایت اسی کے ہم معنی بیان کی۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي عَزَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً أَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَزَّةَ لَهُ صُحْبَةٌ اسْمُهُ يَسَارُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أُسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ أُسَامَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ۔

ابوعزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے کسی مقام کو جائے موت قرار دیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ راوی نے بھا حاجۃ کے الفاظ کہے یا الیھا حاجۃ کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعزہ کی صحابیت ثابت ہے۔ ان کا نام یسار بن عبید ہے اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقَى وَالدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

تقدیر الٰہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے

۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ

ابوخزامہ کے بیٹے اپنے والد ابوخزامہ سے روایت کرتے

نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے ہم جو دم جھاڑ، دوا، یا کوئی محفوظ رہنے کی تدبیر اختیار کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ (علاج وغیرہ) بھی تقدیر الٰہی میں سے ہے۔ یہ حدیث ہم صرف زہری کے حوالے سے جانتے ہیں کئی راویوں نے اس کو سفیان زہری اور ابوخزامہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اسی طرح کئی راویوں نے اس کو زہری ابوخزامہ کے واسطے سے ان کے باپ سے روایت کیا ہے

نوٹ: جھاڑ پھونک، دوا وغیرہ کو بطور اسباب استعمال کرنا جائز ہے مؤثر حقیقی ذات باری تعالیٰ ہے (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

فرقہ قدریہ

۲۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيْبٍ وَعَلِيِّ بْنِ نُزَارٍ وَغَيْرِهِمَا عَنْ نُزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو فرقے ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک فرقہ مرجیہ اور دوسرا فرقہ قدریہ۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عمر اور رافع بن خدیج سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ نُزَارٍ عَنْ نُزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

محمد بن رافع نے دو مختلف طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ

انسانی خواہشات

۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول

۱؎ فرقہ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے ۲؎ فرقہ قدریہ کا نظریہ یہ ہے کہ بندوں کے افعال خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں ۱۲

ثنا ابو قتیبۃ وسلم بن قتیبۃ ثنا ابو العوام عن قتادۃ عن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل ابن ادم وان فی جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان اخطاتہ المنایا وقع فی الھرم حتی یموت ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وابو العوام ھو عمران القطان۔

باب ۱۵ ما جاء فی الرضاء بالقضاء

۲۵۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عامر عن محمد بن ابی حمید عن اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن ادم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن ادم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن ادم سخطہ بما قضی اللہ لہ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن ابی حمید ویقال لہ ایضا حماد بن ابی حمید وھو ابو ابراھیم المدینی ولیس ھو بالقوی عند اھل الحدیث۔

باب ۱۶

۲۶۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا ھبیرۃ بن شریح اخبرنی ابو صخر انہ بلغہ ان ابن عمر جاءہ رجل فقال ان فلانا یقرئک السلام فقال لہ بلغنی انک قد احدثت وانہ کان قد احدث فلا تقرئہ منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی ھذہ الامۃ او فی امتی آیۃ النسف منہ خسف او مسخ او قذف فی اھل القدر ھذا حدیث حسن صحیح غریب وابو صخر اسمہ حمید

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حالت میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے خواہشات ہیں اگر وہ زندگی بھر ان تمام منتاؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ اور ابو العوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

قضائے الٰہی پر راضی ہونا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضامندی انسان کی خوش بختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کو ترک کرنا انسان کی بدبختی ہے۔ نیز قضائے الٰہی پر ناراض ہونا بھی بدبختی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے محمد بن ابی حمید کے طریق سے پہچانتے ہیں انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ ابراہیم مدنی ہے جو کہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

بدعت مذمومہ

نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے، آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں (ایسی) نئی بات پیدا کی ہے (جس کی کوئی اصل نہیں) اگر ایسا ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس امت میں یا فرمایا میری امت میں (راوی کو شک ہے) زمین میں دھنسا دینا یا چہروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید

بن زیاد ہے۔

بن زیاد ہے۔

ف: ہر وہ نئی بات بدعت مذمومہ ہے جس کی اصل کوئی نہ ہو اور اس سے ترک سنت لازم آئے اور اگر اس کی اصل شریعت میں ہے اور وہ اچھا کام ہے تو وہ بدعت حسنہ ہے۔ علماء نے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں: ایک بدعت واجبہ (۲) بدعت مندوبہ (۳) بدعت حرام (۴) بدعت مکروہہ (۵) بدعت مباحہ۔ اس لیے ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ نہیں کہا جائے گا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو باجماعت تراویح پڑھتے دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے (مترجم)

۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَأْتُ حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ فَدَنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ فِيهِ أَنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ فِي فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَلَنْ تَبْلُغَ حَقِيقَةَ التَّقْوَى حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی میں نے کہا اے ابو محمد اہل بصرہ تقدیر کے بارے میں مباحثہ کرتے ہیں انہوں نے کہا اے بیٹے! کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ میں نے کہا ہاں (میں نے پڑھا ہے) انہوں نے کہا "سورۂ زخرف" پڑھو۔ میں نے پڑھا حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ "حٰمٓ قسم ہے روشن کتاب کی ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تاکہ تم سمجھو اور یہ ہمارے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے جو بلند اور حکمت بھری ہے۔" عطاء بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہیں ام الکتاب کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لکھ دیا ہے۔ اس کتاب میں ہے کہ فرعون جہنمی ہے اور اسی میں ہے "تبت یدا ابی لہب وتب" ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں ہلاک ہو۔ عطاء کہتے ہیں پھر میں صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامت سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے والد نے وصال کے وقت کیا وصیت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھے بلا کر فرمایا اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور یہ بات جان لو کہ اگر تو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ برا اور ہر برے شر کے جانب الٰہی سے مقدر ہونے پر ایمان نہ لائے گا اگر تو اس کے خلاف پر مر جائے تو جہنم میں داخل ہوگا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا لکھ قلم نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر کو لکھ جو ہو چکا اور جو ابد تک ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے میں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ

بْنُ شُعَيْبٍ ثَنِي أَبُوهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِينَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُونَهُ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مشرکین قریش رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر" جس دن دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے اور کہا جائے گا، دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو ہے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْفِتَنِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب فتن

مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن گھر میں محصور تھے، چھت پر سے جھانک کر فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا خون صرف ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے

مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَفَعَهُ وَرَوَى يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ فَوَقَفُوهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

۳۱ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَخُزَيْمِ ابْنِ عَمْرٍو التَّغْلِبِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ شَبِيبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

حلال ہوتا ہے۔ نکاح کے بعد زنا کا ارتکاب، اسلام کے بعد مرتد ہونا اور ناحق قتل اس کے بدلے میں قتل کیا جانے کی قسم میں سے۔ نہ تو میں نے جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے بعد دین اسلام سے پھرا اور نہ ہی کسی بے گناہ شخص کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ راوی حدیث کے مطابق سب نے کہا، ہاں آپ صحیح فرماتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے موقوفاً روایت کیا ہے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ یہ حدیث متعدد طریقوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

جان و مال کا حرام ہونا۔

حضرت سلیمان اپنے والد عمرو بن احوص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا رہے لوگو، آج کونسا دن ہے؟ انہوں نے کہا حج اکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں، تم میں اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں حرام ہے۔ سن لو، انسان کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ سن لو! انسان کے جرم کا وبال اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر ہے۔ سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس گھر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہوگا۔

اس باب میں ابوبکرہ، ابن عباس، جابر اور خزیم بن عمرو سعدی سے بھی روایات مروی ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور زائدہ نے شبیب بن غرقدہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور ہم اسے صرف شبیب بن

شعیب بن عمرو قدہ۔

باب ۱۹ ما جاء لا یحل لمسلم ان یروع مسلما

۲۲۔ حدثنا ہناد نا یحیی بن سعید نا ابن ابی ذئب نا عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاخذ احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردہا الیہ۔ وفی الباب عن ابن عمر وسلیمان بن صرد وجعدۃ وابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن غریب ولا نعرفہ الا من حدیث ابن ابی ذئب والسائب بن یزید لہ صحبۃ قد سمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو غلام قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم والسائب ابن سبع سنین وابوہ یزید بن السائب ہو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث۔

عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی کھیلتے ہوئے حقیقتاً نہ لے پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ واپس کر دے اس باب میں ابن عمر، سلیمان بن صرد، جعدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی حدیث سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید کے لیے صحبت رسول ثابت ہے۔ انہوں نے بچپن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ابو یزید بن سائب، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں اور انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں

عبداللہ بن سائب بن یزید، اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی کھیلتے ہوئے حقیقتاً نہ لے پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ واپس کر دے اس باب میں ابن عمر، سلیمان بن صرد، جعدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی حدیث سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید کے لیے صحبت رسول ثابت ہے۔ انہوں نے بچپن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ابو یزید بن سائب، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں اور انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

باب ۲۰ ما جاء فی اشارۃ الرجل علی اخیہ بالسلاح

۲۳۔ حدثنا عبد اللہ بن الصباح الہاشمی نا محبوب بن الحسن نا خالد الحذاء عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشار علی اخیہ بحدیدۃ لعنتہ الملائکۃ وفی الباب عن ابی بکرۃ وعائشۃ وجابر ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ یستغرب من حدیث خالد الحذاء وقد روی ایوب عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ نحوہ ولم یرفعہ ومن اراد اخیہ فان کان اخاہ لابیہ وامہ۔

مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جو شخص ہتھیار سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابوبکرہ، عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے خالد حذاء کی حدیث سے غریب سمجھی گئی ہے۔ ایوب نے محمد بن سیرین کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث موقوف روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں اگر کسی کا بھائی ہو، اگرچہ اس کا سگا بھائی بھی ہو،

۳۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا۔

ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بیان کی انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے نقل کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى ابْنُ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لہیعہ نے اپنی حدیث کو بواسطہ ابوالزبیر، جابر اور بنہ الجہنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ کی پناہ میں

۳۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتْبَعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے پس ایسا نہ ہو کہ کسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر سے اپنی ذمہ داری اٹھا لے۔

بَابٌ فِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

جماعت سے وابستگی

۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں تمہارے درمیان اسی طرح کھڑا ہوں جس طرح ہمارے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور آپ نے فرمایا میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین) پھر جھوٹ

يُسْتَشْهَدَ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِي اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانُ الْمَدِينِيُّ هُوَ عِنْدِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ

تمام ہو جائے گا یہاں تک کہ قسم سنے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بلا طلب شہادت، شہادت دیں گے۔ آگاہ رہو! کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے۔ جس کو نیکی سے مسرت ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مومن ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح حسن غریب ہے۔ ابن مبارک نے اسے محمد بن سوقہ سے روایت کیا ہے اور متعدد طریقوں سے یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یا (فرمایا) امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست حفاظت ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوا۔ اس طریق سے یہ روایت غریب ہے اور میرے نزدیک سلیمان مدینی سے مراد سلیمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (مدد) جماعت کے ساتھ ہے یہ حدیث غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّهٗ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ۔

"یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم الایہ" (اے ایمان والو! اپنی حفاظت کرو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو) اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَیْفَةَ هٰذَا اَرْوٰی عَنْهُ وَاحِدٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَرَوٰی فِقْهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ وَرَوٰی فِقْهُ بَعْضُهُمْ۔

اسماعیل بن خالد نے بھی اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اسی طرح اسماعیل سے متعدد راویوں نے مرفوعاً اور موقوفاً حدیث نقل کی۔

بَابُ ۲۵ مَا جَآءَ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَیُوْشِکَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا یَسْتَجِیْبُ لَکُمْ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیجے پھر تم دعا مانگتے رہو گے مگر قبول نہ ہو گی۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ۔

عمرو بن ابی عمرو نے سند مذکورہ کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث اصح ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقْتَلُوْا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کر دو یا اپنی تلواروں

إِمَامَكُمْ وَتَجْعَلُوْنَ وِلَاسِيَاسِيَكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ وَتَرَاهُمْ كُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِيْ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ إِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں کے ہاتھ میں آجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا شاید ان میں زبردستی لائے ہوئے لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے یہ حدیث اس طریق روایت کے ساتھ حسن غریب ہے۔ حضرت نافع بن جبیر سے بھی یہ حدیث حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ ۲۶ مَا جَاءَ فِيْ تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا

۴۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

طارق بن شہاب کہتے ہیں جس شخص نے (عید کی) نماز سے پہلے خطبے کو رواج دیا وہ مروان تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر مروان سے کہا تو نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ مروان نے کہا اے فلاں! یہ بات اب چھوڑ دی گئی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل سے روکے (یعنی برا سمجھے) اور یہ نہایت ہی کمزور ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۷ مِنْهُ

عنوان بالا کا ایک اور باب

۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حدود الٰہی کو قائم کرنے والے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو

أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي الْبَحْرِ أَسْفَلَهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَتُؤْذُونَنَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا فَإِنَّا نَنْقُبُهَا إِلَى أَسْفَلِنَا فَنَسْتَقِي فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا وَإِنْ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اوپر والے حصہ والا اور بعض کو نیچے والا۔ نچلے حصے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ چنانچہ اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں ایذا پہنچاتے ہو۔ اس پر نچلے حصے والے کہنے لگے کہ ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے انکو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب نجات پائیں گے اور اگر نہ روکیں تو تمام غرق ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۲۵ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے

۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُصْعَبٍ أَبُو يَزِيدَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔

اس باب میں ابو امامہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابٌ ۲۶ سُؤَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

اُمت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سوال

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ ابْنِ الْأَرَتِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا

حضرت عبداللہ اپنے والد خباب بن ارت سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت طویل نماز پڑھی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے قبل آپ نے کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی جیسے آج پڑھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ رغبت اور خوف کی نماز تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے اس نماز میں تین چیزوں کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دو عطا فرما دیں اور ایک چیز روک دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا میں نے سوال کیا ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ کرے یہ بھی قبول فرمائی میں نے سوال کیا انہیں ایک دوسرے کا

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

عذاب نہ چکھائے (یعنی باہمی تفرقہ بازی سے محفوظ رہیں) اسے روک دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا تو میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی مجھے دو خزانے سرخ اور زرد دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے غیر سے دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کو مکمل طور پر ہیبت زدہ کر دے میرے رب نے فرمایا اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوتا میں نے تیری امت کے بارے میں دعا کو قبول کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے دشمنوں کو مسلط کروں گا جو ان کو تباہ و برباد کر دیں اگرچہ اطراف عالم سے یا اطراف کے درمیان سے تمام لوگ جمع ہو کر ان پر حملہ آور ہوں یہاں تک کہ بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے (یعنی باہم قتال ہوگا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ زمین کے مشارق و مغارب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منکشف تھے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا تھا چنانچہ آپ نے خبر دی کہ آپ کی امت کہاں تک حکومت کرے گی اور کس طرح ان میں باہمی جنگ و جدال اور فتنہ و فساد برپا ہوگا (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ

زمانۂ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو؟

۱۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَعَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ

ام مالک بہزیہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ قریب میں برپا ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس فتنہ میں بہتر انسان کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے جانوروں میں رہ کر ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر دشمن کو ڈرائے اور دشمن اسے ڈرائیں (یعنی مجاہد) اس باب میں ام شریک

الْعَدَّاءُ وَرَبِيعٌ خَوَّفُوْنَهُ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي مُبَشِّرٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ لَيْثُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْبَهْزِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ كُرَيْزٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ تَدَّارُهَا فِي النَّارِ لِسَانٌ فِيْهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ لَا نَعْرِفُ لِزِيَادِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ كُرَيْزٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَوَقَفَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ فَيَظَلُّ مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ تَأْخُذُ حَصَاةً فَتَدْحَرِجُهُ عَلَى رِجْلِكَ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ

ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں یہ حدیث مذکورہ طریق سے غریب ہے اور اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس اور انہوں نے ام مالک بہزیہ کے واسطہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک (ایسا) فتنہ (دنیا) ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اس کی نقل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اور اس میں زبان تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم زیاد بن سلیم کوش سے اس روایت کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں جانتے حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو لیث سے مرفوع اور حماد بن زید نے لیث سے موقوف روایت کیا ہے۔

امانت کا اٹھ جانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ایک کا تو میں نے مشاہدہ کرلیا اور دوسری بات کی انتظار ہے۔ آپ نے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کے اندر اتری پھر قرآن اترا تو انہوں نے اسے قرآن سے سیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا پھر حضور نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک آدمی سویا ہوگا اور اس کے دل سے امانت نکال لی جائے گی تو اس کا چھوٹا سا نشان رہ جائیگا پھر وہ حالت نیند میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کرلی جائے گی تو اس کا نشان آبلے کی طرح رہ جائیگا جس طرح ایک چنگاری سے پاؤں میں نشان پڑجاتا ہے پھر وہ پھولا ہوا دیکھو گے حالانکہ اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آپ نے ایک کنکری لیکر اپنے پاؤں پر لڑھکائی اور فرمایا (امانت) کے ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کا حال یہ ہوگا۔ لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت کی ادائگی نہیں کریگا یہاں تک کہا جائیگا کہ فلاں قبیلہ میں ایک شخص ہے جو ایسا امانت

لِيَدَعَنَّ مَا أَجِدُهُ وَأَطْرَفُهُ وَأَعْقَلُهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَى سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ٣٢ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ بِشَجَرَةٍ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسُ بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ

کسی کے متعلق کہا جائیگا کہ وہ کس قدر چالاک، عقلمند اور ہوشیار ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا (یعنی دنیاوی معاملات میں ہوشیاری قابل تعریف بن جائیگی اور بہت کم لوگ امانت دار ہوں گے۔ مترجم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا کہ میں کسی کی بات کی پرواہ نہ کرتا کہ کس سے خرید و فروخت کروں اور کس پر بھروسہ کروں۔ اگر مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی وجہ سے میری دی ہوئی چیز واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا عیسائی ہوتا تو اپنے عامل کی وجہ سے واپس کر دیتا لیکن آج میں صرف فلاں فلاں سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں (یعنی آج کل کے حالات کے مدنظر میں صرف ان لوگوں سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں جن کی امانت کے متعلق میرا تجربہ ہے کہ یہ بالکل تحقیق پر مبنی ہے)

تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حنین کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے مشرکین کے ایک درخت سے گزرے جس کو ذات انواط کہا جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا ذات انواط مقرر فرما دیں۔ آپ نے تعجب کرتے ہوئے سبحان اللہ کہا اور فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایسا خدا بنا دیں جیسا ان کے لیے ہے پھر حضور نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

درندوں کا کلام کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے حتیٰ کہ انسان سے اس کی چابک کی رسی اور جوتے کا تسمہ بھی گفتگو کرے گا اور اس کی ران اسے بتا دے گی کہ اس کے گھر سے باہر جانے کے بعد اس کے گھر والوں نے کیا کام کیا۔ اس باب میں

أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيِّ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَسْفِ

۵۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَثَلَاثَ خُسُوفٍ خَسْفًا بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفًا بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفًا بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارًا تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ زَادَ فِيهِ وَالدُّخَانَ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہے۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے ان کی توثیق کی ہے۔

چاند کا دو ٹکڑے ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ رسالت میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس معجزہ پر گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعود، انس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زمین کا دھنس جانا

حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، بالاخانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے درآں حالیکہ ہم قیامت کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیام قیامت سے قبل دس نشانیاں ظاہر ہوں گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج ماجوج کا ظہور، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا، تین خسف ایک خسف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں آگ جو عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو ہانکے گی یا (فرمایا) جمع کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے وہ بھی گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ دوپہر کا آرام) کریں گے وہ بھی کرے گی۔

محمود بن غیلان نے وکیع کے واسطہ سے سفیان سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی البتہ اس میں دابۃ الارض کا دخول ہے کے الفاظ زیادہ ہیں۔
ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، فرات قزاز سے وکیع کی روایت کے ہم معنی نقل کی محمود بن غیلان نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی، شعبہ اور مسعودی سے روایت کیا کہ ان دونوں نے

وَلَمْ يَسُقْهُ سِيَاقَ أَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ الدَّجَّالَ أَوِ الدُّخَانَ۔

شعبہ نے قتادہ سے ابوداؤد کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں "اور دھوئیں نشانی یا تو ہوا ہے جو ان کو سمندر میں پھینک دے گی یا حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، ام سلمہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَسَلَّطَهُ عَلَيْهِ وَالْعَاشِرَةُ أَنَّهُ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گھر (بیت اللہ شریف) کی لڑائی سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اول اور آخر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے (حضرت صفیہ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ اس لشکر میں بادل ناخواستہ ہوں گے ان کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر (بیت اللہ شریف) کی لڑائی سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اول اور آخر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے (حضرت صفیہ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ اس لشکر میں بادل ناخواستہ ہوں گے ان کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ تُكُلِّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے آخر میں خسف، مسخ اور قذف (زمین میں دھنسا دینا، پتھروں کا بادل دینا اور پتھروں کی بارش ہوں گے آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جبکہ فسق و فجور ظہور پذیر ہوگا۔ یہ حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور عبداللہ بن عمر (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) نہیں ایک اور روای ہیں ہر ترجم کے حفظ کے بارے میں یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے۔

قرات قراءت سے عبدالرحمٰن کی روایت کے ہم معنی حدیث سنی اور اس میں "الدجال او الدخان" (دجال یا دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

بَابٌ ۳۶ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سورج کا مغرب سے نکلنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تو جانتا ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ اپنے رب سے سجدہ کی اجازت لینے جاتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ ایک وقت اسے کہا جائیگا وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر آپ نے آیت پڑھی "وہ اپنے مستقر کی طرف رواں ہے" راوی کہتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ ابن اسید، انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۷ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ جَوَّدَ سُفْيَانُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ

یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ تھا آپ نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پڑھا اور پھر فرمایا اہل عرب کے لیے اس شر سے خرابی ہے جو قریب آگئی ہے آج کے دن یاجوج اور ماجوج کا سد اتنا کھل گیا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت اور انگوٹھے سے دس کا حلقہ بنا کر اشارہ فرمایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان نے اس میں عمدگی پیدا کی۔ حمیدی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس اسناد میں چار عورتوں کو یاد رکھا

اَدْرَكَتْ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ وَهُمَا رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ حَبِيْبَةَ۔

زینب بنت ابی سلمہ حبیبہ سے راوی ہیں اور یہ دونوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہیں، ام حبیب زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن اس میں حبیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الْمَارِقَةِ

خارجی گروہ کی نشانی

۹۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ كَاهِلٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُعُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصْفُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُوْرِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی، بے عقل ہوں گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، احادیث رسول پیش کریں گے دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

نوٹ: خوارج کا ظہور ہر دور میں ہوا وہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف ص۵۱ میں اسی مضمون کی حدیث ہے اور اس میں "لا یزالون یخرجون" وہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے، کے الفاظ ہیں۔ اس دور کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی ردالمحتار شرح درمختار میں فرماتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے میں "عبدالوہاب نجدی" کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح قرار دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سفیان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی (ردالمحتار علی الدر المختار جلد ۴، ص۲۶۱) خوارج کی ایک علامت مشکوٰۃ شریف میں سر منڈانا بھی بیان کی گئی ہے اس پر مشہور مورخ علامہ زینی دحلان کی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں "علامت صراحتاً اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی (الفتوحات الاسلامیہ جلد ۲ ص۲۶۰)

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد سے ظاہر ہوا چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا (الشہاب الثاقب ص۳)

بَابٌ ۳۱ مَا جَاءَ فِي الْأَثَرَةِ

کسی کو ناجائز ترجیح دینا

۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسٌ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِهِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایک انصاری نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا آپ نے فرمایا تم میرے بعد ناجائز ترجیح دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حُقُوقَهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فخر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں ان حالات میں کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ان (حکام) کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ مَا أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

۶۹۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو۔ یہ بھی ارشاد فرمایا۔ خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا واللہ!

أَشْيَاءَ فَمِنْهَا مَا كَانَ فِيمَا قَالَ إِلَّا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ وَكَانَ فِيمَا حَفِظْتُ يَوْمَئِذٍ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ

تِلْكَ

تِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ الَّذِي لَا يَقْضِي إِلَّا طَيِّبًا وَلَا يَطْلُبُ إِلَّا طَيِّبًا أَلَا وَخَيْرُهُمْ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَمَنْ أَحَسَّ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى نَفْسٍ هَلْ بَقِيَ مِنَّا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي سَرِيحَةَ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن رہتی کہنے سے، ڈر گئے آپ سے یہ بھی فرمایا ہر غدار کے لیے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام وحاکم کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں، اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا۔ اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں سے یہ بھی تھا۔ سن لو! اولاد آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے، حالت ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے، حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے، مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کفر پر رخصت ہوئے اور بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہوتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو خبردار! بعض لوگوں کا دین اچھا ہے بعض مانگتے تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں، بعض ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔ آگاہ رہو! بعض لوگ بھلے اور عمدہ ہیں دونوں باتوں میں برے ہیں۔ سن لو! جن کا دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا دین اچھا نہیں وہ برے لوگ ہیں۔ سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے یا غروب ہو گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! دنیا کا باقی ماندہ گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابوزید بن اخطب، حذیفہ اور ابوسریحہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ۔

سے بھی روایات مذکور ہیں ان سب نے ذکر کیا کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔

ف: یہ حدیث مذکورہ بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ما کان ومایکون" جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتیٰ کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کا ذکر

۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بھلائی نہ ہوگی میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا تا قیام قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں، علی بن مدینی نے فرمایا وہ محدثین کا گروہ ہوگا اس باب میں، عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هَهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کس جگہ کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اس طرف کا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

امت کو تنبیہ

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ نَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَرِيرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ فِي الْأَسْخَرِ وَالصُّنَابِحِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، واثلہ بن اسقع اور صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَعْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي قَالَ كُنْ كَابْنِ آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي وَاقِدٍ وَأَبِي مُوسَى وَخُزَيْمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

ایک فتنہ کا ذکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کے موقعہ پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا جس میں بیٹھنے والے کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا کسی نے پوچھا بتائیے! اگر کوئی میرے گھر داخل ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ (فرمایا تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا) اس باب میں حضرت ابوہریرہ، خباب بن ارت، ابوبکرہ، ابن مسعود، ابوداؤد، ابوموسیٰ اور خزیمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض رواۃ نے یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کی اور اس اسناد میں ایک راوی کا اضافہ کیا۔ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ يَكُونُ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل فتنہ برپا ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، (اس فتنہ میں) ایک شخص صبح کو مسلمان ہوگا شام کو کافر شام کو مومن ہوگا صبح کافر ہوگا۔ لوگ دنیاوی عزو جاہ کی خاطر دین کا سودا کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

ایک رات رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کتنے ہی فتنے اترے اور کس قدر خزانے اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں کو جگائے بہت سی عورتیں دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو اندھیری رات کے ایک حصے کی طرح کا ہوگا اس میں صبح کے وقت ایک آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور کوئی شام کو مومن ہوگا صبح کفر اختیار کرے گا۔ کئی لوگ دنیاوی عزت کی خاطر دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حذیفہ، نعمان بن بشیر اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحْرِمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِي مُحْرِمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ۔

حضرت حسن اس حدیث کے ضمن میں فرمایا کرتے تھے۔ صبح کو ایک شخص مومن ہوگا شام کو کفر اختیار کرے گا اور شام کو مومن ہوگا جبکہ صبح کافر ہو جائے گا فرمایا صبح اپنے بھائی کے خون عزت اور مال کو حرام سمجھنے والا ہوگا اور شام کو حلال سمجھے گا۔ شام کو اپنے بھائی کے خون، عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا اور صبح حلال سمجھے گا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْتَعْبِرُونَا حَقَّنَا رَبَّنَا وَنَا حَقَّهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت علقمہ اپنے والد وائل بن حجر سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سنا ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! بتلایئے اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے ہمارے حقوق روک کر رکھیں اللہ اپنے حقوق کا مطالبہ کریں تو ہم کیا کریں آپ نے جواباً فرمایا تم ان کی بات سنو اور ان کا حکم

وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ

۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ فَرَدَّهُ اِلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَدِيَّةَ بِنْتِ اُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِلٰى اَبِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ اَنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ

مالوں کی ذمہ داری ان پر اور تمہارے ذمہ ہیں۔

قتل

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا "قتل"۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران خونریزی میں عبادت کرنا ایسا (مقبول و مطلوب) ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معلیٰ بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو تا قیامت اس سے علیحدہ نہ اٹھائی جائے گی یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہوگی، یہ حدیث صحیح ہے۔

لکڑی کی تلوار بنانا

عدیہ بنت اُہبان بن صیفی غفاری فرماتی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم، میرے والد کے پاس تشریف لائے اور انہیں اپنے ساتھ جنگ کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا میرے والد نے جواب دیا ہے تک میرے خلیل اور آپ کے چچازاد بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں یعنی جنگ

إِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ فَلَتْ فَعَرَكَهُ
فِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا
سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ
شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا
قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا
أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ كُونُوا كَابْنِ آدَمَ هٰذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْوَانَ هُوَ
أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۸۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ
سُلَيْمٍ نَا مُعْتَبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّهُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ
أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ
الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ
وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ
وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي هُرَيْرَةَ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ
قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا
إِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا

دکھوں، پس میں نے وہ بنائی ہے لہٰذا اگر آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ چلوں، راوی فرماتے ہیں، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چھوڑ دیا اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عبید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا دور فتنہ میں تم اپنی کمانوں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ دینا۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھ جانا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا (یعنی اس فتنہ میں حصہ نہ لینا) یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن مروان سے مراد ابو قیس الاودی ہے۔

علامات قیامت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا، قیامت کی نشانیوں سے ہے علم اٹھ جائیگا، جہل، ختم ہو جائیں گے اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔ زنا عام ہوگا شراب پی جائے گی، عورتیں زیادہ ہوں گی، اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد کی نگرانی میں پچاس عورتیں ہوں گی اس باب میں ابو موسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی آپ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے

وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَتُلْقُوا رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مقابلے میں برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین میں "اللہ اللہ" کہا جاتا ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا لِخَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

خالد بن حارث نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف روایت بیان کی اور یہ پہلی حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْغَفُورِ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سے زیادہ سعادت مند شخص کمینہ ابن کمینہ ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْرِجُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعَتْ يَدِي وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعَتْ رَحِمِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑے، سونے اور چاندی کے کی طرح اگلے گی آپ نے فرمایا چور آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کہے گا اس کے باعث میں نے اقارب سے قطع تعلق کیا پھر وہ سب اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بَابٌ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ اَبُوْ فُضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ اَبِيْ فُضَالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ

سامان ہلاکت

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کریم سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پندرہ (بری) باتوں کو اپنانے لگے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائیگی الامانت مال غنیمت شمار ہونے لگے گی۔ آدمی اپنی بیوی کی بات مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا دوستوں سے بھلائی اور باپ سے برا سلوک کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی رذیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزت کی جائے گی شراب پی جائے گی ریشم پہنا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان گھروں میں رکھا جائے گا بعد والے اگلے امت پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ اس وقت لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔ نیز یحییٰ بن سعید انصاری سے فرج بن فضالہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں۔ فرج بن فضالہ کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ان سے وکیع اور کئی دوسرے ائمہ نے حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جانے گا امانت مال غنیمت بن جائے گی، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا، علم کا حصول غیر دین کے لیے ہوگا، انسان اپنی بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہو جائے گا دوست کو قریب اور باپ کو دور رکھے گا، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی قبیلے کی سرداری فاسقوں کے ہاتھ میں آجائے گی ذلیل شخص قوم کا رہبر بن جائے گا۔ اور کسی شخص کو اس کی شر سے ڈرتے ہوئے قابل تعظیم سمجھا

مُغَانَةَ شَرِبَةٍ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

جائے گا گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہوگا شراب پی جائے گی اور پچھلے لوگ پہلوں پر لعن کریں گے اس وقت سرخ ہوا، زلزلے زمین میں دھنسنے چہروں کے بدلنے، پتھروں کی بارش اور کئی دوسری نشانیوں کا انتظار کرنا جس طرح ہار کا پرانا دھاگہ ٹوٹنے کی وجہ سے موتی، سلسلہ وار گر پڑیں۔ اس باب میں حضرت علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں،

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَتَى ذٰلِكَ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف، مسخ اور قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کب ہوگا آپ نے فرمایا جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہوگا اور شراب پی جائے گی یہ حدیث غریب ہے اور اسے اعمش نے بواسطہ عبدالرحمن بن سابط، حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

قرب قیامت

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ فِي النَّسَقِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ لِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

مستورد بن شداد فہری سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں، قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں مجھے قیامت سے صرف اس قدر سبقت حاصل ہے جس قدر اس انگلی یعنی درمیانی انگلی کو انگشت شہادت پر حاصل ہے۔
یہ حدیث مستورد بن شداد کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْ دَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضَلَ اِحْدٰى هُمَا عَلَى الْاُخْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح متصل بھیجے گئے ہیں ابوداؤد راوی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵ مَا جَآءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

ترک قوم سے جنگ

۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَآءِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس قوم سے لڑو جن کی جوتیاں بالوں کی بنی ہوں گی اور اسی طرح قیامت قائم نہ ہوگی تاآنکہ تم ایسی قوم سے لڑو جن کے چہرے تہ بتہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، بریدہ، ابوسعید، عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۱ مَا جَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا

۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۲ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

قیام قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی

۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

مُحَمَّدٌ الْبَغْدَادِيُّ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ كَذَّابُونَ دَجَّالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُصَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب قیامت سے پہلے حضرموت یا حضرموت کے دریا سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم ملک شام کو لازم پکڑنا وہاں چلے جانا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابو ہریرہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک تیس کذاب دجال (پیدا) نہ ہولیں قیامت قائم نہ ہوگی۔ ہر ایک کا دعوے ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے، بت پرستی ہوگی اور امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، یہ حدیث صحیح ہے۔

ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور خون بہانے والا شخص ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَشَرِيكٌ يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خُصَيْمٍ فَالشَّرَاسِيلُ يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ خَصِيمَةَ وَيُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ نَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفَ قَتِيلٍ۔

حمہما سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن واقد نے شریک سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے عبداللہ بن خصم کہا اور شراسیل نے عبداللہ بن خصمہ کہا۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید ہے۔ اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے ہشام بن حسان نے کہا شمار کروحجاج سے کتنے انسانوں کو قتل کیا تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

تیسری صدی

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا نَاصِرُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَسْتَشْهِدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ يُعْطَوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يَسْأَلُوهَا هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ۔

عمران بن حصین سے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور یہ میرے (امام ترمذی کے) نزدیک محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ عمران بن حصین کے واسطے سے یہ حدیث کئی طریقوں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَاهِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنَيْهِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

گئی ہے۔

عمران بن حصین سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں۔ پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کیا میرے دو زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں (آپ نے فرمایا) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵ مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ۔

خلفاء کا بیان۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میری سمجھ میں نہ آسکا میں نے اپنے ہم نشین سے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے فرمایا ہے تمام کے تمام قریش سے ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر بن سمرہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ اسی حدیث کے مثل حدیث مروی ہے اور یہ حدیث ابوبکر بن موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا هُنَّادٌ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا حُمَيْدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَدَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ رِيَاطٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرْ اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

زیاد بن کلیب جدری کہتے ہیں میں، ابوبکرہ کے ہمراہ ابن عامر کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ دے رہا تھا اس نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ابوبلال نے کہا ہمارے امیر کی طرف دیکھو اس نے فاسقوں جیسے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ابوبکرہ نے کہا خاموش رہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

سے سنا جو شخص زمین میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو توہین کا بدلہ دیتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۵۷ مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

خلافت کا بیان

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا خَارِجَةُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ ثَنِيْ سَفِيْنَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِيْ أُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِيْ سَفِيْنَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِيْ أُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَ لَمْ يُعَيِّنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

۱۰۶۔ حضرت سعید بن جمہان حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں، خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پھر مجھے حضرت سفینہ نے کہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت کو شمار کرو پھر کہا حضرت عمر کی خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہا کی خلافت پھر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو پس ہم نے اس مدت کو تیس سال پایا سعید کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ بنی امیہ کا خیال ہے کہ ان میں خلافت ہے تو حضرت سفینہ نے کہا ذرقاء کی اولاد جھوٹ کہتی ہے بلکہ وہ برے قسم کے بادشاہ ہیں۔

اس باب میں حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ان دونوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید بن جمہان سے کئی راویوں نے بیان کیا اور ہم اسے صرف سعید بن جمہان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہے آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو ٹھیک ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد فرمایا اور اگر خلیفہ نہ بناؤں تو یہ بھی صحیح ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو جانشین نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عمر سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔

بَابُ ۵۸ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

تاقیامت، خلفاء قریش سے ہوں گے

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُوْلُ كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِيعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَيَنْزِعَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُوْرٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قُرَيْشٌ وَلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ

حبیب بن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی ہذیل کو کہتے ہوئے سنا وہ قبیلہ ربیعہ کے کچھ لوگ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا یا تو قریش (رفق و خوبی سے) باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ حکومت ان کے غیر جمہور عرب کے سپرد کر دے۔ حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت تک خیر و شر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔

اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن نہیں جائیں گے قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسر اقتدار آئے گا جس کو جہجاہ کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نوٹ: خلافت قریش کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف لامع العیش فی ان الخلافۃ قریش مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیکھیں۔

گمراہ کن ائمہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا ڈر ہے حضرت ثوبان فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گی ان کو چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام مہدی کا ذکر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

نَا اَبِیْ نَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ اَوْ لَا تَنْقَضِیْ حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیْ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیْ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ قَالَ عَاصِمٌ وَاَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَلِیَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدًا الْعَمِّیَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الصِّدِّیْقِ النَّاجِیَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَشِیْنَا اَنْ یَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ الْمَهْدِیَّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَیْدٌ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو الصِّدِّیْقِ النَّاجِیُّ اسْمُهٗ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَیُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَیْسٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا، بادشاہ نہ بن جائے۔

اس باب میں حضرت علی، ابو سعید، ام سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا حکمران ہوگا، عاصم، ابو صالح کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیگا یہاں تک کہ اس میں میرا خاندان کا ایک شخص حکمران ہو جائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام کے بعد نئی باتیں نہ پیدا ہو جائیں اس لیے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں آپ نے فرمایا، میری امت میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو زید شکی کو شک ہے، زندہ رہے گا، راوی کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا، سال، مراد ہیں، پھر آپ نے فرمایا، ان کی طرف ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے عطا کیجئے مجھے عطا کیجئے، آپ نے فرمایا، پس امام مہدی اس کے دامن کو اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکتا ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ ابو سعید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

میں میری جان ہے عنقریب تم میں (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کردیں گے اور اس وقت مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

دجال

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوَّاسَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ نے اس کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا شاید اسے میرے دیکھنے والوں اور میری کلام سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس کی مثل یعنی آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مغفل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اسے کو حامد حذاء کی حدیث سے جانتے ہیں ابو عبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہارے سامنے اس کے بارے میں ایک ایسی بات کہوں گا جو اس سے پہلے کسی نبی نے

بِأَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لِلنَّاسِ فَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ لِفِتْنَةٍ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَوْذَبَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ وَلَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي التَّيَّاحِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَّالِ

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ

اپنی قوم سے نہیں فرمائی۔ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ عمر بن ثابت انصاری کہتے ہیں مجھے بعض صحابہ کرام نے یہ خبر دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن لوگوں کو ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو اچھا نہیں سمجھے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کرام صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے یہودی لڑیں گے پس تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر پکاریں گے اے مسلمان! یہ یہودی جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر یہ حدیث صحیح ہے۔

دجال کہاں سے نکلے گا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ہم سے بیان فرمایا کہ دجال سرزمین مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کو عبداللہ بن شوذب نے بھی ابوالتیاح سے روایت کیا اور یہ ابوالتیاح کی حدیث سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

خروج دجال کی علامات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج

بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنْ أَبِي بَعْرِيَّةَ صَاحِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطُنْطِينِيَّةُ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مَحْمُودٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطُنْطِينِيَّةُ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ فُتِحَتْ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَالْقُسْطُنْطِينِيَّةُ قَدْ فُتِحَتْ فِي زَمَانِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا إِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا

دجال سات مہینوں میں ہوگا۔

اس باب میں صعب بن جثامہ، عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قسطنطنیہ قیام قیامت کے ساتھ فتح ہوگا۔ محمود نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ بعض صحابہ کرام کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

دجال کا فتنہ

نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک صبح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر فرمایا اس کا بلکا پن اور (امور غیر عادیہ کے اظہار کی وجہ سے) بلندی دونوں کو بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس ہے۔ اس کے بعد ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور پھر دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں سے اثر خوف جان کر فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اس کی پستی و بلندی دونوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔ آپ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کرے گا اسے

بِيَدِهِ دَمًا فَجَبِينُهُ دُونَكُمْ فَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ كَأَنِّي بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ اثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَاكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ قَدِّرُوا لَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُكَذِّبُونَهُ وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ فَيُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَمَدِّهِ خَوَاصِرَ وَأَدَرِّهِ ضُرُوعًا فَمَا تَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَلْتَيْنِ نِضْوَ الرَّمْيَةِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ يَعْنِي أَحَدًا إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ

ہلاکت دے گا۔ اللہ تعالیٰ سری طرف ہر مسلمان کا محافظ ہے۔
دجال جوان ہوگا، گھنگریالے بالوں اور کھڑی آنکھوں والا ہوگا۔
عبدالعزیٰ بن قطن کا ہم شکل ہوگا تم میں سے جو شخص اسے دیکھے سورہ کہف کے ابتدائی آیات پڑھے۔ پھر آپ نے فرمایا، شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلائیگا اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہریگا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن ایک دن سال کی مثل ہوگا ایک دن مہینے کے برابر ایک دن ہفتے کے برابر باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہونگے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وقت کا اندازہ لیتا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟ آپ نے فرمایا ان بادلوں کی طرح جن کو ہوا ہنکا کر لے جائے پھر وہ ایک قوم کے پاس آئیگا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی بات کو رد کر دیں گے وہ ان سے واپس ہوگا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے وہ بالکل خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ پھر وہ ایک اور قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دیگا وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کرینگے تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دیگا وہ بارش برسائے گا۔ زمین کو روئیدگی اگانے کا حکم دیگا وہ روئیدگی اگانے لگے گی۔ شام کے جانور پہلے سے زیادہ موٹے تازے اور تھنوں والے ہو کر آئیں گے کہ ان کے کوہان بہت لمبے ہوئے اور پہلو بھرے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہونگے پھر وہ ویران جگہ پر آئے گا اور اپنے خزانے نکال دے گا جب واپس ہوگا تو خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح کثرت کے ساتھ چل پڑیں گے پھر وہ ایک بھرپور جوانی کے جوبن کو پہنچے ہوئے شخص کو بلا کر تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیگا پھر اسے پکارے گا تو وہ ہنستا ہوا مسکراتا ہوا اس کو جواب دیگا وہ انہی باتوں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ملک نزول کا جو اپنے جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے جب آپ سر جھکا کریں گے قطرے ٹپکتے ہوں گے۔ اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے ڈھلکتے

ثُمَّ بَصُرِهِ قَالَ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ قَالَ ثُمَّ لَبِثَ كَذَا إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يَرْجِعُ اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ حَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَبَعَثَ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ وَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُ مَا بِهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ لَقَدْ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُخَضَّبَةً دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لِأَحَدِهِمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى مَوْتَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتْنُ رِيحِهِمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْكَفَّارِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ وَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَخْرِجِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ

ہوں گے آپ نے فرمایا جس کا فرمک آپ کے سانس کی پہنچ تک مر جائیگا اور آپ کے سانس کی بو جہاں تک پہنچی ہوگی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لد کے دروازے پر پائینگے اور قتل کر دیں گے (لد شام کا ایک گاؤں یا پہاڑ) اسی حالت میں آپ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر جمع کر دیں کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے والا ہوں جس سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد الٰہی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ فرمایا ان کے پہلے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر جب آخری لوگ گزریں گے کہیں گے شاید یہاں کبھی پانی ہوا ہوگا پھر وہ چل پڑیں گے یہاں تک کہ وہ بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا اب آسمان والوں کو قتل کریں چنانچہ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود واپس بھیج دیگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک (بھوک کی وجہ سے) گائے کا سر تمہارے آج کے سو دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان دو یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کریگا جس سے سب یکدم مر جائیں گے جب عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ پھر آپ اور آپ کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے پرندوں کی مثل پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے مسلمان ان کے تیر و ترکش سات سال تک جلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشہ کی طرح صاف

الْقِيَامَةِ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَإِنَّ اللِّقْحَةَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَإِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فِي الْمَاءِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ

کردے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا پھر اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی، دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت پر کفایت کرے گا، ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائیگا اور ایک بکری کا دودھ ایک کنبہ کو قبیلہ کیلئے کافی ہوگا اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کرے گی باقی رہیں گے برے لوگ جو گدھوں کی طرح بے پردہ ہم بستر ہوں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن زید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

دجال کا حلیہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا سن لو! تمہارا رب کانا ہونے کے عیب سے پاک ہے اور سن لو! وہ (دجال) کانا ہوگا اس کی دائیں آنکھ پانی میں تیرتے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

اس باب میں حضرت سعد، حذیفہ، ابوہریرہ، اسماء، جابر بن عبداللہ، ابوبکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا پس نہ تو طاعون، مدینہ طیبہ میں آسکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ انشاء اللہ۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، فاطمہ بنت قیس، محمد بن مسلمہ، اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے

جُمْلَتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ هَا هُنَا وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخُيَلَاءِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ بِاَبِي الْمُسْلِمِ اِذَا جَاءَ دُبُرُ اَحَدِهِمْ صَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ رَجَعَهُ قُبُلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ۶۸ مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ الْاَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَيَّ مُجَمِّعِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْتُلُ ابْنَ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ قَرِيْبٍ مِنَ الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَنَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسُبَيْعَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۶۹۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ

بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث صحیح ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لیے سکون و اطمینان ہے فخر و ریا ان لوگوں میں ہے جو کھیتوں میں زور زور سے چلاتے اور گھوڑے رکھتے اور شہریوں میں بستیوں دجال مسیح آئے گا اور جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے آئے گا، فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہی ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے" میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین، نافع بن عتبہ، ابو برزہ، حذیفہ بن اسید ابوہریرہ، کیسان عثمان بن ابی عاص، جابر، ابو امامہ، ابن مسعود عبداللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب، نواس بن سمعان، عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

کانا کذاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا سن لو بیشک وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے

اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ۔

ابن صیاد کا ذکر

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَضَيْنَا اِبْنُ صَيَّادٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَاِمَّا مُعْتَمِرِيْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ فَذَكَرْنَا فَتَخَوَّفَتْ بِهٖ اَشْعَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهٗ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ ثَلَّتِ الشَّجَرَةُ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْاِدَاوَةَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِيْ بِلَبَنٍ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهٖ فَمِنْ اَجْلِ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ صَائِفٌ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ فِيْهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا صَاحِبِيْ قَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَخُذَ حَبْلًا فَاَرْبِطَهٗ اِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ لِيْ وَفِيَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثِيْ فَمَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنْشُدُكُمْ اَحَكُمُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَمْ غَيْرِيْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهٗ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يُجَرِّبُ بِيْ حَتّٰى كِدْتُ فَعَلَوْتُ مَكَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ لَاَخْبَرُ عَنْكَ خَبَرًا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ وَاَيْنَ هُوَ الْاٰنَ وَاَعْرِفُ مِنْ اَصْدِقَائِهٖ مَنْ هُوَ الْاٰنَ فَقُلْتُ لَهٗ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ میں، ابن صیاد میرا ہم مجلس ہوا۔ جب لوگ چلے گئے اور ہم دونوں رہ گئے تو میں اس کے ساتھ تنہا ہونے سے ڈرا۔ اور مجھے اس سے ان باتوں کے سبب وحشت ہوئی جو لوگ اس کے بارے میں کہتے تھے۔ جب میں اترا تو میں نے کہا اپنا سامان اس درخت کے پاس رکھ دے۔ ابو سعید کہتے ہیں میں نے ایک بکری دیکھی تو پیالہ لے کر اس کی طرف چل دیا اس کا دودھ دوہ کر میرے پاس لایا اور کہنے لگا اے ابو سعید! اسے پیو۔ لیکن میں نے اس کے بارے میں مشہور باتوں کے سبب اس کے ہاتھ سے دودھ پینا پسند نہ کیا اور کہا آج گرم دن ہے اور میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا وہ کہنے لگا اے ابو سعید! میں چاہتا ہوں کہ ایک رسی لے کر اسے درخت سے باندھوں پھر اسے اپنے گلے میں پھانسی لگا کر مر جاؤں ان باتوں کے باعث جو میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں۔ لوگوں پر تو میرا معاملہ پوشیدہ رہ گیا لیکن اے گروہ انصار! تم پر تو پوشیدہ نہیں۔ کیوں کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ (دجال) کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ وہ بانجھ ہوگا جبکہ میں نے اپنے پیچھے مدینہ طیبہ میں ایک لڑکا چھوڑا ہے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ مکہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا کیا میں اہل مدینہ سے ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ کرمہ جا رہا ہوں؟ ابو سعید فرماتے ہیں اللہ کی قسم وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا شاید اس کے بارے میں جھوٹی باتیں مشہور ہیں۔ پھر اس نے کہا اے ابو سعید! اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں سچی خبر بتاؤں گا واللہ میں اسے جانتا ہوں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ کہ اس وقت کہاں ہے میں نے کہا تم پر افسوس ہے دن بھر

سَلِيمٌ الْبَرَّادُ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو النَّاقِدِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْتِيكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ الدُّخِّ الدُّخَانَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَا يَكُ حَقًّا فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غُلَامٌ يَحْتَرِثُ لَهُ نَخْلَةً وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي

ہلاکت ہو (یعنی تو نے اتنی باتوں کے بعد پھر معاملہ مشتبہ کر دیا) یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چند صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے، اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمایا "کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے" اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟" آپ نے فرمایا "میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تیرے پاس کیا آتا ہے" ابن صیاد نے کہا "ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتے ہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (دل میں) فرمایا میں نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے اور آپ نے دل میں "یوم یاتی السماء بدخان مبین الایۃ" سوچ رکھی تھی ابن صیاد نے کہا وہ بات "دخ" ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو پست ہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھے گا" حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دوں" حضور نے فرمایا اگر یہ حق ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر نہیں تو اس کے قتل میں تیرے لیے بھلائی نہیں (ابو داؤد کہتے ہیں اس سے مراد دجال ہے یعنی اگر یہ دجال ہے تو)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی آپ نے اسے روک لیا وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر بالوں کی چوٹی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ نے فرمایا "کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟" اس نے کہا

وَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ اَوْ صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ اَوْ كَاذِبًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا پھر آپ نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے پھر پوچھا اور کیا دیکھتا ہے کہنے لگا ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے اور ایک جھوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا پھر آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمر حسین بن علی ابن عمر ابوہریرہ، ابن مسعود، جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اَهْلَ الدَّجَّالِ وَاُمَّهُ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُعْلَمُ لَهُمْ وَلَدٌ تَوْلَدُ لَهُمَا غُلَامًا اَحْوَرَ اَعْوَرَ شَهْرِيًّا اَقْنَى مُنْعَفَةً تَمَامُ خَلْقِهٖ وَلَا يَنَامُ مُقْلَتُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحِيْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ وَسْنَاءُ اُمُّهُ اِمْرَاَةٌ وَضَاحَةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِهٖ يَهُوْدِ فِي الْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا الْمَرْاَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَحْوَرُ اَعْوَرُ شَهْرِيٌّ اَقْنَى مُنْعَفَةٌ تَمَامُ خَلْقِهٖ وَلَا يَنَامُ مُقْلَتُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ماں باپ تیس سال رہیں گے اور ان کی کوئی اولاد نہیں ہو گی پھر ان کے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہو گا جو سب سے زیادہ نقصان دہ اور سب سے کم نفع بخش ہو گا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی دل نہیں سوئے گا پھر حضور علیہ السلام نے اس کے والدین کا حلیہ بتایا آپ نے فرمایا اس کا باپ طویل القامت اور بھرے بدن والا ہو گا ناک پرندے کی چونچ کی طرح ہو گی۔ اور اس کی ماں موٹے بدن اور لمبے پستانوں والی ہو گی ابوبکرہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا کہ یہود مدینہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عوام وہاں چلے گئے یہاں تک کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے حلیے کے مطابق ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں تیس سال تک ہمارے ہاں اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوا جس سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں اور وہ سب سے کم نفع بخش ہے۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا راوی فرماتے ہیں پھر ہم ان کے پاس سے چلے گئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا ایک روئیں دار چادر میں لپٹا ہوا دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہا ہے اتنے میں اس نے

قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَسَامُرُ عَيْنَايَ وَلَا يَسَامُ قَلْبِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا تم نے کیا کہا ہم نے کہا تو نے ہماری بات کو سنا ہے اس نے کہا ہاں سنا ہے میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سو یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے حماد بن سلمہ کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

باب ۱۰

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا حَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

پہلی صدی کے لوگ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں جس پر سو سال گزریں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو سعید اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَخْرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث کے متعلق بات کرنے میں غلط فہمی کا شکار ہو گئے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ آج جو لوگ زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا یعنی صدی ختم ہو جائے گی۔

باب ۱۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

ہوا کو گالی دینے کی ممانعت

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے، کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اور اس کی شر اس کے اندر جو کچھ ہے یا جس کا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسے حکم دیا گیا ہے، کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابو ہریرہ، عثمان بن ابو عاص، انس، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۳

دجال کا ایک واقعہ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ اِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَاَلَجَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ اِلٰى جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ اَهْلَبَ كَثِيْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاَخْبِرِيْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنْ ائْتُوْا الْقَصْرَ الْقَرِيْبَ فَاِنَّ فِيْهِ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا الْقَصْرَ الْقَرِيْبَ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَا لِلْاَمْرِ تَدَعُنَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَا لِلْاَمْرِ تَدَعُنَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ كَيْفَ اَتَاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَقَالَ اَلْمَدِيْنَةُ حَتّٰى كَادَ قُلْنَا اَفَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كُلَّمَا اَرَدْتُ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَتْ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِيْ الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اِنَّهُ اَعْجَبَهُ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْهُ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ اَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَتَفَرَّدَ بِهٖ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو مسکرائے اور فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ وہ تم سے بیان کروں وہ واقعہ یہ ہے کہ کچھ فلسطینی دریا میں کشتی پر سوار ہوئے طوفان اور کشتی نے انہیں ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کی نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا انہوں نے پوچھا تو کیا ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں، ایک جاسوس کا نام، کہنے لگے ہمیں اپنی خبر بتا اس نے کہا میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی کچھ پوچھوں گی، لیکن بستی کے اس کنارے پر جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دیگا اور کچھ پوچھے گا۔ وہ کہتے ہیں ہم بستی کے غربی کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس نے کہا مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ؟ ہم نے کہا بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے، پھر کہا بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ؟ وہ کہتے ہیں ہم نے کہا وہ بھی بھرا ہوا جوش مار رہا ہے پھر اس نے پوچھا بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہنے لگا مجھے بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ پوچھا مدینہ کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا تیزی سے اس کی طرف جا رہے ہیں، یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں، راوی کہتے ہیں پھر اس نے کچھ کہنا چاہا پھر رک گیا، پھر کہنے لگا میں دجال ہوں، عنقریب دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔ یہ حدیث شریف قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی راویوں نے اسے بواسطہ شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

باب ۷۳

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے سے۔ اس حدیث کو حسن غریب ہے۔

باب ۷۴

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى عَنْ أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مسلمان کی مدد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا اسے ظلم سے روک یہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۵

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

غفلت اور فتنہ سے بچاؤ

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو جنگل میں رہا اس نے ظلم کیا۔ جو شکار کے پیچھے چلا غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازے پر گیا فتنہ میں مبتلا ہوا۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ

میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری مدد کی جائے گی، تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارے لیے ممالک فتح ہوں گے لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جو

يَكْذِبُ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۷۳

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَحُصَيْنٍ سَمِعُوْا اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا كَمَا قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُكْسَرُ اَمْ لَا يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قُلْنَا اَجَلْ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ اَحَادِيْثِ حُذَيْفَةَ فَقُلْتُ يَسْتَفْتِيْهِ مَسْرُوْقٌ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۷۴

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اِسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ

شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کریگا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عظیم فتنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کون ہے جسے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہو۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا مجھے یاد ہے۔ پھر ارشاد فرماتے ہوئے کہا آدمی کا فتنہ اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی میں ہے اور اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوگا۔ حذیفہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا۔ حضرت حذیفہ نے عرض کیا بلکہ توڑا جائیگا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو وہ قیامت تک بند نہیں کیا جائیگا۔ ابو وائل محدث کی روایت میں ہے مسروق نے کہا حذیفہ سے اس دروازے کے بارے میں پوچھو انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر کا وجود ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

دین پر استقامت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم نو تھے، پانچ ایک اور چار ایک طرف یعنی ایک گروہ عربوں کا اور دوسرے عجمی۔ آپ نے فرمایا سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد امراء ہوں گے پس جو ان کے پاس گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم میں ان کی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ گیا، ظلم میں ان کی مدد نہ کی اور جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کی وہ میرا اور میں اس کا اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

عَلَى قَلْبِهِ وَلَمْ يَضُرَّهُ فِتْنَةُ الدَّجَّالِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ كَانَ كَالْآكِلِ الَّذِي لَا يَشْبَعُ وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ هَارُونُ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْدَبِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هَارُونُ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مُغِيرَةَ وَمِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ الْكُوفِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

باب ۷۹

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب ۸۰

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ عاصم احدبی کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسعر کی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ دین پر صبر کرنے والا آگ کی چنگاری پکڑنے والے کی مثل ہوگا۔

یہ حدیث روایت سے غریب ہے۔ شیخ بصری عمر بن شاکر سے کئی اہل نے روایت کیا ہے۔

اچھا اور برا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے برے سے بہتر کی خبر دوں؟ راوی کہتے ہیں وہ خاموش ہو گئے آپ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہمیں برے سے بھلے کی خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید اور اس کے شر سے امن ہو۔ اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو بھلائی کی امید ہو اور نہ ہی ان کی شر سے لوگ محفوظ ہوں۔ یہ حدیث بیگ ہے۔

شریر لوگوں کی حکومت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میری امت

مَاجِيدَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمِطْيَطَاءَ
وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلِّطَ
أَشْرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ
رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَا يُعْرَفُ لِحَدِيثِ
أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَصْلٌ إِنَّمَا الْمَعْرُوفُ حَدِيثُ
مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ
الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ
مَنِ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا ابْنَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً
قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ
قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِي اللَّهُ
بِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ
الَّذِينَ يُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ

متکبر کی چال اختیار کرے گی اور ایران اور روم کے بادشاہوں کے بیٹے ان کی خدمت کریں گے۔ تو اس وقت امت کے شریر لوگ اچھے لوگوں پر مسلط کئے جائیں گے یہ حدیث غریب ہے ابو معاویہ نے اسے یحیی بن سعید انصاری سے روایت کیا ہے

محمد بن اسماعیل واسطی مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث اسی کے ہم معنی ذکر کرتے ہیں یحیی بن سعید عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے ابو معاویہ کی حدیث کی کوئی اصل معروف نہیں۔ موسی بن عبیدہ کی روایت معروف ہے اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو یحیی بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن عمر سے عبداللہ بن دینار کے واسطہ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالی نے ایک حدیث کی وجہ سے بچا لیا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ جب کسری مر گیا تو آپ نے پوچھا لوگوں نے کس کو اس کا جانشین بنایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی بیٹی کو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے ہاتھ میں اقتدار دینے والی قوم ہرگز کامیاب نہ ہوگی ابو بکرہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ تشریف لائیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد کی اس کی وجہ سے اللہ تعالی نے مجھے محفوظ رکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے حاکموں کے بارے میں خبر دوں۔ اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے۔ اور تمہارے

يُبْغِضُونَكُمْ وَتَبْغِضُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَبْغَضُونَكُمْ وَتَبْغَضُونَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ وَعُتْبَةُ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْقَرُ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَا نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ وَصَالِحٌ فِي حَدِيثِهِ غَرَائِبُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ

باب ۸۲

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ

برے حاکم ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہوگا اور وہ تم سے بغض رکھیں گے۔ تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو عتبہ بن حمید کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔ عتبہ کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا عنقریب تم پر ایسے بادشاہ مسلط ہوں گے جن سے تم نیکی بھی دیکھو گے اور برائی بھی۔ پس جس نے ان کی برائی کو برا کہا وہ عہدہ برا ہوا اور جس نے برا سمجھا وہ بھی سلامت رہا لیکن جو ان پر راضی ہوا اور ان کی اتباع کی وہ ہلاک ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے حاکم اچھے لوگ ہوں، تمہارے مالدار سخی لوگ اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حاکم شریر لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں اس وقت زمین کا باطن تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے (یعنی مرجانا) یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ نیک آدمی ہے۔

عمل کا مشکل دور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا حکم ہے، تو ہلاک ہوا پھر وہ زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی حکم کے

تَرَكَ بِضْعًا وَعِشْرِينَ مَا أُمِرَ بِهِ هَذَا شَيْءٌ يَأْتِي مِنْ زَمَانٍ مِنْ قَوْلِ مَا أُمِرَ بِهِ فَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَغَيْرِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ

۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هَهُنَا الْفِتْنَةُ ثَلَاثًا وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

گئے کام دسواں حصہ بھی ادا کرے گا نجات پا لے گا یہ حدیث غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ سے متعدد راویوں نے روایت کی ہے اس باب میں حضرت ابوذر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اور مشرق کی زمین ہے اور ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے یا فرمایا سورج کا سینگ نکلتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

ف: بخاری کی ایک روایت کے مطابق سرزمین نجد کو شیطان کا سینگ نکلنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ دور حاضر کے حالات نے بتا دیا کہ آپ کا ارشاد حرف بحرف صحیح ہوا اور یہ سرزمین فتنوں کا مرکز بنی رمسلم)

۱۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے کوئی چیز ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیاء (یعنی بیت المقدس) میں گاڑے جائیں گے۔

أَبْوَابُ الرُّؤْيَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱-

۱۵۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ابواب خواب

مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب مومن کی خوابیں اکثر سچی ہوں گی اور ان میں سے جو زیادہ سچا ہو گا اس کی خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین قسمیں ہیں ایک اچھی خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔ دوسری خواب شیطان کی طرف سے ہے اور تیسری خواب انسان کے اپنے خیالات ہیں۔ لہٰذا جب تم میں سے

بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ فَالدُّنْيَا وَمَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ وَأَنَسٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

باب ۵۳ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ أُسَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ كُرْزٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر وہاں طرف تھوک دے اور لوگوں سے بیان نہ کرے نیز آپ نے فرمایا، میں خواب میں قید کو پسند کرتا ہوں لیکن طوق (یا ہتھکڑی وغیرہ) کو ناپسند کرتا ہوں (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، مومن کی خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابورزین عقیلی، انس، ابوسعید، عبداللہ بن عمر، عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امامت و نبوت ختم ہو گئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی، راوی کہتے ہیں، یہ بات لوگوں کے لیے باعث رنج ہوئی تو آپ نے فرمایا، لیکن بشارتیں (تو) باقی ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا، مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حذیفہ بن اسید، ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث صحیح ہے اور مختار بن فلفل کی روایت سے غریب ہے۔

عطاء بن یسار نے ایک مصری سے روایت کیا کہ انس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے

فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ
مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عُبَادَةَ الصَّامِتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ كُرَاجٍ
عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ.

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا
حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سُئِلْتُ عَنْ عُبَادَةَ
بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ
أَوْ تُرَى لَهُ قَالَ حَرْبٌ فِي حَدِيثِهِ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

باب ۵۴ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي.

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ
وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي
مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۵ مَا جَاءَ إِذَا رَأَى فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا ہے تیرے علاوہ ایک اور شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب سے یہ آیت اتری ہے صرف تو نے اس کے بارے میں سوال کیا ہے اس سے مراد مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کے وقت دیکھی جانے والی خوابیں زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔

حضرت ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد لھم البشریٰ الایہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ حرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ ابوقتادہ، ابن عباس، ابوسعید، جابر، انس، ابومالک اشجعی بواسطہ اپنے والد، ابوبکرہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

67

سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خوابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور بری خوابیں شیطان کی جانب سے۔ جبکہ تم میں سے کوئی (خواب میں) ناپسندیدہ بات دیکھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے۔ بے شک وہ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوسعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۶ مَا جَاءَ فِيْ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا

خواب کی تعبیر

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعَ بْنَ عُدُسٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ سَقَطَتْ قَالَ وَلَا اُحَدِّثُ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا اَوْ حَبِيْبًا.

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور وہ بیان کرنے سے پہلے پرندے کے پاؤں پر ہے جب بیان کر دیا گرگیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء کے واسطہ سے وکیع بن عدس سے اور شعبہ ابوعوانہ اور ہشیم نے (بھی) یعلی بن عطاء کے واسطے سے وکیع بن عدس سے روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ اِسْمُهٗ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكِيْعُ بْنُ عُدُسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

باب ۸۷

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْبَزِيْعِ

اقسام خواب

الْبَجَلِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يُقَوْلُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِيْ فَاِنِّيْ اَنَا هُوَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِيْ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُصَّ الرُّؤْيَا اِلَّا عَلٰى عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوابیں تین قسم پر ہیں، ایک سچا خواب کہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوق کو میں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کا متمثل ہونا مشکل ہے ہو سکتا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا خواب عالم یا خیر خواہ کے سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو۔ اس باب میں حضرت انس، ابوبکرہ، ام علاء، ابن عمر، عائشہ، ابوسعید، جابر، ابوموسیٰ، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

جھوٹا خواب بیان کرنا

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلُمِهٖ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص جھوٹا خواب بیان کیا اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

عبدالرحمن سلمی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابوشریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات ہیں۔ اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے قیامت کے دن جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۸

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اُعْطِيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۹

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ اُنَاسًا يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

باب ما جاء فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المیزان والدلو

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا الْاَنْصَارِيُّ نَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

دودھ کی تعبیر علم سے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اس دوران کہ میں آرام فرما تھا، میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اسے پیا اور سیراب ہوا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا "یارسول اللہ! اس (خواب) کی تعبیر کیا ہے؟" آپ نے فرمایا "علم"۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوبکرہ، ابن عباس، عبداللہ بن سلام، خزیمہ، طفیل بن سخبرہ، سمرہ، ابوامامہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے۔

کرتہ کی تعبیر دین سے

حضرت سہل بن حنیف بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حالت خواب میں دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جارہے ہیں انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں، کسی کا کرتہ پستانوں تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے تک۔ آپ نے فرمایا "پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے کیا دیکھا کہ ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "دین"۔

حضرت سہل بن حنیف ہو، سلمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَلَكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ بَيَاضٍ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ بَيَاضٌ غَيْرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ.

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ

علم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا حضور! میں نے دیکھا ہے اور وہ یہ کہ گویا کہ آسمان سے ایک میزان اتری۔ آپ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا آپ بھاری نکلے پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری نکلے پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن زیادہ ہوا پھر میزان اٹھا لی گئی۔ صحابہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ورقہ بن نوفل کے بارے میں پوچھا گیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور وہ آپ کے اظہار نبوت سے پہلے انتقال کر گئے تھے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے اور ان پر سفید لباس تھا اگر وہ اہل جہنم سے ہوتے تو ان پر کوئی دوسرا لباس ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمن محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے خواب کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے لوگوں کا اجتماع دیکھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے کہ ایک یا دو ڈول نکالے اور اس میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالے تو وہ ڈول بڑا ہو گیا میں نے ایسا کوئی قوی آدمی نہیں دیکھا جس نے آپ کی طرح تیزی سے پانی نکالا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کو ان کے بیٹھنے کی جگہ بٹھا دیا یعنی سیراب کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے صحیح غریب ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق بیان فرماتے

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يَنْقُلُ إِلَى الْجُحْفَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک سیاہ رنگ کی پراگندہ بالوں والی عورت کو دیکھا جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مقام مہیعہ یعنی جحفہ میں جا کر ٹھہر گئی تو میں نے اس کی تعبیر مدینہ کی بیماری سے کی جو مقام جحفہ کی طرف منتقل ہوئی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۳۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَوَقَفَهُ.

حضرت ابوسریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں مومن کی خواب عام طور پر سچی ہوگی اور جو شخص زیادہ سچ ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا خواب کی تین قسمیں ہیں نیک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں قید دیکھنا پسند ہے اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ پھر فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے ایوب سے موقوف روایت کی ہے

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں اس سے پریشان ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ ان کی تعبیر میں نے دو جھوٹوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ایک مسیلمہ صاحب یمامہ کہلائے گا جب کہ دوسرا

مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بعنسی صاحب صنعا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطُفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مَقْطُوعٌ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي أُعَبِّرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِيْنُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَهُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ لِتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّي بِمَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے آج رات ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے لے کر پی رہے ہیں، کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم، اور ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے یا رسول اللہ! پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور وہ اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم مجھے اس کی تعبیر بتانے دیجئے آپ نے فرمایا بتاؤ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے برسنے والا گھی اور شہد قرآن پاک کی نرمی اور مٹھاس ہے زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ ہیں، آسمان سے زمین تک متصل رسی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں، آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی پھر اس کے لیے ملا دی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا یا رسول اللہ! بتائیے میں نے صحیح تعبیر بیان کی یا غلطی؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں غلط واقع ہوئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ کو قسم دیتا ہوں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ مجھ سے تعبیر میں کہاں غلط

لَا نَعْرِفُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا هُدْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ نَحْوَهٗ.

واضح ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دو والا حدیث صحیح ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عوف اور جریر بن حازم نے ابو رجا اور سمرہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل واقعہ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ہدبہ نے بھی اس حدیث کو وہب بن جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب شہادت

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ اَلَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّسْاَلَهَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوْا عَلٰى مَالِكٍ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ رَوٰى بَعْضُهُمْ

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ جو طلب شہادت سے پہلے شہادت دے۔ عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے یہی حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابی عمرہ جن کو اکثر لوگ عبد الرحمان بن ابی عمرہ کہتے ہیں فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ مالک سے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض نے ابی عمرہ سے روایت کی اور بعض نے ابن ابی عمرہ یعنی عبد الرحمان بن ابی عمرہ انصاری سے روایت کی۔ اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ مالک کے علاوہ بھی عبد الرحمان بن ابو عمرہ کی

عَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَهٰذَا اَصَحُّ وَمِمَّا یُؤَیِّدُ اَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ حَدِیْثِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ خَیْرُ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَهُوَ صَحِیْحٌ اَیْضًا وَاَبُوْ عَمْرَةَ هُوَ مَوْلٰی زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ وَلِاَبِیْ عَمْرَةَ اَیْضًا اَلْفَضْلُ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ۔

روایت زید بن خالد کے واسطہ سے مذکور ہے ابو عمرہ نے زید بن خالد سے اس حدیث کے علاوہ بھی روایت کی ہے اور وہ بھی صحیح ہے۔ ابو عمرہ زید بن خالد جہنی کے غلام ہیں۔ اور ان سے حدیث فضول بھی مروی ہے

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ یُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ شَیْخًا فَاضِلًا عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰی شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّسْاَلَهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بہترین گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے فریضۂ شہادت ادا کر دے۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ الدِّمَشْقِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِیْ غِمْرٍ لِاَخِیْهِ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَیْتِ لَهٗ وَلَا عَلَیْهِ وَلَا الْقَرَابَةِ قَالَ الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ الدِّمَشْقِیِّ وَیَزِیْدُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور عورت کی شہادت جائز نہیں۔ جس مرد اور عورت کو حد میں کوڑے لگائے گئے ہوں، وہ بھی دشمن، کینہ گواہ، مدعا علیہ کے ماتحت، ملکیت اور قرابت داری سے متہم لوگ، ان سب کی شہادت جائز نہیں۔ فزاری کہتے ہیں قانع سے مراد تابع ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے یزید بن زیاد دمشقی کی حدیث سے ہی جانتے ہیں، اور یزید حدیث میں ضعیف ہے اور زہری کی روایت سے یہ

إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَنَا مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى هَذَا أَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيبِ جَائِزَةٌ يَقْبَلُهُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَالْوَلَدِ لِوَالِدِهِ فَكَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَلَا الْوَالِدِ لِوَالِدِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا كَانَ عَدْلًا شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي شَهَادَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ أَنَّهَا جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيبٍ يَقْبَلُهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الْأَجْنَبِيِّ إِذَا كَانَ عَدْلًا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ وَذَهَبَ إِلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حَنَةٍ يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَكَذَلِكَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ ظِنَّةٍ يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ.

حدیث صرف یزید کی حدیث سے معروف ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ہم نہ تو اس حدیث کے مفہوم کو جانتے ہیں اور نہ ہی یہ اسناد کے اعتبار سے ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس بارے (شہادت کے بارے) میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل قرابت کی گواہی ایک دوسرے کے لیے جائز ہے البتہ اہل علم نے باپ اور بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی میں اختلاف کیا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک باپ بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی جائز نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں اگر وہ عادل ہوں تو جائز ہے۔ بھائی کی بھائی کے حق میں گواہی میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ وہ جائز ہے۔ اسی طرح ہر قریبی کی گواہی دوسرے رشتہ دار کے حق میں جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دو آدمیوں کے درمیان عداوت ہو تو چاہے وہ عادل ہی کیوں نہ ہوں ایک دوسرے کے خلاف ان کی شہادت جائز نہیں اور انہوں نے عبدالرحمن بن اعرج کی مرسل روایت سے استدلال کیا ہے کہ صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں اور اسی طرح اس حدیث کے مفہوم ہے کہ آپ نے فرمایا صاحب ظنین یعنی عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبائر میں سے بھی بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ؟" آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا فرمایا: جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ فَاكِهِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ

ایمن بن خریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! جھوٹی شہادت شرک کے برابر ہے پھر آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَلَا نَعْرِفُ لِأَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ وَأَصْحَابُ الْأَعْمَشِ إِنَّمَا رَوَوْا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا إِنَّمَا يَعْنِي شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَشْهِدَ وَبَيَانُ هٰذَا فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ

آیت کریمہ پڑھی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور (بتوں کی ناپاکی اور جھوٹی بات سے بچو)۔

اس حدیث کو ہم سفیان بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور سفیان بن زیاد سے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے نیز ہمارے نزدیک ایمن بن خریم کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سماع بھی معروف نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل لوگ پھر ان سے متصل زمانے کے پھر ان کے دور سے متصل زمانے کے لوگ" تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو اپنے اندر نہ ہونے والی باتوں کی کثرت کا دعوے کریں گی اور موٹا ہونا پسند کریں گے اس سے پہلے کہ کوئی انہیں کہے گواہی دیں گے یہ حدیث اعمش کی روایت سے غریب ہے۔ علی بن مدرک کے کئی اصحاب نے اعمش سے روایت نقل کی جو ہلال بن یساف کے واسطہ سے عمران بن حصین سے مروی ہے۔

ہلال بن یساف نے عمران بن حصین کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وہ طلب کے بغیر شہادت دیں گے اس سے مراد جھوٹی شہادت ہے کہ ان سے کوئی طلب نہیں کرے گا اور وہ خود بخود گواہی دیں گے اور اس کا بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لیے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر ان سے

يَكْثُرَ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا وَهَذَا إِذَا اسْتُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ أَنْ يَأْتِيَ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَهَكَذَا وَجْهُ الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

مفصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ از خود گواہی دے گا۔ اسی طرح قسم طلب کئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہترین گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی دیں یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گواہی دے بعض اہل علم کے نزدیک حدیث کی توجیہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الزُّهْدِ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا صَالِحٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ سُوَيْدٌ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَرَفَعُوهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب زہد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول محتشم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے لوگ دو نعمتوں صحت اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

ابو عیسیٰ نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔
اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کیا ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے

مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ شَيْئًا هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَقَالُوْا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى أَبُوْ عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۲ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ إِلَّا إِلٰى فَقْرٍ مُنْسِيٍ أَوْ غِنًى مُطْغٍ أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفْنِدٍ أَوْ مَوْتٍ يُجْهِزُ أَوِ الدَّجَّالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُوْنَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَنْ سَمِعَ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

باب ۹۳ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سیکھ لوں چنانچہ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ کی تقسیم پر راضی رہو امیر ترین بن جاؤ گے اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ ہنسنے کو ترک کر دو زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت حسن کو حضرت ابوہریرہ سے سماع نہیں ابوعبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن حضرت ابوہریرہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

نیک کام میں جلدی کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات باتوں کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ میں جلدی کرو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو یا سرکش کر دینے والی امیری یا مفسد کر دینے والی بیماری یا مخبوط الحواس کر دینے والے بڑھاپے یا جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو یا دجال جو غائب شر ہے اور اس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے ان میں سے کس کا انتظار کرتے ہو یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو بالسلطہ طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صرف محمد بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ معمر نے اس حدیث کو ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

ذکر موت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

باب ۹۲

قبر پہلی منزل ہے

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هُبَيْرَةَ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے روپڑتے یہاں تک آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے پوچھا گیا آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے نہیں روتے اور اس سے روپڑتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کا معاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو مابعد کا معاملہ اس سے سخت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر نہیں دیکھا یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۹۳ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

اللہ تعالیٰ کی ملاقات

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند نہیں۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

باب ۹۶ مَا جَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صفیہ بنت عبد المطلب! اے فاطمہ بنت محمد! مجھے تمہارے لیے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں، میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے بعض رواۃ نے ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

ف۱: حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مزید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں ہوں آپ نے یہ بات کر اللہ کو ڈراتے ہوئے فرمایا اور یہ آیات احادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

باب ۹۷ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالَى

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي الْبَيْتِ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ صَدُوقٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اڑی ہوئی غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور محمد بن عبدالرحمن، آل طلحہ کے غلام مدنی اور ثقہ ہیں۔ شعبہ سفیان ثوری نے ان سے روایت کیا ہے۔

باب ۹۸ ما جاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا

۱۹۳۔ حدثنا احمد بن منیع اخبرنا ابو احمد الزبیری نا اسرائیل عن ابی حصین عن مجاہد عن مورق عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون و اسمع ما لا تسمعون اطت السماء و حق لہا ان تئط ما فیہا موضع اربع اصابع الا و ملک واضع جبہتہ للہ ساجدا واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا و ما تلذذتم بالنساء علی الفرش و لخرجتم الی الصعدات تجارون اللہ لوددت انی کنت شجرۃ تعضد۔ و فی الباب عن عائشۃ و ابی ہریرۃ و ابن عباس و انس۔ ہذا حدیث حسن غریب و یروی من غیر ہذا الوجہ ان ابا ذر قال لوددت انی کنت شجرۃ تعضد و یروی عن ابی ذر موقوفا۔

تھوڑا ہنستا اور زیادہ رونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے۔ اس میں چار انگلی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی نہ رکھے اللہ تعالیٰ کے لیے سربسجود نہ ہوں۔ اللہ کی قسم! جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لیتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل کرتے جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کبھی کٹ جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ ابوہریرہ، حضرت ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس سند کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کاٹا جاتا۔ حضرت ابوذر سے موقوف روایت بھی ہے۔

۱۹۴۔ حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا عبد الوہاب الثقفی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا۔ ہذا حدیث صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جانتے ہوتے تو تھوڑا ہنستے زیادہ روتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۹۹ ما جاء فی من تکلم بالکلمۃ یضحک الناس۔

لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا

۱۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن محمد بن اسحاق حدثنی محمد بن ابراہیم عن عیسی بن طلحۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ لیضحک بہا القوم یہوی بہا ابعد ما بین السماء و الارض۔ ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب سے ستر سال جہنم میں گرتا رہے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۹۶۔ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے

بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

باب ۱

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ رَآهُ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا أَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْمُزْهِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِلَّةِ الْكَلَامِ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبِيْدٍ

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کہے اس کے لیے خرابی ہے دو مرتبہ فرمایا اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

فضول بات اور بخل کی برائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے درمیان میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ ایک شخص نے کہا تمہیں جنت کی خوشخبری ہو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا ہو سکتا ہے اس نے کبھی بے فائدہ بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخیلی کی ہو جس سے اسے کچھ نقصان نہ ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انسان کے اسلام کی عمدگی سے فضول باتوں کا ترک کر دینا ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے ابوسلمہ اور ابوہریرہ کے واسطہ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے اسلام کی عمدگی سے لایعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے اسی طرح اصحاب زہری نے بواسطہ زہری علی بن حسین سے مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

قلتِ کلام

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے

ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ هَذَا وَقَالُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

ہمیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اور وہ اس درجہ کو پہنچتی ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب اس کے لیے اپنی رضا قیامت کے دن تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے وہ اس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا پس اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضگی یوم ملاقات تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔

اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عمرو سے کئی راویوں نے اس طرح روایت کی ہے۔ اور محمد بن عمرو سے بواسطہ ان کے والد اور دادا بلال بن حارث تک بیان کی ہے۔ البتہ مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے صرف ان کے والد کے واسطہ سے بلال بن حارث سے روایت کی ہے دادا کا ذکر نہیں ہے۔

باب ما جاء في هوان الدنيا على الله

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ مَا عَهِدْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت رکھتی تو وہ کفار کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا قَالُوا مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں اس جماعت کے ساتھ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بکری کے ایک مردار بچے کے پاس کھڑی تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کس قدر حقیر ہے کہ انہوں نے پھینک دیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے اس کے مالک نے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى أَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حقیر سمجھتے رہتے ہیں پھینکا ہے آپ نے فرمایا جتنی دنیا کی اللہ کے ہاں ذلیل وحقیر ہے اس سے زیادہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر ہے اس باب میں حضرت جابر و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے مستورد کی حدیث حسن ہے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الدُّنْيَا مَمْلُوْنَةٌ مَمْلُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے اور عالم یا متعلم (طالب علم) ایسا بھی پسندیدہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ أَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِيْ فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا تَرْجِعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فہر کے بھائی مستورد سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال یوں ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ اس میں کب لگا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ما جاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر

دنیا، چار آدمیوں کی مثل ہے

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَبُوْ مُغِيْرَةَ نَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيْدِ الْعَلَائِيِّ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهٗ قَالَ نَبَّأَنِيْ أَبُوْ كَبْشَةَ

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں،

الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَكَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے جب کوئی سوال کا دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے یا اسی کی مثل کوئی دوسری بات آپ نے فرمائی پھر فرمایا اور میں تم سے ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا دنیا چار آدمیوں کے لیے ہے ایک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا پس وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے یہ شخص سب سے افضل مرتبہ ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور مال نہیں دیا یہ بھی سچی نیت کرتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا پس وہ اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا ثواب ایک جیسا ہے۔ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنا مال لاعلمی کی بنا پر ضائع کرتا ہے نہ تو رب سے ڈرتا ہے، نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے یہ نہایت بری منزل میں ہے ایک شخص وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح کا عمل کرتا یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا گناہ ایک جیسا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۵: مَا جَاءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

دنیا کا غم اور اس کی محبت

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فاقہ میں مبتلا ہو جائے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اس کا فاقہ ختم نہیں ہوتا اور جو رزق تنگ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے گا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ابووائل سے روایت ہے، حضرت معاویہ ابن ہاشم کے عیادت کے لیے آنے والوں کو روتے دیکھ کر پوچھا

قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَعُودُهُ فَقَالَ يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ أَوَجَعٌ يُشْوِكُكَ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلًّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ وَقَدْ نَقَاهُ زَائِدَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَحْزَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نَهْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اسے مامول اکیول رو رہے ہو کیا کوئی درد آپ کو پریشان کر رہا ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا دونوں باتیں نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا جس کی میں نے پابندی نہیں کی۔ آپ نے فرمایا تجھے زیادہ مال جمع کرنے کے بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک گھوڑا کافی ہے" اور اب میں اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا ہوں کہ میں نے مال جمع کر رکھا ہے۔ زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے بواسطہ منصور ابووائل اور عمرو بن سمرہ روایت بیان کی کہ معاویہ ابوہاشم بن عتبہ کے پاس گئے" اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح ہے۔ اس باب میں بریدہ اسلمی کے واسطے سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باغات اور کھیتیاں وغیرہ حاصل کر کے دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مومن کی لمبی عمر

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! بہترین انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں" ایک شخص نے عرض کیا" یا رسول اللہ! کون سا شخص اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا" جس کی عمر زیادہ اور عمل اچھا ہو" پھر سوال کیا" کون سا شخص برا ہے؟ آپ نے فرمایا" جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو"

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ.

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہوگی۔ یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَانِ وَقِصَرِ الْعَمَلِ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَقَارَبَ السَّنَةُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام قیامت سے قبل زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جتنا، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی جتنا اور ایک گھڑی آگ بھڑکنے جتنی ہو جائے گی۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحیی بن سعید انصاری کا بھائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ

امیدوں کا کم ہونا

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں "حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کرو۔ پھر آپ نے فرمایا "اے ابن عمر! صبح کے وقت شام کی باتیں نہ یاد کرو اور شام کے وقت صبح کی باتیں دل میں نہ لاؤ۔ بیمار ہونے سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھاؤ اور

وَمِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

موت سے پہلے زندگی سے نفع اٹھا حاصل کر لو کیوں کہ اے عبداللہ! تو نہیں جانتا کل تیرا نام کیا ہوگا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت مجاہد نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی اور اعمش نے مجاہد کے واسطہ سے ابن عمر سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَنَوْءٌ أَمَلُهُ وَنَوْءٌ أَمَلُهُ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست اقدس اپنی گدی مبارک سے ذرا اوپر رکھا اور پھیلا یا پھر فرمایا یہ اس کی امیدیں ہیں یہاں اس کی امیدیں ہیں۔
اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَعْالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو السَّفَرِ سَعِيدُ بْنُ يَحْمِدَ وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ۔

جابر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اپنے کچے مٹی کے بنے ہوئے مکان کی مرمت کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضور! یہ کمزور ہو گیا ہے اور ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں معاملہ موت کو اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو السفر کا نام سعید بن یحمد اور ابن احمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

باب ما جاء إن فتنة هذه الأمة في المال

اس امت کا فتنہ مال میں ہے

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اس کو

يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّتِي فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ۔

معاویہ بن صالح کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا

انسان حریص ہے

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانٍ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انسان کے لیے سونے کی ایک وادی ہوتی تو وہ دوسری بھی چاہتا اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابی کعب، ابو سعید، عائشہ ابن زبیر ابو واقد، جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسری مال کی محبت۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزوں، عمر اور مال پر اس کی حرص جوان ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۳ مَا جَاءَ فِي الزُّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

دنیا سے بے رغبتی

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَرْوَانُ بْنُ دَاوٗدَ نَا يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْشٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اَبْقَيَتْ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِسْمُهٗ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا زہد اور دنیا سے بے رغبتی صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب کے حصول میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ تمنا ہو کہ کاش یہ میرے لیے باقی رہتی۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ اور ابی ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور محمود بن لبید منکر حدیث تھا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ شَفَى حُمْرَانُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِاِبْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِيْ لَيْسَ مَعَهٗ اِدَامٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے لیے ان اشیاء کے سوا کوئی حق نہیں۔ رہنے کے لیے مکان، ستر عورت کے لیے کپڑا، سالن کے بغیر روٹی اور پانی۔

یہ حدیث صحیح ہے اور حریث بن سائب کی روایت ہے۔ نضر بن شمیل کہتے ہیں جلف الخبز سے سالن کے بغیر روٹی مراد ہے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَتٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ پڑھ رہے تھے الہاکم التکاثر (زیادہ مال کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا) پھر فرمایا انسان کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے، لیکن تیرا صرف وہی ہے جو تو نے صدقہ کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُكْنٰى اَبَا عَمَّارٍ۔

حضرت شداد بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انسان اگر تو اپنے اخراجات سے بچا ہوا خرچ کرے، تیرے لیے بہتر ہے اگر روک رکھے تو برا ہے ضرورت کے مطابق روزی رکھنے پر تجھے ملامت نہیں کیا جائیگا دصدقہ دینے والے) پہلے اپنے گھر سے شروع کرو (بشرطیکہ مستحق ہوں) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَنَا الْاَجْلَحُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دیتا جس طرح وہ پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوتمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

.....

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَنَا اَبُو دَاوُدَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں دو بھائی تھے ایک بارگاہ رسالت مآب میں حاضر رہتا اور دوسرا کوئی پیشہ کرتا ایک روز کاروبار بھائی نے آپ کے ہاں شکایت کی تو آپ نے فرمایا شاید! تجھے اسی کے سبب روزی دی جاتی ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الرَّاسِبِيُّ نَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَبُو اِسْرَائِيلَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي سُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سلمہ بن عبیداللہ بن محصن اپنے والد سے راوی ہیں اور وہ صحابی تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس حالت میں صبح کی کہ اس کا دل مطمئن ہو، جسم تندرست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو تو گویا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ حِيزَتْ يَعْنِي جُمِعَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ۔

اس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ "حیزت" کے معنی "جمع کی گئی" کے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ قَرَّبَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ هٰذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک و دستدہ ہے جو قلت سامان کی وجہ سے، ہلکے بوجھ والا ہو گیا ہے اسے حصہ ملا ہو، اچھا عبادت گزار ہو۔ خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسب ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا: اس کی موت قریب آ گئی، اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا: میرے رب نے میرے سامنے یہ بات پیش کی کہ وادی مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، میں نے عرض کیا اے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن کھاؤں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا یا فرمایا: تین دن یا اسی کی مثل کچھ فرمایا، آپ نے عرض کیا اے اللہ! اگر میں بھوکا رہوں گا تیرے آگے گڑگڑاؤں گا تجھے یاد کروں گا اور جب شکم سیر ہوں گا تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے قاسم سے مراد ابن عبدالرحمن ہے اس کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور وہ عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا شامی غلام ہے جو ثقہ ہے علی بن یزید حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی کنیت ابو عبدالملک ہے

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے

نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام لایا، اسے حسب ضرورت روزی دی گئی اور دولت صبر عطا کی گئی وہ کامیاب ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ. هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

باب ۱۱۵: مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْفَقْرِ

فقر کی فضیلت

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ طَرْفَةَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں؟ آپ نے فرمایا سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ کہنے لگا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں" اس نے تین مرتبہ بات کی۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ میرے محبین کی طرف فقر سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبِيْ عَنْ شَدَّادٍ أَبِيْ طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيٌّ.

نضر بن علی نے اپنے والد کے واسطہ سے، شداد ابن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

باب ۱۱۶: مَا جَاءَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

فقراء مہاجرین امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مہاجرین،

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوْفِيُّ نَا الْحَارِثُ ابْنُ النُّعْمَانِ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَمْرِو اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، حالت مسکینی میں ہی موت دے اور قیامت کے دن مساکین ہی کی جماعت سے اٹھا؛ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیوں ایسا ہو؟ آپ نے فرمایا مساکین، امیر لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کے سوال کو کبھی رد نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ! مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب کر، ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقراء جنت میں، اغنیاء سے پانچ سو سال یعنی نصف دن پہلے داخل ہوں گے (قیامت کا دن ایک ہزار سال کا ہوگا)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان فقراء جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ نصف دن (پانچ سو سال کا ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مسلمین اغنیاء سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کو جی چاہتا ہے اور پھر رو پڑتی ہوں، مسروق کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ ام المومنین نے فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوأَحْمَدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی دو دن متواتر جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کبھی جو کی روٹی بھی نہیں بچی" قلت کی طرف اشارہ ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی راتیں بھوک سے رہتے اور آپ کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا، جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي وَائِلَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا رزق صرف قوت لایموت ہو" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْرُكُ شَيْئًا لِغَدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا غَيْرُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لیے کچھ بھی جمع نہ کرتے تھے۔" یہ حدیث غریب ہے۔ جعفر بن سلیمان کے غیر نے بھی یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُو مُعَمَّرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ خُبَيْبٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر بھر نہ تو کبھی دسترخوان پر کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔" یہ حدیث، سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مُعْتَمِرٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحُمَيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَمِّ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَنَثْرِيْ فَيَعْجِنُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ۔

بَابُ ۱۱۸ مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ نَا اَبِيْ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنْتُ اَغْزُوْ فِيْ الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اِنْ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ عَنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ

حسن صحیح غریب ہے

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا، کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا؟ حضرت سہل نے جواب دیا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا، پھر پوچھا گیا "کیا تمہارے پاس عہد رسالت میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ آپ نے فرمایا نہیں" پوچھا گیا "تم جو کے آٹے کا کیا کرتے تھے؟" انہوں نے فرمایا "ہم اسے پھونک مارتے جو اڑتا ہوتا اڑجاتا پھر پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔

صحابہ کرام کا گزران زندگی

حضرت قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں "میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا" میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خون بہایا اور میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے تیر پھینکا۔ میں نے آپ کو دیکھا ہوں کہ ہم صحابہ کرام کی جماعت جہاد کرتے رہے اور ہم صرف درختوں کے پتے اور ببول جھاڑیوں کے پھل کھاتے رہے یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں اور اونٹوں کی مینگنی کی طرح ہوتا اب بنو سعد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہوئے یہ حدیث حسن صحیح اور بیان کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں

سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّا لَنَرْجِعُ مِنَ الْغَزْوِ
وَعَلَى رُءُوسِنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا
طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةَ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا
لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ
تُعَزِّرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ
بْنِ غَزْوَانَ۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقٌ بِهِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي
أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي
الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ
مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ
عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا
هُوَ إِلَّا الْجُوعُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي أَبُو
هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ
أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَرْجِعُ
رِجَالٌ مِمَّنْ قَامَ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمُ
أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ هَؤُلَاءِ
مَجَانِينُ أَوْ مَهْبُولُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ
مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَ
حَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تیر پھینکا میں دیکھتا ہوں کہ ہم حضور کی معیت میں جہاد کرتے تھے ہمارے پاس کھانے کے لیے خاردار درختوں کے پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتا لیکن اب بنو اسد مجھے طعنہ دیتے ہیں اگر میں واقعی ایسا ہی ہوں تو ناکام رہا اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ پر گلاب میں رنگی ہوئی کتان کی دو چادریں تھیں ایک چادر سے ناک صاف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا واہ واہ ابو ہریرہ کتان کی چادر سے ناک صاف کر رہا ہے بیشک میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک کے باعث غشی کھا کر گر پڑا ایک آدمی آیا اور اس نے اپنا قدم میری گردن پر رکھ دیا اس کا خیال تھا کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ تھا بلکہ یہ سب کچھ بھوک کی وجہ سے تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہوتے تو اصحاب صفہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ سے گر پڑتے۔ اعراب کہتے یہ لوگ پاگل ہیں جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے۔ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا ثواب ہے تو تم فقر اور فاقہ کا اضافہ چاہتے۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں میں اس دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ نَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَتِهِ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْدِيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى عَلْقٍ فِي رَبِيعٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ قَالَ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ يَصْنَعُ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کسی سے ملاقات فرماتے اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا اے ابوبکر! کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا "یا رسول اللہ! میں آپ کی ملاقات، زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں" تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! تم کیسے آئے؟ عرض کیا "یا رسول اللہ! بھوک کی وجہ سے آیا ہوں" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے بھی کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے" پھر وہ سب ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے ابوالہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد میں بکریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ وہ گھر میں موجود نہ تھے ان کی بیوی سے پوچھا تمہارے خاوند کہاں ہیں؟ کہنے لگیں ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں تھوڑی دیر میں ابوالہیثم پانی کی مشک لیے آپہنچے مشک رکھ کر حاضر خدمت ہوئے اور آتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لپٹ گئے اور کہتے جاتے تھے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اس کے بعد ابوالہیثم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا گچھا توڑ کر حاضر کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ توڑ لائے؟ انہوں نے عرض کیا "میں اس ارادہ سے تازہ پختہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں اختیار فرمائیں" چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور وہ میٹھا پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی پھر جب ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آپ کے لیے کھانا تیار کرنے کے لیے جانے لگے

69

فَأَتَيَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ شَيْبَانَ أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَطْوَلُ وَشَيْبَانُ ثِقَةٌ وَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ.

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أُنَيْسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ

تو آپ نے فرمایا دودھ والا جانور ذبح کرو چنانچہ انہوں نے بکری یا غیر کا کچھ دودھ کیا اور کھانا لائے کھانا کھالینے کے بعد حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس خادم ہے عرض کیا "حضور نہیں" آپ نے فرمایا جب میرے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا چنانچہ جب آپ کے پاس غلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا تو حضرت ابوالہیثم حاضر ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک پسند کرو۔ انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ آپ ہی میرے لیے انتخاب فرمائیں" حضور نے فرمایا جس کو مشورہ دیا جائے امین ہوتا ہے بے شک میں نے اس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہوں اور تمہیں اس سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ جب ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس آئے آپ کا ارشاد بیان کیا تو وہ کہنے لگیں اس کے بارے میں جو کچھ حضور نے فرمایا ہے اس کے آزاد کیے بغیر حاصل نہیں کر سکتے ابوالہیثم کہنے لگے یہ غلام ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جس نبی اور خلیفہ کو بھیجا اس کے ساتھ دو راز دار ہوتے ہیں ایک نیکی کا حکم دیتا اور اس پر ابھارتا ہے اور ایک راز دار اس کے نقصان میں کمی نہیں کرتا جس کو برے راز دار سے بچایا گیا وہ واقعی بچا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن حضرت ابوہریرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے اور شیبان ثقہ ہیں ان کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب ہیں۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں بھوک کی شکایت کی اور پیٹ پر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا جس پر دو پتھر باندھے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے شکم اقدس پر دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت

بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ
أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ
نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ
وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ
وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ

نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا کیا تمہیں تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں ہے میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو (بعض اوقات) پیٹ بھر کر ردی کھجوریں بھی حاصل نہ ہوتی تھیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

اصل مالداری نفس کی امیری ہے

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ بْنِ قُرَيْشٍ
الْبَغَوِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي
حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى
عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیقی مالداری، مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا غنی ہونا ہی اصل مالداری ہے۔

بَابُ ۱۲۰ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْمَالِ

حصول مال

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ
الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ
بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَصَابَهُ
بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ رُبَّ مُتَخَوَّضٍ فِيمَا شَاءَتْ
بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
أَبُو الْوَلِيدِ اسْمُهُ عُبَيْدٌ شَنَطَا

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ خولہ بنت قیس فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس کو اس کا حق خدا سے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوالولید کا نام عبید سنطا ہے

بَابُ ۱۲۱

دنیا کی محبت باعث عذاب ہے

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا
عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمُّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلُ۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کئی راویوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے جو اس روایت سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

باب ۱۲۲

حریص کی مذمت

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی حدیث مروی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

باب ۱۲۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اٰذَنْتَنَا لَنَا بِفُرُشِنَا فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب بیدار ہوئے تو پہلو پر چٹائی کے نشانات تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے لیے آرام دہ بچھونا نہ بنا دیں آپ نے فرمایا میرا دنیا سے کیا تعلق ہے۔ میں دنیا میں ایک سوار کی مثل ہوں جو درخت کے سائے میں بیٹھا پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۴

اچھے دوست کی تلاش

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۲۵

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بیمشہ کی دولت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کا مال و اولاد اور عمل جاتے ہیں مال و اولاد مال واپس آجاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَبِئْتُ أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ وَحَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهُ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَا ذَكَرْتُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

زیادہ کھانا مکروہ ہے

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا" انسان نے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرا انسان کے لیے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو پیٹ کے تین حصے کرے، ایک حصہ کھانے کے لیے، ایک پانی کے لیے اور ایک حصہ سانس لینے کے لیے۔ اسماعیل بن عیاش نے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی اور کہا کہ مقدام بن معدیکرب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی" میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا" کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ریاکاری اور طلب شہرت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا اور جو شہرت طلب کرے گا قیامت کے دن اس کے عیوب کی تشہیر ہوگی راوی کہتے ہیں حضور نے یہ بھی فرمایا" جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ
فِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اس پر رحم نہیں فرماتا۔ اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ
أَبِي الْوَلِيْدِ أَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ أَنَّ عُقْبَةَ
بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُكَيْلًا أَوْ صَبِيًّا حَدَّثَهُ
أَنَّهُ دَخَلَ الْمَوْيِنَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ
اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا
أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا
قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي
حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَفِظْتَهُ وَعَقَلْتَهُ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ
أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُهُ وَوَعَيْتُهُ ثُمَّ
نَشَجَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْجَةً شَدِيْدَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا
ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ
حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ
غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَجَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْجَةً شَدِيْدَةً
ثُمَّ مَالَ حَائِرًا عَلٰى وَجْهِهِ فَاسْتَنَدْتُ طَوِيْلًا
ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ شَبَّكَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
نَزَلَ إِلَى الْعِبَادِ لِيَفْصِلَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ
جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْ بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ
الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ
كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ أُعَلِّمْكَ
مَا أَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ

ولید بن ابی ولید ابوعثمان مدنی سے مروی ہے ان سے عقبہ بن مسلم نے شکیل یا صبی سے نقل کیا کہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک آدمی کے گرد کچھ لوگ جمع ہیں انہوں نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے بتایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (راوی کہتے ہیں) میں ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا آپ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے جب آپ فارغ ہوئے اور تنہا رہ گئے تو میں نے عرض کیا میں آپ سے بحق اللہ و بحق اللہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے کوئی حدیث سنائیں جسے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جانا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جانا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے ہم نے تھوڑی دیر انتظار کی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر مجھ سے بیان فرمایا ہم دونوں کے سوا کوئی تیسرا آدمی یہاں نہ تھا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو منہ پونچھا اور فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور نے مجھ سے اس مقام پر بیان فرمایا یہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہ تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو کر منہ کے بل جھک گئے میں نے کافی دیر تک آپ کو سہارا دیا پھر جب ہوش آیا تو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف متوجہ ہوگا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تمام امتیں گھٹنوں کے بل جھکی ہوں گی سب سے پہلے جن آدمیوں کو بلایا جائے گا وہ جس نے قرآن یاد کیا ہوگا (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا گیا ہوگا (۳) اور مالدار شخص۔ اللہ تعالیٰ اس قاری سے فرمائے گا کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہ سکھایا جسے میں نے

فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَا أَحْوَجَ إِلَى أَحَدٍ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ فِيمَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنَّ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَبَّاقًا لِمُعَاوِيَةَ فَقَالَ فَمَا عَمِلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِغُرَرٍ هَذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ فَقُلْنَا قَدْ جَاءَ هَذَا النَّحْلُ بِشَرٍّ أَتَى مُعَاوِيَةَ وَمَتَى عَرَضَ وَجَعُهُ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَنْ كَانَ

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا؟ عرض کرے گا ہاں یا رب،، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں رات دن اس کی تلاوت کرتا رہا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں قاری ہے پس تجھے کہا گیا (دنیا میں) اور مال دار کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے میں نے (دنیا میں) غنی اور وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا؟ وہ عرض کرے گا ہاں یا رب اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ بھی کرتا اور خیرات کرتا تھا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ (مزید) فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو ایسا کہا جا چکا (پھر) شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا؟ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس یہ بات کہی گئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے زانو پر مارتے ہوئے فرمایا اے ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ولید ابوعثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے مقدام نے بتایا کہ میں نے شفی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سنا انہیں حدیث سنا رہے تھے ابوعثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ شفی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جہاد کرتے تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر آپ بہت روئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید جان دے دیں گے۔ اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے۔ پھر جب حضرت معاویہ کو ہوش آیا تو آپ نے

يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

چہرہ پر چاہا اور کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتے ہیں ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی پورا دے دیتے ہیں اور اس میں ہم کمی نہیں کرتے ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے جو کچھ دنیا میں کیا ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل

باب ۱۲۸

ریا کار قاری

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْحِمَّانِيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِي مُعَانٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي بُسَيْرٍ بْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کنوئیں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنوئیں کا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے خود جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۲۹

اچھی اور بری نیت

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا أَبُو حَسَّانَ الضَّبِّيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسَرُّ بِهِ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ إِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی عمل (پوشیدہ) کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے پھر جب وہ عمل لوگوں میں مشہور ہوتا ہے تو دوبارہ خوش ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دو اجر ہیں چھپ کر عمل کرنے کا ثواب اور علانیہ عمل کا ثواب۔ یہ حدیث غریب ہے اعمش وغیرہ نے اسے ابو اسحٰق حبیب بن ابی ثابت اور ابو صالح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اعلان پر اس کی خوشی سے مراد لوگوں کا اس کی اچھائی بیان کرنا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو لہٰذا وہ لوگوں کی تعریف سے اس مقصد کے تحت خوش ہوتا ہے۔ اور اگر اس کی نیت یہ ہو کہ

فِي الْأَمْرِ يُعْجِبُهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مَنْزِلَتَهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا أَعْجَبَهُ لِيَعْلَمُوا النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ وَيَقْتَدُوا بِهِ وَيَعْظُمُ فِي ذَلِكَ فَهَذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اطَّلَعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ وَجَاءَ أَنْ يُفْعَلَ بِعَمَلِهِ فَتَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ وَهَذَا لَمْ يَذْهَبْ إِلَيْهِ.

لوگوں کو اس کی نیکی کا پتہ چل جائے تاکہ وہ اس وجہ سے عزت و احترام کریں تو یہ ریا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر لوگوں کی اطلاع پر وہ اس سے خوش ہوتا ہے کہ شاید وہ بھی ایسا عمل کریں تو اسے بھی ان کی مثل ثواب ملے گا۔

بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اور اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوہریرہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن بصری بواسطہ انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَتَى السَّاعَةُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَوْمٍ وَلَا صَلَاةٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَمَا رَأَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَذَا الْحَدِيثِ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے زیادہ نمازیں، روزے اور صدقے تو نہیں کئے ہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور تو بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ حضرت انس فرماتے ہیں اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی اور بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات سے خوش ہوئے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ

صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک بلند آواز دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک وہ ان سے مل نہیں سکا رسول کریم

الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ۔

اعمش بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید عاصم، اور زر بن صفوان بن عسال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معتمر کی مثل روایت نقل کی۔

باب ۳۱ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَكَرِيَّا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ۔

نیکی اور گناہ

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُرْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اچھا اخلاق نیکی ہے اور ہر چیز جو تیرے دل میں کھٹکے یا جس پر لوگوں کا مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو وہ گناہ ہے۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا بِهِ أَيْضًا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمٰن سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

اللہ کے لئے محبت

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مُرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے لئے آپس میں محبت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَوْبٍ۔

کرنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابوالدرداء، ابن مسعود، عبادہ بن صامت، ابومالک اشعری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مَالِكٍ بْنِ اَنَسٍ غَيْرُ وَاحِدٍ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوٰى عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حفص بن عاصم حضرت ابوہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سایے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو عبادت خداوندی میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد سے جانے کے بعد واپسی تک اسی سے لگا رہے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھی اسی پر ملاقات کی اور اسی پر جدا ہوئے، وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا پس رحمت سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، وہ شخص جسے کسی حسین جمیل اچھے نسب والی عورت نے (زنا کے لئے) بلایا تو اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔ اور وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک ہی انس سے یہ حدیث متعدد طرق سے اسی طرح سند کے ساتھ مروی ہے کہ ابوہریرہ نے فرمایا یا حضرت ابوسعید نے، عبیداللہ بن عمر نے حبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی اور اس میں شک نہیں کیا اور کہا ابوہریرہ سے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُرَادُ بْنُ حَبِيْبِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ ابْنِ

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مالک بن انس کی حدیث کی طرح روایت بیان کی البتہ اس روایت میں "المسجد" کی جگہ "المساجد" اور "ذات حسب وجمال" کی جگہ "ذات منصب وجمال" کے الفاظ

أَنَّ مَعْنَاهُ إِذَا أَدَامَهُ قَالَ كَانَ عَبْدُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ فَقَالَ مَاتَ مَنْصُورٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَامِ الْحُبِّ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا يَحْيَى ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ثَنَا فُرَاتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ حَدِيثُ الْمِقْدَامِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِيَزِيدَ بْنِ نُعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَدْحَةِ وَالْمَدَّاحِينَ

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا رَجُلٌ فَذَكَرَ عَلِيًّا أَوْ سَمِعَ رَجُلًا يَمْدَحُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى زَائِدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محبت کی خبر دینا

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے بتادے۔ اس باب میں حضرت ابوذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث مقدام حسن صحیح غریب ہے۔

یزید بن نعامہ ضبی سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی کسی دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس سے اس کا اس کے والد کا اور اس کے خاندان کا نام پوچھ لے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یزید بن نعامہ کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی

حضرت ابو معمر سے مروی ہے ایک شخص نے آکر ایک امیر کی تعریف کی تو حضرت مقداد بن الاسود اس کے چہرے پر مٹی ڈالنے لگے اور فرمایا ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زائدہ نے بواسطہ یزید بن ابی زیاد و عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث

زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَصَحُّ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو وَلَكِنْ يُقَالُ لَهُ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا نُسِبَ إِلَى الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ لِأَنَّهُ كَانَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ حَلِيفٌ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سَابِقٍ الْبَطَائِنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابُ [۳۱] مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ نَا سَابِقُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ [۳۲] فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ

روایت کی مجاہد کی ابو معمر سے روایت اصح ہے، ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے مقداد بن اسود سے مقداد بن عمرو کندی مراد ہیں ان کی کنیت ابو معبد ہے اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لئے منسوب ہیں کہ اس نے بچپن میں آپ کو متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث غریب ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

مومن کی مجلس۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا صرف مومنوں کی مجلس اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار کھائے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مصیبت پر صبر کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے جلدی دنیا میں سزا دیدیتا ہے اور جب کسی بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو گناہ کے سبب اس کا بدلہ روکے رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا پورا دیگا اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے آپ نے فرمایا بڑا اجر بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس پر راضی ہوا اس کے لئے اللہ تعالیٰ

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

تعالیٰ) راضی ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضگی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ حُزْنًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اعمش کہتے ہیں میں نے ابو وائل کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت کسی کا درد نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے آپ نے فرمایا انبیاء کی پھر درجہ بدرجہ مقربین کی یعنی آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اگر دین میں کمزور ہو تو جس قدر اس کا دین ہوتا ہے بندے کے ساتھ آزمائشیں بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور عورت کو مال اور اولاد میں مسلسل آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔

باب ۱۳ ما جاء فی ذهاب البصر

بینائی کا چلا جانا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِيْ اِلَّا الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں دنیا میں کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول

أَرْفَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ
وَأَبُوْ وَائِلٍ اِسْمُهُ هِلَالٌ۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ
هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ
فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ سَابِطٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوْسُفُ
بْنُ عِيْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُوْ خَيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ
يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ
قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ هٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ
وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ وَهٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
خَيْثَمَةَ عَنْ مُعَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ
إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ
كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ
عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا

ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور ابو وائل کا نام ہلال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں جس شخص کی آنکھیں لے لوں پھر وہ ان پر صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوں اس باب میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب اور ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض محدثین نے اس روایت میں سے کچھ بواسطہ اعمش اور خیثمہ عن معرف، حضرت مسروق سے بیان کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مرتا ہے روز قیامت شرمندہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ندامت ہوگی؟ آپ نے فرمایا اگر نیک ہے تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا اور اگر گناہگار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ أَبِي تَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ بِي يَجْتَرِئُونَ۔

وفریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دیگا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہیں۔

۲۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرَّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل صبر سے زیادہ کڑوے ہیں مجھے اپنی ہی قسم ہے میں انہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جو ان میں سے بردبار آدمی کو بھی حیران کر دے گا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کیا میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کر دکھاتے ہیں۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت

۲۹۳- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روک رکھو چاہیئے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

قلت: مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقبل کے بارے میں یہ خبر حرف بحرف ثابت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کی بدبختی سے ان ہی میں سے بعض ایسے حکمران پیدا ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور صلحاء امت کے بارے میں نہایت گھٹیا نظریات رکھتے ہیں اور اپنی کتابوں میں بھی لکھ چکے ہیں۔ ان کے عقائد اسلامیہ کے عقائد سے یکسر متصادم ہیں اور یہ وہ بات جس کی محبوب یار کی تعظیم و احترام پایا جاتا ہو اسے شرک بدعت سے تعبیر کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اسلام کی بطل جلیل مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎ فیا بئسا لہا و بئسا لہم یہ بہ کلموں کی گستاخی و اسلام اسلام طرفہ کہ تسلیم زبانی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے آمین (مترجم)

وَابْنِ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جُرَيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُرَشِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَكَفَّلُ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ أَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدَنِيٌّ وَاسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ وَأَبُوْ حَازِمٍ الَّذِيْ رَوَى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اسْمُهُ سَلْمَانُ الْأَشْجَعِيُّ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ الْكُوْفِيُّ۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں اگر تو سیدھی رہے گی ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

حماد نے ابو اسامہ ابو اسامہ حماد بن زید سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت نقل کی اور یہ محمد بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں، اور متعدد راویوں نے اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے داڑھوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کو برائی سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابوحازم، ابوحازم زاہد مدنی ہیں اور ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ابوحازم کا نام سلمان اشجعی ہے جو عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفی ہیں۔

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت

الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ۔

سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کلام بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں آپ نے فرمایا کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے زیادہ خطرناک چیز کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا یہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبداللہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لُبَيْدٍ الْبُغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر کثرت کلام دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

ابوالفضل ابوسلمہ ابراہیم بن عبداللہ حاطب اور عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانٍ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مُهَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرٌ لِلّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم برائی سے ممانعت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن زید بن خنیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۴۰

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَا شَأْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الصُّمَيْصِ اسْمُهُ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ وَهُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعٍ الْمَسْعُودِيِّ۔

تمام حقداروں کے حقوق ادا کرنا۔

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ایک مرتبہ حضرت سلمان حضرت ابودرداء کی ملاقات کے لئے گئے تو ام درداء کو گندی حالت میں دیکھا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ ام درداء نے کہا تیرے بھائی ابودرداء کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں پھر جب حضرت ابودرداء گھر لوٹے تو حضرت سلمان کے لئے کھانا رکھا سلمان نے کہا تم بھی کھاؤ میں تو روزے سے ہوں حضرت سلمان نے فرمایا جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے بھی کھایا جب رات ہوئی ابودرداء عبادت کے لئے جانے لگے حضرت سلمان نے فرمایا سو جائیں پس وہ سو گئے پھر جب اٹھنے عبادت کے لئے جانے لگے تو حضرت سلمان نے فرمایا سو جائیں وہ پھر سو گئے جب صبح ہوئی تو حضرت سلمان نے ان سے فرمایا اب اٹھیں پھر دونوں نے اٹھکر وضو کی (اس کے بعد حضرت سلمان نے فرمایا) تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے تیرے مہمانوں کا بھی تجھ پر حق ہے لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق دو پھر وہ دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان کی تو نبی کریم نے فرمایا حضرت سلمان نے سچ کہا یہ حدیث صحیح ہے ابوعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

باب ۱۴۱

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ

کسی کو راضی کرنا لازمی ہے

مدینہ طیبہ کے ایک آدمی سے روایت ہے حضرت امیر معاویہؓ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو ایک خط لکھا کہ آپ مجھے ایک مختصر اگر جامع نصیحت پر مشتمل تحریر عنایت فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت عائشہ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا آپ پر سلام ہو اس کے بعد واضح ہوں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی اللہ تعالیٰ لوگوں کی ایذا رسانی سے اسے کفایت کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے اللہ تعالیٰ

اَلنَّاسَ يَكُفُّ النَّاسَ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَفَاهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ.

اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ والسلام علیک۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَكَلَامِهِ فِيهِ.

ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو لکھا اس کے بعد گذشتہ حدیث کے ہم معنی روایت مرفوعاً منقول ہے

اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

ابواب قیامت

باب ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

حساب اور بدلہ

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا وَكِيعٌ يَوْمًا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيعٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْسُبْ فِي إِطْرَاءِ هَذَا الْحَدِيثِ بِخُرَاسَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى لِأَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُونَ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ قیامت کے دن کلام فرمائے گا درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا (یعنی براہ راست گفتگو ہوگی) پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو کوئی شئی نہیں پائے گا مگر وہی کہ جو اس نے پہلے بھیجا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہاں بھی وہی اعمال نظر آئیں جو پہلے (دنیا سے) بھیج چکا، پھر سامنے دیکھے گا تو سامنے سے آگ آتی نظر آئے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے آپ کو اس آگ کے مقابلے سے بچا سکتے ہو تو بچاؤ چاہے کھجور کے صدقہ سے ہی ہو۔ ابو السائب سے روایت ہے کہ وکیع نے ایک دن یہ حدیث حضرت اعمش سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی جب وکیع بیان کر چکے تو فرمایا اگر کوئی خراسانی یہاں موجود ہو تو وہ یہ حدیث اہل خراسان کو سنا کر ثواب حاصل کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ جہمیہ اس بات (یعنی خدا سے ہی کلام ہونے) کے منکر ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو نُمَيْرٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ نَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان قیامت کے دن اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے گا جب تک

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا عَمِلَ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ مَوْلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَاَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِسْمُهٗ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ

اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے (۱) اس نے اپنی زندگی کس کام میں گزاری (۲) اپنی جوانی کو کہاں گنوایا (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں خرچ کیا (۵) اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت ابن مسعود سے مرفوعاً صرف حسین بن قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں، اور حسین حدیث میں ضعیف ہے اس باب میں حضرت ابوبرزہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ، اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے گا جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کہاں صرف کی، اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اپنا جسم کس کام میں پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، سعید بن عبداللہ بن جریج، ابوبرزہ اسلمی کے غلام ہیں، اور ابوبرزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ کرام!) تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو کوئی روپیہ پیسہ ہو اور نہ ہی کوئی سامان، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نماز، روزہ اور زکوٰۃ ہوگی لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا، پس وہ بیٹھا ہوگا اور

حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ لوگ (ان جرائم کے) بدلے اس کی نیکیاں لے جائیں گے اگر گناہوں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رُشَيْدِ بْنِ أَبِي رُشَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حُمِلَ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کے پاس اپنے بھائی کی عزت و مال کا حق ہے اور وہ پکڑے جانے سے پہلے صاحب حق سے معافی مانگ کر سبکدوش ہو جائے اور اس جگہ نہ تو دینار ہوں گے اور نہ ہی درہم۔ اور اس کی نیکیاں ہوں گی تو نیکیوں میں بدلہ چکایا جائے گا اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گے تو ان (مظلومین) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اس کے معنی حدیث بواسطہ سعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن اہل حق کو اس کا حق ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری سینگ والی بکری کے بدلے میں دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت ابوذر اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳

سورج کا قریب ہونا۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَكَانَ أَحَدَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت مقداد (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک یا دو میل

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ أَوْ مِيْلَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا أَدْرِيْ أَيَّ الْمِيْلَيْنِ عَنَى أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ يَوْمَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ أَيْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ يَحْيٰى بْنُ دُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدِيْ عَنْ عُمَرَ مَرْفُوْعًا يَعْرَقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ النَّاسُ حَتّٰى تَذْهَبَ أَعْمَالُهُمْ فِي الْعَرَقِ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ يَقُوْمُ فِي الْعَرَقِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۴۱۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

باب ۱۳۴: ما جاء في شأن الحشر

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خَلَقْنٰهُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ

کی مسافت پر ہوگا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ مسافت یا زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے فرمایا پھر سورج ان کو پگھلائے گا یہاں تک کہ ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوب جائے گا۔ بعض ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک، کچھ لوگ کمر تک پسینے میں شرابور ہوں گے۔ بعض لوگوں کو پسینہ لگام دے دیگا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے یعنی (کہاں) لگام دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (انہوں نے مرفوع حدیث سنی) کہ جس دن لوگ تمام جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ فرمایا اس طرح کھڑے ہوں گے کہ پسینہ ان کے کانوں کے نصف تک ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حماد نے ابو اسطہ جیسے ایوب، ابن عون اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

کیفیت حشر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں برہنہ جسم اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے جیسا کہ پیدا کئے گئے۔ پھر آپ نے پڑھا (ترجمہ) جیسا کہ ہم نے پہلے دن پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے بے شک ہم کرنے والے ہیں۔ مخلوق میں سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور کئی لوگ میرے

إِبْرَاهِيمُ وَنَيِّفٌ مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ مَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا الْكَلَامَ فَقَالَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۶ منه

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

اصحاب سے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے جائیں گے میں کہوں گا اے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا بدعتیں کیں آپ کے وصال کے بعد یہ لوگ (دین اسلام سے) اپنی ایڑیوں پر پھر گئے پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (علیہ السلام) نے کہی (اے اللہ) اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

بہز بن حکیم اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کئی لوگوں کی منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

قیامت کی پیشی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے دو مرتبہ کی پیشیوں میں جھگڑا اور اعتراف و عذر خواہی ہوگی تیسری پیشی پر اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں پر آجائیں گے بعض لوگ دہنے ہاتھ میں پکڑیں گے اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن کو ابوہریرہ سے سماع حاصل نہیں بعض محدثین نے اسے یزید بن علی بن زید عن الحسن عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حساب میں پوچھ گچھ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ

عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرْضُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

آپ فرماتی ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں کتاب دی گئی اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد پیش ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

بَابٌ ۱۴ مِنْهُ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللّٰهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي أُتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَأَكْثَرْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي أُتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَرُدَّ هٰذَا لَوْ يُقْبَلُ الرَّجُلُ أَفْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَمْ يُسْنِدْهُ وَقَدْ ضَعَّفَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائیگا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اللہ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائیگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تجھے (سب کچھ) دیا اور طرح طرح کے انعام کئے تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے اسے جمع کیا اور بڑھایا پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑا پس تو واپس کر مجھے میں وہ سب کچھ لے آؤں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے یہ جتا کر تو نے کیا عمل بھیجے وہ پھر کہے گا میں نے جمع کیا اور بڑھایا پہلے سے زیادہ ہو گیا اے اللہ تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد راویوں نے یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی مسند نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ الْقَدِيمُ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا

حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندے کو (اللہ کی) عدالت میں حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی کیا میں نے تجھے مال، اولاد نہ دیئے، کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے، کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا

وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمِكَ هَذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ كَمَا نَسِيتَنِي الْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ كَمَا تَرَكُوا مَعَادَهُمُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

کر تجھ کو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کریگا وہ کہے گا "نہیں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اسی طرح چھوڑتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلایا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے اس قول کریں تجھے چھوڑ دونگا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈالونگا بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ آج ہم ان کو چھوڑ دیں گے کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

بَابٌ [۱۲۵]

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ پڑھی (ترجمہ) جس دن زمین اپنی تمام خبریں بتا دے گی" اور فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر انسان مرد اور عورت کے بارے میں ان کے اعمال کی گواہی دے گی جو بھی اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کئے۔ آپ نے فرمایا زمین کو اسی کام کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوَرِ۔

صور پھونکنا۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْمَنْقَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَفَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا صور کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ایک سینگ جس میں پھونک ماری جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اور ہم اسے صرف اسی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیسے خوشی آئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَ اسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

باب ۱۵۱ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا حَبَّةُ الشَّوْبُ الْقَتَّاتُ الرَّبَاعِيُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ نَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيُّ اَبُو الْخَطَّابِ نَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

باب ۱۵۲ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

حالانکہ صور والے فرشتے نے صور لیا اللہ وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ وہ پھونکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری تو آپ نے فرمایا تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا یہ حدیث حسن ہے اور متعدد طریقوں سے بواسطہ عطیہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے، اسی کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔

پل صراط کی کیفیت۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر مومن کی نشانی یہ ہوگی "اے رب سلامتی سے گزار سلامتی سے گزار" یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن شفاعت کا سوال کیا آپ نے فرمایا میں کروں گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا میں نے عرض کیا اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں آپ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا اگر میزان کے پاس بھی نہ پاؤں حضور نے فرمایا پھر مجھے حوض کوثر کے پاس ڈھونڈنا کیونکہ میں ان مقامات سے ادھر ادھر نہیں ہوں گا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

شفاعت کا بیان۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا أَبُوحَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَصْعَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ نُوحٌ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا کسی نے اس سے ایک بازو اٹھا کر آپ کو دیا آپ نے تناول فرمایا اور دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کہ کیوں؟ پھر فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارنے والے کی پکار سنیں گے نگاہ ان سب کو دیکھ لے گی اور سورج ان کے قریب ہوگا اس حالت میں لوگوں کو اس قدر غم اور تکلیف پہنچے گی جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی اور وہ اسے برداشت نہیں کر سکیں گے (ایسے میں لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے دیکھتے نہیں تمہیں کس قدر تکلیف پہنچی کیا تم کوئی سفارشی نہیں تلاش کرتے جو تمہارے لئے بارگاہ الٰہی میں سفارش کرے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی خاص روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں آپ ہماری سفارش فرمائیں کیا دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہیں کس قدر تکلیف پہنچی آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا مجھے اس نے درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا پس مجھ سے (بظاہر) حکم عدولی ہو گئی مجھے اپنی فکر ہے (یہ کہہ کر) فرمایا کسی اور کی طرف جاؤ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ

نَهَبَ الْآخَرُ مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُونَ إِنَّ رَبَّنَا قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ
يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لَنَا
كَذِبَاتٌ فَذَكَرَهُنَّ أَوْ حَيَاءً فِي الْخَطِيئَةِ نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ
إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي
قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي
نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى
فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ
يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي
نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا
تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ
فَأَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ
وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي
ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ
اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ
أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ

لگے اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں
ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں آپ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو حق ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ
غضب فرمایا ہے جو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا
مجھے ایک معاملہ کی وجہ سے جس میں نے قوم کے خلاف کردی اپنے نفس کی فکر
ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں
حاضری دو تو پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے
اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ
کے خلیل ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے
نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں حضرت ابراہیم فرمائیں گے آج میرے رب نے
وہ غضب فرمایا ہے جو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائیں گے میں
مرتکب ہوا تین باتوں کے خلاف بات کی بظاہر ان نے وہ باتیں حدیث میں
بیان کیں ہیں ہی نفسی نفسی ہے کسی اور کے پاس جاؤ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں
حاضر ہو وہ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ
آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت اور کلام کے لیے آپ کو
فضیلت بخشی ہماری سفارش فرمائیں آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت
میں مبتلا ہیں آپ فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے اس سے
پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائیں گے میں نے ایک نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے
قتل کا حکم نہیں دیا گیا میں نفسی نفسی ہے کسی اور کے پاس جاؤ
عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے
اور عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے
حضرت مریم کی طرف ڈالا اور آپ اس کی طرف سے روح ہیں آپ نے گہوارے میں لوگوں
سے کلام کیا ہماری سفارش کیجئے آپ دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں
حضرت عیسیٰ فرمائیں گے آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے اس
سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا آپ نے کسی گناہ کا ذکر نہیں فرمایا ہر شخص
کو اپنی پڑی ہے ہم کسی اور نفسی نفسی کے پاس جاؤ حضرت محمد کی خدمت میں جاؤ وہ
حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول
ہیں آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کے سبب آگے پیچھے کے گناہ معاف فرما دیئے

اُدْخِلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَنَسٍ وَعُتْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۱۵۲

۳۲۷ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا اَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ قِيْلَ فَمَا جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِشَفَاعَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

آپ نے فرمایا ہے ہماری صفوں (لائنوں) پر دیکھتے نہیں ہیں کہ کس پریشانی میں مبتلا ہیں ہیں آپ قرآن پڑھنے کے لیے چند کے حضور سجدہ میں پڑ جائیں گے آپ فرمائیں گے پھر اللہ تعالیٰ یا آپ فرمائیں گے اور شفاعت کریں گے پھر اللہ تعالیٰ سے پہلے کسی پر نہیں کھولا پھر کیا جائے گا محمد یا کہ شفاعت کریں گے میں نے اپنی امت کی شفاعت کی درخواست کی پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! اپنی امت کے جنت کے دروازوں کے دائیں پٹ سے جنت میں داخل کر دو باقی دروازوں میں لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔ محمد بن علی کہتے ہیں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محمد! جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان کی شفاعت کا کیا ہوگا؟ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

ابوامامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِالْبَلَاطِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ سِوَانَا قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُمْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ هُوَ عَبْدُ اللهِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا وَاحِدًا۔

عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں بیت المقدس میں ایک جماعت کے ہمراہ تھا ان میں سے ایک نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک آدمی کی سفارش سے بنی تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے علاوہ؟ آپ نے فرمایا "ہاں میرے علاوہ" جب وہ راوی اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حاضرین نے کہا ابن ابی جدعاء ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابن ابی جدعاء کا نام عبداللہ ہے ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت کو جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ ابوملیح نے ایک دوسرے صحابی کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۱۵۳ ما جاء في صفة الحوض

حوض کوثر

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

بْنِ حَسَّانَةَ ثَنَا أَبِي عَنِ الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْحَوْضِ مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سے ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر لوٹے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے اور وہ آپس میں فخر کرتے ہیں کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث بواسطہ حسن، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی اور حضرت سمرہ کا ذکر نہیں کیا یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۵۲ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ.

حوض کوثر کے برتن۔

۲۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَمَلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا نَزَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبُ الْبَرِيدِ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَّامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ نَعَمْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ بَعْدَهَا

ابوسلام حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا میں خچر پر سوار ہوا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پہنچا تو عرض کیا اے امیر! مجھے خچر کی سواری سے مشقت اٹھانی پڑی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے ابوسلام! میرا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی جو آپ نے حضرت ثوبان کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے متعلق روایت کی میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے وہ حدیث بیان کریں ابوسلام نے کہا مجھ سے حضرت ثوبان نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے

أَبَا الْفَضْلِ الثَّانِي وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ عُقَارُ الْمَهِيرَتَيْنِ اثْنَتَا نَقَمَتَا الدُّنْيَا ثَيِّبَانِ اللَّتَيْنِ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَهَتِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمَا الشَّدَّ وَقَالَ ضَرَائِرُ نَكَحْتُ الْمُتَهَتِّمَاتِ وَنُكِحْتُ فِي الشَّدَّادِ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لِأَحْرَمَ إِنِّي لَأَغْسِلُ لِأَبِي حَتَّى يَنْتَهِيَ وَمَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَعْنِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُورٌ.

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ مُحَمَّدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِحِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرُ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنْ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ عَلَى الذَّهَبِ وَمِنْهَا نُورٌ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ كَمَا بَيْنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔

باب ۱۵۵

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ نَا بَكْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

اسکے پاس سے ہوگا اس پر سے پھیر جائے گا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید

عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا أَبِيلٌ مُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُونَ هُمْ أَبْنَاءُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کئی نبیوں کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کئی نبیوں کے ساتھ کوئی دو تھا یہاں تک کہ آپ ایک بہت بڑی جماعت کے پاس سے گزرے آپ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم ہے۔ لیکن آپ سر مبارک اٹھا کر دیکھیں اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جم غفیر ہے جس نے ہر طرف سے افق کو گھیر رکھا ہے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے ان کے علاوہ ستر ہزار اور ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ یہ فرما کر (گھر میں) تشریف لے گئے تو صحابہ کرام نے تفصیل پوچھی اور نہ آپ نے ان سے بیان فرمائی پس صحابہ نے کہا وہ لوگ ہم ہیں بعض نے کہا یہ لوگ ہیں جو فطرت اسلام پر پیدا ہوئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ علاج کراتے ہیں نہ تعویذ لیتے ہیں اور نہ ہی بدفالی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر دوسرا آدمی آیا اور پوچھا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُيِّعَتْ إِلَّا الصَّلَاةَ قَالَ أَلَيْسَ ضَيَّعْتُمْ فِيهَا مَا ضَيَّعْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں تم میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھتا جس پر ہم زمانہ رسالت میں تھے۔ ابوعمران نے کہا اور نماز کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز میں وہ کام نہیں کئے جن کا تمہیں علم ہے۔ (یعنی سستی اور بے پرواہی) یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے۔

قال: یہ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ کلمات عقیدہ ثابت ہے قرآن وسنت سے مگر ہے غیر دوا اور تعویذ وغیرہ اسباب جائز ہیں یہاں مقصد یہ ہے

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَهْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ فَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُسْتَوْرِدُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا أَبُو الْحَارِثِ الْأَحْوَلُ وَاسْمُهُ زِيَادُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَوْقُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَأَشْبَهُ.

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ

حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ بندہ بہت بُرا ہے جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے) اچھا سمجھا، اور تکبر کیا اور بلند و بالا ذات کو بھول گیا وہ بندہ بھی بُرا ہے جو جابر و ظالم بن گیا اور اعلیٰ جبار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت بُرا ہے جو لہو و لعب میں مشغول ہو کر قبرستان اور قبر میں گل سڑ جانے کو بھول گیا وہ بندہ بھی بُرا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنے آغاز و انجام کو بھول گیا، وہ انسان بھی بُرا ہے جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ انسان بھی بُرا ہے جو دین کو شبہات کے ذریعے طلب کرے وہ بندہ بُرا ہے جس نے حرص کو وہ نما بنا لیا اور وہ شخص بھی بُرا ہے جو خواہش کا پجاری ہو گیا جو اسے گمراہ کئے جا رہی ہے، اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی دوسرے ایماندار کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا۔ جو ایماندار کسی ایماندار کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابو سلمہ عطیہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے یہ ہمارے نزدیک اصح اور اشبہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نَا اَبُوْعُقَيْلٍ الثَّقَفِيُّ نَا اَبُوْقُرَّةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الرُّهَاوِيُّ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْخَيْرِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈرا وہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات چلا منزل پر پہنچ گیا! سن لو! اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابوالخیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۴۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ نَا اَبُوالنَّضْرِ نَا اَبُوْعَقِيْلٍ حَمَّادُ اللّٰهِ بْنُ عُقَيْلٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ نَا رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ وَحَنِيْفَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کے لئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑ دے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی طریقہ پر رہتے جس طرح میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کرتے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَلْمَانَ اَبُوْعُمَرَ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ بَشَرَةً وَبَشَرَةُ خَيْرِ جَهَامَةٍ وَقَارٍ وَهَارِجُوْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کے لئے ایک سستی ہے پس جو شخص سیدھا ہو اور اس کے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی بہتری کی امید رکھتا ہوں اور اگر

وَإِنْ أَبَيْتَ فَبِالْأَصَابِعِ وَلَا تَعُدُّوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَحْسِبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِي وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَفَّ الَّذِي فِي الْوَسَطِ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ يَحُفُّ بِهِ وَهَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عَرُوضُهُ إِنْ لَمْ يَنْهَشْهُ هَذَا أَخَذَهُ هَذَا وَهَذَا الْخَارِجُ أَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ وَهُوَ الْوَضَّاحُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ

اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے حضرت انس بن مالک کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسکے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جسکو اللہ تعالیٰ بچالے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (چوکور) خط کھینچا اس لکیر کے درمیان ایک اور لکیر کھینچی اس سے باہر بھی ایک خط کھینچا پھر درمیان والی لکیر کے اردگرد کئی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت موت اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اردگرد کی لکیریں انسانی حوادث ہیں اگر ان سے بچ نکلا تو اسے ڈسے گا اور فرمایا باہر والا خط انسان کی امید ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

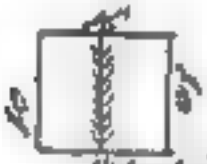

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور عمر کی حرص یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حال میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے آفتیں ہیں اگر آفتوں سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں جا گرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أُبَيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو لوگو! اللہ کو یاد کرو قیامت کا پہلا نفخہ آپکا دوسرا نفخہ اسکے تابع ہوگا موت اپنی ہولناکیوں سمیت آپہنچی موت اپنی تمام ہولناکیوں سمیت آپکی حضرت ابی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں میں کس قدر درود شریف پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا ایک چوتھائی آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے! میں نے عرض کیا نصف آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا میں سارے کا سارا وظیفہ آپ کے لئے کیوں نہ کردوں آپ نے فرمایا اب تیرے غموں کی کفایت ہوگی اور گناہ بخش دیئے جائیں گے یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا حَبَّانُ نَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا نَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَمَا تَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم حیا کرتے ہیں اور توفیق عطا فرمانے پر تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حیا نہیں بلکہ حیا یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جن پر وہ مشتمل ہے (ناک کان آنکھ وغیرہ) کی حفاظت کرے پیٹ اور جن کو وہ حاوی ہے کو محفوظ رکھے موت اور اس کے بعد پرانا ہونے کو یاد رکھے۔ اور جو کوئی آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے جو کوئی نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابان بن اسحٰق صباح بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُوسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُضَرَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُضَرَ عَنْ عُمَرَةَ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے عاجز وہ ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے

بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ وَإِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ

پیچھے لگا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور من دان نفسہ کا مطلب حساب قیامت سے پہلے دنیا ہی میں نفس کا محاسبہ کرنا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا میں ہی اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے آپ نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔

۲۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدْوَيْهِ نَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَكَمِ الْعُرَنِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَأَى نَاسًا كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ مَا أَرَى فَأَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فِيهِ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ لوگ ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کرتے تو میں اس بات کی فرصت نہ دیتی جو میں دیکھ رہا ہوں لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو یہ زبان حال سے کہتی ہے میں مسافرت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا ہوں میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جب مومن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو تو نے میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو سو جب تم میرے سپرد کیے گئے اور میرے پاس آئے تو عنقریب دیکھو گے میں تم سے کیا اچھا سلوک کرتی ہوں چنانچہ اس کے لئے حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے قبر کہتی ہے نہ تو تجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے زیادہ برا ہے آج جب تو میرے سپرد کیا گیا اور تو میرے پاس آیا عنقریب تو

لَا أَهُمُّ أَمَا إِنْ كُنْتُ لَا تَعْنِي مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَّا فَلَانٌ لِفُلَانٍ الْيَوْمَ وَصَلْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَاثُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّيًّا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشُهُ وَيَخْدِشُهُ حَتَّى يُفْضِيَ بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر سمٹ جائے گی یہاں تک کہ مل جائے گی اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی راوی کہتے ہیں یہ بات فرماتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا آپ نے فرمایا اس کے لئے ایسے ستر اژدہا مسلط کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین میں پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک اس میں کچھ نہ اگے وہ اژدہا اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔ راوی کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ مِنْ جَنْبِهِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں (حضرت فاروق اعظم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کھجوروں کی چٹائی پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے میں نے آپ کے پہلو میں اس کے نشانات دیکھے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو بن عوف بدری جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا، آپ بحرین سے مال لے کر واپس لوٹے تو انصار کو آپ کے آنے کا پتہ چل گیا انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ کر کے بیٹھ گئے جب انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کے بارے میں سنا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کیا۔

فَلَمَّا سَقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضَا لَهُ فَسَبَّهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَى وُجُوهَهُمَا فَقَالَ اغْدُوَا عَلَيَّ سَمِعْتُ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ عَلَيْنَا فَقَالُوا اجْلِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۲۵۴۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوُرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ

ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے اللہ کی قسم! مجھے تمہاری محتاجی کا ڈر نہیں، مگر مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے تو صرف اس بات کا کہ تمہارے لئے دنیا پھیلا دی جائے گی جس طرح پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تم اس میں اسی طرح رغبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ اس کی طرف راغب ہوئے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح وہ ہلاک ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر ابن العوام بن خویلد رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ) مانگا آپ نے عطا فرمایا پھر مانگا تو آپ نے عطا کیا پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سبز رنگ اور میٹھا ہے جس نے اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اسے نفس کے طمع کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی اور یہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے حضرت حکیم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی بنایا میں آپ کے بعد تادم آخر کسی کا مال کم نہیں کروں گا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو کچھ دینے کے لئے بلاتے لیکن آپ قبول کرنے سے انکار فرما دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا تو آپ نے کچھ بھی لینے سے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قوم مسلم! میں تمہیں حضرت حکیم پر گواہ بناتا ہوں میں نے انہیں مال فے میں سے ان کا حصہ دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

روایت ہے فرماتے ہیں ہم لوگ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصیبتوں میں آزمائے گئے تو ہم نے صبر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب نعمتوں میں آزمائے گئے تو ہم صبر نہ کر سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ صُبَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اس کے مجمع کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کا مال) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہ کروں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

باب ۵۶

دنیا کی بے وقعتی۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ عَلَى بَابِي فَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے دروازے پر تصویروں والے ایک باریک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا اسے اتار دو یہ مجھے دنیا یاد دلاتی ہے" آپ فرماتی ہیں ہمارے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعْ عَنْهُ فَرْوَتَهُ فَنَزَعْتُهَا عَنْهُ فَإِذَا هُوَ كَبْشٌ أَمْلَحُ فَقَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ایک پرانی کملی تھی جس پر رنگ سے نیل بوٹے بنے ہوئے تھے، اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک جس پر آرام فرماتے چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَبَحَتْ شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس سے کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا صرف ایک بازو بچا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بازو کے سوا باقی سب بچا گیا ہے" یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے ایک ایک مہینہ اس حالت میں رہتے کہ چولہے میں آگ نہ جلتی اور صرف پانی اور کھجوروں پر گزارہ ہوتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيلِيهِ فَكَالَتْهُ فَفَنِيَ فَقُلْتُ لَهَا لَوْ كُنْتِ تَرَكْتِيهِ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَشَطْرٌ يَعْنِي شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ.

آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہمارے پاس کچھ جو تھے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس سے کھاتے رہے پھر میں نے لونڈی سے کہا ان کا ناپ کر دے اس نے ناپ کیا تو جلد ہی ختم ہو گئے۔ آپ فرماتی ہیں اگر ہم اسی طرح چھوڑتے تو مدت دراز تک ان سے کھاتے رہتے، یہ حدیث صحیح ہے اور شطر کے معنی کچھ کے ہیں۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا مَخْلَدُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو عَاتِبٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِي إِبْطَ بِلَالٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ رَبَاحٌ مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يُخَبِّئُ تَحْتَ إِبِطِهِ.

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي نَوْمَةٍ بَاتَتْ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَتْ إِهَابًا مَعْطُورًا فَحَوَّرْتُ وَسْطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ فِيهِ فَشَدَدْتُ وَسَطِي فَنَعَتُّهُ بِخُوصِ الْمِقْلِ وَإِنِّي لَشَدِيدُ الْجَوْعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَأَصَبْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بَكَرَةً لَهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَتَحَ بَابًا حَتَّى أَخْلُصَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَةً فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَطْعَمَنِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّي أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُمْتُ حَيْثُ لَا يَرَانِي ثُمَّ جِئْتُ مَعَاوِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدٌ

(ہم) میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اتنی تکلیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر تھوڑی چیز جسے بلال کی بغل چھپا لیتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال مکہ مکرمہ سے ہجرت کے ارادہ سے تشریف لے گئے تو حضرت بلال کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سردیوں کے موسم میں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے باہر نکلا میں نے ایک چادر لیا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سوراخ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال دی اور کھجور کی چھال سے اپنی کمر کس کر باندھ دی اس وقت مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا تو میں کھا لیتا۔ کچھ کھانے کی تلاش میں میں چل رہا تھا کہ میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنے باغ کے پاس تھا وہ باغ کی دیوار سے پانی دے رہا تھا میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا اے اعرابی! کیا بات ہے، کیا تو ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی نکالے گا میں نے کہا ہاں نکالوں گا تو دروازہ کھول تاکہ میں اندر آجاؤں اس نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو گیا یہودی نے مجھ سے قیاس کر کے ایک ڈول نکالنا دیا مجھے یک کھجور دیتا رہا یہاں تک کہ جب میری مٹھی بھر گئی تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور کہا یہ کافی ہیں پھر میں نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَصَابَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

ہم بھوکے ہوئے تو ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ لِكُلِّ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا لَحْمُ حُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَكُنَّا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَأَخَذَ هَذَا أَضْلَاعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهَا فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تین سو تھے کہ ہمیں کوچ کرنے کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے لئے بھیجا ہم اپنا سامان اپنی گردنوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔ جلد ہی وہ سامان ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس یومیہ ایک ایک کھجور باقی رہ گئی۔ پوچھا گیا اے ابو عبداللہ! ایک کھجور ایک آدمی کو کیا کفایت کرتی ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے جواب دیا ہمیں اس کی افادیت کا اس وقت پتہ چلا جب وہ بھی ختم ہو گئی پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ ایک مچھلی پڑی ہے جسے سمندر نے باہر پھینک دیا ہے ہم اس سے اٹھارہ دن تک نصف مہینہ کھاتے رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْحَاقَ شَيْخٍ يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ شَيْخٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْفُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النَّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ أَمْ الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی آگئے ان پر صرف ایک چادر تھی جو پیوند لگی ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کی گزشتہ اعلیٰ اور موجودہ حقیر حالت کو دیکھ کر رو پڑے پھر فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی ایک صبح کے وقت عمدہ لباس پہنے گا اور شام کے وقت اور لباس اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا تمہارے گھروں پر اس طرح پردے (قناتیں) لٹکے ہوں گے جس طرح کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان دنوں ہم آج کی بہ نسبت اچھے حال میں ہوں گے کیونکہ عبادت کے لئے فراغت ہوگی۔ روزگار کی تکلیف سے آزادی ہوگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ آج تم اس دن سے اچھی حالت میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد مدنی ہیں۔ مالک بن انس اور دوسرے علماء نے ان سے روایات لی ہیں۔ یزید بن زیاد دمشقی جو زہری سے

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَائِذُ بْنُ أُنَيْسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ كُوْفِيٌّ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّ بِيْ أَبُوْ بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَآنِيْ وَقَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِيْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِنْ لَبَنٍ قَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ الْحَقْ إِلٰى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهُ شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا

روایت کرتے ہیں ان سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ یزید بن زیاد کوفی سے سفیان بن عیینہ، بن عیینہ اور کئی دوسرے ائمہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے گزر چلے گئے اور ایسا ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا ہوا پھر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرے مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے ساتھ چلو میں آپ کے پیچھے چل پڑا اور آپ گھر اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی میں اندر داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا؟ عرض کیا گیا فلاں نے تحفہ بھیجا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں آپ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بلا لاؤ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں جب آپ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے اور اگر آپ کے ہاں

الْقَدَحَ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَأَتَاهُ رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ فَسَاءَنِي أَنْ أُرِيدَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسَى أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي وَلَوْ يَأْتِنِي بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا حَتَّى اسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ قَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَأَعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُنَاوِلُهُ الْآخَرَ حَتَّى انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ وَيَقُولُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ هَدِيَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُنْتُ جَائِعًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْبَعَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَا بَنِيَّ أَلَا تُحَدِّثُونَا وَعَنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی بدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور اس طرح ہمیں شریک فرماتے جب حضور نے مجھے انکو بلانے کے لئے بھیجا تو مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے اور پھر حضور نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے ہی فرمائش لگائی کہ وہ چاہتے ہیں مجھے اس سے ملنے کی کوئی امید نہیں تھی کہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے لیکن اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت لازمی تھی اس لئے میں انکے پاس آیا اور انکو طلب کر لیا جب وہ سب کے سب تشریف لے آئے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور انکو دیتے جاؤ فرماتے ہیں میں نے پیالہ لیکر ایک کو دیا جب وہ سیر ہو کر دوسرے کو دیا یہاں تک کہ میں حضور اکرم کے پاس پہنچ گیا حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے نبی کریم نے پیالہ اپنے دست مبارک میں رکھا پھر سر اقدس اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہ! میں نے پیالہ پر عرض کیا لبیک یا رسول اللہ آپ فرمائے میں حاضر ہوں میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جسنے آپکو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب کوئی گنجائش باقی نہیں ہے اس پر حضور اکرم نے پیالہ پکڑا اور اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر باقی دودھ نوش فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لے ڈکار لی تو آپ نے فرمایا ہم سے اپنی ڈکار کو روکو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے بیٹے! اگر تم لوگ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتے کہ ہم

قال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پیش کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابوہریرہ کی کیفیت پر مطلع ہو چکے تھے ہر ایک پیالہ دودھ جو اصحاب صفہ کو پیش کرتے تھے نے سیر ہو کر پیالہ پھر بھی بچ گیا یہ جناب نبی کریم کی دست اقدس کی برکت تھی امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں ؎ ناقہ و جام شیر تک سے سیر صحابیوں کا دودھ سے منہ بھر گیا ۱۲

وَاَصَابَتْنَا اِبِلُهُمْ فَحَسِبْتُ اَنَّ رِيْحَ ثِيَابِ الضَّأْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوْفُ فَكَانَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيْئُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيْحُ الضَّأْنِ ۔

بارش برسی تو ہماری بکریوں کی بو آنے لگی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کپڑے اونی ہوتے تھے اور جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑوں کی سی بو آتی۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا ۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تواضع کے پیش نظر لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان (کے دونوں) کا جو جوڑا چاہے پہنا لے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَبِيْبُ بْنُ بَشِيْرٍ وَاِنَّمَا هُوَ شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب خرچ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے مگر گھر (بنانا کہ) اس میں کوئی بہتری نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن حمید نے (راوی کا نام) شبیب بن بشیر (یاء کے ساتھ) بیان کیا جبکہ صحیح نام (بغیر یاء کے) شبیب بن بشر ہے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ وَقَدْ اِكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ لَنْ يُؤْجَرَ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَةٍ اِلَّا التُّرَابَ اَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ہم حضرت جناب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے آئے (تو دیکھا کہ) وہ سات داغ لگو چکے ہیں انہوں نے فرمایا میری بیماری طویل ہو گئی اور اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا آپ (حضرت خباب نے فرمایا انسان کو مٹی یا (فرمایا) مٹی میں خرچ کرنے سوا اجر کے ہر خرچ کرنے پر ثواب ملتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا ہر عمارت صاحب پر وبال ہے، میں نے عرض کیا وہ بھی جو ضروری ہو؟ آپ نے فرمایا اس

قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ شَيْخٌ حُصَيْنٌ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَائِلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اَنَّهُ لَحَقٌّ عَيْنٌ اَنْ تُصَلِّقَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ نَا اَبُوْ جَبِيْلَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَرْوَزِيُّ مَكَّةَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

میں نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

ابوالعلاء خالد بن طہمان حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں ایک سائل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا مسئلہ لکھنے والے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں آپ نے فرمایا رمضان کے روزے رکھتا ہے کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے سوال کیا اور سائل کا بھی حق ہے اب ہم پر لازم ہے کہ ہم تجھ سے اچھا سلوک کریں پھر آپ نے کپڑا لانے کا فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جب میں نے غور سے آپ کا چہرہ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام یہ تھا اے لوگو! سلام پھیلاؤ کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرو کھانا کھلاؤ، نماز پڑھو جبکہ لوگ سوتے ہوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ابوطیبہ دن میں ابھی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے زیادہ ایثار کرنے

أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

والے اور تھوڑے مال سے زیادہ ہمدردی کرنے والی اس قوم سے بڑھ کر کوئی قوم نہیں دیکھی جس کے پاس ہم اترے ہیں انہوں نے ہمیں کفایت کے ساتھ اپنی کفایت کی اور ہمیں کھانے پینے میں شریک کر لیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر پیدا ہو گیا کہ کہیں سارا ثواب یہ ہی نہ لے جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم ان کے لئے دعا مانگتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے ایسا نہ ہو گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدِينِيُّ الْغِفَارِيُّ شَيْخٌ لِأَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر گزار، صبر کرنے والا روزہ دار کے برابر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ وَأَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں ایسا آدمی نہ بتاؤں جو آگ پر حرام ہے اور آگ اس پر حرام ہے یہ وہ شخص ہے جو (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے نرم خو ہے اور خوش اخلاق ہے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ عُتْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلَّى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اسود بن یزید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لانے کے بعد کیا عمل کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے فرمایا گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا آپ اس سے مصافحہ کرتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے۔ اور جب تک وہ پھیر نہ لیتا آپ نہ پھیرتے اور کبھی بھی آپ کو سامنے بیٹھنے والے

يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ التَّحَوُّلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَوْ يَمْشِي مَا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسِهِ لَمَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ أَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے نکلا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا پس وہ اب زمین میں تا قیامت دھنسا چلا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ نَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن متکبرین چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بولس ہے ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کا پیپ اور لہو پلایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرْمُزَ هُوَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاری کرنے پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ نَا الْمُوَيْنِيُّ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین صفات ہوں اللہ تعالیٰ اس پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَضَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

رحمت کے بازو پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ کمزور سے نرمی برتاؤ، ماں باپ پر شفقت کرو اور غلام پر احسان کرنا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِبَحْرٍ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری راہنمائی کروں گا تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں نے مالدار کیا پس مجھ سے اپنا رزق مانگو میں تمہیں رزق دوں گا تم سب قصوروار ہو مگر جس کو میں معافی دوں پس مجھ سے معافی مانگو میں بخشنے پر قادر ہوں جو مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دوں گا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اگر تم سے پہلے اگلے تمہارے زندہ اور مردہ، تازہ اور خشک سب کے سب میرے بندوں میں سے بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں کچھ کے پر جتنا اضافہ نہیں کر سکتے اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تازہ اور خشک سب کے سب میرے بندوں میں سے بڑے بدبخت بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری سلطنت سے کچھ کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے آخر، انسان، زندہ، مردہ اور تر و خشک یکمشت ایک میدان میں جمع ہو جائیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کی خواہش کے مطابق دوں تو میری حکومت و سلطنت میں کچھ کم نہ ہوگا مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اٹھا لے۔ یہ اس لئے کہ میں سخی ہوں پانے والا ہوں اور بزرگی والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا ہے حکم (دینا) اور میرا عذاب بھی یک کلام (حکم) ہی ہے میرا حکم کسی چیز کے لئے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے اسے بواسطہ شہر بن حوشب اور معاذ بن جبل ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَكَتَمْتُهُ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَتَمَّ امْرَأَةً فَأَعْطَاهَا مِائَتَيْ دِينَارٍ عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ أَرْعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتِ هٰذَا مَا فَعَلْتِهِ إِذْهَبِي فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِفُلَانٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَرَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَأَطَالَ فِيهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ سَرِيَّةَ نَعِيمِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ بْنُ أَسْمَاءَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک حدیث بیان فرمائی میں نے ایک دو مرتبہ نہیں سات مرتبہ نہیں بلکہ بارہا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل سے کوئی نامی ایک شخص کسی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ ایک دن ایک عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے سو اشرفیاں دیدیئے تاکہ اس سے ہمبستر ہو جب وہ اس سے جماع کرنے کے لئے وہاں بیٹھ جہاں ایک مرد اپنی بیوی سے جماع کے لئے بیٹھتا ہے۔ تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی مرد نے پوچھا تو کیوں رو رہی ہے کیا میں تجھ سے زبردستی کر رہا ہوں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت نے مجھے مجبور کیا مرد نے کہا تو ضرورت کے تحت ایسا کر رہی ہے حالانکہ تو نے یہ کام نہیں کیا جا یہ اشرفیاں لے جا میں نے تجھے دے دیں۔ اور پھر مرد نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اسی رات اس کا انتقال ہو گیا صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے فلاں کو بخش دیا یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور کئی دوسرے راویوں نے اسے اعمش سے مرفوعاً روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ ابو معاویہ نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کرتے ہوئے لمبی کی اور کہا عبداللہ بن عبداللہ نے واسطہ سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی کوفی ہے اور اس کی دادی حضرت علی بن ابی طالب کی لونڈی تھیں عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبید اللہ ضبی اور جعفر بن اسماء اور کئی دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ

حارث بن سوید کہتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ نے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں مومن اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہے اور اسے

الْمُؤْمِنِ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هَكَذَا فَطَارَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَمَا يُضِيعُهُ فَأَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِ الَّذِي أَضْلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ فِيهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ڈر ہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑے اور جبکہ گناہ گار اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی ہوئی ہو ہاتھ ہلایا اور اڑ گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک خطرناک جنگل بیابان میں ہو اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا سامان کھانا پانی اور ضرورت کی اشیاء رکھی ہوں پس وہ گم ہو جائے اور وہ شخص اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے موت آنے لگے تو کہے میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے میری سواری گم ہوئی تھی کہ وہاں ہی مروں جب وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے تو اس پر نیند طاری ہو جائے جاگنے پر کیا سواری اس کے سرہانے کھڑی ہو زاد کھانے پینے کا سارا سامان موجود ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوہریرہ، نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات منقول ہیں۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص خطاکار ہے اور بہتر خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ علی بن مسعدہ باہلی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵

مہمان نوازی اور اچھی گفتگو

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، انس، شریح کعبی عدوی (ان کا نام خویلد بن عمرو ہے) سے بھی روایات منقول ہیں۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۵۸

افضل مسلمان۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَبِّئْنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا إِنْ تَابَ قَدْ تَابَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ مرنے سے پہلے خود اس عمل کو کرے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں یعنی وہ گناہ جس سے توبہ کرلی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے، خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد بن معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرام سے ملاقات کی۔

باب ۱۵۹

دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا أُمَيَّةُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُدَيْحِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مصیبت کو ظاہر نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے مبتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مکحول کو حضرت واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابوہند داری رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

فَيُرْحَمُهُ اللّٰهُ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَكْحُوْلٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ وَيُقَالُ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ وَمَكْحُوْلٌ الشَّامِيُّ مُكَنًّى أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدًا لِامْرَأَةٍ مِنْ هُذَيْلٍ وَمَكْحُوْلٌ الْأَزْدِيُّ بَصْرِيٌّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَيَرْوِي عَنْهُ عُمَارَةُ ابْنُ أَبَانٍ۔

(انہوں نے ان تینوں (مذکورہ بالا) کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے نہیں سنا۔ مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکحول ازدی البصری ہیں انہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل ہے۔ عمارہ بن ابان ان سے روایت کی ہے۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ مَكْحُوْلًا يُسْأَلُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ۔

حضرت عطیہ کہتے ہیں میں اکثر سنا کرتا تھا مکحول سے کوئی بات پوچھی جاتی تو کہتے میں نہیں جانتا۔

باب ۱۶۰

پاکدامنی۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِيْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنِّيْ حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ اس کے بدلے مجھے یہ یہ ملے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ أَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ فائدہ حاصل ہو ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ ایسی عورت ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے چھوٹے قد کی ہے آپ نے فرمایا تو نے ایسی بات ملا دی کہ اگر سمندر کا پانی بھی اس سے مل جائے تو بدل جائے۔

باب ۱۶۱

مسلمانوں میں رہنا۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ

ایک بوڑھے صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو

عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرَى أَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ.

دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور ان کی تکالیف و مصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ هُوَ ابْنُ أَخِي الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسَوْدَاوَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَوْدَاوَاتُ الْبَيْنِ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ أَنَّهَا تَحْلِقُ الدِّينَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ بھی مونڈنے والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے اور "سوداوات البین" کا مطلب بغض عداوت ہے اور "حالقہ" کے معنی دین کو مونڈنے والی کے ہیں۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ درجہ نماز اور زکوٰۃ سے بہتر چیز نہ بتا دوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! (بتائیے) آپ نے فرمایا "باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھنا" کیونکہ آپس کے تعلقات کا بگاڑ مونڈنے والا ہے یہ حدیث صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا یہ مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ دین کو مونڈنے والی ہے۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ أَنَّ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض تمہیں لگ گئی وہ زبیر (یہ بھی) مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَاكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

کر مونڈتی ہے۔ سنو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک باہمی محبت نہ رکھو کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسے قائم رکھنے والا کونسا عمل ہے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

باب ۱۶۲

بغاوت اور قطع رحم کی مذمت

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُهَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور باہمی کشیدہ کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل، اس بات کے زیادہ لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت کے لئے بھی اس کی سزا اٹھا رکھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُونَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

عمرو بن شعیب اپنے والد اپنے دادا سے اسی سے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے سوید نے اپنی حدیث میں والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ

سُوَيْدًا عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِهِ.

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۳۳

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح وَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّارُ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى الْجُرَيْرِيِّ وَالْمُعَلَّى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَيِّدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَاتِ وَنَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللهِ إِنَّا لَكَذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَاتِ وَنَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّتِي تَكُونُونَ بِهَا عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اور اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اوپر حقیر نہ سمجھو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

آخرت کا خوف۔

حضرت حنظلہ (سدی رضی اللہ عنہ کاتبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے) فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرا انہوں نے فرمایا اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا؟ حضرت حنظلہ نے جواب دیا اے ابوبکر حنظلہ منافق ہو گیا ہم جب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں ہوتے ہیں اور آپ ہم سے دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم انکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب ہم گھر لوٹتے ہیں تو اپنی بیویوں اور کھیتی باڑی میں مصروف ہو کر اکثر باتیں بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا بھی یہی حال ہے۔ میرے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو پس ہم چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ تو فرمایا اے حنظلہ! تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا۔ فرمایا رسول اللہ! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ (وعظ و نصیحت میں) جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ ان دونوں کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جب ہم واپس لوٹتے ہیں تو بیویوں اور مال و اسباب میں مصروفیت کی وجہ سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر تم اسی حال پر باقی رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری مجلسوں (بستروں) اور راستوں میں تم سے ہاتھ ملائیں لیکن اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ قَيْسِ الْحَجَّاجِ قَالَ وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هُبَيْرَةَ أَبُو الْهَيْثَمِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ نَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میں (سواری پر) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا "اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، مدد چاہے تو اسی سے طلب کر۔ اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کریں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى وَهٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا باندھ کر توکل کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِدْرِيسَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ فَإِنَّ الْكِذْبَ رِيبَةٌ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْحَوْرَاءِ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَهُ۔

ابو حوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات یاد رکھی، انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا یہ ارشاد پاک یاد رکھا شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کر لو بے شک سچ سکون ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے، اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ بواسطہ محمد بن بشار محمد بن جعفر اور شعبہ، یزید سے اس کے معنی حدیث منقول ہے۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُهَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِقِلَّةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالْوَرَعِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بارگاہ رسالت میں ایک شخص کی عبادت اور مشقت کا ذکر کیا گیا اور ایک دوسرے آدمی کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا "کوئی چیز پرہیزگاری کے برابر نہیں!" اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَبُو زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا قَبِيصَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ الْحُذَيْفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ قَالَ فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاکیزہ کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات آج کل لوگوں میں بہت پائی جاتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث اسرائیل سے جانتے ہیں۔

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ نَحْوَ حَدِيثِ قَبِيصَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ۔

عباس بن محمد نے بواسطہ یحییٰ بن ابی بکیر اور اسرائیل ہلال بن مقلاص سے قبیصہ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی جو انہوں نے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ وَأَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَنْكَحَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

حضرت سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دیا۔ اللہ کے لئے روکا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کی اور اسی کے لئے کسی سے دشمنی کی اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔ یہ حدیث منکر ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

صفتِ جنت کے ابواب

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

جنت کے درختوں کی کیفیت

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہوگا۔ "ظل ممدود" پھیلے ہوئے سائے سے یہی مراد ہے۔

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ الْقَطَّانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ۱۶۵ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

جنت اور اس کی نعمتیں

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ يَحْيَى النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَكَادُ إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَسَنَا بِالنِّسَاءِ وَالْأَوْلَادِ وَالضَّيْعَةِ نَنْكَرُ أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالَتِكُمْ تِلْكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم زہد و تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ہم آخرت والوں سے ہوتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور گھر والوں سے مانوس ہوتے اور اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تم سے ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئیگا تاکہ وہ گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا سونے چاندی کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی۔ اسکا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے۔ اسکے کنکر موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے جو اس میں داخل ہوگا نعمتوں میں رہے گا کبھی بدحال نہ ہوگا ہمیشہ رہیگا کبھی موت نہیں آئے گی نہ اسکے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ ہی اسکی جوانی ختم ہوگی پھر فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی عادل بادشاہ روزہ دار جب افطار کرتا ہے اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں پر اٹھاتا ہے اور اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ کچھ وقت لگے اس حدیث کی سند قوی نہیں اور نہ ہی میرے نزدیک متصل ہے دوسری سند سے بھی یہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

جنت کے بالاخانے

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ فِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ هٰذَا وَمِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جب کہ لوگ سوتے ہوتے ہوں اللہ کے لئے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق مذکور کے حفظ میں کلام کیا ہے یہ کوفی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن اسحٰق قرشی مدنی ہیں وہ ان سے ثبت ہیں۔

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَفِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوْسٰى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا نَعْرِفُ إِسْمَهُ وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ إِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے چاندی کے ہیں، دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کے ہیں جنت عدن میں لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو اس کے چہرے پر ہے اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جنت میں موتی کا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے (اور) ان کے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے ابوبکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ہم ان کا نام نہیں جانتے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجے کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ هٰكَذَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَقَدْ قَرَنَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَمُعَاذٌ قَدْ مَاتَ قَبْلَ الْعَشْرِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ.

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے، نماز ادا کرے، بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ (کے ذمہ کرم) پر واجب ہے کہ بخش دے چاہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے یا اپنے پیدائشی مقام پر ٹھہرا رہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں (یہ بات) لوگوں کو بتا دوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو لوگوں کو عمل کرنے دو، جنت میں سو درجے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ فردوس سب سے اوپر والا جنت ہے اس سے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔ اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ہشام بن سعد، زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث ہمام کی روایت سے اصح ہے جو انہوں نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کی، عطاء نے حضرت معاذ بن جبل کو نہیں پایا، حضرت معاذ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہو چکا تھا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِ يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ نَحْوَهُ۔

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے، جنت فردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ اس سے جنت کی چار نہریں پھوٹتی ہیں اس سے اوپر عرش ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس ہی مانگا کرو۔ احمد بن منیع نے یزید بن ہارون اور ہمام، زید بن اسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اگر کسی درجہ میں تمام جہان جمع ہو جائے تو سما جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۶۸ ما جاء في صفة نساء أهل الجنة

جنت کی عورتیں

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا قَبِيصَةُ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا عُتَيْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى سَاقُهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً حَتَّى يُرَى مُخُّهَا وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأَرَيْتَ مِنْ وَرَائِهِ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں کی پنڈلیوں کی سفیدی ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئے گی یہاں تک کہ پنڈلیوں کا گودا بھی نظر آئے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں دھاگہ ڈال کر باہر سے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ ہم سے ہناد نے ابواسطہ عبیدہ بن حمید، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

ہناد نے ابواسطہ ابوالاحوص، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث

أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَهٰكَذَا رَوَى جَرِيرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ۔

بیان کی اور یہ عبیدہ بن حمید کی حدیث سے اصح ہے۔ اسی طرح جریر وغیرہ نے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع حدیث بیان کی۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُوَرِّقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مِثْلِ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّتِي تَلِيهَا عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذٰلِكَ ثَلَاثُ طَبَقَاتٍ وَعَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سُوقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہونگی اور ہر ایک پر ستر جوڑے ہوں گے جن کے باہر سے پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُبْدُو مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کے رنگ کا ہوگا۔ ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر عورت کے ستر جوڑے ہونگے جن میں سے اس کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جِمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَيُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۰ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأُلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَرْدُوسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ ظَهَرَ لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُ أَسَاوِرِهِ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ هَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جنتیوں کی صفت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک میں رینٹھ آئے گی اور نہ ہی وہ پاخانہ پھریں گے جنت میں ان کے برتن چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی ان کے گردانوں میں اگر دانیاں سلگتی ہوں گی اور ان کا پسینہ خالص مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی حسن و خوبصورتی کی وجہ سے پنڈلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ نہ ان کا آپس میں جھگڑا ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں عداوت ہوگی۔ وہ ایک دل ہوں گے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت کی ناخن برابر چیز بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو پوری دنیا جگمگا اٹھے اور اگر کوئی جنتی زمین کی طرف جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح سورج کے سامنے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا۔

باب ۱۱ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَا أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

اہل جنت کا لباس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے

عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی ان کی جوانی فنا نہ ہوگی اور ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے یہ حدیث غریب ہے۔

۲۵۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا رِشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِیْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ رِشْدِیْنَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَعْنَاهُ اَنَّ الْفُرُشَ فِی الدَّرَجَاتِ وَبَیْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول وفرش مرفوعۃ کے بارے میں فرمایا ان کی بلندی اتنی ہے جتنی مسافت زمین و آسمان کے درمیان ہے اور وہ پانچ سو سال کا راستہ ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ درجات (جنت کے فرش) کا فاصلہ اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

باب ۱۴۲ ما جاء فی صفۃ ثمار الجنۃ

جنت کے پھل

۲۵۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ یَحْیٰی فِیْهِمْ فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا (فرمایا) اس کے سائے میں سو سوار آرام کر سکتے ہیں۔ (یحییٰ کو شک ہے) اس میں سونے کے گھوسلے ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جتنے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۳ ما جاء فی صفۃ طیر الجنۃ

جنت کے پرندے

۲۵۴۵۔ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسَیِّبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَوْثَرِ قَالَ ذَاكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد

ثُمَّ اَخْطَأَ بِيَدِهِ اللّٰهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ هَكَذَا اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَابْنُ اَبِي اِبْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ۔

سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں ایسے بندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جانور بڑے خوش بخت ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے کھانے والے ان سے بھی زیادہ خوش نصیب ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

جنت کے گھوڑے

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَحْمِلَكَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا جنت میں (بھی) گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم کو سرخ یاقوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو گے وہ تمہیں لے کر جنت میں (جہاں چاہو گے) اڑ کر لے جائے گا راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آپ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت لے جائے جو کچھ تمہارا جی چاہے گا اور جس سے تمہاری آنکھیں محظوظ ہوں گی تمہیں وہی کچھ ملے گا۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْمَسْعُوْدِيِّ۔

سوید سے بواسطہ عبداللہ بن مبارک، سفیان اور علقمہ بن مرثد عبدالرحمٰن بن سابط سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اور یہ مسعودی کی روایت سے اصح ہے۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي سَوْدَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ الْخَيْلَ اَبِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو گھوڑوں سے محبت ہے کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہو گا پھر جہاں تو

فَعُمِلَتْ عَلَيْهِ شُرَطُ طَارِيقَ حَيْثُ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو سُوَيْدَةَ هُوَ ابْنُ أَخِي أَيُّوبَ ضُعِّفَتْ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ جِدًّا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سُوَيْدَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي مَنَاكِيرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا۔

جلے ہے تجھے الٹا کر لے جائے گا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں، اور ہم اسے حضرت ابوایوب کی روایت سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابوسویدہ، ابوایوب کے بھتیجے ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں، یحییٰ بن معین نے انہیں بہت ہی کمزور قرار دیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ ابوسویدہ حدیث کا منکر ہے۔ ابوایوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنتیوں کی عمریں

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مُعَاذٍ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے سرمہ لگا ہوا تیس یا تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب قتادہ نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے سند نہیں روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ صَفٍّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی صفیں

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانُ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے، اسی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی، یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ علقمہ بن مرثد از سلیمان بن بریدہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ بعض محدثین نے اسے متصل بیان کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں ابن سنان کے واسطہ سے محارب بن دثار کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے

عَنْ اَبِیْهِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ اَبُوْ سِنَانٍ اِسْمُهٗ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَاَبُوْ سِنَانٍ الشَّیْبَانِیُّ اِسْمُهٗ سَعِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ بَصْرِیٌّ وَاَبُوْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیُّ اِسْمُهٗ عِیْسَی بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِیُّ۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِی الشِّرْکِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِیْسَی الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ مِّنْ اُمَّتِیْ الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِیْرَةُ الرَّاکِبِ الْجَوَادِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَیَضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی تَکَادَ مَنَاکِبُهُمْ تَزُوْلُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَقَالَ بَلَغَنِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ هٰذَا کَبِیْرٌ عَنْ سَالِمٍ

ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور بصری ہیں۔ ابوسنان دؤلی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور قسملی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تقریباً چالیس افراد ایک قبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا کیا تم جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا۔ تم شرک میں صرف اس قدر مبتلا ہو جس قدر سفید بال، سیاہ بیل کے چمڑے میں یا سیاہ بال سرخ بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

جنت کے دروازے

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں طے کرے پھر بھی اس قدر بھیڑ ہوگی کہ مونڈھے بدن سے الگ ہونے کے قریب ہو جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا انہوں نے فرمایا خالد بن ابی بکر سالم بن عبداللہ سے منکر روایتیں نقل

بن عبد اللہ۔

باب ۱۷۸ ماجاء فی سوق الجنۃ

جنت کے بازار

۲۴۳۳۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا وشام بن عمار نا محمد الحمیدی بن حبیب بن ابی الحسین نا الاوزاعی ثنی حسان بن عطیۃ عن سعید المسیب انہ لقی ابا ھریرۃ فقال ابو ھریرۃ اسال اللہ ان یجمع بینی وبینک فی سوق الجنۃ فقال سعید انہا سوق قال نعم اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الجنۃ اذا دخلوھا نزلوا فیہا بفضل اعمالہم فیؤذن لہم مقدار یوم الجمعۃ من ایام الدنیا فیزورون ربہم ویبرز لہم عرشہ ویتبدی لہم فی روضۃ من ریاض الجنۃ فتوضع لہم منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من یاقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذھب ومنابر من فضۃ ویجلس ادناھم وما فیہم من ادنی علی کثبان المسک والکافور وما یرون ان اصحاب الکراسی افضل منہم مجلسا قال ابو ھریرۃ قلت یا رسول اللہ وھل نری ربنا قال نعم ھل تتمارون فی رؤیۃ الشمس بالظھیرۃ صحوا لیس دونھا سحاب وھل تتمارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر صحوا لیس دونہ سحاب قلنا لا قال کذلک لا تمارون فی رؤیۃ ربکم ولا یبقی فی ذلک المجلس رجل الا حاضرہ اللہ محاضرۃ حتی یقول للرجل منھم یا فلان بن فلان اتذکر یوم قلت کذا وکذا فیذکرہ بعض غدراتہ فی الدنیا فیقول یا رب افلم تغفر لی فیقول بلی فبسعۃ مغفرتی بلغت منزلتک ھذہ فبینما ھم علی ذلک غشیتھم سحابۃ من فوقھم فامطرت علیھم طیبا لم یجدوا

کرتا ہے۔

۲۴۳۳۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے ملاقات کی، حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے حضرت سعید بن مسیب نے پوچھا کیا اس میں بازار ہوں گے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا "ہاں" (ہوں گے) مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے پھر دنیاوی جمعہ کے دن کے برابر وقت میں آنے دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لئے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا جنتیوں کے لئے منبر بچھائے جائیں گے جو نور موتی، یاقوت، زبرجد سونے اور چاندی کے ہوں گے ان میں سے ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" کیا تمہیں سورج اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی شک و شبہ نہیں کرو گے۔ اس مجلس کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں فلاں بات کہی تھی۔ پس وہ اسکے بعض گناہ یاد دلائے گا وہ شخص عرض کریگا، اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں اور میری بخشش ہی کی وجہ سے تو اس مقام پر پہنچا لوگ اسی

وَمِنْ رِيحِهِ شَيْءٌ قَطُّ وَيَقُولُ رَبَّنَا قَرِّبُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ إِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَخَيَّلَ إِلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَنَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَيَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۴۴۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا مَا فِيهَا شَيْءٌ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۲۴۴۵. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

حالت میں ہوں گے کہ ان پر یک بارگی چھا جائے گا اور ایسی خوشبو برسائی جائے گی جیسی اس سے پہلے انہوں نے کبھی بھی نہ دیکھی ہوگی پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا اس انعام واکرام کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور اس سے جو تمہارا جی چاہے لے لو پھر ہم بازار میں آئیں گے جہاں فرشتے ہی فرشتے ہوں گے ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا جو چیز ہم چاہیں گے ہماری طرف اٹھائی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے نبی کریم نے فرمایا بلند مرتبے والا آگے بڑھ کر دانی درجے والے سے ملے گا اور وہاں کوئی معمولی درجہ کا نہ ہوگا وہ اسکا لباس دیکھ کر پریشان ہو جائے گا ابھی اس کی گفتگو ختم ہوئی کہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لئے کہ وہاں کسی کو حزن و غم نہ ہوگا پھر ہم اپنی اپنی منزل میں آئیں گے ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور خوش آمدید کے ساتھ کہیں گی کہ کیا وجہ ہے آپ کا حسن اس سے کہیں زیادہ ہے کہ آپ جب گئے تھے ہم کہیں گے آج ہمیں پروردگار جبار کی مجلس میں بیٹھنا نصیب ہوا پس ہم کو ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جہاں خرید و فروخت نہ ہوگی وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی صورت کی خواہش کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے تو اسے اس طرح

فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو سکے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ کرو گے پس اگر سورج کے طلوع و غروب سے پہلے کی نماز (عصر اور صبح) سے مغلوب ہو سکتے ہو تو انہیں پڑھا کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ أَنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُثَقِّلْ وُجُوهَنَا وَيُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُجِرْنَا مِنَ النَّارِ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا أَسْنَدَهُ حَمَّادٌ وَلَمْ يَسْنُدْهُ وَرَفَعَهُ وَرَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلَهُ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کئے؟ اور ہمارے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ کیا؟ وہ (فرشتے) کہیں گے ہاں کیوں نہیں پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا (اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم خدا نے ان کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں دی۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو مسند اور مرفوع بیان کیا اور سلیمان بن مغیرہ نے اسے ثابت بنانی کے واسطے سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے قول کے طور پر نقل کیا۔

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا حُسَيْنٌ أَخْبَرَنِي شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ

حضرت سوید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہے جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا۔ اور ان میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ پڑھی (ترجمہ) اس دن بعض چہرے تر و تازہ ہوں گے (اور) اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے" متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ اسرائیل، موسیٰ اور

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع منقول ہے۔ ابو کریب نے بھی اسے بواسطہ محمد بن علاء، عبیداللہ اشجعی، سفیان، ثوبیر اور مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ نَا جَابِرُ بْنُ نُوْحٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ إِدْرِيْسَ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ أَيْضًا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کہا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا بس بے شک وشبہ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہ نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح یحییٰ بن عیسیٰ الرملی اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ اعمش اور صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا۔ عبداللہ بن ادریس بواسطہ اعمش اور ابوصالح حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابن ادریس کی روایت غیر محفوظ ہے اور بواسطہ ابوصالح، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت اصح ہے، سہیل بن ابی صالح اپنے والد بواسطہ ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں حضرت ابوسعید سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ لہٰذا یہ بھی صحیح حدیث ہے۔

رضائے الٰہی

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا

ثَنِي يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۸۱ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرَفِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ أَوِ الْغَرْبِيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ أَوِ الطَّالِعَ تَفَاضُلُ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۸۲ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا يَتْبَعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانَ يَعْبُدُ فَيَمْثُلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ

ہے جنت والی وہ کہیں گے اے رب ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ اس سے بہتر اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی رضامندی عطا کر دی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت کے بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی جنت میں اپنے اپنے درجات کے مطابق بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرقی تارے کو یا مغرب میں غروب ہونے والا تارے کو یا طلوع ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں" صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب پیغمبر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں سمجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی یہ حدیث صحیح ہے۔

اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (تمام) لوگوں کو ایک جگہ میں جمع فرمائیگا پھر تمام جہانوں کا پالنہار ان کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا "ہر انسان کو چاہیے کہ جس کی عبادت کرتا تھا" تو میں صلیب والوں کے لئے صلیب کی صورت بن جائے گی بت پرستوں کے لئے بتوں کی تصاویر اور آتش پرستوں کے لئے آگ کی شکل بن جائے گی پھر اسے

تَصَادِيقُهُ فَيُعَايِنُ النَّارَ بِرَبِّهِ فَيَتْبَعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَا تَتْبَعُونَ النَّاسَ فَيَعُوذُونَ بِاللَّهِ مِنْكَ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ أَنْتَ رَبُّنَا فَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا وَهُوَ ثَابِتٌ مُرْهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يَتَجَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ فَيَقُولُ أَلَا تَتْبَعُونَ النَّاسَ فَيَعُوذُونَ بِاللَّهِ مِنْكَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ أَنْتَ رَبُّنَا وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَيَمُرُّونَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَهُوَ لَهُمْ عَلَيْهِ سَيُوفٌ وَحَسَكٌ وَكَلَالِيبُ وَهُوَ لَهُمْ عَلَيْهِ سَيُوفٌ وَحَسَكٌ وَكَلَالِيبُ فَيَمُرُّونَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ

خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سے۔ اور اے دوزخ والو! اب ہمیشہ اسی میں رہنا ہے مرنا نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا الْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ مِثْلَ هٰذَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ أَمْرُ الرُّؤْيَةِ أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِي هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَقَالُوا نُؤْمِنُ بِهَا وَنُصَدِّقُ بِهَا وَلَا تُرَدُّ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يَرْوُوا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ فَهٰذَا أَمْرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِي اخْتَارَهُ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَمَعْنَى تَوْلِيفِ الْحَدِيثِ تُغَيِّرُهُ رُوَيْسَةُ يَعْنِي يَتَجَلَّى لَهُمْ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر ذبح کر دیا جائے گا درآں حالیکہ وہ دیکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنتی مرتے اور غم سے مرتا تو جہنمی مرتے یہ حدیث حسن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی بہت سی روایات مروی ہیں جن میں یہ بات مذکور نہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جائز ہے، وہ فرماتے ہیں ہم ان احادیث کو روایت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے محدثین کا مختار مذہب یہی ہے کہ ان احادیث کو من و عن روایت کیا جائے اور ان پر ایمان لایا جائے ان کی تفسیر کی جائے نہ شک و شبہ کیا جائے اور نہ کیفیت کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات علماء نے اختیار فرمائی اور یہی ان کا مذہب ہے اور یہ بات کہ وہ ان کو پہچان کرائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہوگا۔

۱۸۳۔ بَابُ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے۔

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تکلیف دہ کاموں اور جہنم خواہشات سے گھیری ہوئی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن

فَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ صَحِيحٌ۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَجَاءَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَلَا يَدْخُلُهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۸۳ مَا جَاءَ فِي احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ الْمَسَاكِينُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ فَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ وَمَنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ

ترجمہ صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیل کو جنت کی طرف بھیجا کہ جنت اور اس کے سازوسامان کو بغور دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت جبرئیل آئے اور جنت اور اس کے سازوسامان کو دیکھ کر واپس ہوئے اور عرض کیا اے اللہ تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے کی کوشش کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تکلیف دہ امور کے ساتھ گھیر دیا گیر حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ دوبارہ جاکر جنت والوں کے لئے تیار کیا گیا سامان دیکھو جب وہ دوبارہ آئے تو دیکھا کہ اسے مصائب سے گھیر دیا گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاکر عرض کیا یا اللہ تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاکر جہنم اور جو کچھ اس میں جہنمیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے کو دیکھو حضرت جبرئیل کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے واپس آکر عرض کیا تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا داخل ہونے کے لئے تیار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے شہوات سے گھیر دیا گیا پھر فرمایا اب جاکر دیکھو حضرت جبرئیل نے عرض کیا مجھے تیری عزت کی قسم ہر کوئی اس سے پیچھے نہیں رہیگا بلکہ اس میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

جنت اور دوزخ کا جھگڑا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور محتاج لوگ داخل ہوں گے، جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے" اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جس سے چاہوں گا بدلہ لوں گا اور جنت سے فرمایا تو میری

أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ مِنْكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

رحمت ہے تیرے سبب جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۹۵ مَا جَاءَ مَا لِأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ سَعْدٍ شَيْخٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَهٰذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يَرْتَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَهٰذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ.

۲۵۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا جنتی وہ ہوگا جس کے لئے اسی ہزار خدمتگار اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لئے موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا قبہ نصب کیا جائے گا وہ مقام جابیہ سے صنعاء تک کی مسافت جتنا بڑا ہوگا۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اہل جنت میں سے جو مر جائے چھوٹا ہو یا بڑا جنت میں تیس سال کی عمر کا کر دیا جائے گا کبھی اس سے زیادہ عمر کا نہ ہوگا اور یہی حال جہنمیوں کا ہے۔ اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ان کے سر پر تاج ہوں گے اور ان (تاجوں) کا ادنیٰ موتی مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْجَنَّةِ جِمَاعٌ وَلَا يَكُونُ وَلَدٌ هٰكَذَا يُرْوَى عَنْ طَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ

۲۵۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو حمل، پیدائش اور دانت جتنی چاہے گا ایک ساعت میں ہوگی یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی۔ حضرت طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے اسی طرح مروی ہے امام بخاری فرماتے ہیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بلوں بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ

مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ وَلَدًا فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَلَكِنْ لَا يَشْتَهِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الْمُقْبِرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُونُ لَهُمْ فِيهَا وَلَدٌ وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ۔

علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی خواہش کے مطابق سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن وہ (ایسی) خواہش نہیں کرے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوزرعہ بن عقیل سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جنتیوں کی اولاد نہیں ہوگی۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے

باب ۱۸۶ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ الْحُورِ الْعِينِ

بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے جہاں یہ جمع ہو کر آواز بلند کریں گی ایسی آواز کہ اسکی مثل مخلوق نے نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہ مریں گی، نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی محتاج نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی خوش بخت ہے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی غریب ہے۔

باب ۱۸۷ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

جنت کی نہریں

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزٍ۔

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کے دریا ہیں پھر ان سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکیم بن معاویہ بہز کے والد ہیں۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ كُلَّمَا اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ هٰكَذَا رَوٰى يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَوْقُوْفًا

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ ذَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ وَالْاَوَّلُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَبُو الْيَقْظَانِ اِسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ وَيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ.

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَعْرُوْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَفَعَهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ قَامَ بِقَوْمٍ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا قَالَ اُرَاهُ عَنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ

داخل کردے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے پناہ دے اسی طرح یہ حدیث یونس نے بواسطہ اسحاق از بریدہ بن ابی مریم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ (ابو اسحاق سے حضرت انس بن مالک کے قول کے طور پر بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلے پر ہونگے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا قیامت کے دن ان پر پہلے اور پچھلے رشک کریں گے وہ تین آدمی یہ ہیں) ہر شخص ہر روز پانچ نمازوں کے لئے اذان کہے۔ وہ شخص جو قوم کا امام ہو اور قوم اس پر راضی ہو اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے۔ جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے، جو شخص خفیہ طور پر دائیں ہاتھ سے خیرات کرے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے (چھپا کر دے) اور وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو باقی ساتھی بھاگ جائیں اور وہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے۔ یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ابوبکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فرات سونے کا خزانہ اگلے گی جو وہاں ہو اسے چاہیئے کہ اس سے کچھ نہ لے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ابوزناد نے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع روایت کی البتہ اس میں یہ ہے کہ عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلٰى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِ الْقَوْمِ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَرَوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَ هٰذَا هٰذَا أَصَحُّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے نفرت کرتا ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ کا واسطہ دیکر مانگا اس نے رشتہ داری کی وجہ سے نہیں مانگا جو ان کے درمیان ہے انہوں نے سوا اللہ کے نہیں سے کسی شخص نے کچھ دیا جسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا وہ جس نے اسے دیا۔ دوسری وہ جماعت جو رات کے وقت روانہ ہوئی جب انہیں نیند ہر سامان چیز سے پیاری ہوئی اور انہوں نے (سونے کے لئے) سر رکھ دیا ان میں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور مجھ سے مانگنے لگا اور میری آیات پڑھنے لگا تیسرا وہ شخص جو لشکر میں تھا دشمن سے مقابلے میں باقی لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ سینہ تان کر مقابلہ کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا اللہ اس کی فتح کر دیتا ہے جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں بوڑھا زانی، متکبر غریب اور ظالم مالدار۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ نضر بن شمیل شعبہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ شیبان نے منصور سے اسی طرح اس کی مثل روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ابوبکر بن عیاش

عن حدیث ابی بکر بن عیاش۔

کی روایت سے اصح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب صفۃ جہنم

صفت جہنم کے ابواب

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۸۸ ما جاء فی صفۃ النار

۴۶۶۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن انا عمرو بن حفص بن غیاث نا ابی عن العلاء بن خالد الکاہلی عن شقیق عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والمشرق لا یرفعہ۔

۴۶۷۔ حدثنا عبدان بن حمید بن عبد الصمد بن عبید اللہ العنزی عن سفیان عن العلاء بن خالد بہذا الاسناد نحوہ ولم یرفعہ۔

۴۶۸۔ حدثنا عبد اللہ بن معاویۃ الجمحی نا عبد العزیز بن محمد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیء بجہنم یوم القیامۃ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا۔ ہذا حدیث حسن صحیح غریب۔

باب ۱۸۹ ما جاء فی صفۃ قعر جہنم

۴۶۹۔ حدثنا عبد بن حمید نا حسین بن علی الجعفی عن فضیل بن عیاض عن وہب بن حسان

دوزخ کی صفت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں ثوری نے اسے مرفوع نہیں بیان کیا۔

سفیان نے بھی علاء بن خالد سے اسی اسناد کے ساتھ غیر مرفوع روایت نقل کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی۔ دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور زبان ہوگی جو بولے گی۔ کہے گی مجھے میں آدمیوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ ہر متکبر سرکش، مشرک پر اور تصویریں بنانے والوں پر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جہنم کی گہرائی

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں عقبہ بن مروان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر ہمیں

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تُفْضِي إِلَى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثِرُوا ذِكْرَ النَّارِ فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَإِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِي زَمَنِ عُمَرَ

فِي زَمَنِ عُمَرَ وُلِدَ الْحَسَنُ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ.

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا آپ نے فرمایا ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے گی اور وہ ستر برس گرتی رہے گی پھر بھی اپنے ٹھکانے پر نہیں پہنچے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری ہے اور اس کے گرز لوہے کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمیں عتبہ بن غزوان سے حسن بصری کے سماع کا علم نہیں کیونکہ عتبہ بن غزوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ آئے تھے اور حضرت امام ابوحنیفہ کے روایات میں ملتے کہ حضرت حسن بصری پیدا ہوئے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّعُودَ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهْوِي فِيهِ كَذٰلِكَ أَبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے کافر ستر سال اس پر چڑھتا اور گرتا رہے گا اور وہ ہمیشہ اسی طرح ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۹ مَا جَاءَ فِي عِظَمِ أَهْلِ النَّارِ

اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہوں گے

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ شَيْخٌ جَهْبَذِيٌّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ آلِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُهُ مِثْلُ الرَّبَذَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی، ران بیضاء پہاڑ جتنی اور جہنم میں اس کی مقعد تین دنوں کی مسافت جتنی ہوگی جیسے ربذہ۔ یعنی مدینہ شریف اور ربذہ کے درمیان کا فاصلہ۔ بیضاء ایک پہاڑ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی یہ حدیث حسن ہے۔ ابوحازم، الجھی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور وہ

إِسْنَادُهُ سُلَيْمَانُ مَوْلَى عَزْرَةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَارِقِ عَنِ ابْنِ حُمَيْرَةَ أَنَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيدَ كُوفِيٌّ قَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَأَبُو الْخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ أَوْ نَابَ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ وَإِنَّ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ مَسِيرَةُ رَاكِبٍ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

باب ما جاء في صفة شراب أهل النار

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينِ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِينُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْجَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا

عزرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو ایک دو فرسخ تک کھینچے گا۔ لوگ اسے اپنے پاؤں تلے روندیں گے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں فضل بن یزید کوفی ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت لی ہے۔ ابو الخارق مشہور نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا جبڑ سیالیس گز موٹا ہوگا اس کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان جتنی ہوگی۔ یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

اہل جہنم کا پینا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالمہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تچھٹ کی طرح ہے جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور رشدین کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم پانی ان (اہل جہنم) کے سر پر ڈالا جائے تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی صہر (گل جانا) ہے بار بار اسی طرح کیا جائے گا ابن لہیعہ سے

كَانَ وَابْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

مراد، عبدالرحمٰن حجیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ وَلَا نَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُسْرٍ لَهٗ اَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخُوْهُ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدِيْثَ اَبِيْ اُمَامَةَ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ترجمہ) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا کے بارے میں فرمایا وہ اسے منہ کے قریب کریگا تو اسے ناپسند کریگا اور جب تھوڑا سا بھی قریب کرے گا منہ بھن جائے گا، اور اس کے سر کی کھال گر پڑیگی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ، اس کی مقعد سے نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ دیگا" اور فرماتا ہے "اگر پانی مانگیں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھون دے گا کیسا ہی برا پینا ہے اور کیسا ہی برا ساتھی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرح عبیداللہ بن بسر سے روایت کی۔ عبیداللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور ہیں صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے بھی ایک دوسری حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن بسر کے بھائی نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے۔ اور عبیداللہ بن بسر جن سے صفوان بن عمرو نے ابوامامہ کی روایت بیان کی شاید وہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا اُتِيَ بِهٖ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسَرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمہل یعنی تیل کی تلچھٹ جیسا اور جب اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑیگی۔ اس سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا دوزخ کا احاطہ چار دیواریں (کر رہی) ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند کے ساتھ

مَرْيَرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينِ بْنِ سَعْدٍ فِي رِشْدِينِ بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ.

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ مَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر جہنمیوں کی چیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا میں بدبو پھیل جائے۔" اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں، اور رشدین کے سعد کے بارے میں کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے۔" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تھوہڑ کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کے لئے ان کی زندگی برباد کر دے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کا یہی کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۹۲: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

اہل جہنم کا کھانا

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مَخْلَدُ بْنُ يُوسُفَ نَا قُطْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الْعَزِيزِيُّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رِشْدِينِ بْنِ كُرَيْبَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ حَرْشَبٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اہل جہنم پر بھوک ڈال دی جائے گی جس پر ان عذابوں کے برابر ہوگی جن میں وہ مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو دور کرے گا پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے دار کھانا دیا جائے گا انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں گلے میں اٹکنے والے کھانے کو پانی سے نگل جاتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو ہوکے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی انہی طرف پھینکا جائیگا جب منہ کے قریب کریں گے تو وہ بھن جائیگا جب پیٹ میں داخل ہوگا تو پیٹ کی ہر چیز کو کاٹ دیگا۔ وہ کہیں گے جہنم کے دربانوں کو بلاؤ۔ دربان کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح معجزات لے کر نہیں آئے تھے؟" وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں؟ دربان کہیں گے اچھا اب پکارو

جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَأْتِنَا رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَأَتَوْا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا نَدْرِي لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ وَإِنَّمَا رُئِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثُمَيْرِ بْنِ حُوشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَوْلَهُ وَلَيْسَ بِمَرْفُوعٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شَجَاعٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ.

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ

لگا کافروں کی پکار بیکار ہوگی تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ کہیں گے مالک (داروغہ جہنم) کو پکارو، پھر وہ پکاریں گے اے مالک تمہارا رب ہمارا قصہ ختم کردے، حضور فرماتے ہیں مالک انکو جواب دیگا تم یونہی پڑے رہو گے موت نہیں آئے گی، حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ انکی پکار اور مالک فرشتہ کے جواب دینے میں ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا حضور فرماتے ہیں، اب کہیں گے اپنے رب کو پکارو کیونکہ تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں، پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی اور ہم گمراہ ہوگئے اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نجات دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ظالم ہونگے حضور صلعم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو جواب دیگا دور ہو جاؤ اور اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو، پھر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے چیخیں گے اور حسرت و افسوس کریں گے، عبداللہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں بیان کیا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش سے بواسطہ شمر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قولہ روایت کی گئی ہے اور مرفوع نہیں ہے، علی بن عبدالعزیز، احمد بن منیع کے نزدیک ثقہ ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس میں ترش رو ہوں گے کا مطلب یہ ہے کہ آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھوئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتوادی ہے یہ یتیم تھے اور ابوسعید کی پرورش میں رہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

انا سعید بن یحییٰ انا عن ابی اسحٰق عن عیسیٰ بن هلال الصدفی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصۃ مثل هذه و اشار الی مثل الجمجمۃ ارسلت من السماء الی الارض وهی مسیرۃ خمس مائۃ سنۃ لبلغت الارض قبل اللیل ولو انها ارسلت من رأس السلسلۃ فسارت اربعین خریفا اللیل والنهار قبل ان تبلغ اصلها او قعرها هذا حدیث اسنادہ حسن صحیح۔

سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (لشکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

باب ۱۹۳ ما جاء ان نار کم هذه جزء من سبعین جزءا من نار جهنم۔

دنیوی آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے

۲۵۸۳۔ حدثنا سوید بن نصر انا عبد اللہ بن المبارک انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نار کم هذه التی توقدون جزء واحد من سبعین جزءا من حر جهنم قالوا واللہ ان کانت لکافیۃ یا رسول اللہ قال فانها فضلت بتسعۃ وستین جزءا کلهن مثل حر هذا حدیث حسن صحیح وهمام بن منبه هو اخو وهب بن منبه وقد روی عنه وهب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی حرارت ستر اجزاء میں سے ایک ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم یہی کافی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو انہتر اجزاء بڑھایا گیا (ہر) ہر جز کی گرمی اس کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں وہب بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۹۴ منه

عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۵۸۴۔ حدثنا عباس بن محمد الدوری انا عبید اللہ بن موسیٰ انا شیبان عن عباس عن عطیۃ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نار کم هذه جزء من سبعین جزءا من نار جهنم کل جزء منها حرها هذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی سعید۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے ہر جز کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۵۸۵۔ حدثنا عباس بن محمد الدوری البغدادی انا یحییٰ عن ابی بکیر انا شیبان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔

کی آگ ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ ہے۔

۲۵۸۶۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَوْ عَنْ اَحَدِهِمَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ هٰذَا مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَیْرَ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ بُكَیْرٍ عَنْ شَرِیْكٍ۔

سوید بن نصر نے ابواسطہ عبداللہ شریک، عاصم اور ابوصالح یا کوئی دوسرے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی غیر مرفوع روایت بیان کی اس بارے میں حضرت ابوہریرہ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ کسی نے بھی اسے مرفوع بیان کیا ہو۔

باب ۱۹۵ مَا جَاءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَیْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِیْدِ

دوزخ کے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا

۲۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَلْوَلِیْدِ الْكِنْدِیُّ الْكُوْفِیُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَیْنِ نَفَسٌ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِی الصَّیْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِیْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الصَّیْفِ فَسَمُوْمٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَیْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ بِذَاكَ الْحَافِظِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھا لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دو سانس بنا دیئے ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

۲۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا عَبْدَانُ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

حضرت انس سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائیگا اور شعبہ کی روایت میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَفِيْ الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُسْلِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَحْدَثْتَ النَّارَ مَا اَحْدَثْتَ فَيَقُوْلُ لَهُ اَتَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ

نکالو جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ شعبہ نے کہا، اس کو بھی جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی موقعہ پر بھی مجھ سے ڈرا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے بعد نکلے گا ایک آدمی سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا اور عرض کرے گا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ حضور فرماتے ہیں اس سے کہا جائے گا جنت کی طرف جا اور اس میں داخل ہو آپ فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل ہونے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ واپس آکر کہے گا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر داخل ہو چکے ہیں۔ اسے کہا جائے گا کیا تجھے وہ وقت یاد ہے جس میں تو تھا۔ وہ کہے گا ہاں" (راوی کہتا ہے) کہ جائے گا کہ تمنا کر حضور فرماتے ہیں وہ تمنا کریگا کہا جائیگا تجھے آرزو کے مطابق اور (اس کے ساتھ) دنیا کا دس گنا اور دیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (اگلی دانت) مبارک ظاہر ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکلے اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔ ایک آدمی لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا

الْجَنَّةِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ سَلُوا عَنْ صِغَارِ ذُنُوبِهِ وَأَخِّرُوا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هُنَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اس کے صغیرہ گناہوں کے متعلق پوچھو اور بڑے گناہوں کو چھپا دو اس سے کہا جائیگا تو نے فلاں فلاں دن یہ عمل کیا حضور فرماتے ہیں پھر کہا جائے گا آج تیرے لئے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ عرض کرے گا اے رب! اس کے علاوہ بھی میں نے بہت سے عمل کئے ہیں راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا اس بات پر حضور ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے آخری دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا فَتُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُونَ وَيُطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اہل توحید کو جہنم میں عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان پر رحم کیا جائے گا اور انہیں نکال کر جنت کے دروازے پر ڈالا جائے گا حضور فرماتے ہیں جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے پس وہ اس طرح کھلیں گے جس طرح ندی نالوں کی مٹی میں درخت اگتے ہیں پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا جہنم سے نکالا جائے گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں جسے شک ہو وہ یہ حدیث پڑھے (الزجمہ) اللہ تعالیٰ ذرہ بھی ظلم نہیں فرماتا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ شَبِّي ابْنُ النَّحْوِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اسْتَغَاثَا صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور سے چلانے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان دونوں کو نکالو جب نکالے گئے تو پوچھا تمہاری چیخ و پکار کیوں بلند ہوئی؟ کہنے لگے ہم نے یہ اس لئے

طَابَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُضَعَّفُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ شُعْبَةَ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْا نَا عَوْفٌ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا يَقُوْلُ عَوْفٌ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَيَقُوْلُ أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكِلَا الْإِسْنَادَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا مَقَالٌ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَبُوْ رَجَاءٍ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيْعًا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ عَوْفٍ أَيْضًا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

بَابٌ

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ آخَرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يُؤْتَى بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهِ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنَ الْكِبَارِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ۔

بَابٌ

وقت گزرنا چاہیے کہ لوگ غفلت اختیار کرتے ہیں۔ مترجم (امام الدین) کہتا ہے اس حدیث کو یحییٰ بن عبیداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ ضعیف ہے۔

جہنم میں عورتوں کی کثرت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں غریبوں کو زیادہ دیکھا اور جہنم میں جھانکا تو عورتوں کو زیادہ پایا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو عورتوں کو زیادہ پایا اور جنت میں جھانکا تو زیادہ جلتی غریب لوگ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عوف نے متعدد واسطوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے دونوں سندوں میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا ہے، ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو عوف کے علاوہ بھی کچھ لوگوں نے یہ حدیث ابو رجاء کے واسطہ سے عمران بن حصین سے روایت کی ہے۔

کتنوں میں عذاب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے آگ کے دو انگارے ہوں گے جن سے دماغ کھولتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

جلتی اور جہنمی

تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْرُجُوهُمَا فَلَمَّا أُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ حِيَاؤُكُمَا مِنِّي فَكَانَا لَا يَعْلَمَانِ ذَلِكَ إِلَّا رَحِمَهُمَا قَالَ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَ فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُهُمَا فَيُلْقِي نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي لَا أَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا بِرَحْمَةِ اللَّهِ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ ضَعِيفٌ لِأَنَّهُ عَنْ رُشْدِينِ بْنِ سَعْدٍ وَرُشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ أَنْعُمَ وَهُوَ الْإِفْرِيقِيُّ وَالْإِفْرِيقِيُّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

کیا تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری رحمت تمہارے لئے ہے تم دونوں وہاں ہی جہنم میں جا ڈیرا جہاں تھے وہ دونوں جائیں گے یک اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو سرد اور سلامتی بنا دے گا دوسرا کھڑا رہے گا تو اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا اللہ تم اس سے فرمائے گا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا وہ عرض کریگا اے رب۔ مجھے امید ہے کہ تو نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تیرے لئے تیری امید (کا پھل) ہے پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں ہوں گے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے رشدین بن نعم افریقی سے روایت کرتا ہے اور وہ بھی علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ اسْمُهُ عِمْرَانُ ابْنُ تَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ مِلْحَانَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بعض لوگ جو جہنمی کہلاتے ہوں گے میری شفاعت سے نجات پائیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے، اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اسے ابن ملحان بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِالنَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا وَلَا الْجَنَّةَ نَامَ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور جنت کی طرح کی بھی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طالب سو رہا ہو (یعنی جہنم سے بچنے اور جنت کے حصول کے لئے جاگنا اور طاعت الٰہی میں

فل: شفاعت برحق ہے مگر اسلامیہ کا بھی عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب بندوں کے اس کی اجازت سے شفاعت فرمائیں گے شفاعت کی مکمل تحقیق و تفصیل کے لئے شفاعت کی حقیقت مصنفہ شیخ العلماء حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم اور تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی مولفہ علامہ فضل حق خیر آبادی مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور کا مطالعہ کیجئے (مترجم)

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں جنتی لوگ (نہ بتاؤں) ہر وہ کمزور اور (لوگوں کی نگاہوں میں) گرے ہوئے اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم کو سچی کر دیگا (پھر فرمایا) اور کیا تمہیں جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سرکش حرام خور اور متکبر شخص (جہنمی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْاِيْمَانِ

ابواب ایمان

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۹۹۔ مَا جَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

غیر مسلموں سے جہاد

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ وہ "لا الہ الا اللہ" کہہ لیں اور اگر کہہ لیں تو انہوں نے مجھ سے (مسلمانوں سے) اپنی جان و مال کو بچا لیا سوائے اسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے۔

فائدہ: یعنی اولیاء و مقربین اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اپنی قسم کو سچی کرتے ہیں اس کا سبب بیان کرتے ہوئے صاحب مجمع البحار فرماتے ہیں انکی عزت و اکرام اور حرمت کے پیش نظر ایسا ہوتا ہے اگرچہ لوگ انہیں حقیر سمجھتے ہوں۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکے دوستوں (اولیاء) کا بھی بڑا مقام و مرتبہ ہے یہی وجہ ہے کہ جس طرح امام ربانی مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ ہمیں اللہ کے سوا ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے ہر وقت ذلیل ہے العیاذ باللہ من ہذہ الکلمات الخبیثہ۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرماتا ہے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ (اور وہ اللہ کے نزدیک باوقار تھے) ۱۲ ✦

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ وَالنُّعْمَانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ خَطَأٌ وَقَدْ خُوْلِفَ عِمْرَانُ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ مَعْمَرٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس کا مال اور نفس مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے حقوق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر اس آدمی سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کریگا بیشک زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ کی قسم اگر مجھ سے ایک رسی بھی روکیں گے جو حضور کے زمانے میں دیتے رہے تو اس رکاوٹ پر میں ان سے جنگ کرونگا۔ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں قسم بخدا میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑائی کے لئے کھول دیا ہے۔ میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے عمران قطان نے یہ حدیث بواسطہ معمر از زہری از حضرت انس بن مالک، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ غلط ہے۔ عمران کی اس روایت میں ہے جو معمر سے لی ہے مخالفت کی گئی ہے۔

کافر طیبہ اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيْوَةُ الْحَرِيْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَيَأْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیں، ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نماز پڑھیں جب یہ کام کریں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہیں البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے حقوق

عَلَيْهِمَا وَهُمْ قَالُوا لَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ

باب ما جاء بني الإسلام على خمس

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيرِ بْنِ الْخُمُسِ التَّيْمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَسَعِيرُ بْنُ الْخُمُسِ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب ما جاء في وصف جبريل النبي صلى الله عليه وسلم الإيمان والإسلام

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا

وفرائض وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں، اس باب میں حضرت معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے یحییٰ بن ایوب کے واسطہ سے حضرت ابن عمرؓ سے جس کو ہم مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اسلام کی پانچ بنیادیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور خانہ کعبہ کا حج کرنا، اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔ سعیر بن خمس، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

ابوکریب نے ہم سے وکیع حنظلہ بن ابی سفیان جمحی اور عکرمہ بن خالد مخزومی حضرت ابن عمرؓ سے اس کے معنی مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایمان اور اسلام بزبان جبریلؑ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے سب سے پہلے تقدیر میں کلام کرنے والا شخص معبد جہنی ہے اس نے کہا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری مدینہ طیبہ گئے اور کہا کیا اچھا ہو کہ ہم کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس مسئلے کے بارے میں پوچھیں جو اس قوم نے پیدا کر رکھا ہے چنانچہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی آپ مسجد کے باہر تھے، میں اور میرے ساتھی نے آپ کو گھیر لیا میں نے کہا اے عبدالرحمٰن کے باپ! بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی تلاش کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور علم بروقت ہوتا ہے، حضرت ابن عمرؓ

مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّوْلِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْنِي مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ

نے فرمایا ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ جس بات کی قسم اٹھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو جب تک تقدیر کے اچھے برے پر ایمان نہ لائے قبول نہ ہوگا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ یک بہت سفید کپڑوں اور بہت زیادہ سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا۔ تو اس پر سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہی ہم اسے جانتے تھے جب وہ حضور صلعم کے پاس آ کر آپ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں آخرت کے دن اور ہر خیر و شر کے مقدر ہونے کی تصدیق کرنا پوچھا اسلام کیا ہے؟ حضور صلعم نے فرمایا گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمدؐ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے کہا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا ہو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں ہر بات میں اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے پھر اس نے پوچھا قیامت کب ہوگی؟ حضور صلعم نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے سوال کیا قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا لونڈی اپنے مالک کو جنے گی ننگے پاؤں اور ننگے جسم والے فقیروں اور بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کرتے دیکھو گے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں تین دن بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عمرؓ کیا تجھے معلوم ہے سائل کون تھا؟ وہ

نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ هٰذَا وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ احمد بن محمد نے بواسطہ ابن مبارک اور کہمس بن حسن اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت طلحہ بن عبداللہ انس بن مالک اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ حضرت عمرؓ بھی مرفوعاً مروی ہے لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں حضرت عمرؓ کا واسطہ ہے۔

باب ۳ مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ

فرائض کی ایمان کی طرف نسبت۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَيْضًا وَزَادَ فِيهِ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور (مضر قبیلہ کے راستے میں ہونے کی وجہ سے) حرام مہینوں کے سوا آپ کے پاس نہیں آسکتے پس آپ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جسے ہم سیکھ لیں اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی طرف بلائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی، اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مرفوع حدیث نقل کی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے بھی ابوجمرہ سے روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کیا تم جانتے ہو ایمان کیا ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

فائدہ: اس حدیث سے حضور صلعم کے علم کی بھی یہ دلیل فرمایا جاتا ہے کہ آپ کو ہر حکم کی ادائیگی کی نفی ہے یعنی اسکا کچھ تم سے زیادہ علم نہیں مقصد یہ ہے کہ اے جبرئیل یہاں لوگوں کا مجمع ہے اور قیامت کا علم سوال میں سے ہے یہ ڈانٹنے سے کہیں فاش کرتے ہو تجھ پر ہے کہ اللہ نے حضورؐ کو قیامت کا بھی علم دیا تفسیر صاوی و تفسیر ابوالسعود وغیرہ ملاحظہ ہو مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر مصنف حکیم الامت تھانوی عمدۃ الاحکام نعیمی گجراتی رحمہ اللہ (مترجم)

سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ وَالْأَشْرَافِ الْأَرْبَعَةِ مِثْلَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ وَكُنَّا نُرَى أَنْ نَرْجِعَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ بِحَدِيْثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ بْنُ وُلْدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِيْ صُفْرَةَ.

اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام جیسا کسی کو نہیں دیکھا مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی رحمہم اللہ قتیبہ فرماتے ہیں ہم بسا کرتے تھے کہ حضرت عباد بن عباد سے ہر روز دو حدیثیں سے کر واپس ہوں۔ عباد بن عباد، مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِسْتِكْمَالِ الْإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ

کامل ایمان

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِيْ قِلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَأَبُوْ قِلَابَةَ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابوقلابہ کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔ ابوقلابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دوسرے بھائی عبداللہ بن یزید کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے علاوہ روایات نقل کی ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے ابوقلابہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا اللہ کی قسم وہ عقل والے فقہاء میں سے تھے۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُرَيْرُ بْنُ مِسْعَرٍ الْأَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے عورتو! صدقہ کیا کرو، بیشک تم میں سے زیادہ جہنمی ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں؟ آپ نے فرمایا تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو، اور فرمایا میں نے تم سے زیادہ کم عقل اور کم دین والی عورتوں کو جو بڑے بڑے

لَكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينُهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

عقلمندوں اور مدبروں کی عقل پر غالب ہو جاتی ہیں نہیں دیکھا ایک عورت نے پوچھا ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقص حیض ہے کہ عورت تین تین چار چار دن نماز کے بغیر رہتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ کلمہ طیبہ پڑھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہیل بن ابی صالح نے واسطہ عبداللہ بن دینار اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان کے چوہتر دروازے ہیں" ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔

باب ۲۵ ماجاء الحیاء من الایمان

حیا ایمان کا حصہ ہے

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا آپ نے فرمایا حیا ایمان سے ہے۔ احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے

فِي نَحْوِ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

یہی نصیحت کر رہا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

باب ۲۰۶ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

تعظیم نماز

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ نَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ سے بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لئے آسان ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازے (طریقے) نہ بتلاؤں روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی ترجمہ ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں یعملون تک یہ آیت پڑھ کر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کا سردار ستون اور کوہان کی بلندی (چوٹی) نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! بتلائیے نبی کریم نے فرمایا تمام اعمال کا سردار اسلام ہے ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام وابستہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتایئے یا رسول اللہ! راوی فرماتے ہیں نبی کریم نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم نے فرمایا اے معاذ تجھے تیری ماں روئے لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل گھسیٹوں کے یہ گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی (گفتگو) کے سوا اور کیا ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْھَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰہُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ الْاٰیَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو بار بار مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ما جاء فی ترک الصلوٰۃ۔

ترک نماز

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا جَرِیْرٌ وَاَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر اور ایمان کے درمیان، فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ اَوِ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ سُفْیَانَ اِسْمُہٗ طَلْحَۃُ بْنُ نَافِعٍ۔

ہناد نے ابو معاویہ اسباط بن محمد اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی آپ نے فرمایا بندہ (مسلم) اور شرک یا (فرمایا) کفر کے درمیان امتیاز نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الزُّبَیْرِ اِسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمَّادٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ وَیُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ ح وَثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْہِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِیْقِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا (انکار کے ساتھ ترک کفر ہے محض ترک کفر نہیں۔ مترجم) اس باب میں حضرت

أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ وَفِي الْبَاب عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ۔

انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔

باب ۲۰۸

ایمان کی لذت

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جس میں بھی یہ باتیں ہوں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا، جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں کسی سے محض اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے محبت کی جائے اور کفر میں دوبارہ لوٹنا ناپسند ہو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی جیسا کہ اسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ نے بھی اسے بواسطہ حضرت انس بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۲۰۹ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی (کامل) ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چور (کامل) ایمان کی

لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الشَّارِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا خُرُوجٌ عَنِ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَفِي ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ أَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا كَفَّرَ أَحَدًا بِالزِّنَا وَ

حالت میں چوری نہیں کرتا لیکن توبہ پیش کی جانے والی چیز ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، عائشہ، عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی مذکورہ روایات مذکور ہیں، حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے ایمان نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے جب وہ اس حرکت سے فارغ ہوتا ہے، ایمان لوٹ آتا ہے۔ ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں وہ اس وقت ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آجاتا ہے۔ متعدد طرق سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا جو آدمی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے پھر اس پر حد قائم کی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جس نے یہ گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو روز قیامت اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب، عبادہ بن صامت اور خریم بن فاتک رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر حد لازم ہوئی، اور اسے جلد ہی دنیا میں سزا دے دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں زیادہ عذاب دے اور جو حد کو پہنچا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو معاف فرمانے کے بعد لوٹائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے یہ علماء کا قول ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے چوری، زنا اور شراب پینے والے کو کافر کہا ہو ان کو حلال

السَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ

لکھتے ہیں کافر ہے اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور کامل مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے خون اور مال مامون رہیں" ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں" یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت سے صحیح غریب ہے اس باب میں حضرت جابر، ابو موسیٰ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا

اسلام کی ابتداء و انتہا غربیوں سے ہے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى يَوْمَئِذٍ لِلْغُرَبَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا اور عنقریب غریبوں ہی کی طرف لوٹے (کردہ) جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا پس خوشخبری ہے اجنبیوں کی اس باب میں حضرت سعد ابن عمر، جابر، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا اَصَحُّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ اَبُو الْاَحْوَصِ اِسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصٌ.

۵۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْبَاَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ اَبِيْ اُوَيْسٍ اَبِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ بْنِ عَوْفِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ بِالْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ وَمِنْ سُنَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

۵۲۷ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ.

۵۲۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سُهَيْلٍ هُوَ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاسْمُ اَبِيْهِ مَالِكٌ

سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم اسے بواسطہ حفص بن غیاث، اعمش کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت میں وہ متفرد ہیں ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اس حدیث میں یہ متفرد ہیں۔

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔ لہ دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ دین غریبوں سے شروع ہوا اور انہی کی طرف لوٹے گا پس غربا کے لیے خوشخبری ہے جو میرے بعد میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے یہ حدیث حسن ہے۔

منافق کی علامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدے کی خلاف ورزی کرے اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ یہ حدیث علاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوسہیل بن مالک نے بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً حدیث روایت کی۔ ابوسہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خوالانی

بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ الْأَصْبَحِيُّ.

۵۲۹. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ فِي الْعَهْدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. عَلِيُّ بْنُ عَبْدٍ الْمَدِينِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو النُّعْمَانِ مَجْهُولٌ وَأَبُو وَقَّاصٍ مَجْهُولٌ.

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ فِي سِبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

۵۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو الْوَاسِطِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اصحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے اور اگر ان میں سے ایک پائی جائے تو منافقت کی ایک خصلت پائی گئی جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے جب بات کرے جھوٹ بولے۔ وعدے کرے تو پورا نہ کرے۔ جھگڑے تو گالی دے اور معاہدہ کرے تو خلاف ورزی کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک اس سے عملی نفاق مراد ہے جھٹلانے والا نفاق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تھا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کچھ ایسا ہی مروی ہے۔ حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، اعمش اور عبداللہ بن مرہ اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو مگر وہ کسی وجہ سے پورا نہ کرسکے اس پر کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں علی بن عبدالمدینی ثقہ ہیں ابو نعمان اور ابو وقاص مجہول الحال ہیں۔

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

اس باب میں حضرت سعد اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی طرح سے مروی ہے۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۲۱۳ مَا جَاءَ فِي مَنْ رَمَى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

کسی مسلمان کو کافر کہنا

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں، مومن پر لعن طعن کرنے والا قاتل کی طرح ہے، جس نے کسی مومن کو کافر کہا وہ اس کے قاتل ہی کی طرح ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خود کشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دے گا اس باب میں حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک اس کا مستحق ہوتا ہے۔

باب ۲۱۴ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

کلمہ اسلام پر مرنا

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

صنابحی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے میں رو پڑا تو فرمانے لگے ٹھہرو کیوں روتے ہو

إِنَّهُ قَالَ مَحَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ لَئِنْ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَإِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَإِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ قَدْ أُحِيطَ بِمَنْطِقِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالصُّنَابِحِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُسَيْلَةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَبْلَ نُزُولِ الْفَرَائِضِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَوَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَإِنْ عُذِّبُوا فِي النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ فِي عَبْدِ هَذَا وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا

اللہ کی قسم اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو تمہارے لیے گواہی دوں گا اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا۔ اور اگر ہو سکا تو تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا اللہ کی قسم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث رہ گئی ہے آج تم سے بیان کرتا ہوں اس وقت میرا نفس گھیر لیا گیا ہے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے گواہی دی کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، جابر، ابن عمر اللہ زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صنابحی سے ابو عبداللہ عبدالرحمان بن عسیلہ مراد ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ منقول ہے کہ حضرت زہری سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ "جس نے کلمہ توحید پڑھا جنت میں داخل ہوا" انہوں نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام میں فرائض اور امر و نہی کے نزول سے پہلے تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل ہوں گے اگرچہ انہیں گناہوں کے سبب جہنم میں عذاب دیا جائے لیکن وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن مسعود، ابوذر، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل توحید (جنہیں اقرار رسالت بھی ہوا) کی ایک جماعت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور متعدد تابعین سے آیت کریمہ (ترجمہ) "کافر چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان

76

مُسْلِمِيْنَ قَالُوْا اِذَا اُخْرِجَ اَهْلُ التَّوْحِيْدِ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُوا الْجَنَّةَ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْ ثُمَّ الْخَيْبَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً اِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ حَرَمِيِّ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَالْبِطَاقَةُ بِنَحْوِهٖ

بَابُ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَزَلْ بَنُوْ

ہوتے" کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب اہل توحید کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کافر چاہیں گے کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے، پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا نہیں پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا نہیں پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا" پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "میزان کے پاس حاضر ہو جا" وہ کہے گا "یا اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس امت کا بٹ جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی اکہتر (۷۱) یا بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور عیسائی بھی اسی طرح۔ لیکن میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم

عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہو جائے گی۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ الْإِفْرِيْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کریں گے۔ بنی اسرائیل تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں گے (یعنی اہل سنت وجماعت) یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ أَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا پھر ان پر اپنا نور ڈالا جس پر وہ روشنی پڑ گئی ہدایت پا گیا اور جس پر نہ پڑی گمراہ رہا اور میں اسی لیے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہو گیا یہ حدیث حسن ہے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

جو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بلا شرکت غیرے اس کی عبادت کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کریں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "کہ حق ہے، وہ ان کو عذاب نہ دے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَالْاَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوْا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور یہ خوشخبری دی کہ جو شخص کو اس طرح موت آئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ علم

بَابُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِي الدِّيْنِ۔

بھلائی اور دین کی سمجھ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ

وسلم قال من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وفی الباب عن عمر وابی ھریرۃ ومعاویۃ ھذا حدیث حسن صحیح۔

فرمایا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۹ فضل طلب العلم۔

طلب علم کی فضیلت

۵۴۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو اسامۃ عن الاعمش عن بکر صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ۔ ھذا حدیث حسن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۴۴۔ حدثنا نصر بن علی نا خالد بن یزید العتکی عن ابی جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع ھذا حدیث حسن غریب ورواہ بعضھم فلم یرفعہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض محدثین نے اس کو غیر مرفوع روایت کہا ہے۔

۵۴۵۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی نا محمد بن المعلی نا زیاد بن خیثمۃ عن ابی داود عن عبد اللہ بن سخبرۃ عن سخبرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی ھذا حدیث ضعیف الاسناد وابو داود اسمہ نفیع الاعمی یضعف فی الحدیث ولا یعرف لعبد اللہ بن سخبرۃ غیر شیء ولا لابیہ۔

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم تلاش کیا تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہے، اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو داؤد کا نام نفیع اعمی ہے یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے لیے کچھ زیادہ روایات ثابت نہیں ہیں۔

باب ۲۰ ما جاء فی کتمان العلم

علم کا چھپانا۔

۵۴۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا عبد اللہ بن نمیر عن عمارۃ بن زاذان عن علی بن الحکم عن عطاء عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عِنْدَهُ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

چھپا لیا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

بَابُ ۳۰ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِيصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت

۵۴۷. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَعْبَدٍ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ أَمْرُهُ يَزْدَادُ عِنْدَنَا عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتَّى مَاتَ وَأَبُو هَارُونَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ

حضرت ابو ہارون کہتے ہیں ہم ابو سعید کے پاس آتے تو وہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تمہیں بیان کروں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ اطراف عالم سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی وصیت کرو۔ علی بن عبداللہ (مدینی بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں ابن عون ہمیشہ ابو ہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ابو ہارون کا انتقال ہو گیا۔ ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

۵۴۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ الدِّينَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَآنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مشرق کے کچھ لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں بھلائی کی نصیحت کرو۔ ابو ہارون کہتے ہیں حضرت ابو سعید جب ہمیں دیکھتے تو فرماتے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت مبارک ہو اس حدیث کو ہم صرف ابو ہارون عبدی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي ذِهَابِ الْعِلْمِ

علم کا اٹھ جانا

۵۴۹. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا.

فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے۔ وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور زیاد بن لبید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما (دونوں) سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بَصَرُهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ جس کے بعد لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر بھی قادر نہ ہوں گے زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے کس طرح چھینا جائے گا حالانکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اللہ کی قسم! ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیاد! تجھے تیری ماں روئے میں تجھے فقہائے مدینہ سے سمجھتا تھا۔ یہ تورات اور انجیل، یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے پھر انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں میں نے عبادہ بن صامت سے ملاقات کی تو کہا کیا آپ نے نہیں سنا آپ کے بھائی ابوالدرداء کیا کہتے ہیں۔ میں نے انہیں حضرت ابوالدرداء کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا ابوالدرداء نے سچ کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ پہلا علم جو لوگوں سے اٹھ جائے گا خشوع ہے۔

حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرُبَّمَا وَهِمَ أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ فِيهِ غَيْرُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوُ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۲ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

۵۵۱، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِسْحَقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ نَبَّأَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ عِنْدَهُمْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۵۵۲، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۲۳ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

۵۵۳، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ

عنقریب تو جامع مسجد میں داخل ہوگا تو تجھے کوئی شخص بھی خشوع و خضوع والا نظر نہیں آئے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی ہمیں معلوم نہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہو معاویہ بن صالح سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے بعض علماء نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ عن حضرت عمرو بن مالک سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔

علم کو ذریعہ معاش بنانا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی اس لیے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا بے وقوف لوگوں سے بحث و جھگڑا اور اس (علم) کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس طریق سے جانتے ہیں اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔

تبلیغ کرنا۔

عبدالرحمٰن بن ابان ابن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت کو بخار کے وقت مروان کے پاس سے لے چلے ہم نے کہا ان کو اس وقت کچھ پوچھنے کے لیے بلایا گیا ہوگا۔ ہم نے انہیں کر پوچھا تو

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ فَمَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۵۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَ

انہوں نے فرمایا ہاں اس (مروان) نے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے فقیہ اپنے سے کامل فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ اور بہت سے مسئلہ جاننے والے خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جبیر بن مطعم، ابودرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے دوسروں تک، اسے ہی پہنچایا جیسے سنا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جن تک سند پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر، سعید بن زید، عبداللہ بن عمر، انس، جابر

الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدٍ وَ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَغَيْرِهِمْ وَعُتْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُغِيرَةِ وَ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ وَكِيعٌ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا يَكْذِبُ رَبِيعُ ابْنُ خَرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ مَرَّتَيْنِ.

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن عباس، ابو سعید، عمرو بن عبسہ، عقبہ بن عامر، معاویہ، بریدہ، ابو موسیٰ، ابو امامہ، عبداللہ بن عمر، مغیرہ، اور اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں منصور بن معتمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں، اور وکیع فرماتے ہیں ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا راوی کہتے ہیں میرے خیال میں آپ نے فرمایا "قصداً" تو اس کو اپنا گھر جہنم میں بنانا چاہیئے۔ یہ حدیث اس طریق سے حضرت زہری کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ دیگر طریق سے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ

وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَصَحَّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبَا مُحَمَّدٍ عَنْ حَدِيثٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ قُلْتُ لَهُ مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَعْلَمُ إِنْ إِسْنَادَهُ خَطَأٌ أَيَكُونُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيثًا مُرْسَلًا كَانَ سَنَدُهُ بَعْضُهُمْ أَوْ كَتَبَ إِسْنَادًا يَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيثًا وَلَا يَعْرِفُ يَذْهَبُ الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا وَقَدْ تَخَافُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت محدثین کے نزدیک اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان جب کہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے" تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے جو ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ حدیث مسند بیان کی ہے بعض نے مرسل بیان کیا یا مسند الف دی؟ انہوں نے فرمایا "نہیں" کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل نہیں تو بعید نہیں ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق ہو جائے۔

باب ما نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں۔

۵۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَسَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَلَى الْإِرْسَالِ إِذَا بَيَّنَ حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

حضرت عبداللہ بن ابی رافع اپنے والد حضرت ابورافع سے بیان کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں اسے مرفوع بیان کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ایسے آدمی کو ہرگز نہ پاؤں جس کے پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا ہم نے صرف اسی کی پیروی کی جسے اللہ کی کتاب میں پایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ سفیان اور ابن منکدر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ سالم ابونضر نے بواسطہ عبیداللہ بن ابورافع حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابن عیینہ اس حدیث کو

مِنْ حَدِيْثِ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ وَاِذَا جَمَعَهُمَا رَوٰى وَهٰكَذَا اَبُوْ نَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُهٗ اَسْلَمُ.

عبید بن عمیر سے بیان کرتے وقت فرق واضح کر دیتے اور جب دونوں (ابن منکدر اور سالم ابونضر) سے بیان کرتے تو اسی طرح (مذکور بالا کی طرح) بیان کرتے۔ ابونافع (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) ہیں ان کا نام اسلم ہے۔

۵۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ف۔

باب ما جاء في كراهية كتابة العلم

حدیث لکھنے کی ممانعت

۵۹۱. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَرَوَاهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے مروی ہے ہشام نے بھی اسے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے

باب ما جاء في الرخصة فيه

حدیث لکھنے کی اجازت

۵۹۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے اور آپ سے حدیث سنتے اسے پسند کرتے لیکن یاد

ف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت خداوندی سے نتیجہ انکار حدیث کی خبری اور سنت کی تشریعی حیثیت واضح کرتے ہوئے امت کو اس فتنہ سے بچنے کی تلقین فرمائی خود قرآن پاک جسے منکرین حدیث ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں جا بجا حکم دیتا ہے اعلان فرماتا ہے "جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ" (سورۃ حشر پ ۲۸) حجیت حدیث کے بارے میں عصر حاضر کے نامور محقق علامہ سید احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف "حجیت حدیث" کا مطالعہ مفید ہے۔ (مترجم)

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَسَكَا ابْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ وَالْخَطِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَائِمِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

نہ رکھ سکتے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں جسے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو" اور آپ نے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند قائم نہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا فرماتے ہیں خلیل بن مرہ منکر حدیث ہے۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا (حضرت ابوہریرہ نے حدیث میں لمبا واقعہ ذکر کیا) پھر ایک شخص ابوشاہ نے کہا "یا رسول اللہ! مجھے لکھ دیجئے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا "ابوشاہ کو لکھ دو" اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان نے یحیی بن ابی کثیر سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کوئی بھی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ روایت کرنے والا نہیں اور وہ (عبداللہ بن عمرو) لکھ لیا کرتے تھے جبکہ میں نہیں لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سنو کر اگرچہ دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ ابوعاصم اوزاعی، حسان بن عطیہ اور ابوکبشہ سلولی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

نیکی میں راہ نمائی کرنے والا نیکی کرنیوالے کی طرح ہے۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ کے پاس سواری کا جانور نہ تھا آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس شخص نے اسے جانور دے دیا۔ سائل نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی تو آپ نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابومسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَحْمِلَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتِ فُلَانًا

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سواری مانگی اور عرض کیا میری سواری کا جانور تک رہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ گیا تو اس نے اسے سواری کا جانور دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَسْعُودٍ الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والے کے لیے اسی طرح ثواب ہے جس طرح نیکی کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ نے "فاعلہ" فرمایا یا "عاملہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومسعود شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابومسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ وَسُئِلَ آخَرُ عِنْدَهُ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ.

حسن بن خلال نے ہم سے عبداللہ بن نمیر، اعمش اور ابوعمرو شیبانی، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع روایت نقل کی اس میں مسئل اور سئل کے الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ خَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا وَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَيُكْنَى أَبَا بُرْدَةَ هُوَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرکے ثواب حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کراتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے بُرید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے بُرید جن کی کنیت ابوبردہ ہے وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ خَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ بِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی ظلم سے قتل کیا جائے اس کے خون کا ایک حصہ آدم کے بیٹے پر ہوتا ہے اس لیے کہ سب سے پہلے اسی نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبدالرزاق نے "اَسَنَّ" کی جگہ "سَنَّ" کا لفظ ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتُّبِعَ

ہدایت کی طرف بلانا

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

جُعْفِيٌّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس طریقے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس بدعملی کی ترکیب پر چلنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی یہ حدیث ۲

۵۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لیے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوعاً حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ کے دونوں صاحبزادے حضرت منذر اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

باب الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ۔

سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا

۵۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لرز گئے ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے

يَبْلُغَ وَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ وَوَجَبَتْ مِنْهَا الْعُقُوبَةُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَ اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

یارسول! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بیشک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا تو شریعت کے خلاف نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے سنت کو دانتوں سے (مضبوط) پکڑلو یہ حدیث حسن صحیح ہے ثور بن یزید نے بواسطہ خالد بن معدان، عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. ثَوْرٌ هُوَ

حسن بن علی خلال اور دوسرے راوی فرماتے ہیں ہم سے ابوعاصم نے بواسطہ ثور بن یزید، خالد بن معدان اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی عرباض بن ساریہ کی کنیت ابونجیح ہے۔ حجر بن حجر کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۵، ۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ

کثیر بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث سے فرمایا "جان لو" عرض کیا "یارسول اللہ کیا جانوں؟" آپ نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ اور جس نے کسی برائی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے

مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا هُوَ مِصِّيصِيٌّ شَامِيٌّ وَكَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ۔

۲۶۷۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَى سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّانِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ يُضَعَّفُ وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ الَّذِي يُرْوَى عَنْهُ غَيْرُ هٰذَا سَمِعْتُ هُدْبَةَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ شُعْبَةُ مَا سَمِعْتُ مِنْ قَتَادَةَ وَكَانَ يَرَى حَمَّادًا لَا يَعْرِفُ حَدِيثَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ رِوَايَةً إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَدْ رَوَى حَمَّادُ الْبَصْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَلَا غَيْرَهُ وَمَاتَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَهُ بِسَنَتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ۔

بَابٌ فِي الِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں یہ ہے بجز اس کے کہ ان کے عذاب میں کچھ کمی ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہیں اور کثیر بن عبداللہ، عمرو بن عوف مزنی کے صاحبزادے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں کھوٹ نہ ہو پھر فرمایا اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا میرے ساتھ جنت میں ہوگا اس حدیث میں طویل قصہ ہے اور یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبداللہ انصاری اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔ علی بن زید ہے ہیں البتہ بعض اوقات یہ ان احادیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں جبکہ دوسرے حضرات موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابوالولید موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابوالولید سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم سے علی بن زید نے بیان کیا ہمیں حضرت انس سے سعید بن مسیب کی سند سے طویل روایت معلوم ہے عبدالصمد نے یہ حدیث بواسطہ علی بن زید حضرت انس سے روایت کی ہے لیکن اس میں حضرت سعید بن مسیب کا واسطہ مذکور نہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے بواسطہ سعید بن مسیب حضرت انس کی روایت کو نہ پہچانا حضرت انس بن مالک ۹۳ھ میں فوت ہوئے جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا

منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں تم مجھے چھوڑ دو اور جب میں تم سے کچھ بیان کروں اسے مجھ سے لے لو بے شک تم سے پہلے لوگ انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے ایک عالم

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِرِوَايَةٍ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا ابْنُ عَالِمِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ علم میں اونٹوں کی سینہ کوبی کریں گے (تیزی سے جائیں گے) لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ سے منقول ہے کہ یہ عالم، حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ ہیں اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عالم عمری زاہد ہیں اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں عبدالرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انس رحمہ اللہ علیہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقِيهِ عَلَى الْعَابِدِ

عبادت پر فقہ کی فضیلت۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ

قیس بن کثیر فرماتے ہیں مدینہ شریف کا ایک آدمی

نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِيْ قَالَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ جَمِيْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ خِدَاشٍ.

۵۸۱ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَنِيْ أَوَّلَهٗ آخِرُهٗ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا آپ نے فرمایا "اے بھائی! کیسے آنا ہوا؟" اس نے عرض کیا میں ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ وہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابو درداء نے پوچھا کسی ضرورت کے لیے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا "نہیں" آپ نے فرمایا تجارت کے پیش نظر تو نہیں آئے؟ عرض کیا "نہیں" فرمایا تو صرف اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو کوئی طلب علم میں کوئی راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔ فرشتے طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسا چودھویں کا چاند ستاروں سے افضل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا۔ امام دارمی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں محمود بن خداش نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ عاصم بن رجاء نے ایک دوسری سند سے بھی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ اور یہ محمود بن خداش کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے۔

یزید بن سلمہ جعفی سے مروی ہے کہ یزید بن سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث سماعت کرتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں پچھلی حدیثوں کے باعث میں پہلی حدیثیں بھلا نہ دوں لہٰذا آپ کوئی جامع کلمہ بتائیں آپ نے فرمایا "جو کچھ جانتے

قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيمَا تَحْكُمُ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ هُوَ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَلَمْ يُدْرِكْ يَعْنِي ابْنُ أَشْوَعَ يَزِيدَ بْنَ سَلَمَةَ وَابْنُ أَشْوَعَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ.

جو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے اور انہوں نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا خَلَفُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ أَيُّوبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَرْوِي عَنْهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ هُوَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف خلف بن ایوب عامری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن علاء کے سوا کسی اور نے اس سے روایت نہیں کیا اور اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَعْلَى نَا سَلَمَةُ بْنُ سَعْدَوَيْهِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْلٍ نَا أَبُو سَيَّارٍ أَوْ عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوَاتِ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عابد پر عالم کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی، اس شخص کے لیے رحمت مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے سنا کہ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں عالم باعمل جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے آسمانی سلطنتوں میں اسے "کبیر" کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ خَلَفٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي وَهْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

مومن، بھلائی سننے سے ہرگز سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ (اس کے سبب) جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِكْمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَخْزُومِيُّ مُضَعَّفٌ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کی بات، مومن کی گمشدہ میراث جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْاِسْتِيذَانِ وَالْآدَابِ — استیذان اور آداب کے ابواب

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام کو پھیلانا

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ایمان کے بغیر جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور جب تک باہمی محبت نہ ہو (کامل) مومن نہیں کہلا سکتے۔ تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ وہ بات آپس میں سلام کو عام کرنا ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن سلام

وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

شریح بن ہانی بواسطہ والد، عبداللہ بن محمود، براء انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ السَّلَامِ

فضیلتِ سلام

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَهَنِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "(نیکیاں) دس"۔ دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" آپ نے فرمایا "بیس نیکیاں"۔ پھر تیسرا آدمی آیا اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تیس (نیکیاں)" یہ حدیث اس طریق یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، علی اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَنَّ الْاِسْتِيْذَانَ ثَلَاثٌ

اجازت تین بار مانگنا ہے

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ حَتّٰى يُبْكَى عَلَيْهِ فَلَمَّا حَاذَاهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَأْتِيَنَّ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا "السلام علیکم کیا میں آسکتا ہوں؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک" حضرت ابوموسیٰ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا السلام علیکم کیا اندر آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "دو" حضرت ابوموسیٰ نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا "السلام علیکم کیا اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تین" حضرت ابوموسیٰ واپس چلے گئے تو حضرت عمر نے دربان سے پوچھا "انہوں نے کیا کہا؟" اس نے عرض کی واپس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا انہیں بلاؤ۔ جب آگئے تو فرمایا آپ نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَضْرِبُوْنَ بِهٖ وَجْهَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَمْ تَقُمْ مَعَنَا اِلَيْهِ فَقُمْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا اَوِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَانَا شَرِيْكٌ قَالَ فَاَتَى عُمَرَ فَاَخْبَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ مَا كُنْتَ عَلِمْتَ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْجُوَيْرِيَةُ اِسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْمُنْذِرُ وَاِسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطْعَةَ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا اَبُوْ زُمَيْلٍ نَا اِبْنُ عَبَّاسٍ نَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاُذِنَ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اِسْمُهٗ سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ وَاِنَّمَا اَنْكَرَ عُمَّا حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى حَيْثُ زَعَمَ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاِذَا فَارْجِعْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاُذِنَ لَهٗ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هٰذَا الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ۔

نے عرض کیا یہ سنت ہے؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سنت ہے؟ خدا کی قسم! یا تو اس پر گواہ لاؤ یا میں تم پر سختی کروں گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ہم تمام انصاری تھے۔ آپ نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم حدیث رسول کو لوگوں سے زیادہ نہیں جانتے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا "اجازت تین مرتبہ مانگنا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ہے ورنہ واپس چلے جاؤ"۔ اس پر لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذاق کرنے لگے۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں میں نے سر اٹھا کر کہا اس کے متعلق آپ کو کیا حادثہ پیش آیا میں بھی آپ کے ساتھ (اس حدیث میں) شریک ہوں" پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ اس باب میں حضرت علی اور سعد کی لونڈی ام طارق سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جویری کا نام سعید بن ایاس ہے اور ان کی کنیت ابو مسعود ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ کی روایت کا اس لیے انکار فرمایا کہ ان کو اس کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ آپ نے خود سے تین مرتبہ اجازت مانگی تو دے دی گئی لیکن آپ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ حضور نے فرمایا تین مرتبہ اجازت مانگو ملے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ۔

بَابُ ۲۳۹ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

سلام کا جواب کیسے دیا جائے۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَصَحُّ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُنْذِرٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ نَبَّأَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْمَسْرُوْقِيُّ عَنْ أَبِيْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيِّ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک" جاؤ اور پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نماز نہیں پڑھی"۔ بعدازاں انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر، سعید مقبری سے روایت کی۔ یحییٰ بن سعید کی روایت اصح ہے۔

سلام پہنچانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں ام المومنین نے فرمایا "علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اس باب میں نبو سلیم کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بھی بواسطہ ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! جب دو آدمی باہم ملاقات کریں تو ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ آپ نے فرمایا پہلے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوامامہ راوی کا

مُحَمَّدٌ اَبُوْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِيُّ فِيْ مُقَابِلِ الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ ابْنَهٗ مُحَمَّدَ ابْنَ يَزِيْدَ رَوٰى عَنْهُ مَنَاكِيْرَ

باب ۲۳ ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السلام

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَرَوٰى ابْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

باب ۲۴ ماجاء فی التسلیم علی الصبیان

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ شِهَابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

باب ۲۵ ماجاء فی التسلیم علی النساء

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنْبَاَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناکیر الحدیث ہے البتہ اس کے بیٹے نے اس سے کچھ منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔

سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے غیر مرفوعاً بیان کی ہے۔

بچوں کو سلام کہنا۔

حضرت سیار فرماتے ہیں میں ثابت بنانی کے ہمراہ جارہا تھا آپ کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو سلام کیا اور فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا جب آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کئی لوگوں نے حضرت ثابت سے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی متعدد طریق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

عورتوں کو سلام کہنا

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے سلام کے ساتھ ہاتھ مبارک ہلایا"

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ حَدَّثَنَا بِنْتُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيثِ وَقَوَّى أَمْرَهُ وَقَالَ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيهِ وَإِنْ حَرْفُ نَشْرٍ وَذَكَرَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا تَرَكُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ النَّضْرُ تَرَكُوهُ أَيْ طَعَنُوا فِيهِ۔

عبدالحمید (راوی) نے ہاتھ سے اشارہ کیا (الدر بتایا) یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بواسطہ عبدالحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت میں کچھ حرج نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ شہر بن حوشب، حدیث میں اچھا اور قوی ہے۔ ابن عون نے اس کے بارے میں کلام کیا پھر خود ہی بواسطہ ہلال بن ابی زینب اسے روایت نقل کی۔ ہم سے ابوداؤد نے بواسطہ نضر بن شمیل، ابن عون سے نقل کیا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ ابوداؤد نضر کا قول نقل کرتے ہیں کہ چھوڑنے سے مراد طعن کرنا ہے۔

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۳۴ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

پہلے سلام پھر گفتگو

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ نَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدَعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام، گفتگو سے پہلے ہے۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی کو کھانے پر نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں عنبسہ بن عبدالرحمٰن حدیث میں ضعیف اور

فِيهِ مَقَالٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

ناقابل اعتبار ہے محمد بن ذاذان منکر حدیث ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود نصاریٰ کو سلام کہنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک راستے میں ملے تو اسے تنگ جانب چلنے پر مجبور کردو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں یہودیوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا "السام علیک" (تم پر موت ہو۔ معاذ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم" (تم پر بھی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا تم پر موت اور لعنت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ ام المومنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا! حضور نے فرمایا میں نے ان کا جواب (علیکم سے) دے دیا۔ اس باب میں حضرت ابوبصرہ غفاری، ابن عمر، انس اور ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہم سے

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

مسلم وغیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان اور یہودی ملے جلے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۳۱ مَاجَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

سوار پیادہ کو سلام کرے

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا رَوْحٌ نَا عَبَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ زَادَهُ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ إِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ ابن مثنی نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن شبل، فضالہ بن عبید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے ایوب سختیانی یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا کہ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا ابْنُ شُبْرُمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْهَيْثَمِ الْعَوَّلِيُّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ۔

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادہ کو چلنے والا کھڑے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹے بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے، زیادہ کو سلام کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو سلام

أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اٹھتے وقت پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے کی بنسبت زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ حدیث حسن ہے ابن عجلان سے بھی یہ حدیث بواسطہ سعید مقبری ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

بَابُ ٢٥ الْإِسْتِئْذَانِ إِنْ كُلِّمَ الْبَيْتَ

گھر کے سامنے اجازت مانگنا

۲۷۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرَ بَيْتٍ فَدَخَلَ بَصَرُهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرَتْ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرُ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَالْخَطِيئَةُ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَهِيعَةَ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اجازت ملنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا تو وہ اس حد کو پہنچا جو اس کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیرت نہ کھاتا اور اگر کوئی بے پردہ دروازے کے سامنے سے گزرے اور گھر کی طرف اس کی نظر پڑ جائے تو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں کا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ ٢٥٢ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا۔

۲۷۰۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتٍ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ کو جھانکا آپ نے تیر کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرۂ مبارک کے سوراخ سے جھانکا آپ کے

عَنْ جَدِّهِ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى أَوْ قَرْنٌ يَعْنِدُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس سے تیری آنکھ پھوڑ دیتا نظر سے بچاؤ کے لیے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۵۳ التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْإِسْتِئْذَانِ

پہلے سلام پھر اجازت

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا وَكِيعٌ وَعَبَّادٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضِغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْنِسْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ أَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ هٰذَا۔

حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں صفوان بن امیہ نے مجھے دودھ، چھوٹی ککڑیاں اور کچھ بچی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ اس وقت بالائی وادی میں تشریف رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر اندر داخل ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور کہو "السلام علیکم کیا میں آسکتا ہوں؟" یہ واقعہ حضرت صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ عمرو کہتے ہیں مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بتائی لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا "کون ہے؟" میں نے عرض کیا "میں ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں، میں" گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۵۴ ماجاء فی کراھیۃ طروق الرجل اھلہ لیلا۔

سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے

۶۱۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا سفیان بن عیینۃ عن الاسود بن قیس عن نبیح العنزی عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھاھم ان یطرقوا النساء لیلا وفی الباب عن انس وابن عمر وابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھاھم ان یطرقوا النساء لیلا قال فطرق رجلان بعد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد کل واحد منھما مع امرأتہ رجلا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اسکے بعد سفر سے رات کے وقت تو ہر ایک اپنی عورت کے پاس دوسرے

باب ۲۵۵ ماجاء فی تحریب الکتاب

خط کو گدلا نہ کرنا

۶۱۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابان عن حماد عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترب فانہ انجح للحاجۃ ھذا حدیث منکر لا نعرفہ الا من حدیث ابی الزبیر الامن ھذا الوجہ وحماد ھو ابن عمرو النصیبی وھو ضعیف فی الحدیث۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے خاک آلود کر دے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے ابوالزبیر سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حماد سے مراد ابن عمرو نصیبی ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے

باب ۲۵۶

کان پر قلم رکھنا

۶۱۲۔ حدثنا قتیبۃ نا عبد اللہ بن المبارک عن عنبسۃ عن محمد بن زاذان عن ابن سعد عن زید بن ثابت قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیناران یدیہ کاتبۃ فیمنہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وھو اسنادہ ضعیف محمد بن زاذان الد عنبسہ بن عبد الرحمان

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم اپنے کان پر رکھو اس سے مضمون زیادہ یاد آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور یہ ضعیف ہے محمد بن زاذان الد عنبسہ بن عبد الرحمان

وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُضَعَّفَانِ.

بَابُ ۲۴ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

۲۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ.

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِينَ

۲۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ۲۶ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ

۲۷۱۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا

دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔

سریانی زبان کی تعلیم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میرے لیے یہودیوں کی کتاب سے چند کلمات سیکھو اور فرمایا واللہ کی قسم مجھے یہودیوں پر اپنے خط کے بارے میں کچھ بھروسہ نہیں۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے نصف مہینے کے اندر اندر سیکھ لیا اس کے بعد جب آپ نے یہود کی طرف لکھنا ہوتا تو میں ہی لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں ہی پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زید بن ثابت سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اعمش نے بھی اسے ابواسحاق ثابت بن عبید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

مشرکین سے خط و کتابت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر و سرکش کو خط لکھ کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس کی نماز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مشرکین کو خط کیسا لکھا جائے

حضرت ابوسفیان بن حرب کہتے ہیں میں قریش کی اس جماعت میں تھا جو تجارت کی غرض سے شام گئی ہوئی تھی کہ ہرقل نے مجھے بلا بھیجا یہ سب لوگ اس کے پاس گئے راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ

78

ثُمَّانًا بِالْتَّاءِ فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِهِ فِي كَفِّهِ هٰذَا حَدِيثٌ

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَايَ قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَتَعَرَّضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى بَابِهِ فَإِذَا لَاشَةُ أَحْكَمَتْ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَوْا هٰذَا الرَّجُلَ لَنَا فَنَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کا نام مبارک لکھوا کر پڑھا اس میں لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے، اللہ کے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے بڑے بادشاہ ہرقل کی طرف۔ ہدایت کے پیروکار پر سلام ہو۔ امابعد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

خط پر مہر لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عجم والوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا یارسول اللہ عجمی لوگ مہر کے بغیر خط کو قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوالی حضرت انس فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور کے ہاتھ پر اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

سلام کا طریقہ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرے دو ساتھی مدینہ شریف آئے بھوک کی وجہ سے ہماری آنکھیں اندر کو جا چکی تھیں ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام کے سامنے پیش کرتے لیکن ہمیں کوئی بھی قبول نہ کرتا چنانچہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں گھر لے آئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ ہم ان کا دودھ دوہتے اللہ ہر ایک اپنے حصے کا دودھ پی لیتا اور حضور کا حصہ بھی اٹھا کر رکھ دیا جاتا رات کے وقت جب کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد میں

مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ نَبِيًّا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ لَيَشْرَبَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تشریف لے جاتے نماز پڑھتے اور پھر آکر (دودھ) نوش فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ

پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے

٣٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سلام کیا جب آپ پیشاب فرما رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان، ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت علقمہ بن فغواء، جابر، براء اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ٢٧ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ لِمُبْتَدِئِهِ

پہلے "علیک السلام" کہنے کی ممانعت

٣١ - حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَحْنُ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَظُنُّهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَتَفَارَّقُوا ثُمَّ مَرَّ مَعَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَتًى مَا أَيْتَ ذَا بِنَّ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ مَرَّ حَتَّى لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ

ابو تمیمہ ہجیمی اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ پا سکا پس میں بیٹھ گیا اچانک دیکھا کہ آپ لوگوں کی جماعت میں موجود ہیں پہلے آپ کو پہچانتا نہ تھا آپ لوگوں کے درمیان صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے ساتھ اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! جب میں نے یہ بات دیکھی تو کہا "علیک السلام یا رسول اللہ" تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام" مردے کا سلام ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو کہے

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بَيْهَسَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سَلِيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَاَبُوْ بَيْهَسَ اِسْمُهُ ظَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا "وعلیک ورحمۃ اللہ" ابوعوانہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابوبیہس ہجیمی، ابوجری جابر بن سلیم ہجیمی سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آخر تک ابوبیہس کا نام ظریف بن مجالد ہے۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ بِطَامٍ الْمُشَنِّيْ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَلِيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "علیک السلام" آپ نے فرمایا "علیک السلام" نہ کہو بلکہ "السلام علیک" کہو" راوی نے پورا واقعہ بیان کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے، حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۲۳

مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَلَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ جَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس لوگ بھی بیٹھے تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی آپ کی طرف بڑھے اور تیسرا چلا گیا۔ جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوئے تو سلام عرض کیا پھر ایک، مجلس میں جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ اور تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بابت نہ بتاؤں؟

فَجَبُنَ فَنَظَرْتُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَتَرَدَّدَ فَأَهْوَى فَتَعَوَّذَ فَأَعَاذَهُ اللَّهُ وَسَتَرَ فَسَتَرَ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَائِلٍ الَّذِي اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو فَأَبُو عَمْرَةَ مَوْلَى أُمِّهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ اسْمُهُ يَزِيدُ وَيُقَالُ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے اللہ تعالیٰ سے شرم کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے وہی بدلہ دیا۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ کی توجہ سے محروم رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ ابو مرہ ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ہیں ان کا نام یزید ہے۔ کہا جاتا ہے عقیل بن ابی طالب کے غلام ہیں۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہیر بن معاویہ نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

باب ۲۶۵ مَا جَاءَ عَلَى الْجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ

راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے لئے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو سلام کا جواب دو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کو راستہ بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۲۶۶ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنا

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا

أَخَاهُ وَصَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اس کے لیے جھکے۔ آپ نے فرمایا "نہیں" عرض کیا اس سے لپٹ کر اس کا بوسہ لے؟ آپ نے فرمایا نہیں! عرض کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں! یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۲۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا صحابہ کرام میں مصافحہ کرنے کا دستور تھا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَعْرِفَةً وَقَالَ إِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي حَدِيثَ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّلَاةُ إِلَّا بِتَسْلِيمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ فَرَأَيْتُ ذٰلِكَ عِنْدِي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرنا اسلام کی تکمیل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ یحییٰ بن سلیم، سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں سمجھا۔ اور فرمایا میرے نزدیک اس سے مراد وہ حدیث ہے جو سفیان نے بواسطہ منصور، خیثمہ بواسطہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی اور مسافر کے علاوہ کسی اور کے لیے رات کو باتیں کرنا درست نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں پہلی حدیث کو "مصافحہ تکمیل سلام سے ہے" منصور سے بواسطہ ابواسحٰق اور عبدالرحمن ابن یزید وغیرہم منقول ہے۔

۲۷۳۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِبَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ فَيَبْدَأُ لَا يُفَيِّضُ شَرًّا تَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ هٰذَا إِسْنَادٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت پوچھو۔ اور تمہارا آپس میں سلام، مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے یہ سند قوی نہیں امام بخاری فرماتے ہیں عبیداللہ بن زحر فقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں قاسم سے مراد

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ نُخَيْرٍ إِلَخْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ ضَعِيْفٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنٰى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ إِلَخْ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمُ ثِقَةٌ.

ابن عبدالرحمٰن ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے اور وہ ثقہ ہیں ۔ یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں ۔ قاسم ثقہ ہیں ۔

۹۲۹ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے ۔ یہ حدیث ابواسحٰق اسفرت براء کی روایت سے حسن غریب ہے ۔ حضرت براء سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے ۔

گلے ملنا اور بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے حضرت زید نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اللہ کی قسم! میں نے آپ کو نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا ۔ آپ نے حضرت زید کو گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا ۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث زہری سے صرف اسی طریق سے معروف ہے ۔

باب ۲۶۸ مَا جَاءَ فِيْ قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

ہاتھ اور پاؤں چومنا

۹۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک یہودی

ف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں لقمے کا خرد نہ ہو تو مصافحہ جائز ہے درمختار میں ہے علماء اور صلحاء کے ہاتھ تبرکاً چومنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسی رسم کہ جس سے منع باقی نہ رہے ۔ (مترجم)

إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصِنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةَ الْيَهُودِ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوا يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوهُ قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نے اپنے ساتھی سے کہا ہمیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (غصے سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری اور زنا نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ۔ کسی پاکدامن کو زنا کا الزام نہ دو۔ لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لیے خاص ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہمیشہ نبی ہوتے رہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ آپ کی پیروی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کریں۔ اس باب میں حضرت یزید بن اسود، ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۱: ما جاء في مرحبا

۲۷۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے پردہ کر رکھا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا "یہ کون ہے؟" میں نے عرض کیا "میں ام ہانی ہوں" حضور نے فرمایا "ام ہانی کو آنا مبارک ہو" راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ لَا نَعْرِفُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَ بِنَحْوٍ مِنْ عَشَرَةِ آلَافِ حَدِيثٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ.

حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپ نے فرمایا "حاضر سوار کا آنا مبارک ہو" اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عباس اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق سے یہ حدیث مرسل روایت کی اور مصعب بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ اصح ہے۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود، حدیث میں ضعیف ہے۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لکھی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

باب ۲۸۰ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کو جواب دینا۔

۲۷۳۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيُقِيمُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَالْبَرَاءِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ جب ملاقات کرے تو سلام کرے۔ اس کی دعوت قبول کرے۔ چھینک کا جواب دے۔ بیمار ہو تو عیادت کرے۔ مر جائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوایوب، براء اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طریق سے مروی ہے بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں

۲۷۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں۔ جب بیمار ہو تو عیادت کرے،

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَرْوَزِيُّ مُوَثَّقٌ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ.

فوت ہو تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔ وہ بلائے تو حاضر ہو، بوقت ملاقات اسے سلام کرے، اسے چھینک آئے تو جواب دے اور اس کی خیر خواہی کرے چاہے غائب ہو یا سامنے یہ حدیث صحیح ہے، محمد بن موسیٰ مروزی مدنی ثقہ ہیں ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

چھینکنے والا کیا کہے۔

٢٧٣٦ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيْعِ نَا حَضْرَمِيٌّ مَوْلَى آلِ الْخَطَّابِ وَهُوَ ثِقَةٌ نَا نَافِعٌ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيْعِ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے پڑھا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا" میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ آپ نے ہمیں یہ کلمات سکھائے" الحمد للہ علی کل حال" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ

چھینک کا جواب

٢٧٣٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ دَيْلَمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسٰى عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوْبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ان کے لیے فرمائیں "یرحمکم اللہ" (اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے) لیکن آپ فرماتے" اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے" اس باب میں حضرت علی، ابو ایوب سالم بن عبید، عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَقَامَ رَجُلٌ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَتِهِ عَنْ مَنْصُورٍ وَقَدْ أَدْخَلُوا بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَبَيْنَ سَالِمٍ رَجُلًا.

حضرت سالم بن عبید فرماتے ہیں کہ وہ چند لوگوں کے ہمسفر تھے ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" حضرت سالم نے فرمایا "وعلیک وعلی امک" (تجھ پر اور تیری ماں پر بھی) یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو آپ نے فرمایا میں نے تو وہی بات کہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک وعلی امک" جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے "الحمد للہ رب العالمین" اور جواب دینے والا کہے "یرحمک اللہ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لی ولکم" اللہ تعالیٰ (مجھے بھی اور تمہیں بھی بخش دے) اس حدیث کی روایت میں منصور سے اختلاف کیا گیا ہے اور محدثین نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور واسطہ ذکر کیا ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے "الحمد للہ علی کل حال" (ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جواب دینے والا "یرحمک اللہ" کے الفاظ کہے پھر چھینکنے والا کہے "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم"

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَالَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يُضْطَرِبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

محمد بن مثنی نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ شعبہ اسی طرح ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے ابوایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ کو اس روایت میں اضطراب ہے کبھی ابو ایوب سے نقل کرتے ہیں اور کبھی

يَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى وَزِيَادٌ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ التَّشْمِيتِ بِعَدَدِ الْعَاطِسِ

۲۷۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللهِ عَطَسَ هٰذَا فَشَمَّتَّهُ وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

۲۷۴۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُومٌ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَنْتَ مَزْكُومٌ هٰذَا صَحِيحٌ

حضرت علی سے (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لیلیٰ بواسطہ اپنے بھائی عیسیٰ اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کے معنی حدیث مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

چھینک کا جواب کب ضروری ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ جس کا جواب نہ دیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا لیکن میری چھینک کا جواب نہ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ کا

کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک آدمی کو چھینک آئی میں بھی موجود تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تم پر رحم فرمائے" اسے دوبارہ چھینک آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے زکام ہو گیا ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار بواسطہ یحییٰ بن سعید، عکرمہ بن عمار اور ایاس بن سلمہ، سلمہ سے اس کے معنی مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس روایت میں یہ بات زائد ہے یہ کہ آپ نے تیسری بار فرمایا تجھے زکام ہے، یہ حدیث، ابن اسحاق

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

کہ حدیث سے اہم ہے...

شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث، یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل نقل کی احمد بن حکم بصری نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، عکرمہ بن عمار سے اسے بیان کیا۔

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا

۲۷۴۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا الْكُوفِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السُّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ سَلَّامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي طَالُوتَ عَبْدِ الرَّحِيمِ الدَّارَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَإِنْ شِئْتَ فَزِدْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ فِي إِسْنَادِهِ مَجْهُولٌ

عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ، ابواسطہ والد اپنے نانا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو اس سے زائد پر چاہو تو جواب دو چاہو تو نہ دو یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَحْوِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا

۲۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور آواز کو پست کرتے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

اللہ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند

۲۷۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ آهْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو چاہیئے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے جب

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَا هَا إِذَا تَثَاءَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

وہ ہا ہا کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص جمائی کے وقت ہا ہا کہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۴۵ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا هَا فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ بْنِ جُرَيْجٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَأَثْبَتُ مِنَ ابْنِ عَجْلَانَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَعْضُهَا سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند پس جب تم میں سے کوئی چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو ہر سننے والے کو "یرحمک اللہ" کہنا لازم ہے لیکن جمائی! تو جس کو جمائی آئے وہ حتی الامکان روکنے کی کوشش کرے اور "ہا ہا" نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو اس پر ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔ ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی حدیث کے لیے ابن عجلان سے احفظ اور اثبت ہے میں نے سنا ابوبکر عطار بصری بواسطہ علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید ذکر کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے کہا سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں یہ روایتیں میرے پاس خلط ملط ہو گئیں لہٰذا میں نے ان سب کو بواسطہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا۔

باب ۳۰ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے

۲۷۴۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نماز میں چھینک، اور جمائی اونگھ، حیض، قے اور نکسیر شیطان کی طرف سے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ شریک ابو یقظان کی روایت سے پہچانتے

إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ وَ
سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لَهُ مَا اسْمُ
جَدِّ عَدِيٍّ قَالَ لَا أَدْرِي وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
مَعِينٍ قَالَ اسْمُهُ دِينَارٌ

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ
مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيهِ

۲۷۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ
مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ
يَقُومُ لِابْنِ عُمَرَ فَمَا يَجْلِسُ فِيهِ .

بَابُ ۲۶ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ
ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۲۷۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ
وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ
أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ
فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ
وَأَبِي هُرَيْرَةَ .

میں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے راوی کے والد کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں یحییٰ بن معین سے مذکور ہے کہ ان کا نام دینار ہے۔

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

* * *

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے (راوی کہتے ہیں) لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اٹھتے لیکن آپ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔

کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے اگر کسی ضرورت کے لیے باہر جائے اور پھر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

* * *

بَابُ ۳۸ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا۔

باب ۳۸ بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ یہ حدیث حسن ہے ابو اسامہ عامر احول نے بھی عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے

بَابُ ۳۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

۲۷۵۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ أَوْ لَعَنَ اللهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے ایک آدمی حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے بزبان رسول اسے ملعون قرار دیا جو حلقہ کے درمیان بیٹھے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے،

بَابُ ۴۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۲۷۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عَفَّانُ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن آپ کو دیکھ کر وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَنَا فُضَيْلٌ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے حضرت معاویہ نے فرمایا بیٹھو کیونکہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بت کی طرح کھڑے ہوں اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ابوامامہ سے بواسطہ حبیب بن شہید اور ابومجلز، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۲۸ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ

ناخن کتروانا

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ باتیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا (زیر ناف بالوں کا مونڈنا)، ختنہ کرنا، مونچھیں کتروانا، بغلوں کے بال صاف کرنا اور ناخن کتروانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ الْوَكِيْعِيُّ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ هُوَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کتروانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کتروانا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بالوں کا مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا فرماتے ہیں حضرت مصعب نے فرمایا میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "انتقاص الماء" سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے۔

۱؎ اصحاب علم وفضل کی آمد پر کھڑا ہونا اچھی بات ہے کیونکہ یہ ان کا اعزاز واکرام ہے۔ البتہ کسی کے لیے محض اس کی دنیاوی حیثیت کے پیش نظر کھڑا ہونا منع ہے۔ اسی طرح انسان کی ایسی خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں (مترجم)۔

بَابُ ۲۸ مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الزَّعْفَرَانِيِّ نَا أَبُو سَلِيمَانَ الْجُوزَجَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ حَمَّادُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ بِمَشْهُورٍ بِالْحَافِظِ۔

بَابُ ۲۹ مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ الْأُمَوِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہر چالیس دن کے بعد ناخن کاٹنے، مونچھیں کتروانے اور زیرناف بالوں کے مونڈنے کا وقت مقرر فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیرناف بال مونڈنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے میں وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ حماد بن موسیٰ محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں مبارک کتروایا کرتے تھے اللہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھیں نہ کترائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے محمد بن بشار سے بواسطہ یحییٰ بن سعید، یوسف بن صہیب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب ۳۸ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

۲۷۶۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ مُنَاكِيرُ الْحَدِيثِ لَا أَعْرِفُ لَهُ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ أَوْ قَالَ يَتَفَرَّدُ بِهِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَوْفٍ بْنِ بَرْقَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لِوَكِيعٍ مَنْ هَذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ.

باب ۳۸ ما جاء في إعفاء اللحية

۲۷۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۷۶۶ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ وَعُمَرُ

داڑھی کو درست رکھنا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کی لمبائی اور چوڑائی سے کچھ حصہ لیا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے اس روایت کے علاوہ مجھے اس کی ایسی کوئی روایت معلوم نہیں جو بے اصل ہو یا اس میں وہ متفرد ہو۔ حدیث مذکورہ کو ہم صرف عمر بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ان کے بارے میں امام بخاری کی اچھی رائے پائی قتیبہ فرماتے ہیں عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے ایمان، قول و عمل کا نام ہے۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ ایک آدمی کے حضرت نوف بن برقان سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ قتیبہ فرماتے ہیں میں نے وکیع سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

داڑھی بڑھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکر بن نافع، ابن عمر کے غلام ہیں اور ثقہ ہیں۔ عمر بن نافع بھی ثقہ

بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

بن نافع ثقہ ہیں اور حضرت ابن عمر کے غلام عبداللہ بن نافع، حدیث میں ضعیف ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ذٰلِكَ

اس طرح لیٹنے کی ممانعت

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ إِلَّا سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَرَوَى لَهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضاء باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہم اس خداش (راوی) کو نہیں پہچانتے کہ وہ کون ہے۔ سلیمان نے اس کے علاوہ احادیث بھی اس سے لی ہیں۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضا باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الِاضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت

ف چادر وغیرہ کو بالکل لپیٹنے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ بوقت ضرورت ہاتھوں کا باہر نکالنا دشوار ہو جاتا ہے جبکہ بعض اوقات سخت ضرورت پیش آتی ہے پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر بیٹھنے میں ستر کھلنے کا امکان ہے اگر یہ صورت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں فرمایا (مترجم)

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضَجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طِهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ يَعْنِي بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِهْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَيُقَالُ طِهْفَةُ وَالضَّمُّ طِهْفَةُ وَيُقَالُ طِخْفَةُ وَكَانَ بَعْضُ الْعَرَبِ يَقُولُ الطِّخْفَةُ

بَابُ ۲۱۱ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ بَهَزَ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَقَدْ رَوَى الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ

بَابُ ۲۱۲ مَا جَاءَ فِي الْاِتِّكَاءِ

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَلَى يَسَارِهِ

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت طہفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ اور یعیش بن طہفہ، طہفہ سے روایت کی طہفہ بھی کہا گیا ہے لیکن صحیح لفظ طخفہ ہے بعض نے طفخہ کہا اور بعض محافظ نے طخفہ کو صحیح کہا ہے

شرمگاہ کی حفاظت

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے جسم کے کس حصے کو چھپائیں اور کس کو کھلا چھوڑ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو انہوں نے عرض کیا مرد، مرد کے ساتھ رہتا ہے آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو۔ دوبارہ میں نے عرض کیا انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیا کی جائے یہ حدیث حسن ہے بہز بن حکیم کے علاوہ تمام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے، جریری نے

تکیہ لگانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر بائیں پہلو ٹیک لگائے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اسرائیل اور سماک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے پر ٹیک لگائے دیکھا ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ

سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ ۲۹۳

بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھنے اور اسکی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت

۲۷۴ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی اجازت بغیر نہ تو اس کی مقررہ امامت میں نماز پڑھائی جائے اور نہ کسی کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ ۲۹۴

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ وَاقِدٍ نَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِهِ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَارْكَبْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ سوار ہو جائیے اور خود وہ پیچھے کی طرف ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں بلکہ اپنی سواری کے اگلے حصے کا تو زیادہ مستحق ہے، مگر یہ کہ تو مجھے اجازت دے (تو ٹھیک ہے) اس نے عرض کیا میں نے آپ کو اجازت دیدی" راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ ۲۹۵

قالین رکھنے کی اجازت

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَكَانَا تُوُفِّيَ لِامْرَأَتِي أَخْبِرِي عَنِّي أَنْتِ طَالِقٌ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس انماط (قالین) ہیں؟ میں نے عرض کیا حضور ہمارے پاس انماط کہاں آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں۔ میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں تجھ سے اپنے انماط دور رکھ تو وہ کہتی ہے کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے تو (یہ سن کر) میں اسے اس کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدَكُمْ أَثَرَةٌ فَقَالَ فَاصْبِرُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ۔

حال پر چھوڑ دیتا ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۲۹۱ مَا جَاءَ فِي رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

ایک جانور اور تین سواریاں

۲۷۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ نَا ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَدِفْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلَنَا حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَمَامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر کو جس پر آپ کے ہمراہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے پکڑ کر لے گیا یہاں تک کہ حجرہ مبارکہ میں داخل کر دیا یہ آگے تھے اور یہ پیچھے (یعنی امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما) اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

اچانک نظر پڑ جانا

۲۷۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ زُرْعَةَ اسْمُهُ هَرِمٌ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

۲۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر ہے، دوسری نظر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حدیث شریک سے پہچانتے ہیں۔

عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا

۲۷۸۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُوْنُسُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ

بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور یہ واقعہ پردے کے حکم سے بعد کا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پردہ کرو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں وہ ہمیں نہ تو دیکھتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم انہیں دیکھ نہیں رہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جانا منع ہے

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلًى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى بَيْتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ خَبِيْبٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا قَرَعَ بَابَ حَجَبَهُ سَأَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهٰى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص نے حضرت علی کے پاس اسماء بنت خبیب کے ہاں جانے کی اجازت طلب کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے اجازت دے دی جب حضرت عمرو بن عاص اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو ان کے غلام نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا یا (مطلقاً) منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جائیں۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيْرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کے فتنہ سے بچنا

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں میں مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعْدِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرَ التَّيْمِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

اور کوئی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی ثقہ راویوں نے اسے بواسطہ سلیمان تیمی، ابوعثمان اور اسامہ بن زید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ لیکن انہوں نے سعید بن زید عمرو بن نفیل کا ذکر نہیں کیا معتمر کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں جس نے اسامہ بن زید اور سعید بن زید دونوں سے روایت کی ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا "اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس قصے (پیشانی پر بال جمع کرنے) سے منع کیا اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب یہ کام اختیار کیا تو وہ ہلاک ہوگئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور گدوانے والی کا حکم۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ هٰذَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے اور گدوانے والی عورتوں، زینت کے لیے چہرے کے بال نوچنے والی اور اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ قَوْلَ نَافِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو دوسروں کے بال لگاتی یا لگواتی ہیں اور بدن کر گودتی یا گدواتی ہیں۔ حضرت نافع فرماتے ہیں اس گودنے سے مراد دانتوں کو جدا جدا کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، معتمر بن سلیمان، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت نافع کا قول ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ وَاَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑے بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْاَةِ مُتَعَطِّرَةً

عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زناکار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَعْنَاهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ الْغِفَارِيَّ لَا نَعْرِفُ فِي غِفَارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُ إِسْمَهُ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابونضرہ، اور غفاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے البتہ غفاری کو ہم اس حدیث کے علاوہ اور کہیں نہیں جانتے اور نہ ہی ہمیں اس کا نام معلوم ہے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت زیادہ پوری اور لمبی ہے اس باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَنَهَى عَنْ لُبَيْنَةَ الْأَرْجُوَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو، اور عورتوں کی اچھی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو، پوشیدہ ہو اور آپ نے ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا ہدیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ جُنْدَبٍ وَهُوَ مَدَنِيٌّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں تکیہ، تیل اور دودھ واپس نہ کئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم سے مراد ابن جندب مدنی ہیں۔

۷۹۵۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُطَرِّفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خُلَيْفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَنَانٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْهِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِحَنَانٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَلٍّ وَقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

حضرت ابوعثمان ہندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے حنان سے اس کے علاوہ کوئی روایت ہم نہیں پہچانتے ابوعثمان ہندی کا نام عبدالرحمن ابن مل ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن نہ آپ کو دیکھا اور نہ ہی کچھ سنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے ننگے جسم ملنا منع ہے

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ تَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت دوسری سے ننگے جسم نہ ملے کہ پھر وہ اپنے خاوند سے اس کی حالت

كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بیان کرے گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

شرمگاہ کی حفاظت۔

۲۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَيَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ وَكَلَاهُمَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کے کس سے کو دیکھیں اور کسے چھوڑیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا باقی ہر کسی سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جب لوگ اکٹھے ہوں اس وقت کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا اگر تم جو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ہرگز نہ دکھاؤ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! جب کوئی آدمی اکیلا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا "لوگوں کی نسبت اللہ ہی اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے"

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

ران بھی چھپانے کی چیز ہے۔

۲۷۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ إِنَّ

حضرت جرہد ابن خویلد اسلمی رضی اللہ عنہ (اصحاب صفہ سے تھے) فرماتے ہیں میں مسجد میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اس وقت میری ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران

الْفَخِذَ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا رَوٰى بَيَّادَةُ بْنُ

جَمِيْلٍ.

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرْهُدٍ

عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ

وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۷۸۰۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا يَحْيَى بْنُ

آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ

بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ

أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

الْفَخِذُ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۷۸۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الْكُوْفِيُّ

نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ

مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ

حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَلِأَبِيْهِ

مُحَمَّدٍ صُحْبَةٌ.

بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

۲۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ

نَا خَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ

قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ

طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ

كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ

فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تُشَبِّهُوْا

بِالْيَهُوْدِ قَالَ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْمُهَاجِرِ بْنِ

مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ

بھی شرمگاہ میں شامل ہے یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں۔

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اس وقت ان کی ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانک لو بیشک یہ بھی ستر کی چیزوں میں سے ہے۔

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ میں داخل ہے۔ یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران بھی شرمگاہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن جحش اور ان کے صاحبزادے صحابی ہیں۔

صفائی و پاکیزگی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے وہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے کریم ہے اسے کرم محبوب ہے، سخی ہے سخاوت سے محبت فرماتا ہے۔ پس صاف رکھا کرو راوی فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے فرمایا اپنے صحنوں کو صاف رکھا کرو اور یہودیوں کے مشابہ نہ ہو۔ حضرت صالح بن ابی حسان نے یہ بات مہاجر بن مسمار سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عائ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَخَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ بْنُ إِيَاسٍ.

بن سعید نے واسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا البتہ یہ فرمایا کہ صحنوں کو صاف رکھا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف ہے الیاس کو ایاس بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِئْنَاسِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

جماع کے وقت پردہ کرنا

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ بْنِ بِنْتِ أَبِي الْبَغْدَادِيُّ نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو مُعَيْدٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ مَهْدِيٍّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو صرف قضائے حاجت کے وقت اور اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے، جدا ہوتے ہیں پس ان سے حیا کرو اور ان کی عزت و احترام کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو معید کا نام یحییٰ بن مہدی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

حمام میں جانا

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ صَدُوقٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَا يُحْتَمَلُ حَدِيثُهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے۔ جس کا اللہ و آخرت پر ایمان ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے پھر اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ طاؤس حضرت جابر رضی اللہ عنہ اسے ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں لیث بن سلیم صدوق ہیں البتہ بسا اوقات انہیں وہم ہو جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں لیث کی حدیث پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

ابْنِ مَعْبَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمِيَاثِرِ وَهٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَائِمِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے اس کی سند قائم نہیں

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مَعْمُرُ بْنُ عَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاءَكُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ أَحَدٍ مِنْ وِلَادِهَا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوالملیح ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمص اور شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ام المومنین نے فرمایا تم وہ ہو کہ تمہارے ہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو عورت اپنے کپڑے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اللہ اس کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۴۳ مَا جَاءَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس گھر میں کتا یا مورتوں والی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ

راوی بن اسحاق فرماتے ہیں اور عبداللہ

عُبَادَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ مَنْزِلًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ لَا شَكَّ فِيهِ لِإِسْحَاقَ لَا يَدْرِي أَيَّتُهُمَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ نَا مُجَاهِدٌ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي بَابِ الْبَيْتِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ أَوْ لِلْحُسَيْنِ أَوْ لِفَاطِمَةَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي طَلْحَةَ

بَابُ ۴۳: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ

بن ابی طلحہ، حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی بیمار پرسی کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ اس گھر میں رحمت کے، فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں مورتیاں یا تصویریں ہوں اسحاق فرماتے ہیں مجھے شک ہے کہ انہوں نے ان دونوں میں کس کے بارے میں فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا میں رات کے وقت آپ کے پاس آیا تھا۔ لیکن مجھے اندر آنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ دروازے والی تصویر کے سر کاٹ کر اسے درخت کی شکل کر دیا جائے۔ پردے کو کاٹ کر دو فرش بنائے جائیں جنہیں پاؤں میں روندا جائے اور کتے کو نکالنے کا حکم فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہ چھوٹا سا کتا حضرت امام حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو آپ کے تخت کے نیچے (بیٹھا) تھا۔ آپ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص میں پر دو سرخ کپڑے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ وَعَلَيَّ أَثَرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ وَرَأَوْا أَنَّ مَا صُبِغَ بِالْمَدَرِ أَوْ بِالتَّمْرِ أَوْ بِالطِّينِ أَوْ بِالنِّيلِ مِمَّا لَوْنُهُ لَيْسَ بِمُعَصْفَرٍ

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجَمَّةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شُرَاكُ يُتَّخَذُ بِيَمَنٍ مِنَ الشَّعِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ أَسْوَدَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

جواب دیا یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے رنگے ہوئے لباس کو ناپسند فرمایا علماء کے نزدیک سرخ مٹی وغیرہ سے رنگ کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ زعفران سے نہ رنگا ہو۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، قسی کپڑے (ریشمی) کپڑے، ریشمی زین اور جمہ (شراب) سے منع فرمایا۔ ابو احوص فرماتے ہیں جمہ ایک شراب ہے جو مصر میں جَو سے بنائی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، چھینک کا جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والے کو سچا سمجھنے کا حکم فرمایا ان سات چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا حلقہ، چاندی کے برتن ریشم، دیبا، استبرق اور قسی (یعنی ریشمی) کپڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث بن سلیم سے مراد، اشعث بن ابی شعثاء ہے۔ ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

سفید لباس

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے

بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ
عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُزِرُوا
بِالْيَمَانِيَةِ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا
مَوْتَاكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ.

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اپنے مُردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ.

مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَشْعَثِ
وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ
حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ
الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَ
الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَمْرَاءَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک نہایت روشن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف نگاہ کرتا اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ نَا
زَكَرِيَّا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ
مِنْ هٰذَا سَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَقُلْتُ لَهُ حَدِيثُ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ جَابِرِ
بْنِ سَمُرَةَ فَرَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا وَفِي
الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَبِي جُحَيْفَةَ.

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان، ابواسحٰق سے اور محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابواسحٰق سے یہ حدیث روایت کی اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے میں نے بخاری سے پوچھا کہ حدیث اسحٰق، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے؟ امام بخاری نے دونوں کو صحیح قرار دیا اس باب میں حضرت براء بن عازب اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ.

سبز کپڑا پہننا

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

بْنُ مَخْرَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي إِسْنَادِهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ إِيَادٍ وَأَبُو رِمْثَةَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ حَيَّانَ وَيُقَالُ اسْمُهُ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ أَبُو عُثْمَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ أَوْ دُحَيْمَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ حَدَّثَتَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ أَبِيهِمَا أُمِّ أَبِيهِمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ لِيقِيٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَالَ مُلَيْبَتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُصَيْبَةٌ لَهُ خَلْفَهُ حَبِيبَةٌ قَلِيلَةٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبیداللہ بن ایاد کی روایت سے پہچانتے ہیں ابورمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے کہا جاتا ہے ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے

سیاہ لباس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی چادر تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

زرد رنگ کے کپڑے

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کی "السلام علیک یارسول اللہ!" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام ورحمۃ اللہ" آپ کے بدن پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے سے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔ حدیث قیلہ کو ہم صرف عبدالملک بن حسان کی روایت سے پہچانتے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَّانَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ.

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنَى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِي أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ.

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا فَقَالَ إِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ فَحَدِيثُهُ فِيهِ سَمَاعٌ صَحِيحٌ وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيحٌ إِلَّا حَدِيثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَذَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا

بحیث۔

مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن علیہ اور عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن نے بواسطہ آدم، شعبہ سے بیان کی اور فرمایا کہ زعفران کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اس کی خوشبو لگانا منع ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق کی خوشبو لگائے دیکھا تو فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ اور آئندہ کے لیے نہ لگانا یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اس سند میں عطاء بن سائب پر اختلاف کیا علی کہتے یحییٰ بن سعید نے فرمایا جس نے عطاء بن سائب سے شروع شروع میں سنا اس کا سماع صحیح ہے شعبہ اور سفیان کا سماع بھی عطاء بن سائب سے صحیح ہے سوائے ان دو حدیثوں کے جو بواسطہ عطاء بن سائب از اذان سے مروی ہیں شعبہ کہتے ہیں میں نے یہ دو روایتیں ان کی آخری

عَنْهُ بِآخِرَةٍ وَيُقَالُ إِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ قَدْ سَاءَ حِفْظُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ.

عمر میں ان سے سنی ہیں جبکہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت عمار، ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ

حریر و دیبا پہننے کی ممانعت

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ السَّلِيلِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَأَنَسٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ وَيُكْنَى أَبَا عَمْرٍو وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں حریر (ریشمی کپڑا) پہنا قیامت کے دن اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ، انس اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ ہم نے اسے کتاب اللباس میں بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مختلف طریقوں سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام ابوعمر عبداللہ سے مروی ہے عطاء بن رباح اور عمرو بن دینار نے ان سے روایت کی ہے۔

بَابٌ

قباؤں کی تقسیم

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قِسْمَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ دیا حضرت مخرمہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا بیٹے! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو وہ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے فرمایا اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے بلا لاؤ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا آپ پر ایک قبا تھی آپ نے فرمایا اسے مخرمہ میں نے یہ تیرے لیے چھپا کر رکھی تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت مخرمہ نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

باب ۳۳ مَاجَاءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے۔ اس باب میں حضرت ابوالاحوص اپنے والد، عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۳۴ مَاجَاءَ فِي الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

سیاہ موزے

۲۷۲۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ صَابِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ دُرُسْتَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ دُرُسْتَ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیاہ رنگ کے دو سادے موزے ہدیہ بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے دلہم کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ نے بھی اسے دلہم سے روایت کیا ہے۔

باب ۳۵ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبدالرحمٰن بن حارث اور دوسرے کئی لوگوں نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

باب ۳۶ مَاجَاءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ۱۲ اُمِّ سَلَمَةَ۔

مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حضرت ام سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيْحُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى أَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْرٍ إِنْ لَا أُحَدِّثْكَ بِالْحَدِيْثِ فَمَا أُحْرِمُنِيْهِ حُرًّا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس حدیث کو متعدد راویوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے روایت کیا ہے شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں ان کی کنیت ابومعاویہ ہے۔ ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ عبدالملک بن حمیر کہتے ہیں میں حدیث بیان کرتا ہوئے اس میں ایک حرف کی بھی کمی نہیں کرتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ

بدفالی

۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ وَإِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوٰى لَكَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سالم اور حمزہ دونوں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں بدفالی ہے عورت، گھر اور جانور۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اصحاب زہری اس سند میں حضرت حمزہ کا ذکر نہیں کرتے وہ حضرت سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زہری سے بیان کی۔

علیہ وسلم۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهَا الزُّهْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ أَخَوَيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ وَسُلَيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

ہے۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ سفیان زہری انہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن سعید بن عبدالرحمٰن نے اس میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا سعید کی روایت اصح ہے کیونکہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے زہری نے بھی یہ حدیث حضرت سالم کے واسطہ سے روایت کی مالک بن انس نے اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے، حمزہ اور سالم دونوں کے واسطہ ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا اس باب میں حضرت سہل بن سعد، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں بدفالی ہو سکتی ہے تو وہ عورت، جانور اور مکان میں ہے۔

۲۳۲۔ وَقَدْ رَوَى حَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شُؤْمَ وَقَدْ يَكُونُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ وَسُلَيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

حکیم بن معاویہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں اور بعض اوقات مکان، عورت اور گھوڑے میں نیک فالی ہوتی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر طائی معاویہ بن حکیم اور حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہوئے بیان کی

باب: مجلس میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يُنَاجِي اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ

حضرت شقیق بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں سفیان نے اپنی روایت میں کہا تیسرے کو

فِي حَدِيثِهِ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزُنُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ فَإِنَّ ذَلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ وَاللهُ يَكْرَهُ أَذَى الْمُؤْمِنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِدَةِ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا هَذَا لَفْظُهُمَا فَمَا تَأَخَّرَتْ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا مِنْهَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَ هَذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَى هَذَا۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبُو جُحَيْفَةَ وَهُبُ السُّوَائِيُّ

جھوٹ کرو اور آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ تیسرا غمگین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ دو آدمی سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو مومن کی تکلیف ناپسند ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ایفائے عہد

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ سفید ہے اور آپ پر بڑھاپا آگیا ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا ہم اس قبضہ کرنے گئے ہیں کہ ہمیں آپ کے وصال کی خبر ملی کسی نے ہمیں کوئی اونٹنی بھی نہ دی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہے وہ آئے۔ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر بتایا تو آپ نے ہمارے لیے اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی سند سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی نقل کی متعدد رواۃ نے بواسطہ اسماعیل بن خالد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ اس سے زائد مذکور نہیں۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔ متعدد راویوں نے اسماعیل بن خالد سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت جابر اور ابوجحیفہ وہب سوائی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

۲۷۴۱۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جَدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ الْغُلَامُ الْجَزُورُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مُنِيرٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۲۷۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ.

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي يَا بُنَيَّ

۲۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ نَا أَبُو عُثْمَانَ شَيْخٌ لَهُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَعَمْرِو بْنِ

فداک ابی وامی کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی اور کے لیے اپنے والدین کو جمع فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ (یعنی یہ فرمانا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا جنگ احد کے دن آپ نے ان سے فرمایا "تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں اے بہادر جوان! تیر چلاؤ"۔ اس باب میں حضرت زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد طرق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ متعدد راویوں نے اسے یواسطہ یحییٰ بن سعید اور سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں مجھ سے صحیح ہیں۔

"اے بیٹے" کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے "اے میرے بیٹے" فرمایا اس باب میں حضرت مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس

أَنْ سَمَّيْتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هٰذَا الْحَجَّاجِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو عُثْمَانَ هٰذَا شَيْخٌ لَيْسَ بِهِ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا ابْنُ دِينَارٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

طریق سے حسن صحیح غریب ہے اور دوسری طریقوں سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابو عثمان ثقہ بزرگ ہیں اور یہ جعد بن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے اور بصری ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور کئی دوسرے ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا

۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ثَنِي عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنَا شَبِيبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنے تکلیف دہ چیزیں دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

پسندیدہ نام

۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَبْدِ الْحَرَّانِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک "عبداللہ عبدالرحمٰن" بہترین نام ہیں۔ اس طریق سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

ممنوع نام

۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَبَرَكَةُ وَيَسَارٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ هٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں "رافع، برکت اور سیار" نام رکھنے سے منع کرتا ہوں یہ حدیث غریب ہے ابو احمد نے بواسطہ سفیان، ابوزبیر اور جابر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَالْحَدِیْثُ مَشْهُوْرٌ عِنْدَ النَّاسِ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْهِ عُمَرُ

سے اس طرح روایت کیا ہے ابواسامہ ثقہ حافظ ہیں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مشہور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنِ الزُّبَیْرِ ابْنِ خُنَیْسٍ الْخُزَاعِیِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا یَسَارًا وَلَا نَجِیْحًا یُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَیُقَالُ لَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام "رباح، افلح، یسار اور نجیح" نہ رکھو کیونکہ لوگ پوچھیں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اس طرح فلاح و برکت وغیرہ کی نفی ہوگی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنٍ الْمَكِّیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ تَسَمّٰی بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْیَانُ شَاهَانْ شَاهْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَخْنَعُ یَعْنِیْ اَقْبَحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام "ملک الاملاک" ہوگا سفیان فرماتے ہیں یعنی شاہان شاہ (شہنشاہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے اخنع کے معنے زیادہ برے کے ہیں

باب ما جاء فی تغییر الاسماء

ناموں کا بدلنا

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیَّرَ اسْمَ عَاصِیَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِیْلَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَهُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُرْسَلًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ (گنہگار) نام بدل کر فرمایا تو جمیلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے یحییٰ بن سعید قطان نے واسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند روایت کیا ہے۔ بعض نے اسے واسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن سلام

بْنِ سَلَّامٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُطِيعٍ وَعَائِشَةَ وَالْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُسْلِمٍ وَأُسَامَةَ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ .

عبداللہ بن مطیع ، عائشہ ، حکم بن سعید ، مسلم ، اسامہ بن اخدری ، شریح بن ہانی بواسطہ والد ، خیثمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَ الْقَبِيحَ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَنَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام بدل دیا کرتے تھے ۔ ابوبکر بن نافع فرماتے ہیں کہ عمر بن علی کہتے اس روایت کو بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے مرسل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر نہیں ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ حَسَنٌ .

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے میں حاشر ہوں لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے ۔ اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور کنیت جمع کرکے نام رکھنا

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمَّى مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آپ کے اسم مبارک اور کنیت کو جمع کرکے نام نہ رکھے یعنی محمد ابوالقاسم اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمَّعَ رَجُلًا فِي السُّوْقِ يُنَادِيْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

۵۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّكْنٰى اَبَا الْقَاسِمِ.

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْعَطَّانُ نَا جَعْفَرُ بْنُ خَلِيْفَةَ بَنِيْ مُنْذِرٍ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ اَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ نَا اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا رَفَعَهٗ اَبُوْ

سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اور کنیت کسی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے لیکن بعض نے ایسا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بازار میں "یا ابا القاسم" پکارتے ہوئے سنا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے عرض کیا حضور! میں نے آپ کا ارادہ نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ ابا القاسم کنیت رکھنا مکروہ ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کے میرے بعد لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام اور کنیت آپ کے نام و کنیت پر رکھ لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے لیے اس کی اجازت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بعض اشعار حکمت ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ابو سعید اشج نے اسے ابن ابی غنیہ سے مرفوعاً روایت کیا اور ان کے غیر نے موقوفاً

سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَنِ ابْنِ أَبِي غُنَيَّةَ وَرَوَى غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ أَبِي غُنَيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ مَوْقُوفًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

روایت کیا یہ حدیث متعدد طرق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابن عباس، عائشہ بریدہ اور کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد ان کے دادا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ

شعر گوئی

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا (فرمایا) مدافعت کرتے رہیں۔ ف

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰذَا أَجْوَدُ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

اسماعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر (دونوں) نے بواسطہ ابن ابی زناد، ان کے والد اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مرفوعاً حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث یعنی ابن ابی زناد کی روایت حسن صحیح ہے۔

ف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعتیہ اشعار پسند تھے اور آپ خود بھی پڑھتے۔ نعتیہ کلام پڑھنا سننا سے احترام ہے، محبت رسول کی علامت ہے (مترجم)

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِيْ الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ وَاسْتُشْهِدَ وَكَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَبْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِطَالِبٍ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ الْاِطْنَابَةِ قَالَ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ:

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عمرۃ قضاء کے موقعہ پر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں داخل ہوئے عبداللہ بن رواحہ آپ کے آگے جا رہے تھے اور پڑھ رہے تھے ؎

اے اولاد کفار! آپ کا راستہ چھوڑ دو
آج ہم تمہیں قرآن کے حکم کے مطابق ماریں گے ایسی مار جو کھوپڑی کو اپنی جگہ سے اور کر دے گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا "اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں شعر کہتے ہو؟" رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا "عمر! چھوڑ دو یہ شعر ان (کفار) پر تیروں سے زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ عبدالرزاق نے بھی اسے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کے علاوہ مروی ہے کہ عمرۃ قضاء کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کعب بن مالک آپ کے آگے تھے۔ بعض محدثین کے نزدیک یہ اصح ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور عمرۃ قضاء اس کے بعد ہوا۔

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر بھی کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا (ہاں) کبھی کبھی ابن رواحہ کا شعر پڑھتے "زمانہ تیرے پاس ایسی ایسی خبریں لائے گا جس کی تیرے نزدیک کوئی قیمت نہ ہوگی" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الشُّعَرَاءُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل عرب کے کلام سے حضرت لبید کا یہ شعر نہایت عمدہ ہے" آگاہ رہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت سفیان ثوری وغیرہ نے اسے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا ہے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَذْكُرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ أَيْضًا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سو بار سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا صحابہ کرام شعر پڑھتے اور دور جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے لیکن آپ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زہیر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

برے اشعار

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے اچھا کہ وہ اسے شعروں سے بھرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّمْلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے

81

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى الْمَكِّيُّ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ

باب ۳۳

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُغِيرَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۴

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا الْإِبِلَ نَقْيَهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا سِمَانَهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فِي لَعَا

ف۱۔

فصاحت وبیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بلیغ انسان کو پسند نہیں فرماتا جو گائے کی طرح اپنی زبان کو گھما گھما کر پیٹتا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

آداب خانہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکا کرو مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ بھیگے فاسق (چوہے) نے کئی مرتبہ بتی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

آداب سفر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قحط سالی کے سال سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا زمینی حصہ دو اور قحط سالی کے موقعہ پر سفر کرو تو جلدی کرو تاکہ اس کی قوت ختم نہ ہو جائے اور جب رات کے وقت کہیں اترو تو راستوں سے ہٹ کر اترو کیونکہ رات راستوں رات کو

ف (بُرے اشعار کہنا اور شعر گوئی کو مقصد حیات ہی بنا لینا کہ عبادت کے اوقات کی بھی پرواہ نہ رہے، قابل مذمت ہے ورنہ اچھے اشعار کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں ۱۲ (مترجم)

طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ۔

جانوروں اور حشرات الارض کا گزر ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

باب ۳۳

غیر محفوظ چھت پر سونا منع ہے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ لَيْسَ بِالْحَافِظِ يُضَعَّفُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جہاں گرنے سے) کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ محمد بن منکدر حضرت جابر کی روایت سے صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبدالجبار بن عمر ابلی ضعیف ہے۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ نَهْدَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُلَيْمَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے وعظ کے دن مقرر فرما دیتے تھے تاکہ ہم پر گراں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سلیمان، اعمش اور شقیق بن سلمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

باب ۳۴

اعمال پر استقامت

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے فرمایا جسے ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین عمل

وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ.

۲۸۶۰ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے۔

عبدہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ — ابوابِ امثال

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ

اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال

۲۸۶۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ ضَرَبَ لِهٰذَا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُرْدِيٌّ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُو فَوْقَ ذٰلِكَ وَاللهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُودُ اللهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللهِ حَتَّى يَكْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ رَبِّهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ كَانَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَ عَنْهُ

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی۔ (اللہ وہ یہ کہ) ایک سیدھا راستہ ہے اس کے دونوں طرف ایک ایک دیوار ہے، ان دیواروں میں کئی دروازے ہیں جو کھلے ہیں اور ان پر پردے پڑے ہوتے ہیں راستے کے سرے پر ایک بلانے والا بلا رہا ہے۔ اور ایک بلانے والا اس سے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اللہ جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ راستہ کی دونوں طرف جو دروازے ہیں وہ اللہ کی حدیں ہیں۔ اور کوئی بھی ان حدود میں پردہ اٹھائے بغیر داخل نہیں ہو سکتا اور اوپر بلانے والا اپنے رب کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے زکریا بن عدی کا قول سنا کہ ابو اسحٰق فزاری نے

عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذْ وَاحِدًا مِنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا أَحَدَّثَ فَكُنْ مِنَ الثِّقَاتِ وَلَا خَيْرَ الثِّقَاتِ.

فرمایا بقیہ جب ثقہ راویوں سے بیان کریں تو قبول کر لو۔ لیکن اسماعیل کی روایت قبول نہ کرو چاہے ثقہ سے نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ أُذُنَكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مِمَّا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هَذَا.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جبرئیل میرے سر کے پاس اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس (کھڑے) ہیں ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے ان کی کوئی مثال بیان کرو تو اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ سنیں اللہ کرے، آپ کے کان سنیں اور سمجھیں (اللہ کرے) آپ کا قلب اقدس سمجھے آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی طرح ہے جس نے ایک حویلی بنائی پھر اس میں ایک مکان بنا کر اس میں دسترخوان چنا پھر ایک قاصد لوگوں کو کھانے پر بلانے کے لیے بھیجا بعض نے قاصد کی بات مان لی جبکہ بعض نے دعوت قبول نہ کی پس اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔ حویلی سے مراد اسلام ہے۔ گھر جنت ہے اور یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام بر ہیں۔ جس نے آپ کی بات مان لی جنت میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا وہ وہاں کی نعمتوں سے کھائے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبداللہ کو نہیں پایا اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے دوسرے طریق سے بھی یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی سند زیادہ صحیح ہے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ أَجْلَسَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکل کر بطحاء مکہ تک تشریف لے گئے اور انہیں بٹھایا ان کے ارد گرد ایک لکیر کھینچی اور فرمایا اس لکیر سے باہر نہ نکلنا کیونکہ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہ کرنا وہ بھی تم سے گفتگو نہیں کریں گے

لَمْ يَحْفَظْ عَلَيْهِ حَفْظَ حُرُوْفِ لَا مَنْ حَضَرَ مَجْلِسَهُ
فَإِنَّهُ سَيَأْتِيْ إِلَيْنَا رِجَالٌ فَلَا تَكُوْنُوْا هُمْ
فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا كَذٰلِكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ
فِيْ حَلْقَةٍ إِذْ أَتَانِيْ رِجَالٌ كَانَ هُمُ الزُّطُّ فِيْ شَعْرِهِمْ
وَأَجْسَامِهِمْ لَا أَرٰى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ سَفَرٍ وَلَا أَرٰى فِيْهِمْ
أَثَرَ الْأَعْرَابِ وَيُخَيَّلُ إِلَيَّ وَيُخَالُ إِلَيَّ أَنَّ الْغَلَطَ مُقَدَّرٌ
يَقْصِدُوْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ اللَّيْلِ لَا كَانَ يُسْرِيْ
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِيْ وَأَنَا
جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ أَتَانِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ
دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ فَتَوَسَّدَ مِرْفَقَتِيْ فَرَقَدَ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا نَامَ قَدْ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ إِذَا
أَتَانِيْ رِجَالٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ أَنَا لَمْ أَرَ أَحَدًا
أَعْظَمَ مِنْهُمْ مِنَ الْبَيَاضِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ
طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ
ثُمَّ كَأَنَّا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْتُ بَيْنَا مَنْ أَفْظَ أَوْلٰى
بِمِثْلِ مَا أَوْلٰى هٰذَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ
أَعْرِفُ أَنَّهُمْ مَثَلُ مَثَلِ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ
جَعَلَ مَأْدُبَةً ثُمَّ دَعَا النَّاسَ إِلٰى طَعَامِهِ
وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَ
شَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَا يُجِبْهُ عَذَّبَهُ أَوْ
قَالَ عَذَّبَهُ عَذَابًا شَدِيْدًا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ ذٰلِكَ
فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِيْ

پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا چاہا تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں اپنے دائرے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ آئے تو یا کہ وہ جاٹ ہیں ان کے بال اور بدن ہیں ایسے ہی تھے نہ وہ پردیسی معلوم ہوتے اور نہ کپڑے پہنے ہوئے میرے قریب آئے لیکن لگے سے متاثر نہ ہوتے پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے رات آخر ہو گئی تو وہ لوگ آئے پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا میرے سے نہیں سوئے اور پھر آپ اس دائرے میں میرے پاس تشریف لائے اور میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ اور آپ سوتے میں بہت خراٹے لیا کرتے تھے۔ اسی دوران کہ آپ آرام فرما رہے تھے اور میں بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ آئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس قدر خوب صورت تھے وہ میری طرف بڑھے ان میں سے ایک گروہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گیا اور ایک قدموں میں بیٹھا۔ پھر آپس میں کہنے لگے ہم نے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل دیا گیا ہو ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ان کی مثال بیان کرو ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا پھر دسترخوان چنا اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی اس نے اس کے کھانے سے کھایا اور پانی سے پیا اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اسے اس نے عذاب دیا یہ کہہ کر وہ لوگ چلے گئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے فرمایا تم نے ان کی گفتگو سنی اور تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرشتے ہیں۔ کیا جانتے ہو انہوں نے کیا مثال دی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے یہ مثال دی کہ

مَنْ حُرِمَ قُبُولَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ السَّلَّاؤُونَ فَمَنْ يَتَذَوَّقُ مَا تَسْتَقْبِلُ النَّارُ مِنْ حَرِّهٖ قُبُولَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ أَعْلَمُ قَالَ تَسْتَقْبِلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهٗ فَمَنْ أَجَابَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَذَّبَهٗ أَوْ عَذَّبَهٗ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهٗ كُلَيْبُ بْنُ مُجَالِدٍ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِلٍّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَهُوَ ابْنُ طَرْخَانَ كَانَا كَانَ يَأْتِي بَنِي تَيْمٍ يُنْسَبُ إِلَيْهِمْ قَالَ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا رَأَيْتُ أَخْوَفَ لِلّٰهِ مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ۔

جنت سے جنت بنا کر بندوں کو اس کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے قبول نہ کی اسے عذاب دے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجاہد ہے ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن ملّ ہے سلیمان تیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ بنو تیم کے پاس اترا کرتے تھے اس لیے ان کی طرف منسوب ہو گئے۔ علی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال

۲۸۷۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے ہر طرح سے مکمل کر کے نہایت خوبصورت بنایا اور صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کاش اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

نماز، روزہ اور صدقہ کی مثال

۲۸۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا

حَدَّثَهُ اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِیَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ یَحْیٰی بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَعْمَلَ بِهَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَعْمَلُوْا بِهَا وَاَنَّهٗ کَادَ اَنْ یُبْطِئَ بِهَا فَقَالَ لَهٗ عِیْسٰی اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنْ اٰمُرَهُمْ فَقَالَ یَحْیٰی اَخْشٰی اِنْ سَبَقْتَنِیْ بِهَا اَنْ یُخْسَفَ بِیْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَی الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَکُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰهِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِیْ وَهٰذَا عَمَلِیْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَیَّ فَکَانَ یَعْمَلُ وَیُؤَدِّیْ اِلٰی غَیْرِ سَیِّدِهٖ فَاَیُّکُمْ یَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدُهٗ کَذٰلِکَ وَاِنَّ اللّٰهَ اٰمُرُکُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ یَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ وَاٰمُرُکُمْ بِالصِّیَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ فِیْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ مِّنْ مِّسْکٍ فَکُلُّهُمْ یَتَعَجَّبُ اَوْ یُعْجِبُهٗ رِیْحُهَا وَاِنَّ رِیْحَ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَاٰمُرُکُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا یَدَهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْا لِیَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِیْهِ مِنْکُمْ بِالْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ فَفَدٰی نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَ

کو خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیں، قریب تھا کہ وہ ان کے بیان کرنے میں تاخیر کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ان کے اپنانے کا حکم دیں لہٰذا یا تو آپ خود حکم دیں یا میں کہتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ آپ کے سبقت لے جانے سے مجھے زمین میں دھنسا یا جائے یا عذاب دیا جائے، پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا اس کے بھر جانے پر اور لوگ بالائی حصے پر بیٹھے تو آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ مشرک کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا اور اسے بتایا یہ گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تو کام کر اور کمائی مجھے دے پس وہ کام کرتا ہے اور کمائی مالک کے سوا کسی دوسرے کو دے دیتا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایسے غلام کو پسند کرتا ہے، (۲) اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا پس جب نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھتا ہو، (۳) اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک جماعت میں بیٹھا ہو اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور تمام لوگ اس کی مہک سے خوش ہو رہے ہوں بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے، (۴) میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال یوں ہے کہ کسی آدمی کو دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اسے قتل کرنے کے لیے سامنے لائے ہوں اور وہ کہے میں اپنی جان

أَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَقَالَ إِنْ صَلَّى وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَهُ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

۲۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلْمَوَيْهِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَبِهَذَا حَدَّثَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سَلَّامٍ اسْمُهُ مَمْطُورٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

۲۸۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا

کے بدلے اپنا سارا مال چھوڑ دے یا زیادہ تم لوگوں کو دیتا ہوں پس اس نے اس طرح فدیہ دے کر اپنی جان چھڑالی (۵) میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی آدمی کے دشمن اس کے پیچھے بھاگیں اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں آکر پناہ لے اور ان سے اپنے آپ کو محفوظ کرلے اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف ذکر اللہ کے سبب ہی بچا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں اللہ نے مجھے ان کا حکم فرمایا امیر کی بات سننا اور ماننا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت سے وابستگی۔ بے شک جو جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا مگر یہ کہ وہ واپس جماعت سے مل جائے جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ جہنم میں داخل ہوا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے پس اللہ کی پکار پکارو جس نے تمہارا نام مسلمان مومن اللہ کا بندہ رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں محمد بن بشار نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی، ابان بن یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، زید بن سلام اور ابوسلام، حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوسلام کا نام ممطور ہے علی بن مبارک نے بھی اسے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترے جیسی ہے اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔ قرآن پاک نہ پڑھنے والا مومن کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ قرآن پڑھنے والا منافق ریحان کی طرح ہے کہ اس

طَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا.

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ

کی خوشبو ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کی طرح ہے جس کی بو اور ذائقہ دونوں کڑوے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے بھی اس کو قتادہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوائیں اسے ہمیشہ ہلاتی رہتی ہیں اور مومن کو بھی مسلسل مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں منافق کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ جب تک کاٹا نہ جائے حرکت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے یہ مومن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کیا ہے یہ سن کر لوگ جنگل کے درختوں میں کھو گئے (غور و فکر کرنے لگے) میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کھجور ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ فرمایا یہ کھجور ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے کہتے ہوئے شرم محسوس ہوئی پس میں نے اپنے والد حضرت عمر سے اپنے دل کی بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا بیٹا اگر تم نے کہا ہوتا ہے تو میرے نزدیک یہ اتنی دولت سے زیادہ پسندیدہ ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پانچ نمازوں کی مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے جسم پر ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گی آپ نے فرمایا پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ

شَيْءٌ؟ قَالَ هَذِهِ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهُ.

باب ۳۵۱

۲۸۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبَحُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ. وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُثْنِي عَلَى حَمَّادِ بْنِ يَحْيَى الْأَبَحِّ فَكَانَ يَقُولُ هُوَ مِنْ شُيُوخِنَا.

باب ۳۵۲ مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ

۲۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْمُهَاجِرِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ هٰذَا وَهٰذَا؟ وَمَثَّلَ بِإِصْبَعَيْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا الْأَجَلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ مِائَةٌ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَرْوَزِيُّ

ان کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر قرشی، ابن ہاد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

اس امت کی مثال۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی سی ہے معلوم اس کے شروع بھلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ وہ حماد بن یحییٰ ابح کی توثیق کرتے اور فرماتے یہ ہمارے شیوخ میں سے ہیں۔

انسان، موت اور امید

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی اور اس کی کیا مثال ہے؟ اس کے ساتھ ہی آپ نے دو انگلیاں پھیلائیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سواریوں کی مثل ہیں جن میں سے آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے.....

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ

نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا خَاصِلَةً عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً.

سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور فرمایا کہ تم ان میں سے ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے۔ حضرت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تمہیں ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل مل جائے گا۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور میری امت کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ روشن کی پس جانور اور پروانے اس میں گرنے لگے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں اور تم اس میں گر رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے .....

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری امتوں کی نسبت تمہاری مثال ایسی ہے جیسے نماز عصر اللہ غروب آفتاب کے درمیان کا وقت ہے۔ تمہاری، یہودیوں اور نصرانیوں کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگانا چاہا تو اس نے کہا کون شخص ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کرتا ہے۔ پس یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط اجرت پر کام کرے پس عیسائیوں نے ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر تم لوگ (اے میری امت!) نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود و نصاریٰ نے غصہ میں آ کر کہا ہمارا کام زیادہ ہے اور مزدوری تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا؟ انہوں نے کہا نہیں

وَاَفْضَلُ عَطَاءٍ فَقَالَ هَلْ عَلَّمْتُكَ مِنْ جَيِّدِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّهُ فَضِيلَةٌ اُوتِيهِ مَنْ اَشَاءُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ فضائل قرآن

بَابُ ۲۵۲ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فاتحۃ الکتاب کی فضیلت

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا اُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِيْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنِ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرٰيةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف تشریف لائے اور انہیں آواز دی اے ابی! وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے آپ کی طرف دیکھا لیکن جواب نہ دیا پھر مختصر نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور کہا "السلام علیک یا رسول اللہ" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک السلام" اے ابی! جب میں نے تجھے بلایا تو جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کلام میں جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیا نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی" آپ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ اللہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں وہی سورت سکھاؤں جو تورات، انجیل اللہ زبور میں نہیں اتری اور نہ قرآن پاک میں اس کی مثل کوئی اور سورت ہے۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! سکھلایئے! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں کیسے پڑھتے ہو

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ نَعَمْ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ مَالِكٍ .

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت ابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی مثل تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں کوئی سورت نہیں اتری یہ سات آیتیں سبع مثانی اور قرآن عظیم سے ہیں جو مجھے عطا کی گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ ف

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی عبادت کیا کرو) اور جس گھر سورہ بقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ وَضَعَّفَهُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور بے شک قرآن کی بلندی سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت (یعنی آیت الکرسی) تمام قرآنی آیات کی سردار ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔

ف:۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے پر حاضر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح السلام علیک ایہا النبی کے ساتھ خطاب کرنے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا" (مرقات جلد ۲ ص ۴۰۰ مؤلف) مقام غور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ بھی ہوئے اور پھر صرف آپ کے لیے نماز کو مختصر بھی کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز ٹوٹ گئی لہٰذا یہ کہنا کہ نماز میں حضور کا خیال آنا (معاذ اللہ) گدھا اور خر کے خیال سے بدتر ہے جیسا کہ بعض اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم صفحہ ۹۵ پر لکھا نہ صرف یہ ہے کہ سلف صالحین کے عقائد کے خلاف ہے بلکہ بعض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح توہین ہے۔ (مترجم)

۴۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَكَّائِيِّ عَنْ وَرْدَانَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلَى إِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمُلَيْكِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص "حٰمٓ المؤمن" الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے وہ ان کے سبب شام تک محفوظ رہے گا اور اگر رات کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے بعض علماء نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ المیلکی کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

---

۴۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَإِنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْفَأْرَةُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يُجِيبُكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَهَا فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَعُودُ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِمُخَلِّيكِ حَتَّى أَذْهَبَ بِكِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُعَلِّمُكَ شَيْئًا إِذَا قُلْتَهُ لَمْ يَقْرَبْكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں جن کھجوروں کو اگر اس میں سے چرا لیتے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا جاؤ اور جب اسے دیکھو تو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ راوی کہتے ہیں وہ چیز آئی تو حضرت ابوایوب نے اسے پکڑ لیا اس نے قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا انہوں نے عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ دوبارہ نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اور اسے جھوٹ کی عادت ہے راوی کہتے ہیں انہوں نے پھر اسے پکڑا اور اس کے قسم کھانے پر کہ دوبارہ نہیں آئے گی چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا پھر وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابوایوب نے پھر اسے پکڑا اور

شَيْطَانٌ وَلَا عَبْرَةَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا صَنَعَ أَسِيرُكَ فَقَالَ قَالَ خَبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۷۹۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ دُونَ عَدَدِ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِي مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةَ أَنْ لَا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مُحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور فرمایا ہمیں بھیجو تو ہنگامہ کرنے والا بھیجو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہا میں تجھے ایک عجیب بات بتاتا ہوں کہ گھر میں پڑھا کرو شیطان وہ سورۃ تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ حضور کی خدمت میں آئے تو آپ نے پوچھا سراقہ نے کیا بات کی تھی آپ نے تمام بات عرض کی حضور اکرم نے فرمایا اس نے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر سے قریب مشتمل ایک لشکر بھیجا آپ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے جو یاد تھا پڑھا پھر آپ ان میں سے ایک کمسن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تجھے کیا یاد ہے؟ اس نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں (سورتیں) اور سورۃ بقر یاد ہے آپ نے فرمایا کیا تجھے سورۃ بقر آتی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تم لشکر اسی طرح ان کے سرزنش میں سے ایک کہنے لگا قسم بخدا میں نے سورۃ بقر محض اس لئے سیکھی کہ اس کے ساتھ نماز میں کھڑا ہو سکوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور اسے پڑھو کیونکہ جو شخص قرآن سیکھے اور پڑھے اس کے لئے قرآن مشک سے بھرے ہوئے مشکیزے کی طرح ہے جس کی خوشبو جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے، اور جو قرآن سیکھے لیکن اسے سینے میں لئے سوتا رہے اس کی مثال (اگر ڈھکے) کے اس تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک بند ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری سے یہ حدیث بواسطہ عطاء مولی ابی احمد، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے ہم سے حضرت قتیبہ کے بواسطہ حضرت لیث بن سعد، حضرت سعید مقبری، اور حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل بیان کی اسی باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

فِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

بَابُ ۳۵۵ مَا جَاءَ فِي أَخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ أَخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں اسے یہ کفایت کریں گی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَأَانِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیتیں اتاریں یہی آیتیں سورۂ بقر کا آخر ہیں جس گھر میں یہ آیات تین دن پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۳۵۶ مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ

سورۂ آل عمران کی فضیلت

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا أَبُو وَهْبٍ يَعْنِي بْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اور اس پر دنیا میں عمل کرنے والے (قیامت کے دن) اس طرح آئیں گے کہ سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اب تک نہیں بھولا۔ آپ نے فرمایا گویا کہ وہ دو سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا دو سیاہ بادل ہیں یا پرندوں کا جھنڈ ہے جو صفیں باندھا ہوا ہے (اور) یہ اپنے پڑھنے

ثَلَاثَةُ أَمْثَالٍ مَا فِيهِنَّ مِثْلُهُنَّ قَالَ تَابِعَانِ كَأَنَّهُمَا
غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ
سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ
عَنْ صَاحِبِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَجْرِي ثَوَابُ قِرَاءَتِهِ كَذَا
فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَمَا يُشْبِهُ
هَذَا مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجْرِي ثَوَابُ قِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ وَفِي حَدِيثِ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا
فَسَّرُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِي هَذَا
دَلَالَةٌ أَنَّهُ يَجْرِي ثَوَابُ الْعَمَلِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ
مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ
آيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ
هُوَ كَلَامُ اللهِ وَكَلَامُ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللهِ
مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

واسے کی طرف سے جھگڑتی ہوں گی۔ اس باب میں حضرت ابوبریدہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قرأت کا ثواب (متشکل ہو کر) آئے گا علماء نے اس قسم کی احادیث کی اسی طرح تفسیر کی گئی ہے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی نقطۂ نظر کی توثیق کرتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو قرآن پر دنیا میں عمل کرتے تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ عمل کا ثواب آئے گا۔ امام بخاری نے بواسطہ حمیدی حضرت سفیان ثوری کا قول بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت الکرسی اللہ کا کلام ہے اور کلام الٰہی زمین و آسمان کی ہر مخلوق سے زیادہ باعظمت ہے۔

بَابُ ۳۵۹ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

سورۂ کہف کی فضیلت

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
يَقُولُ بَيْنَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى
دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ وَ
السَّحَابَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ
الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے جانور کو بدکتے ہوئے دیکھا۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو بدلی کی طرح کی کوئی چیز تھی، اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (اطمینان) تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ یا (فرمایا) قرآن پر نازل کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں مجھ سے معاذ بن ہشام نے بواسطہ والد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے، کی کے ہم معنی حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۲۵۸ مَا جَاءَ فِي يس

سورہ یٰسین کی فضیلت

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا نَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهِ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو الرَّحَبِيِّ وَبَعْضُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُونَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهَارُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ يُضَعَّفُ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جس نے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسین ہی عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بصرہ میں حضرت قتادہ رض کی حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے ہارون ابومحمد مجہول شیخ ہے ہم (امام ترمذی) سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ احمد بن سعید دارمی اور قتیبہ، حسین بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسے بیان کیا اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

باب ۲۵۹ مَا جَاءَ فِي حم الدُّخَانِ.

سورہ دخان کی فضیلت

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آدمی رات کے وقت سورۂ دخان پڑھے اس کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے

حَمَّادُ الدَّحَّانَ فِي لَيْلَةٍ أُصْبِحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں عمر بن ابی خثعم کو ضعیف کہا گیا ہے، امام بخاری فرماتے ہیں وہ منکر الحدیث ہے۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهِشَامٌ أَبُو الْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا قَالَ أَيُّوبُ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعہ کی رات کو سورۂ دخان پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ہشام ابوالمقدام ضعیف ہے جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں، ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے ایسا ہی کہا ہے۔

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْمُلْكِ.

سورۂ ملک کی فضیلت

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا ہے کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں سورۂ ملک پڑھی جا رہی ہے یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا وہ صحابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگایا اچانک کیا دیکھا کہ ایک آدمی اس میں سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (سورت) عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت مروی ہے[1]

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبَّانَ الْهُجَيْمِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک

---

[1] حضرت شہادت کی وجہ سے معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ ہیں تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں (مترجم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ وَهِیَ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۸۰۱. حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ لَیْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَاَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِیْثٌ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ وَلَمْ یَذْكُرْ هٰذَا وَرَوَاهُ مُغِیْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَنَادٰی زُهَیْرٌ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الزُّبَیْرِ سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ یَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ اِنَّمَا اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ اَوِ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَانَ یُعْجِبُهٗ اَنْ یُّكْذِبَ اَنْ یَّكُوْنَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۸۰۲. حَدَّثَنَا عَنْ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَیْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۸۰۳. حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ عَنْ لَیْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلُ عَلٰی كُلِّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِیْنَ حَسَنَةً.

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِیْ اِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ الْبَصْرِیُّ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَلْمِ بْنِ صَالِحٍ الْعَنَزِیُّ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ

ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں اس نے ایک اڑے ہوئے آدمی کی سفارش کی اور وہ بخش دیا گیا۔ اور یہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" (سورۂ ملک) ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے پہلے سورۂ الم التنزیل السجدہ اور سورۂ ملک پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ زہیر نے کہا میں نے ابوزبیر سے پوچھا کیا آپ نے حضرت جابر سے اسے سنا ہے، انہوں نے کہا صفوان یا ابن صفوان نے مجھے اس کی خبر دی ہے، گویا کہ زبیر نے اس بات سے انکار کیا کہ یہ بواسطہ ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ لیث ابن ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ (دو لوں) سورتیں قرآن کی دیگر سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

سورۂ زلزال کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی۔ جو سورۂ کافرون پڑھے یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا

وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس شیخ حسن بن سلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ شَيْبَانُ أَبُو قُدَيْدٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ دَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ بَلَى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُعُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کے لئے کچھ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں سورۂ اخلاص نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تہائی قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۂ نصر یاد نہیں؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ قرآن کا چوتھائی ہے پھر پوچھا تمہیں سورۂ کافرون یاد ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یاد ہے آپ نے فرمایا وہ چوتھائی قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۂ زلزال نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (بھی) چوتھائی قرآن ہے پھر آپ نے فرمایا تم شادی کرلو یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۳۶ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِي سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ اخلاص اور زلزال کی فضیلت

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْعَنَزِيُّ نَا حَمَّادٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ زلزال، نصف قرآن، سورۂ اخلاص تہائی قرآن اور سورۂ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سلیمان بن مغیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۷ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص کی فضیلت

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرَأَةِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهُ عَلَى رِوَايَتِهِ إِسْرَائِيلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ وِيَاضٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَنْصُورٍ وَاضْطَرَبُوا فِيهِ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک رات کے وقت تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے جس نے سورۂ اخلاص پڑھی اس نے (گویا کہ) تہائی قرآن پڑھا۔ اس باب میں حضرت ابودرداء، ابوسعید، قتادہ بن نعمان، ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم کسی ایسے راوی کو نہیں پہچانتے جس نے زائدہ سے احسن طریقہ پر روایت کیا ہو اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے، ان کی متابعت کی شعبہ اور متعدد ثقہ راویوں نے یہ حدیث منصور سے روایت کی اور اس میں وہ مضطرب ہوئے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَى بَنِي الْعَتِيقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبُو حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آگے بڑھا تو آپ نے ایک آدمی کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا اور فرمایا "واجب ہو گئی" میں نے عرض کیا "کیا چیز واجب ہو گئی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس رح کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوحنین سے مراد عبید بن حنین ہے۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ غُفِرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَهٰذَا الْاِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ نَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُرُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاَرٰى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا اِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ اِسْمُهٗ سَلْمَانُ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ نَنِيْ شَرِيْكُ

جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں سوائے اس کے کہ اس پر قرض ہو۔ اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ داہنے پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب جنت میں داخل ہو جا" یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے ثابت سے یہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا جمع ہو جاؤ عنقریب میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں جنہیں جمع ہونا تھا جمع ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سورۂ اخلاص پڑھی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام ایک دوسرے سے کہنے لگے حضور نے فرمایا تھا میں تہائی قرآن پڑھوں گا ایسا معلوم ہوتا کہ یہ خبر آپ کے پاس آسمان سے آئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا تو آگاہ رہو (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

نے فرمایا "سورۂ اخلاص" تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

---

۸۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ شَيْخٌ هٰذَا الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرٰى فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرٰى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ أَفْضَلُهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوٰى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری مسجد قباء میں انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر اس کے ساتھ کوئی دوسری ملاتے۔ اور وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ایک دن) ان کے ساتھی کہنے لگے تم یہ سورت پڑھتے ہو اور پھر اسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہو یا تو صرف یہی پڑھو اور یا اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کرو۔ وہ کہنے لگے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اگر تم چاہو تو تمہاری امامت کروں گا ورنہ چھوڑ دیتا ہوں (حالانکہ) وہ لوگ انہیں افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے ساری بات بتادی آپ نے فرمایا اے فلاں! ساتھیوں کی بات ماننے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے پسند کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی محبت، اس شخص کو جنت میں لے جائے گی" یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ عبیداللہ بن عمر ثابت بنانی کی روایت سے غریب ہے۔ مبارک بن فضالہ بواسطہ ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس سورت (قل ہو اللہ احد) کو پسند کرتا ہوں آپ

السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ مَحَبَّتَهٗ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ۔

سے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

بَابُ ۳۶۴ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کی فضیلت

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جتنی آیات نازل کی ہیں جن کی مثال نہیں دیکھی گئی۔ یعنی "سورۃ فلق" اور "سورۃ الناس"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ۳۶۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُهُ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پڑھنے میں ماہر بھی ہو، وہ معزز بزرگ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا اور جو اسے اس حال میں پڑھے کہ اس کے لئے پڑھنا دشوار ہو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ ہشام کی روایت میں "شدت" اور شعبہ کی روایت میں "شاق" کے الفاظ منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح قرآن پڑھا کہ اس پر حاوی ہو گیا اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عُمَرَ بْنُ أَرْكُوبٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں حفص بن سلیمان ابو عمر بزاز کوفی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

باب ۳۱۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

فضیلت قرآن

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ

حضرت حارث اعور فرماتے ہیں میں مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ دنیاوی (باتوں) میں مشغول ہیں پھر میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا امیر المومنین کیا آپ نہیں دیکھتے لوگ باتوں میں مشغول ہیں آپ نے فرمایا کیا وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا آگاہ رہو! عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب اس میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں، یہ تمہارے درمیان حکم ہے حق فیصلہ کرنے والا ہے یہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرے گا، جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں غلط ملط ہوتی ہیں علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے۔ جنوں نے اسے سنکر بلا توقف کہا ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے، جس نے اس کے مطابق بات کی، سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا، ثواب پایا، جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، انصاف کیا، جس نے اس کی طرف

عَمِلَ بِهٖ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

وعمل دی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دی گئی۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمزہ زیات کی روایت سے پہچانتے ہیں اس کی سند مجہول ہے اور حارث کی روایت میں کلام ہے۔

باب ۳۶ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ

تعلیم قرآن

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَاكَ الَّذِيْ أَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۸۱۸۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ابو عبدالرحمن فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میں اس مقام (مسند تدریس) پر بیٹھا ہوں ابو عبدالرحمن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے قرآن پڑھانا شروع کیا حجاج بن یوسف کے دور تک جاری رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ لَا أَعْلَمُ فِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں بہتر یا (فرمایا) افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن وغیرہ نے بواسطہ سفیان ثوری علقمہ بن مرثد اور ابو عبدالرحمن، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث بواسطہ سفیان، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ اور ابو عبدالرحمن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سفیان و شعبہ سے بیان کی۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے اسی طرح سفیان اور شعبہ دونوں کے واسطہ سے روایت کی جس میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ مذکور ہے، لیکن سفیان کے شاگرد

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَسَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ قَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَشْبَهَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا اَحَدٌ يَقُوْلُ فِيْ شُعْبَةَ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّيْ فَمَا حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ اَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِيْ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ.

حضرت سفیان سے اس واسطے کو ذکر نہیں کرتے محمد بن بشار کہتے ہیں یہی صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ کے نزدیک اس روایت میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ ہے گویا کہ سفیان کی حدیث قیاس کے زیادہ مطابق ہے، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک کوئی شخص شعبہ کے برابر نہیں، لیکن جہاں وہ سفیان کے قول کی مخالفت کریں میں سفیان کا قول اپناتا ہوں، میں نے ابو عمار سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ شعبہ نے فرمایا سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں، سفیان نے مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی اسے میں نے ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے نقل کی، اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے، اور سکھائے، ہم اس حدیث کو صرف حضرت عبدالرحمٰن بن اسحٰق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۶: مَا جَاءَ فِيْ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا لَهُ مِنَ الْاَجْرِ

قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ بَحْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے

هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ يُكْنَى أَبَا حَمْزَةَ۔

اور نیکی دس گنا ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے ابو احوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض نے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا اے رب! اسے جوڑا پہنا چنانچہ اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے رب! اسے مزید پہنا پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر قرآن عرض کرے گا اے رب! اس سے راضی ہو جا پس وہ اس سے راضی ہوگا اور اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا ہر آیت کے بدلے اسکی نیکی بڑھا دی جائے گی یہ حدیث حسن ہے۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَنَحْوَ رَفْعِهِ وَهٰذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ، عاصم بن بہدلہ ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی ہے ہمارے نزدیک بواسطہ عبدالصمد، شعبہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۳۵ نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ زَبِيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ النَّضْرِ يَعْنِيْ الْقُرْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهٗ فِيْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی دو رکعت نماز کو جس غور سے سنتا (قبول کرتا) ہے اس سے زیادہ غور سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ نیکی انسان کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے جب تک وہ نماز میں مصروف رہے اور بندہ قرآن سے فارغ ہونے اللہ تعالیٰ کے جس قدر قریب ہوتا ہے اتنا اور کسی وقت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابن مبارک نے بکر بن خنیس کے بارے میں کلام کیا اور آخر میں اسے ترک کر دیا۔

باب ۳۴۰

قرآن سے خالی سینہ

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں "قرآن سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَاُ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا آخری آیت کے پاس تیری منزل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۴۱

قرآن بھول جانے کا گناہ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ الْوَهَّابِ الْخَفَّافِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ هٰذَا وَضَعَّفَهُ وَاضْطَرَبَ قَوْلُهُ فِيهِ وَلَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ بَعْضِ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ أَنْ يَكُونَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کئے گئے حتیٰ کہ وہ کوڑا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور امت کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت دی گئی اور پھر وہ اسے بھول گیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے اسے ریبنا اور غریب قرار دیا۔ امام بخاری فرماتے میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کسی صحابی سے سماع حاصل نہیں۔ البتہ وہ حدیث جو انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو نبی کریم کے خطبہ میں موجود تھا۔ علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب کو حضرت انس سے سماع حاصل ہے۔

باب ۳۴۲

قرآن کو ذریعہ معاش بنانا

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنَى أَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هٰذَا أَيْضًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قاری پر ان کا گزر ہوا وہ قرآن پڑھ رہا تھا۔ ازاں بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا حضرت عمران نے "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا میں نے نبی اکرم سے سنا آپ نے فرمایا جو قرآن پڑھے اسے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا چاہیئے کیونکہ (مستقبل میں) کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر اسے ذریعہ سوال بنائیں گے محمود کہتے ہیں یہ خیثمہ جن سے جابر جعفی نے روایت کی بصری ہیں۔ یہ خیثمہ بصری شیخ ہیں ان کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں جابر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان ہی سے روایت کرتے ہیں۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَنْبَأَنِي مَنْ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا الْحَدِيثَ فَزَادَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلَى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ خُولِفَ وَكِيعٌ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الرُّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرْوِي عَنْهُ مَنَاكِيرَ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھے محمد بن یزید بن سنان نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی اور اس سند میں مجاہد اور سعید بن مسیب (رحمہما اللہ) کا اضافہ کیا۔ روایت میں محمد بن یزید کا کوئی متابع نہیں اور وہ خود ضعیف ہے۔ ابو مبارک مجہول شخص ہے اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ وکیع کی مخالفت کی گئی ہے امام بخاری فرماتے ہیں ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی کی روایت میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کے بیٹے محمد کی ان سے روایت صحیح نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِكَيْ يَا مَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِأَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعَلَانِيَةِ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ قرآن پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ دینے والے کی مثل ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنے والا بلند آواز سے پڑھنے والے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک علانیہ صدقہ دینے کی بجائے چھپا کر صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے۔ علاوہ ازیں علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریاکاری اور خود پسندی سے مامون و محفوظ رہے کیونکہ علانیہ اعمال کی نسبت مخفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔

باب ۳۷۳

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَيُقَالُ اِسْمُهُ مَرْوَانُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فِيْ كِتَابِ التَّارِيْخِ۔

سونے سے پہلے قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے آرام فرما نہ ہوتے، یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یہ ابو لبابہ بصری شیخ ہیں حماد بن زید نے ان سے اس کے علاوہ بھی روایات بیان کی ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام مروان ہے ہمیں اس کی خبر امام بخاریؒ نے کتاب التاریخ میں دی ہے۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ اَنْبَاَنَا بَحِيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَرْقُدَ وَيَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے قبل مسبحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح یسبح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے

باب ۳۷۴

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ طُهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ شَيْخٌ ثِقَةٌ نَافِعُ بْنُ اَبِيْ نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

صبح کا وظیفہ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ الخ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

باب ۳۷۵ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ وَكَانَ يُصَلِّي ثُمَّ رُبَّمَا نَامَ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ رُبَّمَا نَامَ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا ام المومنینؓ نے فرمایا تمہارا حضورؐ کی نماز سے کیا واسطہ آپ نماز پڑھتے پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے پھر اتنا ہی وقت نماز پڑھتے جتنی دیر نماز میں لگائی اتنا ہی وقت آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ ازاں بعد حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ کی قرأت کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے بواسطہ لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن جریج نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ کی قرأت کے الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے تھے۔ حدیث لیث اصح ہے۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ وَكُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ آیا آپ اول رات میں وتر پڑھتے یا آخر رات میں؟ ام المومنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آپ ابتدائے رات میں اور کبھی انتہائے رات میں وتر پڑھتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھی۔ میں نے عرض کیا حضورؐ اکرم کی قرأت کیسے تھی کیا آپ آہستہ پڑھتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی وسعت رکھی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر میں نے پوچھا جنابت کے موقعہ پر آپؐ کا طریقہ کار کیا تھا کیا آپ سونے سے پہلے غسل فرماتے یا آرام فرمانے کے بعد غسل فرماتے؟

قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا اِسْرَائِيْلُ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا تمام دنوں طرح تھا بسا اوقات غسل فرما کر سو جاتے اور کبھی صرف وضو کر کے آرام فرما ہوتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی گنجائش رکھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی موقف میں اپنے آپ کو پیش کر کے فرماتے کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مجھے سوار کر کے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۳۷

فضیلت قرآن

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ الْهُذَلِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن پاک میرے ذکر اور دعا سے روک رکھے میں مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اس طرح افضل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ

ابواب قرأت

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا اُمَيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ٹکڑے ٹکڑے

مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُهَا مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِهِ يَقْرَأُ أَبُو عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ هَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ.

(ٹھہر ٹھہر کر) ہوتی تھی "الحمد للہ رب العالمین" پر وقف فرمایا اور پھر رحمن رحیم پر ٹھہرتے۔ اور آپ ملک یوم الدین پڑھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے ابو عبید نے بھی یہی پڑھا اور اسی کو پسند کیا یحییٰ بن سعید اموی وغیرہ نے بواسطہ ابن جریج عن ابن ابی ملیکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ اس کی سند متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ عن یعلی بن مملک کے واسطہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی جس میں ام المومنین نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ایک ایک حرف ہوتی تھی حدیث لیث زیادہ صحیح ہے۔ لیث کی حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں کہ "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ أَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيِّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ زہری، انس بن مالک کی یہ روایت ہم صرف اس شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زہری کے بعض شاگردوں نے زہری سے یہ حدیث روایت کی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَأَبُو عَلِيِّ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هَكَذَا أَقْرَأَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ بِالنَّصْبِ عَلَى إِتْبَاعِ مَا قَبْلَهُ الْحَدِيثَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا

سوید بن نصر کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک نے ہمیں یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔ ابو علی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس حدیث کو یونس بن یزید سے روایت کرنے میں ابن مبارک منفرد ہیں ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں "والعین بالعین" پڑھا ہے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْإِفْرِيقِيَّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ حَمَّادَةَ بْنِ كُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبُّكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينِ بْنِ سَعْدٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ الْإِفْرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ . . . پڑھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی (دونوں) ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُهَا إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم "اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ" پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے ثابت بنانی سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ ثابت بنانی کی

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيْثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ يَكَادُ الْحَدِيْثَانِ عِنْدِيْ وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حدیث ہے بواسطہ شہر بن حوشب یہ حدیث اسماء بنت یزید سے بھی مروی ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا کہ اسماء بنت یزید سے ام سلمہ انصاریہ مراد ہیں۔ میرے نزدیک دونوں روایتیں ایک ہیں۔ شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ انصاریہ سے اس کے علاوہ بھی احادیث روایت کی ہیں۔ یہی اسماء بنت یزید ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ لَدَنِّيْ عُذْرًا مُثَقَّلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَأَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لَدُنِّيْ عُذْرًا (دال پر تشدید کے ساتھ) پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امیہ بن خالد ثقہ ہیں ابو جاریہ عبدی شیخ مجہول ہے اور ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِيْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَاءَتُهُ وَيُرْوٰى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِيْ قِرَاءَةِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَارْتَفَعَا إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَغْنَى بِرِوَايَتِهِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى كَعْبٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی قرأت صحیح ہے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا اس آیت کی قرأت میں اختلاف ہوا تو دونوں حضرت کعب احبار کے پاس فیصلہ کے لئے تشریف لے گئے اگر حضرت ابن عباسؓ کے پاس کوئی روایت ہوتی تو انہیں کفایت کرتی اور کعب احبار کے پاس نہ جاتے۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَحَبَّ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنْزَلَتِ الم غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُقْرَأُ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ يُقَالُ كَانَتْ غَلَبَتْ ثُمَّ غُلِبَتْ هٰذَا أَقْرَأَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوئی اور مسلمان اس سے خوش ہوئے تو آیت کریمہ نازل ہوئی الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۔ سے يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ تک حضرت ابو سعید فرماتے ہیں روم کی کامیابی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے "غُلِبَتْ" اور "غَلَبَتْ" دونوں طرح پڑھا گیا ہے کہتے ہیں رومیوں کو پہلے شکست ہوئی اور پھر غالب آئے نصر بن علی نے "غُلِبَتْ" (ضم کے ساتھ) پڑھا ہے۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ نَا عِيسَى بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضَعْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ (ضاد کا فتح) پڑھا تو آپ نے فرمایا مِنْ ضُعْفٍ (ضاد کا ضم ہے)۔ ہم سے عبد بن حمید نے بواسطہ یزید بن ہارون فضیل بن مرزوق سے یونہی بیان کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ" (دال کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ الْأَعْوَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم "فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ" (را کا ضم) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہارون اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا أُتَابِعُهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب شام میں گئے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت پڑھ سکتا ہے؟ فرماتے ہیں میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں انہوں نے پوچھا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ آیت "واللیل اذا یغشیٰ" کس طرح سنی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا میں نے اس طرح سنی ہے "واللیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ" حضرت ابودرداء فرمانے لگے اللہ کی قسم! میں نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے اور یہ لوگ مجھ سے "وما خلق" کا اضافہ کرانا چاہتے ہیں پس میں ان کی اتباع نہیں کروں گا یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہی قرأت ہے "واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلیٰ والذکر والانثیٰ"۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنٌ هُوَ الْجُعْفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْمَتِينُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا "ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین"۔ پڑھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ أَنَسٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَهٰذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِمَّا يُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى" یہ حدیث حسن ہے حکم بن عبدالملک نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کیا ہے۔ حضرت قتادہ، حضرت انس کسی اللہ ابوالطفیل رضی اللہ عنہما کے سوا کسی دوسرے صحابی سے سماع حاصل نہیں، میرے نزدیک یہ مختصر ہے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے پڑھا "یا ایہا الناس اتقوا ربکم" الحدیث

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا تَبَكَّرُ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَحَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا مُخْتَصَرٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِإِحْدَاكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۷ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَهِلَالِ امْرَأَةِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ

ہے) حکم بن عبدالملک کی حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے مختصر ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے یا (فرمایا) تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کہنا برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ مجھے بھلا دی گئی اور قرآن یاد کرنے کی کوشش کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ تیز بھاگتا جتنا اونٹ اپنے رسی توڑ کر بھاگتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سات قرأتیں

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السلام نے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا اے جبرئیل! مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بڈھے مرد بھی بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی، اور ایسا آدمی بھی جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، قرآن سات حروف (قراءتوں) پر نازل ہوا، اس باب میں حضرت عمر، حذیفہ بن یمان، ابوہریرہ، ام ایوب، حضرت ابوایوب انصاری کی زوجہ محترمہ، ابن عباس اور ابوجہم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور حضرت ابی بن کعب سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) باحیات

أَخْبَرَنَاهُ أَحْمَدُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ
يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ
فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ
أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَصَبَرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ
بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ
السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَأُهَا
فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ
هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ
تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ
يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ
الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي
أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا
الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا
تَيَسَّرَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ.

لگتے ہیں میں نے ان کی قرأت سنی تو معلوم ہوا کہ وہ کئی ایسے حروف پر قرآن پڑھ رہے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان سے لڑ پڑتا لیکن میں سلام پھیرنے کی انتظار کرتا رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا بتاؤ تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ جو ابھی ابھی میں نے تم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھائی ہے چنانچہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو یہ سورت (سورۂ فرقان) کئی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو حروف آپ نے مجھے نہیں سکھائے حالانکہ آپ ہی نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عمر! انہیں چھوڑ دو، اور اے ہشام! تم پڑھو۔ انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر حضورؐ نے مجھ سے فرمایا اے عمر! تم پڑھو میں نے وہ قرأت پڑھی جو حضورؐ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپؐ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوا پس جو تمہیں آسان ہو پڑھو۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت مالک بن انس (رضی اللہ عنہ) نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کیا۔

ملے جس کی جو قرأت رائج ہو وہی پڑھی جانی چاہیئے تاکہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں۔ حوالہ پاکستان میں قرأت امام عاصم روایت حفص پڑھی جاتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

باب ۳۴۸

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

مسلمان سے ہمدردی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی سے مصائب دنیا میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں سے اسے نجات دے گا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے جو کسی تنگ دست کی مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی دیتا ہے آدمی جب تک اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا معاون و مددگار ہوتا ہے جو شخص تلاش علم میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب کچھ لوگ مسجد میں تلاوت قرآن و درس و تدریس کے لئے بیٹھتے ہیں ان پر اطمینان و سکون اترتا ہے رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں جس کا عمل اسے پیچھے رکھے نسب و ذات سے آگے نہیں بڑھاتے متعدد راویوں نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسباط بن محمد نے بواسطہ اعمش و ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

باب ۳۴۹

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ

ختم قرآن کی مدت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتنی مدت میں قرآن ختم کروں؟ آپ نے فرمایا ایک مہینے میں ختم کرو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بیس دنوں میں مکمل کرو عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دنوں میں ختم کرو عرض کیا اس سے جلدی (پڑھنے) کی طاقت رکھتا ہوں حضور نے فرمایا دس دنوں میں ختم کرو عرض کیا

فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ
أُخَيِّقُهُ إِلَى خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ فَمَا رَخَّصَ فِي هٰذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ
وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ وَ
رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ
وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ
أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَأِ
الْقُرْآنَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيثِ
الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ
بِوِتْرِهِ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ
الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيلُ فِي
الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ

اس سے جلدی کی طاقت رکھتا ہوں؟ آپ نے فرمایا پانچ دنوں میں ختم کرو۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! مجھے اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ نے مجھے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث حسن اور مروہ کی روایت سے غریب ہے دوسرے طریقوں سے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا انہی سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا چالیس دنوں میں قرآن ختم کرو۔ سحق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس حدیث کی رو سے ہم اس آدمی کو پسند نہیں کرتے ہو چالیس دنوں سے پہلے قرآن پڑھے۔ بعض علما فرماتے ہیں حدیث پاک کی رو سے تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کیا جائے جبکہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وتروں کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے کعبہ شریف میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔ علماء کے نزدیک ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ
الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَمَانِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ
قَحْطَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ
فِي أَرْبَعِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ
رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَمَانِ بْنِ الْمُفَضَّلِ
عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا چالیس دنوں میں قرآن پاک (روزانہ) پڑھا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نے اسے بواسطہ معمر اور سماک بن الفضل وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چالیس دنوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم دیا۔

فِي الْأَرْبَعِينَ.

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيعِ ثَنِي نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نَصْرِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منزل میں اترنے اور کوچ کرنے والا (یعنی جو شخص قرآن ختم کرے پھر شروع کرے اور اسی طرح کرتا رہے) یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے صرف اسی طریق سے معروف ہے ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ مسلم بن ابراہیم، صالح مری، قتادہ اور زرارہ بن اوفیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی حضرت ابن عباسؓ کا واسطہ ذکر نہیں کیا میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نضر بن علی، ہیثم بن ربیع کی روایت سے اصح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرنے والا قرآن کو نہیں سمجھتا" یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بتائی۔

أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ

ابوابِ تفسیر قرآن

تفسیر بالرائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

جس نے علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کی اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے ڈرو ماسوائے اس کے جس کا تمہیں علم ہو۔ کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے اور جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اسے بھی چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ نَا سُهَيْلُ بْنُ هِلَالٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَزْمٍ اَخُوْ حَزْمٍ الْقَطِيْعِيُّ شَيْخٌ اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ حَزْمٍ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ شَدَّدُوْا فِيْ هٰذَا اَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْاٰنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَمِمَّا يُرْوٰى عَنْ مُجَاهِدٍ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الْقُرْاٰنِ اَوْ فَسَّرُوْهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگر وہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سہیل بن حزم کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے اسی طرح بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرنے میں سختی برتی ہے۔ مجاہد قتادہ اور دوسرے علماء سے جو تفسیر مروی ہے اس کے بارے میں یہ خیال صحیح نہیں کہ انہوں نے قرآن میں اپنے رائے کو دخیل کیا یا بغیر علم کے تفسیر کی بلکہ ان حضرات سے یہ بات منقول ہے جو ہم نے کہی کہ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق و معمر حضرت قتادہ سے نقل کیا آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق کچھ نہ کچھ سنا ہے ابن ابی نجیح نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، اعمش سے نقل کیا کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں اگر میں حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قرأت نہ پڑھتا تو قرآن پاک کے بہت سے مسائل حضرت

فِيهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ ثُمَّ احْتَلَمْتُ لَأَمَمْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی تو ان سے پوچھتا ہوں۔

وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ فَيَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي فَيَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَيَقُولُ اللّٰهُ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي فَيَقُولُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ فَيَقُولُ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَهَذَا لِي وَبَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (دو بار فرمایا) پوری نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابوہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (اس وقت کیا حکم ہے)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن فارسی! اس وقت دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کی گئی ہے۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی بندے کے لئے۔ بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا بندہ (نماز کے لئے) کھڑا ہو کر پڑھتا ہے "الحمد للہ رب العالمین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی "پھر بندہ کہتا ہے "الرحمٰن الرحیم" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی "بندہ کہتا ہے "مالک یوم الدین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی یہ میرے لئے ہے اور یہ میرے لئے اور بندے کے درمیان (منقسم) ہے "ایاک نعبد" سے لے کر آخر تک میرے بندے کے لئے ہے اور جو کچھ اس نے مانگا وہی اس کے لئے ہے وہ پڑھتا ہے "اھدنا الصراط" آخر تک۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور اسماعیل بن جعفر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ علاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت

وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا وَرَوَى ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا۔

نقل کی۔ ابن جریج اور مالک بن انس نے بواسطہ علاء بن عبدالرحمن اور ابو سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ ابن ابی اویس بواسطہ والد علاء بن عبدالرحمن، عبدالرحمن اور ابو سائب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا ثَنِي ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِرِوَايَةِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ۔

۸۶۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔ اسمٰعیل بن ابی اویس کی روایت میں اس سے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ انہوں نے ابن ابی اویس کی حدیث سے بھی دلیل پکڑی جو انہوں نے بواسطہ والد، حضرت علاء (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَقَرَّ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ فَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ فِي فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتّٰى أَتٰى بِي

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے صحابہ کرام نے بتایا یہ عدی بن حاتم ہیں اور یہ غلبہ ان اللہ جملہ کے بغیر ہی آیا تھا جب میں قریب پہنچا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر میں سے پہلے آپ (ابھی) چکے تھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا (عدی بن حاتم کا) ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا" حضرت عدی فرماتے ہیں پھر حضور مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے (راستہ میں) ایک عورت نے آپ سے ملاقات کی اس کے پاس بچہ بھی تھا دونوں کہنے لگے ہمیں آپ سے کچھ کام ہے آپ ان دونوں کے ساتھ ٹھہر گئے یہاں تک کہ انکی ضرورت کو پورا کیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے خانۂ اقدس میں لے آئے خادم نے

دَارَهُ فَالْتَفَتَ لَهُ الْوَلِيدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا
وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ مَا يُخْرِجُكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَهَلْ
تَعْلَمُ مِنْ إِلَهٍ سِوَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا ثُمَّ
تَكَلَّمْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُولَ اللَّهُ
أَكْبَرُ وَتَعْلَمَ أَنَّ شَيْءٍ أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ
النَّصَارَى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي جِئْتُ مُسْلِمًا
قَالَ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ انْبَسَطَ فَرَحًا ثُمَّ قَالَ ثُمَّ مَرَرْنَا
فَأَمَرَتْ بِهِ فَنُزِلَ وَنَزَلْتُ مَعَهُ فَجَمَعَتْ أَعْوَادًا ثُمَّ
أَوْقَدَتْ نَارًا فَقَالَ لَهَا أَصِيبِي مِمَّا عِنْدَكِ فَجَاءَتْ
بِجَفْنَةٍ فِيهَا أَثَرُ طَعَامٍ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ
لَهَا أَصِيبِي مِمَّا عِنْدَكِ فَجَاءَتْ بِسَوِيقٍ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ
مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَصِيبِي مِمَّا عِنْدَكِ فَجَاءَتْ بِتَمْرٍ
فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَصِيبِي مِمَّا عِنْدَكِ
فَجَاءَتْ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا
أَصِيبِي مِمَّا عِنْدَكِ فَجَاءَتْ بِتَمْرٍ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ
مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَصِيبِي مِمَّا عِنْدَكِ فَجَاءَتْ بِمَاءٍ
فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَصِيبِي مِمَّا عِنْدَكِ
فَجَاءَتْ بِسَوِيقٍ فَأَكَلَ وَأَكَل

بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

شعبہ نے بواسطہ سماک بن حرب اور عبداللہ بن حبیش حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے پوری حدیث مرفوعاً نقل کی ہے۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبْشِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضُلَّالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر غضب کیا گیا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ طویل حدیث ذکر کی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

تفسیر سورۂ بقرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نَا عَوْفٌ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی کی ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی لہٰذا اولاد آدم زمین کے مطابق پیدا ہوئی ان میں سرخ بھی ہیں سفید بھی سیاہ بھی اور اس کے بین بین بھی نرم، سخت برے، اور اچھے (سب قسم کے) ہیں۔ امام ترمذی (رحمۃ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطَ نَا عَبْدُ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوا مُتَرَحِّفِينَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ يَزْحَفُونَ وَهٰذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ قَالَ قَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادخلوا الباب سجداً (دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں) کے بارے میں ارشاد فرمایا وہ لوگ سرین کے بل گھسکتے ہوئے داخل ہوئے۔ اسی اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے آیت کریمہ فبدل الذین ظلموا قولاً الخ کے بارے میں فرمایا انہوں نے کہا حبۃ فی شعیرۃ (جو میں دانہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لہ تو ظالموں نے اس جواب تبدیل کر دی تھی اس کے سوا اور بدل دی ۱۲

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ عُمَارَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ السَّمَّانِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اندھیری رات تھی اس لئے ہمیں نہ معلوم ہو سکا کہ قبلہ کدھر ہے چنانچہ ہم سے ہر آدمی نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی جونہی صبح ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا تو اس پر آیت کریمہ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ نازل ہوئی یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث سمان ابو ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں جو انہوں نے عاصم بن عبید اللہ سے روایت کی ہے اشعث حدیث میں ضعیف ہے۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَايٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَيْ تِلْقَاءَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيُرْوَى عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ قَالَ فَثَمَّ قِبْلَةُ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَرَبِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے سواری پر جدھر بھی رخ کر لیتے نماز پڑھ لیتے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ اس آیت کریمہ "وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ" سے لے کر "وَجْهُ اللَّهِ" تک کے بارے میں فرماتے ہیں یہ دوسری آیت "فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ" سے منسوخ ہے (یعنی مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو) ہم سے یہ حدیث محمد بن عبد الملک بن ابو شوارب نے بواسطہ یزید بن زریع اور سعید حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔ حضرت مجاہد آیت کریمہ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ کے بارے میں فرماتے ہیں جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کا قبلہ ہے ابو کریب نے بواسطہ محمد بن علاء، وکیع اور مثنی بن عبد الرحمن عربی حضرت مجاہد سے ہمیں اسی کی خبر دی۔

لہ تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت ہے ۱۲ سلہ یعنی نماز مسجد حرام کی طرف پھیر دو ۱۲

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہی اچھا ہوتا ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی" نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بناتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی" نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وکذلک جعلنکم امۃ وسطا" کے بارے میں فرمایا "وسطا" سے مراد عادل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا کیا تم نے احکام خداوندی پہنچائے؟ آپ فرمائیں گے جی ہاں۔ ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا تمہیں حضرت نوح نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا بلکہ کوئی بھی نہیں آیا حضرت نوح سے کہا جائیگا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حضور فرماتے ہیں پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ حضرت نوح نے پیغام خداوندی پہنچا دیا آیت کریمہ وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا" سے مروی ہے۔ وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

سلہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنانا ۱۲ سلہ اور یہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ۱۲

جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَّعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قِبَلَ الْمَسْجِدِ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار نے بواسطہ جعفر بن عون اعمش سے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ کعبہ کی طرف ہونا پسند فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف تمہارا منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں" اس کے بعد آپ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے اور یہی آپ کی خواہش تھی ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر انصار کی ایک جماعت پر ان کا گذر ہوا وہ بیت المقدس کی طرف منہ کئے عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ نے اپنا چہرہ اقدس کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں یہ شخص وہ حالت رکوع ہی میں کعبہ شریف کی طرف پھر گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے حضرت ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے اس باب میں حضرت عباد بن عوف مزنی، ابن عمر، عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مکرمہ کی طرف رخ کر لیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے ایمانوں کو ضائع نہیں کرتا

سلہ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف تمہارا منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں ۱۲

إِنَّمَا سَكَنُوا الْبَيْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والوں کا کوئی گناہ نہیں سمجھتا اور اگر نہ کرے، یعنی درمیان سعی نہ کرے تو کچھ حرج نہیں، حضرت ام المؤمنینؓ نے فرمایا اے بھانجے تو نے برا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے درمیان سعی کی ہے اور دور جاہلیت میں جو لوگ مشلل میں منات بت کے لئے احرام باندھتے تھے جو شخص ان میں سے تھا وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں لگاتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "فمن حج البیت" (اگر ایسا ہوتا جس طرح تم نے کہا ہے تو آیت یوں ہوتی فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما) اگر ان کا طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، زہری فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بتائی تو انہوں نے اسے پسند کیا اور فرمایا بیشک یہ ایک عظیم علم ہے، میں نے متعدد علماء سے سنا فرماتے ہیں جو عرب صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں لگاتے تھے ان کی دلیل یہ تھی کہ کس طرح ان دو پتھروں کے درمیان ہمارا طواف امور جاہلیت سے ہوگا دوسرے انصار نے کہا ہمیں کعبہ اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ" (بے شک صفا اور مروہ، اللہ کی نشانیوں سے ہیں) نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن فرماتے ہیں میرا خیال ہے یہ آیت کریمہ ان دو جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَاهُمَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا و مروہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ جاہلیت کی نشانیوں سے تھے پس جب اسلام آیا اور ہم ان (کے پاس جانے) سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی

لہ جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

تَطَوَّعَ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

"ان الصفا و مروۃ" فرماتے ہیں یہ دونوں تفریق لکھ کر نفل نیکی کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا اور جاننے والا ہے۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ بَدَأَ اللّٰهُ بِمَا بَدَأَ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا اور پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے چھو کر پھر فرمایا ہم کسی طرح ابتدا کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی اور آپ نے پڑھا "ان الصفا والمروۃ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام میں جب کوئی روزہ رکھتا پھر افطار کئے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک رات دن کچھ نہ کھاتا حضرت قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے افطار کے وقت اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کھانا ہے؟ اس نے کہا "نہیں" لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں سارا دن کام کرنے کی وجہ سے انہیں نیند نے آلیا جب آپ کی زوجہ واپس آئیں تو انہیں سوئے ہوئے دیکھ کر کہا تمہاری بھوری پر افسوس ہے دوپہر کا وقت ہوا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ" وکلوا واشربوا الآیۃ۔ اس پر لوگ بہت خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سلہ دونوں کی راتوں کی بیوی سے جماع کرنا حلال ہو سفید دھاگے سے (یعنی صبح) سے۔ ۱۲ سلہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد وقال ربکم ادعونی الخ میں دعا سے مراد عبادت ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکمل آیت پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب آیت کریمہ "حتی یتبین لکم الخیط الابیض" نازل ہوئی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہ رات کی سیاہی سے (الگ ہونے والی) صبح کی سفیدی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

ہم سے احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، مجالد، شعبی اور عدی بن حاتم سے اس کی مثل مرفوع روایت بیان کی۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی حتی یتبین لکم الخ فرماتے ہیں میں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لئے اور انہیں دیکھنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو سفیدی کو دیکھتا رہا پس میں نے کہا (پھر) آپ نے فرمایا اس سے دن اور رات مراد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْمَمَّالُ بْنُ نَجِيحٍ أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ

حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم شہر روم میں تھے کہ انہوں نے ہمارے مقابلے کے لئے ایک بڑا لشکر بھیجا ان کے برابر یا ان سے زیادہ مسلمان بھی انکے مقابلے میں نکلے اہل مصر پر عقبہ ابن

ملہ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا ۱۲

فَاخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَلَيْهِمْ مِنَ الرُّومِ فَحَمَلَ بِهِمُ الْمُسْلِمُونَ مِصْرُهُمْ أَنْ كَرَّ عَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلَ وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثَّرَ نَاصِرَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ فَلَوْ أَنَّا قَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَأَنْ نَقُولَ إِنَّ سَبِيلَ اللَّهِ وَالْإِنْفَاقَ فِيهِ يَكُونُ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحَهَا وَتَرْكَ الْغَزْوِ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ هٰذَا حَدِيثٌ ۸۸۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلِأَبِي فِيهِ جَرَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَكُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ

حامد رافع کی جماعت پر مضاربن عبید مقرر تھے ایک مسلمان نے رومیوں پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ ان کے لشکر میں گھس گیا لوگ چلائے اور کہنے لگے سبحان اللہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ رہا ہے" اس پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے لوگو تم اس آیت کی تاویل کرتے ہو یہ تو ہم لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا اور اس کے مددگار زیادہ ہو گئے تو ہم میں سے بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر آپس میں چپکے چپکے کہنے لگے کہ اموال ضائع ہو گئے اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگار بھی زیادہ ہو گئے اس لئے ہم اپنے اموال میں ٹھہریں اور ضائع شدہ مال کی اصلاح کریں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کا جواب دیتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی و انفقوا فی سبیل اللہ الخ" پس وہ ہلاکت، جہاد کو چھوڑ کر اپنے اموال میں ٹھہرنا اور اس کی درستگی ہے چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے گھر سے باہر جہاد میں مصروف رہے یہاں تک کہ سرزمین روم میں مدفون ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی اور اس سے میں ہی مراد ہوں فمن کان منکم الخ" فرماتے ہیں ہم اکرم باندھے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں تھے۔ مشرکوں نے ہمیں (حج وعمرہ سے) روک رکھا تھا میرے سر پر زلفیں تھیں اور جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو

سنہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

فَحَلَقَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَوَامُّ رَأْسِكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفِدْيَةُ مُرَتَّبَةٌ بِالصِّيَامِ وَالطَّعَامُ بِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا۔

فرمایا شاید تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دیتی ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! حضور اکرم نے فرمایا سر منڈا لے اس پر یہ آیت نازل ہوئی حضرت مجاہد فرماتے ہیں روزے تین دن کے کھانا چھ مساکین کو اور قربانی ایک بکری یا زیادہ کی ہے۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم، ابو بشر، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيُّ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم، اشعث بن سوار، شعبی اور عبداللہ بن معقل نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن اصبہانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي أَوْ قَالَ حَاجِبَيَّ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيكَةً أَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ آصُعٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِنَّ بَدَأَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میری پیشانی یا ابروؤں پر جوئیں بار بار گر رہی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈوا دو اور جانور قربانی کر دو یا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو ایوب فرماتے ہیں میں نہیں جانتا پہلے کس چیز کا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي

حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج عرفات (میں ٹھہرنا) ہے (تین مرتبہ فرمایا) منیٰ کے تین دن ہیں جس نے تعجیل کی دو دن میں (۱) لاپتہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفہ کو پالے اس نے حج کو پا لیا ابن ابی عمر نے سفیان بن

(۱) جو جلدی کرے دو دن میں چلا جائے تو کچھ گناہ نہیں اور رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لئے۔

يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ قَبْلَ أَنْ يَظْلِمَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ.

جمیعہ کا قول نقل کیا کہ سفیان ثوری کی روایات میں سے یہ نہایت عمدہ روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے بکیر بن عطاء رحمہ سے روایت کیا ہے ہم اسے صرف بکیر بن عطاء کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى اللَّهِ الْأَبْيَضُ الْحَدِيثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت اور عداوت کے لائق وہ شخص ہے جو کثرت جھگڑالو ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا حَلَّا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودیوں کی عورتوں کو جب حیض آتا تو وہ نہ تو اس کے ساتھ کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ ہی گھروں میں ان کے پاس ٹھہرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمادی ویسئلونک عن المحیض الخ آیۃ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ان کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں، گھروں میں ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہیں یہودی کہنے لگے یہ تو ہماری ہر بات کی مخالفت کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری گفتگو بتائی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم حائضہ عورتوں سے جماع نہ کریں اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید آپ کو ان دونوں پر غصہ آگیا ہے۔ وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے دودھ آیا تو آپ نے ان کے سامنے سے دودھ کا ہدیہ آیا تو آپ نے کسی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضور ان پر ناراض نہیں ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالاعلیٰ

سلہ اور تم سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں تم (اے محمد) فرما دو وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان کے نزدیک نہ جاؤ (کنز الایمان) منہ

فَعَرَفْنَا أَنَّهُ لَوْ يُعْضَبُ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَبْدُ الدَّخِلِ بْنُ مُهَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ يَعْنِي بِمَا شِئْتُمْ وَاحِدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَيُرْوَى فِي سِوَاهُ وَاحِدٍ.

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ فَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابی سنکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی کہتے ہیں جو آدمی اپنی عورت کی اگلی طرف پچھلی طرف سے (ہو کر) جماع کرے گا اسکے بھینگا لڑکا پیدا ہوگا اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی نساؤکم حرث لکم الا الآیۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت نساؤکم حرث لکم الا الآیۃ کی تفسیر میں روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک ہی سوراخ میں (جماع کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم سے مراد عبداللہ بن عثمان بن خثیم مراد ہیں اور ابن سابط سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط جمحی کی مراد ہیں۔ اور حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی ہیں "سواہ واحد" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض کیا گذشتہ رات میں نے اپنی سواری کا رخ بدل دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی نساؤکم حرث لکم الا الآیۃ آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے ہو کر لیکن پاخانے

سلہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى شَيْءٍ وَإِذَا مَرَّ فَإِنَّ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيُّ هُوَ يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ۔

کی جگہ اور حیض سے بچو، یہ حدیث حسن غریب ہے یعقوب بن حمید اللہ اشعری سے یعقوب قمی مراد ہیں۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لُكَعُ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَإِنَّهُ لَا يَعْرِفُ مَا عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّي وَطَاعَةً فَدَعَاهُ فَقَالَ أُزَوِّجُكَ وَأُكْرِمُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِأَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ لَمَّا كَانَتْ ثَيِّبًا فَكَانَ الْأَمْرُ إِلَيْهَا دُونَ وَلِيِّهَا لَمَّا تَقَدَّمَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ إِلَى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فَلَمَّا خَاطَبَ اللّٰهُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ الْأَوْلِيَاءَ فَقَالَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ إِلَى

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے جاہلیت میں ایک مسلمان کے ساتھ اپنی بہن کا نکاح کیا کچھ عرصہ اسکے پاس رہی پھر اس نے طلاق دیدی اور رجوع بھی نہ کیا یہاں تک کہ اس کی عدت بھی ختم ہوگئی پھر دونوں ایک دوسرے کو چاہنے لگے پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا لیکن اس عورت کے بھائی نے کہا اے کمینے میں نے تجھے اس کے ساتھ عزت بخشی اور اس کے ساتھ تیری شادی کی پھر تو نے طلاق دیدی اللہ کی قسم اب یہ کبھی بھی تیری طرف نہیں لوٹے گی، راوی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس مرد اور عورت دونوں کی ایک دوسرے کی طرف حاجت کو جان لیا تو یہ آیت نازل فرمائی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ الخ حضرت معقل نے جب یہ بات سنی تو کہا میرے رب کی بات سننے اور اسکے کے سامنے جھکنے کے لئے حاضر ہوں پھر اسے بلا کر کہا میں اسکا نکاح تیرے ساتھ کرتا ہوں تیری عزت بھی کرتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں کیونکہ معقل بن یسار کی ہمشیرہ بیوہ تھیں اگر ولی کے غیر کے اس کا بذات خود اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتی اور اپنے ولی حضرت معقل کی محتاج نہ ہوتیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس آیت میں عورتوں کے ولیوں کو ہی مخاطب کیا اور فرمایا کہ انہیں انکے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ساتھ نکاح کا اختیار ولی کو ہے۔

۸۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے

ف۱ جمہور اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ ولی کے بغیر عورت کا نکاح نہیں ہوتا اور حنفیہ کے نزدیک بالغ عورت ولی کے بغیر بھی نکاح کر سکتی ہے اور ولی کو اعتراض کا حق نہیں ہے حنفیہ کے نزدیک بالغ عورت کے نکاح کا دارومدار ہے حدیث شریف پر ہے بالغ عورت ولی کی اجازت کے بغیر اپنے نکاح کا زیادہ حق رکھتی ہے اور حنفیہ کا مسلک قرآن پاک پر ہے۔ منہ

ف۲ اس حدیث سے امام ترمذی نے بھی نکاح کی قسمت کو عورت کی طرف سے جس کمیت کو امام ترمذی نے دلیل بنایا اس پر حنفیہ کی نکاح کی صحت

حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

روایت ہے فرماتے ہیں مجھے ام المومنین نے حکم دیا کہ میں نے ان کے لئے ایک مصحف لکھوں اور فرمایا جب اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا حافظوا علی الصلوت والصلوٰۃ الوسطیٰ فرماتے ہیں جب میں اس آیت پر پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا آپ نے مجھے لکھوایا حافظوا علی الصلوت والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ امْتَلَأَ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبُو حَسَّانَ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن فرمایا اے اللہ ان کفار کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، جیسا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ نَا أَبُو النَّضْرِ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے" اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابو ہاشم بن عتبہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی

ملہ تمام نمازوں اور بالخصوص درمیانی نماز (نماز عصر) کی پابندی کرو۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وقوموا للہ قانتین" (اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ.

اسمٰعیل بن ابی خالد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا اور ہمیں گفتگو سے منع کر دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوِ الْمُنْوَنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت "ولا تیمموا الخبیث" (برا مال خرچ کرتے ہوئے خبیث مال کا ارادہ نہ کرو) ہم انصار کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ہم لوگ کھجوروں کے مالک تھے پس کوئی "تو اپنے پھل کی کمی زیادتی" کے مطابق کھجوریں لاتے اور کوئی ایک یا دو گچھے لا کر مسجد میں لٹکا دیتا اہل صفہ کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا ان میں سے جس کو بھوک لگتی وہ ان گچھوں کے پاس آتا اس پر ڈنڈا مارتا تو پکی ہر طرح کی کھجوریں گرتیں وہ اٹھا کر کھا لیتا بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا ضمیر نیکی کا ذوق نہ رکھنے والوں میں ہوتا تھا چنانچہ وہ ایک گچھا لاتے جس میں ردی خشک اور ٹوٹی پھوٹی کھجوریں ہوتیں اسے وہ لٹکا دیتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا" الآیۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اس قسم کا تحفہ دیا جائے جیسا اس

سلعت یا ان والوں نے پکی کھجوروں میں سے کچھ دانہ اس میں سے جو ہے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور جو عمدہ نکالو اور تم اس میں سے دانستہ نہیں لیتے مگر تو نہ جبکہ کہ تم اس میں چشم پوشی نہ کرو۔

85

اَنْفِقُوْا اَنْفِقْ عَلَيْكَ مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ مِثْلُ مَا اَعْطٰى لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ مَالِكٍ هُوَ الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اِسْمُهُ غَزْوَانُ وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

نے دیا تو وہ بھی لے گا سوائے اس کے کہ چشم پوشی کرے یا حیاء کی وجہ سے۔ راوی فرماتے ہیں اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی اچھی چیز لے کر آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت ابو مالک غفاری ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام غزوان ہے سفیان ثوری نے بھی سدی سے اس بارے میں کچھ نقل کیا ہے۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ اٰلِ اٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ اَبِي الْاَحْوَصِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان پر شیطان کا بھی اثر ہوتا ہے، اور فرشتے کا بھی، شیطان کا اثر برائی کا وعدہ دینا اور حق کو جھٹلانے کی ترغیب دینا ہے۔ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا، اور حق بات کی تصدیق کرنا ہے پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس کا شکر ادا کرے اور جو کوئی اپنے آپ میں دوسرا اثر پائے تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ الآیۃ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حضرت ابو احوص کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ الآیۃ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ الآیۃ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی وہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الرسول کلوا من الطیبات الآیۃ اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات الآیۃ

لہ شیطان کا بھی انسان کا ساتھ ہوتا ہے وہ برائی کا وعدہ دیتا ہے اور حق سے جھٹلاتا ہے اور فرشتہ بھلائی کا وعدہ فرماتا ہے ۱۲

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ شَيْخٌ مِنْ سَمَرْقَنْدَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ اغْتَمَمْنَا فَقَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا يَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ.

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَّى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا

راوی کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں لمبا سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر گرد و غبار پڑی ہوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے رب، اے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام سے، پینا حرام سے، لباس اور غذا حرام سے ہے پس اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو حازم الاشجعی کا نام سلمان مولیٰ عزۃ الاشجعیہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، جب کریمہ ان تبدوا ما فی انفسکم الخ اتری پر ہم غمگین ہو گئے ہم نے سوچا کوئی شخص اپنے دل میں بات کرتا ہے اس کا بھی حساب ہوگا معلوم نہیں اس سے کس قدر بخشا گیا اور کس قدر نہیں بخشا گیا۔ پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہیں دیتا ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ان تبدوا ما فی انفسکم الخ اور من یعمل سوءا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے، مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو سزا ہے اسے جو بخار یا حوادث پہنچتے ہیں حتیٰ کہ وہ چیز جسے وہ اپنی قمیص کی جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے نہ پا کر غمگین ہوتا یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے

لہ اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْحَدِيدَ يَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الْجَمْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَحْمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَأَلْقَى اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ الْآيَةَ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا الْآيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآدَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ آدَمَ.

زبک ہو کر) ایسے نکلتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہو کر نکلتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "ان تبدوا ما فی انفسکم" نازل ہوئی تو ان سے لوگوں کے دلوں میں اس قدر غم پیدا ہو جتنا کسی اور بات سے نہیں ہوا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہو سمعنا واطعنا" پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "امن الرسول" سے "واعفوا غفرانک" اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا "ربنا لا تؤاخذنا (اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کریں گا) ولا تحمل علینا" سے "من قبلنا" تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ "ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ" اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے کہا جاتا ہے آدم بن سلیمان یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

تفسیر سورۃ آل عمران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا "ھو الذی انزل

قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَائِشَةَ

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيْدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبُوْ عَامِرٍ اَتَمُّ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتَهُمْ فَعَرِّفْهُمْ وَقَالَ بِيَدِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَيَزِيْدُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ ذَكَرَهُ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ اَيْضًا۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثَةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ

علیک الکتاب، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کی متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھے دل والے رکھا ہے، پس ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوب ابن ابی ملیکہ بھی یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "فاما الذین فی قلوبھم زیغ" آپ نے فرمایا جب تو انہیں دیکھے گی پہچان لے گی یزید نے کہا آپ نے فرمایا جب تم انہیں دیکھو گے پہچان لو گے۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ ابوملیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن قاسم بن محمد کا واسطہ مذکور نہیں صرف یزید بن ابراہیم نے ان کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عبیداللہ ابن ابی ملیکہ ہیں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کے کچھ انبیاء والی زندگی ہوتے ہیں اور میرے باپ اور میرے رب کے

سلہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری اس کی کچھ آیات صاف معنی رکھتی ہیں ۲ سلہ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی (آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں ۱۲

قَالَ وَنَبِيِّي أَبُو خَلِيلِ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ۔

خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے پڑھا ان اولی الناس الخ۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ نَا أَبُو نُعَيْمٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ وَأَبُو الضُّحَى اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي نُعَيْمٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ۔

محمود نے ابو اسطہ ابو نعیم، سفیان ابو اسطہ والد، وہ ابو ضحیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت ہے اس میں مسروق کا واسطہ مذکور نہیں، یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو ضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ ابو کریب نے ابو اسطہ وکیع، سفیان ان کے والد اور ابو ضحیٰ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ابی نعیم کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اس میں مسروق کا واسطہ نہیں۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں اللہ کی قسم! یہ بات میرے ہی بارے میں ہے میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا جھگڑا تھا اس نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اسے مارگاہ رسالت میں لے گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں ہیں آپ نے یہودی سے فرمایا قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، تب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ان الذین یشترون الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت لن تنالوا البر الخ[1]

---

[1] بیشک لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے متبع ہوئے اور نبی اور ایمان والے ۱۲۔ [2] وہ لوگ جو اپنے وعدہ اور قسم کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں [3] تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو ۱۲۔

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَشْعَثُ اَغْبَرُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوْزِيِّ الْمَكِّيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ رَبِيْعٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ رَاَى اَبُوْ اُمَامَةَ رُؤُسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ

یہ آیت "من ذا الذی" الخ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (اور آپ کا ایک باغ تھا) یا رسول اللہ! میرا باغ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہے اگر میں اسے پوشیدہ کر سکتا تو اعلان نہ کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے قرابتداروں کے لئے تقسیم کر دو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اسے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا گرد آلود بالوں اور بدبودار جسم والا، ایک دوسرے آدمی نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ کونسا حج افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں بلند سے تلبیہ اور قربانی ہو، ایک اور آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ سبیل (راستے) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خوزی کی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابراہیم بن یزید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناءنا وابناءکم" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں" یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے دمشق کی سیڑھیوں پر خارجیوں کے کچھ سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا جہنم کے کتے

سلہ کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے ۱۲ سلہ تیرا دخوشحالی ہونے کی وجہ سے بدبودار ہوں ۱۲ سلہ ہم سے بیٹوں اور تمہارے سے بیٹیوں، ہماری عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلائیں ۱۲

وَمَشَّقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اَوْ كَمَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ غَالِبٍ اِسْمُهٗ حَزَوَّرٌ وَاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اِسْمُهٗ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ۔

آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا پھر آپ نے پڑھا یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ "الخ" ابوغالب کہتے ہیں حضرت ابوامامہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں حضور سے ایک، دو، تین، چار بار تک کر سات مرتبہ بھی سنتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی بارہا سنا) ابوغالب کا نام حزور ہے اور ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور یہ باہلہ قبیلہ کے سردار ہیں۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کنتم خیر امۃ (اخرجت للناس) کے بارے میں فرمایا تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور بزرگ ہو، یہ حدیث حسن ہے، بہت سے لوگوں نے اسی حضرت بہز بن حکیم سے یونہی روایت کیا ہے لیکن اس میں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس نہیں ہے۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهٗ فَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

غزوۂ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور پیشانی مبارک زخمی ہو گئی حتیٰ کہ چہرۂ انور پر خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے کامیاب ہو گی جس کا اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک ہو، حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "لیس لک من الامر الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا حُمَيْدٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوۂ احد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور

سلہ جس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ ۱۲ سلہ تم ان سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں ۱۲ سلہ یہ بات آپ کے ہاتھ میں نہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے ۱۲

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَدَرِيْ يَوْمَئِذٍ عَلٰى وَجْهِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهٗ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَاَنْزَلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مُسْتَغْرَبٌ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ وَكَذَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ حَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ۔

زخمی ہوا اور دندان مبارک شہید ہوگیا اور آپ صلعم کے کاندھے مبارک پر تیر لگا تو چہرۂ انور پر خون بہنے لگا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خون پونچھتے جاتے اور فرماتے وہ کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا جبکہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ

حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی لیس لک من الامر الخ پس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے اور نہایت اچھے مسلمان بنے۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عمر بن حمزہ حضرت سالم کی روایت سے غریب ہے۔ زہری نے بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے لئے بددعا فرماتے تھے تو یہ آیت لیس لک من الامر الخ نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام کا راستہ دکھایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس طریق یعنی بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے یحییٰ بن ایوب (رضی اللہ عنہم) نے اسے ابن عجلان (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَرَفَعُوهُ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَسْمَاءِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب میں نبی اکرم صلی اللہ وسلم سے کوئی حدیث (بلاواسطہ) سنتا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا اس سے مجھے نفع دیتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ فرمایا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی گناہ کرے پھر اٹھ کر پاک صاف ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی والذین اذا فعلوا الخ اس حدیث کو شعبہ اور کئی دوسرے راویوں نے حضرت عثمان بن مغیرہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے مسعر اور سفیان نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع بیان کیا۔ اسماء بن حکم فزاری سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ احد کے دن سر اٹھا کر دیکھنے لگا تو ہر آدمی اونگھتے اونگھتے اپنی ڈھال کے نیچے جھک رہا تھا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ثم انزل علیکم الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ

عبد بن حمید نے بواسطہ روح بن عبادہ حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی، یہ حدیث

ف۱ اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جان پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ۱۲ ف۲ پھر غم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری ۱۲

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حسن صحیح ہے۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجْبَنُ قَوْمٍ وَأَرْعَبُهُ وَأَخْذَلُ لِلْحَقِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اُحد کے دن میدان جنگ میں تھے کہ اونگھ نے ہم پر غلبہ کر لیا حتیٰ انہیں لوگوں میں تھا جن پر اونگھ چھا چکی تھی فرماتے ہیں میری تلوار ہاتھ سے گر پڑتی میں اٹھاتا وہ پھر گر پڑتی اور پھر میں پکڑ لیتا۔ دوسری جماعت منافقوں کی تھی جنہیں صرف اپنی جان کی فکر تھی وہ سب سے زیادہ بزدل سب سے زیادہ مرعوب اور حق کا ساتھ چھوڑنے والوں میں سے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَا مِقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ آیت وما کان لنبی ان یغل" ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقعہ پر گم ہو گئی تھی بعض لوگوں نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی یہ حدیث حسن غریب ہے عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی بعض لوگوں نے اسے بواسطہ خصیف، مقسم سے روایت کیا لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَالِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے جابر کیا وجہ ہے میں تمہیں پریشان دیکھتا ہوں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد اہل و عیال اور قرض چھوڑ کر شہید ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے اس بات کی خوشخبری نہ دوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے ملاقات کی۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی گفتگو کی پردے کے پیچھے سے کی لیکن تیرے

۱؎ اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے۔

أَحْيِ أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ فَقَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ هَكَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا وَرَبُّكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ اطِّلَاعَةً أُخْرَى فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا وَرَبُّكُمْ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُونَ قَالُوا تُعِيدُ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

والد کو زندہ کر کے بے حجاب گفتگو فرمائی اور فرمایا اے میرے بندے! تمنا کر میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! مجھے زندہ کر تاکہ دوبارہ تیرے راستے میں جام شہادت نوش کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیصلہ ہو چکا کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ولا تحسبن الذین قتلوا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن عبداللہ بن مدینی اور متعدد کبار محدثین نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا۔

حضرت مسروق سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا ولا تحسبن الذین قتلوا، تو آپ نے فرمایا ہم نے اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ ان (شہداء) کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرف لوٹتی ہیں ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتا ہے کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں کہتے ہیں ہمارے رب اس سے زیادہ ہم کیا مانگیں کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں پھرتے ہیں۔ دوبارہ متوجہ ہو کر پوچھا مزید کچھ چاہتے ہو تمہیں عطا کر دوں جب انہوں نے دیکھا کہ انہیں نہیں چھوڑا جائے گا تو کہا اے اللہ! ہماری ارواح (دوبارہ) ہمارے جسموں میں ڈال دے تاکہ ہم دنیا میں واپس جائیں اور دوبارہ تیرے راستے میں شہید کئے جائیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان عطاء بن سائب وہ ابوعبیدہ حضرت ابن مسعود سے اسی مثل روایت کیا انہوں نے

سلہ اور جو شہداء کی راہ سے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال کر بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ۱۲

مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنَّا قَدْ رَضِينَا وَرُضِيَ عَنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَائِطَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا يَفِرُّ مِنْهُ فَرًّا حَتّٰى يَلْحَقَهُ فَيُطَوَّقَ بِهِ فَتَلَا عَلَيْنَا مِصْدَاقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْآيَةَ وَقَالَ مَرَّةً وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقُهُ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينِهِ بَغَى اللّٰهُ عَلَيْهِ عُضْبَانَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَعْنِي حَيَّةً۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۔سلام ہے ہمارے نبی اکرم کو ہمارا اسلام پہنچا دیجئے اور خبر دیجئے کہ ہم اپنے رب سے راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں بہت بڑا سانپ ڈالے گا پھر آپ نے آیت مبارکہ پڑھی لا تحسبن الذین یبخلون الخ پھر یہ آیت پڑھی سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ اور فرمایا جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال ہتھیالے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ پڑھی ان الذین یشترون بعہد اللہ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شجاع کے معنی گنجے سانپ کے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اگر چاہو تو پڑھو فمن زحزح عن النار الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عوف سے روایت ہے مروان بن حکم نے اپنے غلام سے کہا اے رافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور کہو جو لوگ اپنی بات پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں ایسے کام پر

سلہ اور بخل کرتے ہیں، کہ چیزیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہیں ہرگز اسے چھپاتے نہیں دیکھیں ۱۲ سلہ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ۱۲ سلہ جیسے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ۱۲ سلہ یعنی جو آدمی کہ جہنم میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ۔

اِذْهَبْ يَا رَبِيعُ بِتَوْبِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ إِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذٰلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیا، اگر انہیں عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں کیا ہوا یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ الخ نیز یہ آیت پڑھی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی تو انہوں نے اس کے علاوہ دوسری بات بتائی اور یہ ظاہر کیا کہ جو کچھ آپ نے پوچھا ہم نے بتادیا اور اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ اپنی کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ

تفسیر سورۂ نساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَسَكَتَ فَقُلْتُ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَسَكَتَ عَنِّي حَتَّى نَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوگیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے (اس وقت) مجھ پر غشی طاری تھی جب کچھ افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا حضور! اپنے مال کا کیسے فیصلہ کروں؟ آپ خاموش رہے حتی کہ آیت کریمہ نازل ہوئی یُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن منکدر سے متعدد لوگوں نے اسے روایت کیا ہے۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ صَبَّاحٍ

فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان ابن عیینہ اور محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ فضل بن صباح کی روایت میں زیادہ تفصیل ہے۔

ملہ اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی الخ ہرگز نہ سمجھنا جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے ان کی تعریف ہو انہیں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جانا ۲

كَلَامًا أَكْثَرَ مِنْ هٰذَا.

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَوْطَاسٍ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَرِهْنَا فَنَزَلَ مِنَّا رِجَالٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے ہاتھ آئیں جن کے خاوند مشرکین میں موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے ان سے کراہت محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ أَبَا عَلْقَمَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مَا ذَكَرَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے ہاتھ قیدی بن کر آئیں جن کے خاوندان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آیت نازل ہوئی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم۔ یہ حدیث حسن ہے ثوری نے یہ حدیث ابو اسطہ عثمان بتی اور ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس حدیث میں سوائے ہمام کی روایت کے جو قتادہ سے مروی ہے ابو علقمہ کا ذکر نہیں ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے روح بن عبادہ نے اسے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن ابی بکر کا ذکر کیا اور یہ صحیح نہیں۔

سلہ الا در حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملکیت میں آجائیں ۱۲

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ گناہ نہ بتاؤں جو کبیرہ گناہوں میں سے بھی بڑے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر ٹھہر کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات (فرمایا) جھوٹی بات راوی فرماتے ہیں آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرٍ قُنْفُذِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ وَقَاتِلَ النَّفْسِ الْمُؤْمِنِ وَالْيَمِينَ الْغَمُوسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِينَ صَبْرٍ فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ إِلَّا هٰذَا وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ۔

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر صبر کی قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرے قیامت تک یہ قسم اس کے دل میں ایک (سیاہ) نکتہ بن جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوامامہ انصاری، ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا یا (فرمایا) جھوٹی قسم کھانا (شعبہ کو شک ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا نَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ الظَّعِينَةِ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ فَهَاجَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا۔

ہے انہوں نے فرمایا مرد جہاد کرتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں کرتیں اور وراثت سے نصف ترکہ ہے۔ پس آیت کریمہ نازل ہوئی "ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض" حضرت مجاہد فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات" نیز فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ پہلی خاتون ہیں جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ یہ حدیث مرسل ہے بعض نے اسے بواسطہ ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ اللَّهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض"

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَأَيْتُ عَيْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ هَكَذَا رَوَى أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّا هُرَيْمٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا تو میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء کی تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ابو احوص نے بواسطہ اعمش ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ ہریم نے ابراہیم بواسطہ عبیدہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے

سلہ اور ان کی زندہ نہ کرو جس سے اللہ نے تمہیں ایک دوسرے پر بڑائی دی ۱۲ سلہ ہم کسی عمل کرنے والے مرد یا عورت کا عمل ضائع نہیں کرتے تم سے بعض بعض سے ہیں ۱۲ سلہ پس کیسے ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے ۱۲

عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ۔

سامنے قرآن پڑھوں، میں نے عرض کیا حضور! آپ کے سامنے پڑھوں جبکہ آپ پر تو نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے آدمی سے سنوں۔ فرماتے ہیں پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی، جب میں اس آیت پر پہنچا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے۔ ابوالاحوص کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے سوید بن نصر نے بواسطہ ابن مبارک اور سفیان، اعمش رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ بن ہشام کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عُبَيْدَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَأْتُ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا (اور) ہمیں دعوت دی پھر ہمیں شراب پلائی (اس وقت حرام نہ تھی، مترجم) شراب ہم پر غالب آگئی اتنے میں نماز کا وقت آگیا، انہوں نے مجھے آگے کر دیا تو میں نے سورۂ کافرون اس طرح پڑھی قل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا نَعْبُدُوْنَ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى الخ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجٍ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری کا حرۃ بنی زریق کی ایک نہر کے بارے میں جس سے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہو گیا، انصاری نے کہا پانی کو گذر لے دیجئے لیکن حضرت زبیر نہ مانے، دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فیصلہ کرانے حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر! تم (پہلے اپنے باغ کو) سیراب کر لو اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دو (یہ سنکر) انصاری کو غصہ آگیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! اس لئے کہ (یہ) آپ کا

سنہ اے (یعنی واو) نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ تم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

پھر بھی زندہ ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ لال ہو گیا آپ نے فرمایا اے زبیر! اپنے باغ کی سیرابی کرو اور پانی روک کے رکھو یہاں تک کہ منڈیر تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم بخدا میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ﴿فلا وربک لا یؤمنون﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا وہ فرمایا یہ حدیث ابن وہب نے لیث بن سعد سے یونس نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عبداللہ بن زبیر سے اس کے ہم معنی نقل کی شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی حضرت عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۹۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ قَالَ زَلَّتْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَأَنْتُمْ فِي هٰذِهِ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخُبْثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آیت ﴿فما لکم فی المنافقین فئتین﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن کچھ صحابہ کرام واپس ہو گئے لوگوں کے دو گروہ بن گئے تھے ایک جماعت کہتی تھی ان سے لڑیں جبکہ دوسری کہتی تھی "نہ لڑیں"، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کا میل دور کر دیتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۰. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا شَبَابَةُ نَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هٰذَا حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مقتول اس حالت میں آئیگا کہ اس کی پیشانی اور سر اسکے ہاتھ میں ہونگے اور گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا عرض کریگا اے رب! اس نے مجھے قتل کیا وہ اپنے قاتل کو عرش کے قریب کر دیگا کہ دفعتاً دو فریق ہیں لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا ذکر کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿ومن یقتل مؤمنا متعمدا﴾ الخ فرمایا یہ آیت ملحوظ

﴿۱﴾ آپ کے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ﴿۲﴾ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے ﴿۳﴾ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ۱۲

فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ لَمَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تُبْدَلُ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

بولی اور نہ ہی بدلی گئی اور ایسے آدمی کے لئے توبہ کہاں؟ یہ حدیث حسن ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح موقوف روایت کی ہے۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوُا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا اس کے پاس بکریاں بھی تھیں اس نے ان کو سلام کیا انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے محض تم سے پناہ حاصل کرنے کے لئے سلام کیا چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اسے قتل کر دیا اس کی بکریاں لے لیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم" الخ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاٰيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِيْ اِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ اَلْاٰيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت مبارکہ لا یستوی القاعدون من المومنین الخ نازل ہوئی تو حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی غیر اولی الضرر الخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس موندھے کی ہڈی اور دوات یا (فرمایا) تختی اور دوات لاؤ (تاکہ میں لکھ دوں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرو بن مکتوم بھی کہا جاتا ہے اور عبداللہ

سلہ اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ۱۲ سلہ برابر نہیں مسلمان کہ

عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَائِدَةَ وَأُمُّ مَكْتُومٍ أُمُّهُ۔

بن ام مکتوم بھی ان کا نام عبداللہ بن زائدہ ہے اور ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا الْمُهَلَّبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَمُسْلِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "لا یستوی القاعدون الخ" بدر میں شریک ہونے والے مومن اور بلا عذر نہ شریک ہونے والوں کے بارے میں نازل ہوئی جب بدر کی لڑائی کا حکم ہوا تو حضرت عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دونوں نابینا ہیں کیا ہمیں عدم شرکت کی اجازت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی پس یہ بیٹھنے والے تکلیف والوں کے سوا دوسرے لوگ ہیں مجاہدین کو بلا عذر گھر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی بہت بڑا اجر دیا اور ان کے درجات بلند کئے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ مقسم کو مولے عبداللہ بن حارث بھی کہا جاتا ہے اور مولے عبداللہ بن عباس بھی۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کی طرف گیا یہاں تک کہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا مروان نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے لکھوا رہے تھے "لا یستوی القاعدون، الخ" اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَغَشِيَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَوَى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنَ التَّابِعِينَ.

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور وہ نابینا تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی آپ کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب تھا میری ران چور چور ہو جائے پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی غیر اولی الضرر اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی، تابعی سے روایت کرتے ہیں سہل بن سعد انصاری، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں مروان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعین سے ہے۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم۔ لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اس بات سے تعجب ہے جس سے تم کو تعجب ہوا چنانچہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَضَجْنَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عسفان اور ضجنان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان لوگوں کو یہ نماز (نماز عصر) اپنے باپ دادا اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا تیاری کرو اور یکبارگی ان پر حملہ کر دو اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

ملہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں کافروں (کی طرف) سے ایذا کا خدشہ ہو۔

أَبَا بَكْرٍ وَأَبَاءِ هِنْدٍ وَهِيَ الْعُصَرُ فَجَمَعَهُمْ أَمَرَكُمْ لِيُصَلُّوا عَلَيْهِمْ صَلَاةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ أَقْرَبَهُ مُقَطَّرِينَ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا جُنَّتَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ جُنَّتَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَأَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ۔

میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اپنے صحابہ کرام کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں، ایک گروہ کو نماز پڑھائیں اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں رہے، اور چاہیئے کہ اپنا سامان دفاع اور اسلحہ اپنے ساتھ رکھیں پھر دوسرا گروہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھے پھر یہ اپنا سامان دفاع اور اسلحہ لے لیں اور دونوں گروہوں کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہونگی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسطر عبداللہ ہی شقیق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، ابن عباس جابر، ابو عیاش زرقی، ابن عمر، حذیفہ، ابو بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ابو عیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا۔ يَقُولُ الشِّعْرَ فَيَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الشِّعْرَ قَالُوا وَاللهِ مَا يَقُولُ هَذَا الشِّعْرَ إِلَّا هَذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا وَقَالُوا أَهْلُ بَيْتٍ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَفِي الْإِسْلَامِ وَكَانَ

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں ایک گھرانہ تھا جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔ ان کے نام بشر، بشیر اور مبشر تھے۔ بشیر منافق تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت ہی میں شعر کہا کرتا تھا۔ پھر اسے کسی اور عرب کی طرف منسوب کر کے کہتا فلاں نے ایسے ایسے کہا ہے جب صحابہ کرام یہ کلام سنتے تو فرماتے اللہ کی قسم! یہ اشعار تو اسی خبیث کے ہیں یا کچھ اور الفاظ کہتے۔ وہ کہتے یہ ابیرق کے بیٹے ہی کی بکواس ہے اور یہ گھر دور جاہلیت و اسلام (دونوں) میں محتاج و فاقہ مست تھا۔ مدینہ طیبہ کے لوگ کھجوریں اور جو کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اگر کوئی خوشحال ہوتا تو شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھر والوں کا کھانا کھجوریں اور جو ہی ہوتے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ

النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ اشْتَرَوْا الشَّعِيرَ وَكَانَ التَّمْرُ إِذَا كَانَ لَهُمْ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَحَبَسَ بِهَا نَفْسَهُ فَأَمَّا بَيَانٌ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ وَدِرْعٌ فَتَسَوَّرَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتُ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نُرَى فِيمَا نُرَى إِلَّا عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أُبَيْرِقٍ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيدُ بْنُ سَهْلٍ بِتَكَلُّمِنَا لَنَا صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ أَوْ وَاللَّهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هَذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلَنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَا نَشُكَّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ عَمِّي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلُ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوا مَشْرَبَةً لَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ

آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے مدینے کا ایک بوجھ خریدا اور اسے بالاخانہ میں رکھا جہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی تھی (ایک دن) اس گھر میں نیچے کی طرف چوری ہوئی اور بالاخانہ میں نقب لگا کر کھانا (میدہ) اور اسلحہ چوری کر لیا گیا صبح کے وقت میرے چچا حضرت رفاعہ تشریف لائے اور فرمایا بھتیجے! آج رات ہم پر زیادتی ہوئی ہمارے بالاخانہ میں نقب لگی اور ہمارا کھانا اور ہتھیار چرائے گئے۔ ہم نے گھر میں تلاش کیا اور پوچھ گچھ کی تو ہمیں بتایا گیا کہ ہم نے آج رات ابیرق کے بیٹوں کو روشنی کرتے دیکھا ہے ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت ہم گھر میں پوچھ گچھ کر رہے تھے، بنو ابیرق نے کہا اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں تمہارے چچا ہمارا ایک نیک مسلمان لبید بن سہیل ہے لبید نے سنا تو تلوار میان سے نکال لی اور کہا میں چور ہوں؟ اللہ کی قسم! یا تو میری تلوار تم میں پیوست ہوگی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر کرو گے۔ کہنے لگے ہمیں کچھ نہ کہو تم نے چوری نہیں کی۔ ہم نے گھر میں پوچھ گچھ کی یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی (لبید) چور ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میرے چچا نے مجھ سے کہا اے بھتیجے کیا اچھا ہوتا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بتا دیتے۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک خاندان گھرانے نے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر میں نقب لگائی اور ان کا اسلحہ اور کھانا چرا لے گئے ہمارے ہتھیار واپس دے دیں کھانے کے سامان کی ہمیں ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میں اس بارے میں فیصلہ کروں گا۔ بنو ابیرق کو پتہ چلا تو وہ اپنے ایک آدمی اسید بن عروہ کے پاس آئے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَنْظُرُ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتَ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَبَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَتَوَدَّدْتُ إِلَيَّ عَمِّي رِفَاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا بَنِي أُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَمَا قُلْتَ لِقَتَادَةَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا أَيْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِثْمًا مُبِينًا قَوْلُهُمْ لِبَشِيرٍ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ

اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی گھر کے کچھ لوگوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ۔ قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا نے ہمارے ایک نیک مسلمان گھرانے کا پیچھا کر رکھا ہے اور بغیر گواہوں اور ثبوت کے ان پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کی آپ نے فرمایا تم نے ایک ایسے گھر والوں کا پیچھا کر رکھا ہے جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ مسلمان ہیں اور تم ان پر چوری کا الزام لگاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے پاس نہ گواہ ہیں اور نہ ہی کوئی ثبوت۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر میں گھر لوٹا اور سوچا کاش میں اپنا یہ تھوڑا سا مال جانے دیتا لیکن حضور کو نہ بتاتا پھر میں اپنے چچا رفاعہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا سے بھتیجے تم نے کیا کچھ کیا؟ میں نے وہ تمام بات بتا دی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی تھی انہوں نے کہا اللہ ہی مدد گار ہے۔ پس زیادہ وقت نہ گزرا کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ الخ بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری تاکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا اور خیانت کرنے والوں یعنی ابیرق کی طرف سے جھگڑا نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کی معافی چاہیں جو آپ نے حضرت قتادہ سے فرمائی اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ سے ان کی اس بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے بشیر سے کہی تھی۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ الخ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار لائے گئے آپ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کی طرف لوٹا دیئے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں

سلہ ے لجوہ۔ بیشک ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری کہ آپ لوگوں میں فیصلہ کریں جس طرح آپ کو اللہ دکھائے ۱۲

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَدَفَعَهُ إِلَى بُقَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ فَمَا أَتَيْتُ عَمِّي بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَمِيَ أَوْ عَمِيَتْ عَيْنَاهُ وَمِنْ أَبِي عَمِيَلَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ مَدْخُولًا فَلَمَّا أَتَيْتُهُ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي هُرَيْرَةَ سَبِيلُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لَقِيَ بَشِيرٌ الْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيْعَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرٍ فَحَمَلَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلَى بَابِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ بِهِ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَأْتِينَا بِخَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ لَمْ يُدْرِكْ بَدْرًا وَقَدْ رَوَى يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ

میں نے اپنے چچا کے پاس وہ ہتھیار لے کر آیا اور وہ بوڑھے تھے جن کی بینائی کم ہو گئی تھی یا جاہلیت ہی میں بوڑھے ہو چکے تھے۔ (ابو عیسیٰ راوی کو شک ہے) اور مجھے ان کے دل سے مسلمان ہونے میں شک تھا جب میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار لے کر آیا تو انہوں نے کہا اے بھتیجے! یہ اللہ کے راستے میں ہیں۔ پس مجھے معلوم ہو گیا کہ انکا اسلام صحیح ہے۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو بشیر، مشرکین سے جا ملا اور سلافہ بنت سعد بن سمیع کے ہاں ٹھہرا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں "ومن یشاقق الرسول الخ" جب وہ سلافہ کے پاس اترا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے چند شعروں میں سلافہ کی ہجو کی چنانچہ اس نے بشیر کا سامان لیا اور اسے سر پر رکھ کر وادی ابطح میں رکھ آئی اور کہنے لگی تو میرے پاس حسان کے شعر ہدیہ لایا تو کبھی بھی نہیں لایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن سلمہ حرانی کے سوا کسی نے اسے مسند نہیں بیان کیا۔ یونس بن بکیر اور کئی دوسرے لوگوں نے اسے بواسطہ محمد بن اسحٰق، عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ان کے باپ اور دادا کا واسطہ مذکور نہیں حضرت قتادہ بن نعمان حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے علاتی (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن پاک کی کوئی آیت مجھے اس آیت سے زیادہ پسند نہیں "ان اللہ لا یغفر ان یشرک" الخ اس مسئلہ پر حدیث حسن غریب ہے

ملہ اللہ سے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے کچھ کم جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ خَيْثَمَةَ اسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ وَثَوْبَانُ يُكْنٰى أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ بِفُسْطَاطَ قَلِيْلًا۔

ابو خاشعہ کا نام سعید بن علاقہ ہے ثوبہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ ابن مہدی نے ان کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَإِنَّهُ فِيْ كُلِّ مَا يُصَابُ الْمُؤْمِنُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُشَاكُهَا أَوِ الشَّيْءِ يُنْكَبُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ خُثَيْمٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ خُثَيْمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءا یجز بہ" تو مسلمانوں پر شاق گزرا چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو مومن کو پہنچنے والی مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے حتیٰ کہ جو کانٹا چبھتا ہے یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن خثیم کا نام عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْلَى ابْنَةِ سِبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا أُقْرِئُكَ آيَةً أُنْزِلَتْ عَلَيَّ فَقُمْتُ عِنْدَ قَدَمَيْهِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاقْرَأْنِيْهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنِّيْ وَجَدْتُ فِيْ ظَهْرِيْ انْقِصَامًا فَتَمَطَّأْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَأَيُّنَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءا" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر کیا میں تیرے سامنے وہ آیت نہ پڑھاؤں جو ابھی ابھی مجھ پر اتری ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں فرماتے ہیں پھر آپ نے مجھے وہ آیت پڑھائی تو مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میری کمر ٹوٹ رہی ہو اس تکلیف کے باعث میں نے انگڑائی لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ہم میں سے کون ہے جس نے برائی نہ کی ہو اور ہمیں ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تمہیں اور دوسرے مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ

سلہ جو برائی کرے اسے، اس کا بدلہ دیا جائے گا ۱۲

لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ وَلَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ يَقُولُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا مَا يَدَّعُونَ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فَمَنْ ادَّعَى عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ بِدَعْوَاهُ وَلَكِنَّ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ إِذَا حَلَفَ فَلَا شَيْءَ لَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۳۱۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُعْطِيَ النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُعْطِيَ النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا لیکن دوسرے لوگوں (کافروں) کے لئے یہ جمع کیا جاتا ہے تاکہ قیامت کے دن انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ موسیٰ بن طلحہ، حدیث میں ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ عوف ابن سباع مجہول ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے اس کی سند بھی صحیح نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ خوف لاحق ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دیدیں گے تو انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے طلاق نہ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا والصلح خیر" پس جس چیز پر وہ (میاں بیوی) آپس میں صلح کرلیں، جائز ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یا (فرمایا) سب سے آخری چیز جو نازل ہوئی وہ یہ آیت ہے "یستفتونک الخ" یہ حدیث حسن ہے۔ ابو اسفر کا نام سعید بن احمد ہے انہیں محمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت "یستفتونک الخ" میں کلالہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے

سلہ تو اس پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح بھی ہے ۱۲ سلہ آپ سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ کیا پوچھتے ہیں فرما دیجئے، اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں خود فتویٰ دیتا ہے ۱۲

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتْ لَكَ آيَةُ الصَّيْفِ۔

آیت صیف ۱۲ کا ہے[1]

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

تفسیر سورۂ مائدہ

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ عَلَيْنَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اگر یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم"[2] ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن کو عید بناتے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی اس دن جمعہ المبارک تھا۔ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی "الیوم اکملت لکم" الخ پاس ہی ایک یہودی تھا کہنے لگا کہ یہ آیت ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن عباس کی روایت سے غریب ہے۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ الرَّحْمٰنِ مَلْأَى سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے برسنے والا ہے رات اور دن اس کو خشک نہیں کرتے۔ دیکھو تو سہی آسمانوں کی پیدائش سے اب تک کتنا خرچ کیا لیکن اس کے باوجود

---

[1] یعنی کی آیت میں اس کا جواب ہے "ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ اخت" الخ مرنے والے کی اولاد نہ ہو مگر بہن بھائی ہوں دکھلا رہے ہے ۱۲

[2] آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا ۱۲

فَإِنَّهُ لَا يَغِيضُ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآيَةِ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَالَ الْأَئِمَّةُ يُؤْمَنُ بِهِ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفَسَّرَ أَوْ يُتَوَهَّمَ هَكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تُرْوَى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ.

بلکہ اس کے داہنے ہاتھ میں ہے خشک نہیں ہوا اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے بلند و پست کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور آیت کریمہ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ کی تفسیر ہے اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان لایا جائے بغیر اس کے کہ اس کی کوئی تفسیر کی جائے وہم کیا جائے متعدد ائمہ نے یہی فرمایا ان میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس ابن عیینہ اور ابن مبارک رحمہم اللہ ہیں ان سب کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر ایمان لایا جائے کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدَّثُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس الخ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ مبارک سے سر اقدس باہر نکالا اور فرمایا لوگو! میرے پاس سے ہٹ جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمادی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ حریری، حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے ساتھ مل کر کھانے پینے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم خلط ملط کر دیا اور حضرت داؤد و

ملہ یہودیوں نے کہا اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ باندھے جائیں ۱۲ سکتہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا ۱۲

وَيَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ثُمَّ قَرَأَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ يَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ نافرمان تھے اور حد سے متجاوز ہوتے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں (یہ بیان کرتے ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم ان کو گمراہی سے اچھی طرح نہ پھیر دو (سیدھ نہیں ہو سکتے) عبداللہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں یزید نے کہا کہ سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو اسطہ محمد بن مسلم بن ابی الوضاح علی بن بذیمہ اور عبیدہ ابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے بعض نے اسے ابو عبیدہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَخَلِيطَهُ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ وَقَدْ أَخَذَ عَلَيْهِمْ وَلَتَرَوُنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ كَانَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَا أَرَادَ دَاوُدَ وَعَلَّا كَ عَلِيٌّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل پر عملی واقع ہوا اس وقت ان میں سے بعض لوگ اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھ کر منع کرتے جب دوسرا دن ہوتا تو اس خیال سے روک نہ کرتا کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور ہم مجلس ہونے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم مخلوط کر دیا قرآن مجید میں ان کے بارے میں (یہ حکم) نازل فرمایا لعن الذین کفروا الخ حضرت عبیدہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے پس اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا ہرگز نہیں جب تک کہ تم ظالم کے ہاتھ پکڑ کر اسے راہ راست پر نہ لے آؤ۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد، محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، علی بن بذیمہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

سلہ بنی اسرائیل کے کفار پر حضرت داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما کی زبان سے کیونکہ انہوں نے نافرمانی اور سرکشی کی اور گروہ ایمان لانے اللہ اور

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ نَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ فَاَخَذَ شَیْءٌ شَھْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ غَیْرِ حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا لَیْسَ فِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاہُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِکْرِمَۃَ مُرْسَلًا

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ نَا اِسْرَائِیْلُ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ الْاٰیَۃَ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی النِّسَاءِ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْمَائِدَۃِ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ فَدُعِیَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کی طرف راغب ہو جاتا ہوں اور شہوت میں مبتلا ہو جاتا ہوں اس لئے میں نے اپنے اوپر گوشت حرام قرار دے لیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ کے بغیر مرسل روایت کیا ہے۔ خالد حذاء نے اسے حضرت عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما تو اس پر سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الخمر الخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔ آپ نے پھر دعا مانگی اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما تو سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری الخ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی آپ نے پھر دعا مانگی اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے واضح حکم نازل فرما تو سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی انما یرید الشیطان الخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت

عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِسْرَائِيلَ هٰذَا مُرْسَلًا.

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ.

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ ثُمَّ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَيْضًا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ قَبْلَ

پڑھی گئی تو آپ نے عرض کیا ہم باز آئے ہم باز آئے۔ اسرائیل سے یہ روایت مرسل بھی مذکور ہے۔

محمد بن علاء نے بواسطہ وکیع، اسرائیل اور ابو اسحٰق ابو میسرہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی کہ اللہ ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے یہ روایت محمد بن یوسف کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حرمت شراب کا حکم آنے سے پہلے کچھ صحابہ کرام کا انتقال ہو چکا تھا جب شراب حرام ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لیس علی الذین آمنوا الآیۃ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے بواسطہ ابو اسحاق حضرت براء سے روایت کیا ہے۔

حضرت محمد بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کا انتقال ہو گیا اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ جب حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو بعض صحابہ کرام نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا ہوگا جو مر گئے اور وہ (زندگی میں) شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی" لیس علی الذین الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ یہ

تَحْرِيمُ الْخَمْرِ مَا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین آمنوا الخ" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو بھی ان ہی میں سے ہے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "وللہ علی الناس حج البیت" تو صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ خاموش رہے انہوں نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا الخ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت علی کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا الخ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

سلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں فرما دیں تو کام واجب ہو جاتے ہیں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہ احدیت سے آپ کو کائنات میں مختار بنا کر بھیجا گیا یہی وہ حق ہے اور یہی اسلامات کا مسلک و مشرب ہے (مترجم) ۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَرْفُوْعًا وَبَعْضُهُمْ يَرْوِيْ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں شامل کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی لوگوں نے اسے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی حدیث کی مثل مرفوع نقل کیا ہے بعض نے اسے اسمٰعیل اور قیس کے واسطہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا مرفوع حدیث نہیں بیان کی۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ نَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ

حضرت ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی کے پاس حاضر ہوا اور کہا تم اس آیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو انہوں نے کہ کس آیت کے بارے میں میں نے کہا، اس کے متعلق یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم، آنحضرت ابو ثعلبہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے اس کے بارے میں ایک باخبر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا بلکہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو یہاں تک کہ جب دیکھو لالچ کی پیروی کی جاتی ہے دنیا سب سے بھی کی جا رہی ہے، ہر رائے والا اپنی ہی رائے پر اتراتا ہے اس وقت صرف اپنی حفاظت کرو اور عوام الناس کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا چٹکاری کو ہاتھ میں پکڑنے کے مترادف ہوگا عمل کرنے والے کو تمہارے جیسے پچاس عاملین کے برابر ثواب ملیگا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں، علبہ کے سوا دوسرے راویوں نے یہ زائد کہا ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ

ملہ اے ایمان والو تم اپنی فکر رکھو کسی کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو ۱۲

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ہمارے پچاس آدمیوں کا ثواب یا ان کے پچاس آدمیوں کا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم اس سے پچاس آدمیوں کا ثواب (ملے گا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَاذَانَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَغَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَأَتَى الشَّامَ بِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عَظِيْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَأَوْصٰى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يَبْلُغَا مَا تَرَكَ أَهْلَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلٰى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَأَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعْنَا إِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَأَتَوْا بِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اس آیت "یا ایہا الذین آمنو شہادۃ بینکم ذ حضر احدکم" کے بارے میں فرمایا کہ میرے اور عدی بن بداء کے سوا تمام لوگ اس سے بری ہیں۔ یہ دونوں نصرانی تھے۔ اسلام لانے سے پہلے شام کی طرف آتے جاتے تھے (ایک مرتبہ) تجارت کی غرض سے شام آئے۔ ان سے پہلے بنی سہم کا ایک غلام بھی تجارت کے لئے آیا تھا۔ جس کا نام بدیل بن ابی مریم تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک پیالہ تھا جسے وہ بادشاہ کے پاس لے جانا چاہتا تھا یہ اس کا سب سے گراں مایہ سامان تجارت تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کے مالکوں تک پہنچا دیں تمیم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان ان کے حوالے کر دیا انہیں پیالہ نہ ملا چنانچہ انہوں نے ہم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ ہم نے کہا اس کے سوا اس نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی ہمیں کچھ اور دیا ہے حضرت تمیم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا تو میں نے اس گناہ کا تدارک چاہا اور اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا انہیں ساری بات بتائی اور پانچسو درہم ان کے حوالے کئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس بھی ہے وہ لوگ اسے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

سلہ۔ ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب کہ تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہیں ۱۲

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَأَمَرُوْهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا عَظَّمُوْا بِهِ عَلٰى أَهْلِ دِيْنِهِمْ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلٰى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوْا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسَمِائَةُ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هُوَ عِنْدِيْ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنٰى أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنٰى أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ الْمَدِيْنِيِّ رِوَايَةً عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا عَلَى الْاِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءَ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا

میں لائے آپ نے ان سے گواہی مانگی لیکن ان کے پاس نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا اس سے ایسی قسم طلب کرو جو اس کے مذہب والوں کے نزدیک بڑی سمجھی جاتی ہو۔ چنانچہ اس نے قسم کھائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم" اس پر حضرت عمرو بن عاص اور ایک دوسرے آدمی نے اٹھ کر قسم کھائی چنانچہ قسم کے بعد عدی بن بداء سے پانچ سو درہم نکالے گئے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح نہیں ابو نضر جس سے محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث روایت کی میرے نزدیک وہ محمد بن سائب کلبی ہے جس کی کنیت ابو نضر ہے علماء حدیث نے اسے چھوڑ رکھا ہے یہ صاحب تفسیر ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں محمد بن سائب کلبی کی کنیت ابو نضر ہے۔ سالم ابو نضر مدینی کے واسطہ سے ابو صالح مولی ام ہانی کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ مختصر طور پر مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں بنی سہم کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ نکلا۔ پھر سہمی کا ایسی زمین میں انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب وہ اس کا متروکہ مال لے کر آئے تو چاندی کا ایک پیالہ جس میں سونے کے پترے لگے ہوئے تھے نہ پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی پھر وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں پایا گیا اور کہا گیا ہم نے یہ پیالہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس پر بنی سہم کے دو آدمیوں نے اٹھ کر قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے۔ اور یہ پیالہ ہمارے ہی

أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ انْجَامَ رِيصَا جِيهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ أَبُو عَامِرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ الْحَدِيثَ الْمَرْفُوعَ أَصْلًا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلْقَى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن ابی زائدہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے کھانے اور گوشت پر مشتمل خوان اترا اور انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو خیانت کریں اور نہ ہی دوسرے دن کے لئے جمع کر رکھے ہیں پس انہوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کے لئے جمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل میں بدل دیا گیا۔ اس حدیث کو ابو عامر اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ اور خلاس حضرت عمار بن یاسر سے موقوف روایت کیا ہے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے ہی ہم اسے مرفوعاً جانتے ہیں۔

حمید بن مسعدہ نے بواسطہ سلیمان بن حبیب، سعید بن عروبہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ اور یہ حسن بن قزعہ کی روایت سے صحیح ہے۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (قیامت کے دن) ان کی دلیل سکھائی جائے گی جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قول میں بتا دیا۔ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى[1] حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بات سکھائی مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] اور جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے آخر میں اترنے والی سورتیں سورۂ مائدہ اور سورۂ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا "سورۂ نصر سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

تفسیر سورۂ انعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ آپ کے لائے ہوئے کلام کو جھٹلاتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لایکذبونک الخ"۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی سفیان اور ابواسحاق، ناجیہ سے روایت کیا کہ ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی ذکر کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "قل ہو القادر الخ" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اور جب یہ آیت "او یلبسکم شیعا الخ" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ "دونوں کچھ معمولی اور آسان ہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سلہ فرمادیجئے وہ قادر ہے کہ تم پر اوپر سے اور پر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے ۱۲ سلہ یا تمہیں مختلف گروہوں میں بھڑ دے ۱۲

هٰذَا تَانِ اَيْسَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَاْتِ تَاْوِيْلُهَا بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ "قل ہو القادر" کے بارے میں فرمایا یہ ہونے والا ہے اور ابھی اس کی تاویل نہیں آئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "الذین آمنوا ولم یلبسوا" تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر زیادتی نہیں کرتا؟ حضور نے فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا فرمایا یہی فرمایا "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَسَّانُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ عَائِشَةَ ثَلٰثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗئِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تکیہ لگائے بیٹھا تھا حضرت عائشہ نے فرمایا اے عائشہ کے باپ! تین باتیں ایسی ہیں جس نے ان میں سے ایک کا بھی قول کیا اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو یہ اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "لا تدرکہ الابصار" اور فرماتا ہے "وما کان لبشر" حضرت مسروق فرماتے ہیں میں تکیہ لگائے ہوئے تھا یہ سنکر اٹھ بیٹھا اور عرض کیا ام المومنین! مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے۔ کیا

---

۱ روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف نسبت میں بعض نے اجتہاد بیان فرمایا حدیث میں نقل کی روشنی میں کہ آنکھیں اسے احاطہ میں نہیں کر سکتیں اور سب آنکھیں اسی کے

فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ قَالَتْ أَنَا وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ مَا رَأَيْتُهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ يُكْنَى أَبَا عَائِشَةَ.

۹۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النُّكَارِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَرَى كُلَّ مَا نَقْتُلُ وَلَا تَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ولقد راہ نزلۃ اخری اور ولقد راہ بالافق المبین؟ حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ کی قسم، سب سے پہلے میں نے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تو جبرئیل ہیں میں نے انہیں اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے، میں نے انہیں آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا تھا جسم بڑا تھا، زمین و آسمان کے درمیان تمام جگہ بھر گئی، (دوسری بات) جو شخص یہ خیال کرے کہ نبی کریم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا رکھا ہے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک، (تیسری بات یہ کہ) جو شخص یہ گمان کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات جانتے ہیں، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یعلم من فی السموات؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس چیز کو کھائیں جسے خود شکار کریں اور جسے اللہ تعالیٰ مارے اسے نہ کھائیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت (تاری فکلو مما ذکر اسم اللہ علیہ الآیہ) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ عطاء بن سائب اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

ملہ اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ بھی دیکھا ۱۲ سکہ اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا ہے، ۱۲ سکہ سے رسول بھیجا اور جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا، ۱۲ سکہ فرما دیجئے زمین و آسمان والے اپنے آپ غیب نہیں جانتے مگر اللہ (جانتا ہے)، ۱۲ سکہ یعنی اللہ کے بتانے بغیر کوئی نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے بتانے سے انبیاء کرام اور اللہ کے اولیاء سے صلحاء امت کو بھی آئندہ کے واقعات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے جیسا کہ بدر کے موقعہ پر حضور اکرم نے کفار کے مرنے کی جگہیں

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْخَتْمِ الَّذِي عَلَيْهَا عَامَّةُ مُصْحَفِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جو آدمی وہ صحیفہ دیکھنا چاہتا ہو جس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے وہ یہ آیات پڑھے "قل تعالوا، تل ما حرم ربکم علیکم الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "او یاتی بعض آیات ربک" (آیت) سے مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب مراد ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يُوسُفُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تین نشانیاں ظاہر ہوں گی اس وقت ان لوگوں کو ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے نہیں لائے ہوں گے۔ دجال، دابۃ الارض اور مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا أَكْتُبُهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کی بات سچی ہے، جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اگر اس پر عمل کرے تو اس کے برابر دس گناہ لکھ دو۔ اگر کوئی برائی کا ارادہ کرے تو نہ لکھو اور اس کا مرتکب ہو تو صرف ایک ہی برائی لکھو اور اگر اس برے خیال کو عملی جامہ پہنائے تو اس

سلہ فرما دیجئے! آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ہے سلہ یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے گی

بِبَيْتِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا فَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ تَوَسَّعَ بِمَا فَاكْتَسَبَهَا كَتَبَ حَسَنَةً تَوَفَّرَ أَمَنْ جَارِيَةً لَهُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَأَمَسَّ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِبْهَامِهِ عَلَى أَنْمُلَةِ إِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ فَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے لئے ایک نکلی لکھ دو۔ پھر آپ نے پڑھا۔ "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ اعراف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما تجلی ربہ للجبل الخ حماد کہتے ہیں اس طرح (سلیمان نے) بچھلے کا کنارہ داہنے ہاتھ کی انگلی کے پورے پر رکھا (راوی کہتے ہیں صرف اتنی تجلی سے) پہاڑ دھنس گیا اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

عبدالوہاب وراق بغدادی نے بواسطہ معاذ بن معاذ، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

مسلم بن یسار جہنی فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا واذ اخذ ربک الخ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر داہنے ہاتھ (قدرت) سے ان کی پیٹھ کو ملا اور اس سے کچھ اولاد (روح) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے لئے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے۔ پھر پیٹھ کو مل کر کچھ اور اولاد کو نکالا اور فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا کئے گئے اور جہنمیوں ہی کے کام کریں گے۔ ایک آدمی نے

ملہ ہر ایک نیکی کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ملیں گی۔ پھر جب اسکے دھکے پہاڑ پر پڑے تو چکنا چور کر دیا گیا۔ اور وہ ہمیشہ یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے (باقی بر صفحہ آئندہ)

سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا وَشَاهُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ اَسْوَدَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ قَدَّمَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ

عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا کیا اس سے جنتیوں ہی کے اعمال کرائے گا یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے ہی کسی عمل پر مرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا کیا اس کو جہنمیوں کے اعمال پر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی پر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اس سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو پیدا فرمایا تو ان کی پیٹھ کو تھپتھپایا چنانچہ آپ کی پیٹھ سے ہر وہ جاندار گر پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رکھی پھر انہیں آدم کے سامنے پیش کیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے حضرت آدم نے انکے درمیان ایک آدمی کو دیکھا جسکی آنکھوں کے درمیان والی چمک آپ کو پسند آئی۔ عرض کیا اے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آخری امت کا ایک آدمی ہے جسے داؤد کہتے ہیں۔ حضرت آدم نے پوچھا اے میرے رب! اس کی کتنی عمر رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ۱۲

قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَيْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضَى عُمُرُ اٰدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِابْنِكَ دَاوٗدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُمْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ فَقُمْتُ حَتّٰى اَنْ يُعْطٰى هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِيْ بَلَائِيْ فَجَاءَنِي الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّكَ سَاَلْتَنِيْ

سات سال عرض کیا اے میرے رب میری عمر سے چالیس سال انکو دیدیں کی عمر میں اضافہ کرے، جب آدم کی عمر ختم ہوئی اور موت کا فرشتہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا میری عمر سے چالیس سال باقی نہیں، فرشتے نے کہا کیا آپنے وہ چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیئے رسول اکرم نے [illegible] کہا اور آپ کی اولاد نے بھی انکار کیا، حضرت آدم [illegible] اور آپ کی اولاد بھی بھول گئی آدم سے خطا سرزد ہوئی اور آپ کی اولاد سے بھی خطا سرزد ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے [illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مرفوعاً روایت ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت حوا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آپ کے ارد گرد چکر لگایا اس وقت تک آپ کی اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ شیطان نے کہا اس کا نام عبدالحارث رکھو۔ آپ نے یہی نام رکھا اور وہ زندہ رہا۔ شیطان کی طرف سے یہ بات ڈالی گئی۔ اور اس کا حکم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بواسطہ عمر بن ابراہیم حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض نے اسے عبدالصمد سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۂ انفال

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوہ بدر کے دن میں ایک تلوار لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو مشرکین سے شفا بخشی یا اس جیسا کوئی اور کلمہ عرض کیا مجھے یہ تلوار عنایت فرمائیں آپنے فرمایا یہ تلوار تیری ہے اور نہ ہی میری، میں نے (دل میں کہا) شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار ایسے شخص کو عنایت فرمائیں گے جس نے میری طرح مصائب برداشت نہیں کئے ہوں گے اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور کہا تم نے مجھ سے تلوار مانگی تھی

وَلَيْسَ فِي قِرَاءَتِهِ هَذَا مَا قَرَأْتَ وَهُوَ ذَاكَ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُسْتَأْنِتُ عَنِ الْأَنْفَالِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ شَيْخٌ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ شَيْخٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ.

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

وہ میری دعا اب وہ میری نگاہ میں ہے لہٰذا وہ میرے لئے ہے حضرت مصعد کہتے ہیں اس پر آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الانفال الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سماک نے بھی اسے مصعب بن سعد سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوۂ بدر میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور صحابہ کرام تین سو اور دس سے کچھ زائد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے رب سے مناجات کرنے لگے اے اللہ! مجھ سے کیا گیا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر مسلمانوں کی اس (مختصر سی) جماعت کو ہلاک کر دیگا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی، آپ مسلسل ہاتھ پھیلائے قبلہ رخ ہوئے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ چادر مبارک کاندھوں سے گر پڑی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے چادر اٹھائی اور آپ کے کاندھوں مبارک پر ڈال دی پھر آپ کی پیٹھ مبارک سے چمٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے کافی مناجات ہو چکی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اذ تستغیثون ربکم الخ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہم اسے صرف بواسطہ حضرت عکرمہ بن عمار، ابوزمیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے یہ واقعہ غزوۂ بدر میں پیش آیا۔

۱۰۰۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ل اذ تستغیثون الخ آپ نے فرشتوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ فرمایا کہ فرشتوں کے ملک اللہ اور اسکے رسول ہیں ۱۲ منہ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد (اس طرح) سنی کہ میں تمہیں ہزار فرشتوں کی قطار سے مدد دیتے والا ہوں ۱۲

قَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قُلْتُ لَهُ عَلَيْكَ أَيُّ يَوْمٍ لَيْسَ دُونَهُ شَيْءٌ قَالَ فَسَادَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا کہ اے حضور قافلے کو لے لیں اس سے آگے کوئی رکاوٹ نہیں فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت قید میں تھے یہ کہنا کہ رکاوٹ نہیں یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا اور وہ اللہ کے وعدہ کو پورا کر دیا ہے آپ نے فرمایا آپ نے سچ کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّنَنِي لِأُمَّتِي فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الِاسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے بھی دو امن (والی آیات) اتاریں۔ ایک "وما کان اللہ لیعذبہم" دوسری "وما کان اللہ معذبہم" جب میں اس دنیا سے پردہ کروں گا تو ان میں قیامت تک کے لئے استغفار چھوڑ دوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اسمٰعیل بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کو حدیث میں غریب کہا گیا ہے

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَلَا إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْأَرَضِينَ وَسَتَكْفُونَ الْمُؤْنَةَ يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَحَدِيثُ وَكِيعٍ أَصَحُّ وَصَالِحٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی "واعدوا لہم ما استطعتم" پھر تین مرتبہ فرمایا سن لو قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! عنقریب تمہارے لئے زمین فتح ہوگی اور مشقت سے کفایت ہو جائے گی اس وقت تم تیر اندازی (کے کھیل) سے عاجز نہ ہو جانا۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث ابو اسامہ اسامہ بن زید اور صالح بن کیسان عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حدیث وکیع زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا البتہ حضرت ابن عمر رضی

سنہ اور اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ عذاب دے جب تک اے محبوب آپ ان میں تشریف فرما ہوں ۱۲ سنہ اور اللہ ایسے عذاب کرنے والا نہیں جبکہ وہ بخشش مانگتے ہوں ۱۲ سنہ اور ان (کفار) کے (مقابلہ) کے لئے جس قدر ہو سکے قوت تیار کرو ۱۲

قَالَ كَمَا أَمَّ يَدْرِكْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ فَأَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ وَتَرُوحُ بِطَانًا وَقَالَ زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقَالَ مَا كُنَّا نَرَى إِلَّا أَنَّ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحْدَهُ فَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ شَيْئًا

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِيءَ بِالْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ فَقَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفُ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ قَالَ وَفِي هَذَا الْقُرْآنُ يَقُولُ عُمَرُ كَانَ النَّبِيُّ أَنْ

کو پایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ سر والے (انسان) کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ اترتی اور اسے کھا لیتی سلیمان اعمش کہتے ہیں اب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون یہ بات کہتا ہے۔ بدر کے دن اس سے پہلے کہ غنیمت حلال ہوئی لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن قیدی لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا اور پھر کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے مگر یہ کہ فدیہ لیا جائے یا گردن ماری جائے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سہیل بن بیضاء کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ) میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت ابن مسعود رضی فرماتے ہیں میں نے اپنے آپ کو اس دن جتنا خوف زدہ دیکھا اتنا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اب آسمان سے مجھ پر پتھر گرے گا یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہیل بن بیضاء مستثنیٰ ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق

ملہ اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا ۱۲

يَكُونُ لَهُ أَمْرٌ حَتَّى يُتَخَيَّرَ فِي الْآيَةِ الَّتِي فِي آخِرِ الْآيَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

قرآن کی آیت نازل ہوئی" ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ" یہ حدیث حسن ہے ابو عبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

تفسیر سورۂ توبہ

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ نَا يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ فَيَدْعُو بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۂ انفال اور سورۂ برأۃ کو اکٹھا کر دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی حالانکہ پہلی سورت مثانی میں سے ہے جبکہ دوسری سورت مئین سے متعلق ہے۔ اس طرح آپ نے دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زمانہ دراز تک کئی سورتیں نازل ہوتیں لہذا آپ پر کچھ نازل ہوتا تو آپ کاتب وحی کو بلا کر فرماتے، ان آیات کو فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو جب کوئی اور آیت نازل ہوئی تو فرماتے اسے فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو۔ سورۂ انفال مدینہ طیبہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے اور برأت قرآن کے آخری حصہ سے ہے۔ دونوں کے مضامین ایک جیسے ہیں، اس لئے میں نے سمجھا کہ یہ اسی سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ نے بیان نہ فرمایا کہ یہ سورت اسی سورت سے ہے، اسی وجہ سے میں نے دونوں کو ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی اور اسے سبع طوال میں رکھ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے عوف و یزید فارسی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پہچانتے ہیں۔ یزید فارسی آتا ہے اور

لہ کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ کرے جبتک زمین میں کافروں کا خون نہ بہائے ۱۲ ملا مثانی: وہ سورتیں ہیں جو مئین سے زیادہ ہیں (بقیہ صفحہ آئندہ)

إِلَّا هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ عَوْنٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ إِنَّمَا يَرْوِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

اہل بصرہ سے ہیں یزید بن ابان رقاشی بھی تابعی بصری ہیں اور یزید فارسی سے کم عمر ہیں یزید رقاشی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ ابْنُ يَوْمِ النَّحْرِ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی اور پوچھا سب سے زیادہ حرمت و عزت والا دن کونسا ہے؟ (تین مرتبہ فرمایا) راوی کہتے ہیں، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! حج اکبر کا دن۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو تم پر اس طرح آج کا دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں حرام ہے۔ سن لو! ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے آگاہ ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان کے لئے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ وہ خود حلال قرار دے سوائے جاہلیت کا ہر سود باطل ہے تمہارے لئے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ البتہ عباس بن مطلب کا سارا سود باطل کر دیا گیا۔ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن مطلب کا خون ساقط کرتا ہوں، یہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے تو ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ خبردار! میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں وہ تمہاری مددگار ہیں۔ اس کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے درجہ پر کہا ہے یعنی مثلاً وہ سورتیں جن میں ایک ایک سو آیات ہوں۔

شَيْئٌ فَيَرْضَيْنَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

نہیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں، اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں الگ چھوڑ دو، اور انہیں ہلکی مار مارو اگر فرمانبردار ہو جائیں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو، سنو تمہارا حق ان عورتوں کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں اور ان کے تمہارے ذمہ کچھ حق ہیں عورتوں کے ذمہ تمہارا حق یہ ہے کہ ان لوگوں کو تمہارے بستر پامال کرنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے ناپسندیدہ کو گھر میں نہ آنے دیں اور ان کا تمہارے ذمہ یہ حق ہے کہ انہیں اچھا لباس اور اچھا کھانا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو احوص نے اسے شبیب بن غرقدہ سے روایت کیا ہے۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا قربانی کا دن ہے۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لِأَنَّهُ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ابو اسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے، کیونکہ متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ ابو اسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ محمد بن اسحاق کے سوا کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۂ براۃ دے کر مکہ مکرمہ بھیجا پھر انہیں بلایا اور فرمایا میرے گھر کا ایک فرد ہی اسے پہنچائے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے حوالے کر دیا۔ یہ حدیث حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ

فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ وَاَمَرَهُ اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى اَلَا اِنَّ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِيْ فَاِذَا عَيِيَ قَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سورۂ برأت کے چند کلمات دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کردیں۔ پھر اسکے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے ہی میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء کی آواز سنی حضرت ابوبکر گھبرا کر نکلے کہ شاید حضور اکرم تشریف لائے ہیں۔ اچانک دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آرہے ہیں۔ آپ نے انکو نبی کریم کی تحریر دے دی۔ اور فرمایا کہ ان کلمات کا اعلان کردیں۔ پس دونوں تشریف لے گئے اور حج کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں اعلان کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ہر شرک سے بری ہے۔ اے مشرکو! اس میں چار مہینے تک چل پھر لو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلان فرماتے جب وہ تھک جاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اعلان فرماتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا

حضرت زید بن یثیع سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حج کے موقعہ پر آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا گیا؟ آپ نے فرمایا مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ (۱) کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک ہے اور جس کا معاہدہ نہیں اس کی مدت چار مہینے ہے (۳) جنت میں صرف مومن ہی

نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَجِدُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيٍّ وَرَفَعُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۱۰۱۷. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ .

۱۰۱۸. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْقَتَّارِ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ .

۱۰۱۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيَّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَأَلْتُ

جاسکتے ہیں (۱۲) اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان اکٹھے نہ ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عیینہ (ابو اسحٰق کی روایت سے ہے۔ سفیان ثوری نے اسحاق اور اسکے بعض اصحاب کے واسطہ سے حضرت علی سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو دیکھو کہ اسے مسجد میں آنے جانے کی عادت ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر الآیہ"

ابن ابی عمر نے بواسطہ عبداللہ وہب، عمرو بن حارث، دراج، ابوالہیثم، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی البتہ اس میں "یتعاہد" (مسجد کی خدمت کرتا ہے) کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوہیثم کا سلیمان بن عمرو عبد قتاری ہے۔ یہ یتیم تھے اور حضرت ابوسعید خدری کے پروردہ تھے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "والذین یکنزون الذہب والفضۃ" نازل ہوئی ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ بعض صحابہ کرام نے فرمایا یہ سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کرتے۔ آپ نے فرمایا افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مومنہ بیوی جو ایمان پر تمہاری مددگار ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا کیا سالم بن ابی جعد کو حضرت ثوبان سے سماع

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لَهُ سَابِقُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا ذُكِرَ لَهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ حَتَّى أَتَى عَلَيْهَا فَقُلْتُ إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَعُطَيْفُ بْنُ أَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ فِي الْحَدِيثِ۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هُشَيْمٍ نَحْوَ هَذَا۔

حاصل ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں! میں نے پوچھا کس صحابی سے انہوں نے سنا ہے۔ امام بخاری (رحمہ اللہ) نے فرمایا سالم کو حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے گلے میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ نے فرمایا عدی! اس بت کو دور کر دو میں نے سنا کہ آپ سورۂ برأت سے پڑھ رہے تھے اتخذوا احبارہم ورہبانہم الخ آپ نے فرمایا وہ ان کو پوجتے نہیں تھے بلکہ جب وہ ان کے لئے کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ حلال سمجھتے اور جب کسی چیز کو حرام قرار دیتے یہ حرام سمجھتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالسلام بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں عطیف بن اعین حدیث میں معروف نہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس وقت ہم دونوں غار ثور میں تھے۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تیرا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ اللہ تیسرا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یہ صرف ہمام رحہ سے مروی ہے حبان بن ہلال اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی ہمام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) توجہ نہیں کرتے دردناک عذاب کی خبر دیجئے ۱۲

سلہ انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا ۱۲

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ شَيْبَانُ بْنُ أَبَا وَهِيبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يُعَدِّدُ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ لَوْ اعْلَمُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجِبْتُ لِي وَجُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا (اور) آپ تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں صف سے علیحدہ ہو کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جس نے فلاں دن یوں کہا اور فلاں دن یوں کہا اس طرح میں نے دن شمار کرنے شروع کر دیئے۔ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار اپنی بات کو دہرایا تو آپ نے فرمایا "اے عمرؓ! پیچھے ہٹو مجھے اختیار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اگر میں ان کی بخشش مانگوں یا نہ مانگوں (اور) اگر ستر مرتبہ بھی بخشش مانگوں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ مغفرت مانگنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں اس سے بھی زیادہ بار مغفرت طلب کرتا۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، جنازہ کے ساتھ چلے اور اس کی قبر پر کھڑے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ کے سامنے اپنی جرأت پر تعجب ہوا اور اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں۔ قسم خدا، تھوڑی ہی دیر میں یہ دو آیات نازل ہو گئیں "ولا تصل علی احد منہم[1] اس کے بعد نبی اکرم نے تادم مرگ نہ تو کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ اس کی قبر پر ٹھہرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبداللہ بن ابی کے مرنے پر اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

[1] ان (منافقین) میں سے کسی ایک کی میت پر کبھی نماز پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ اور رسول کے منکر تھے اور فسق ہی مر گئے ۱۲

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتُمُونِي فَآذِنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ إِلَى الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ أَبِي يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۰۲۵. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءَ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اپنی قمیص مبارک عطا کیجیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفناؤں، اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور اسکے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں آپ نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا تجہیز و تکفین سے فراغت پر مجھے اطلاع کرنا۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن الخطاب نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے اور روکنے کا اختیار سے بہتر ہے چنانچہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "ولا تصل علی احد منہم الخ" پھر آپ نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے آپس میں اس مسجد کے بارے میں جھگڑا کیا جس کی بنیاد شروع ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ ایک نے کہا وہ مسجد قباء ہے دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ میری یہ مسجد ہے" یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انیس بن ابی یحییٰ نے بواسطہ والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی "فیہ رجال یحبون" الخ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ایوب ؓ

لہ اس مسجد قباء سے مراد وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا رہنا چاہتے ہیں اللہ پاکیزہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ہیں ۱۲

الْآيَةَ فِيهِمْ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ آبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ.

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَلٰى غَيْرِ مِيعَادٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَأَذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے کو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے دیکھا میں نے اس سے کہا کیا تو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے؟ اس نے کہا کیا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے مغفرت نہیں مانگی حالانکہ وہ مشرک تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ما کان للنبی والذین آمنوا" الخ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت سعید بن مسیب سے بواسطہ ان کے والد سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غزوہ تبوک تک جنگ بدر کے سوا کسی بھی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر حاضر نہ رہا۔ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں پر نبی پاک صلی اللہ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے اور قریش بھی اپنے قافلہ کی فریاد رسی کے لئے ہی نکلے تھے۔ یہاں تک کہ کسی منصوبے کے بغیر ہی مڈبھیڑ ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد) مجھے اپنی زندگی کی قسم! غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت بدر کو حاصل ہے لیکن اس کے باوجود میں لیلۃ العقبہ کی بیعت جہاں ہم نے اسلام پر عہد کیا کے مقابلے میں بدر کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں کسی غزوہ سے غیر حاضر نہ رہا یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا وقت آگیا اور نبی آنحضرت

ف۱ یہاں باپ سے مراد اور ہیں یعنی آپ کا چچا کیونکہ وہ بت پرست تھا آپ کے والد تو موحد تھے ۱۲ مترجم ف۲ نبی اور مسلمانوں والوں کو ہم

النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَأَنَّ وَجْهَهُ الْقَمَرُ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَمِنْ عِنْدِ اللهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ ثُمَّ تَلَا عَلَيْنَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ حَتَّى بَلَغَ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ فَمَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ أَنْ لَا نَكُونَ كَذَبْنَا فَنَهْلِكَ كَمَا هَلَكُوا فَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً بَعْدُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ۔

کا آخری غزوہ ہے۔ اس موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا" اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی، اور پھر فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ارد گرد مسلمانوں کا اجتماع تھا آپ چاند کی طرح روشن تھے عادت مبارکہ تھی کہ جب کبھی آپ کو کسی بات سے فرحت و سرور حاصل ہوتا تو آپ کا چہرہ دمک اٹھتا۔ میں حاضر خدمت ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اے کعب بن مالک! تجھے تیری ماں نے جنا ہے اس دن سے آج تک سب سے اچھے دن کی تجھے خوشخبری ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی طرف سے یا آپ کی جانب سے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں "لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین" الخ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہمارے ہی بارے میں یہ آیت بھی نازل فرمائی "اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنا سب مال اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صدقہ کرتے ہوئے خود اس سے بے تعلق ہوتا ہوں۔ نبی کریم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیبر کا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ حضرت کعب فرماتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد مجھ پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ میں اور میرے دونوں ساتھیوں نے رسول اللہ کے سامنے سچ بولا اور ہم نے جھوٹ نہیں کہا ورنہ ہلاک ہو جاتے جیسا کہ دوسرے ہلاک ہوئے۔ مجھے امید ہے کہ سچ بولنے کے

لہ بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں نبی پر جب کی تنگی کے وقت میں مہاجرین و انصار پر جنہوں نے متفق ہو کر ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل کسی کے دل سے پھر جائیں پھر اللہ نے متوجہ ہو کر ان پر مہربانی کی بیشک وہ ان پر شفقت و مہربان ہے اور (رحمت متوجہ ہوئی) ان تین شخصوں پر جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی وسعت کے ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ اللہ ہی کی طرف ہے پھر اللہ نے ان پر توجہ فرمائی تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (۱۲)

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَدْ قِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبٍ وَقَدْ قِيلَ غَيْرُ هٰذَا وَرَوٰى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ۔

معاملے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی کی آزمائش نہیں کی اس کے بعد میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا امید ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ امام زہری سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کبھی تو حدیث عبدالرحمن بن عبداللہ سے بواسطہ عبداللہ بن کعب اور کعب روایت کی جاتی ہے اور کبھی دوسری سند سے یونس بن یزید نے کی حدیث کو بواسطہ زہری، عبدالرحمن بن عبداللہ بن مالک اور عبداللہ حضرت کعب

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَأَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَتَتَبَّعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اہل یمامہ کے قتل کے بعد مجھے حضرت ابوبکر صدیق نے بلا بھیجا میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قراء شہید ہو چکے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اسی طرح ہر جگہ قراء شہید ہوتے گئے تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا میرا خیال ہے کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا میں وہ کام کیسے کروں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اللہ کی قسم، یہ اچھا کام ہے حضرت عمر بار بار مجھ سے اصرار کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کے لئے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لئے حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور اس بارے میں میری بھی وہی رائے ہو گئی جو حضرت عمر کی تھی۔ حضرت زید فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے زید! تم عقلمند نوجوان ہو۔ ہمیں تمہارے بارے میں کوئی الزام نہیں دینا۔ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔ پس اب تم قرآن کی متفرق آیات اور سورتوں کو تلاش کرو۔ حضرت زید نے عرض کیا اللہ کی قسم، اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھ پر اس کام سے زیادہ بھاری نہ ہوتا۔ (اس لئے) میں نے عرض کیا آپ کیسے وہ کام کرتے ہیں جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

* معلوم ہوا کہ اچھا کام اگرچہ پہلے موجود نہ ہو کرنا حسن بلکہ بعض اوقات واجب ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ ہر نئی بات بدعت مذمومہ کہنا اور اس کا رد کرنا صریحاً جہالت پر مبنی ہے (مترجم)۔

هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا یہ اچھا کام ہے پس حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں کا سینہ کھولا تھا۔ پس میں نے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجوروں کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش کیا اور سورۂ برأت کا آخری حصہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا وہ یہ ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جو فتح آرمینیہ اور آذربائیجان میں اہل عراق کے ہمراہ تھے اور اہل شام سے جہاد میں مصروف تھے اس موقعہ پر آپ نے لوگوں کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا امیر المومنین، اس امت کی مدد کیجئے اس سے قبل کہ کتاب اللہ کے بارے میں یہ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح باہم اختلاف کرنے لگیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ اپنا صحیفہ بھیج دیجئے ہم اس کو مصاحف میں نقل کر کے واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ آپ کے پاس بھیجا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کر دو اور قریش کے تینوں افراد سے فرمایا جہاں تمہارا اور زید بن ثابت

لہ جبکہ تمہارے پاس قرآن سے وہ رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے لئے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر بہت مہربان رحم والے ہیں۔

فِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتَّى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَفِي خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ فَالتَّابُوهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ التَّابُوتُ وَقَالَ زَيْدٌ التَّابُوهُ فَرَفَعُوا اخْتِلَافَهُمْ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوهُ التَّابُوتَ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَعْزِلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابِ الْمَصَاحِفِ وَيَتَوَلَّاهُ رَجُلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهُ لَفِي صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يَعْنِي زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغُلُّوهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رِجَالٌ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

کا اختلاف ہوا سے قریش کی زبان میں لکھو کیونکہ قرآن انہی کی لغت میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ جب وہ ان صحائف کو مصاحف میں لکھ چکے تو آپ نے تمام اطراف (شام یمن وغیرہ) میں ایک ایک نسخہ بھیجا مامر زہری فرماتے ہیں خارجہ بن زید نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی جو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنتا تھا من المومنین رجال الخ میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابت یا ابوخزیمہ کے پاس پایا میں نے اسے اس سورت میں ملا دیا۔ زہری فرماتے ہیں انہوں نے اس دن لفظ تابوت کی صورت میں اختلاف کیا قریش نے تابوت کہا اور حضرت زید نے تابوہ۔ چنانچہ یہ اختلاف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا تابوت لکھو کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ زہری فرماتے ہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت زید بن ثابت کا مصاحف لکھنا ناپسند کیا اور فرمایا مسلمانو! میں تو نقل صحف سے علیحدہ رہوں اور یہ ایک دوسرا شخص (حضرت زید بن ثابت) اس کام پر مامور ہو خدا کی قسم میں اس وقت اسلام لا چکا تھا جب یہ شخص ایک کافر کی پیٹھ پر تھا۔ اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اہل عراق! تمہارے پاس جو مصاحف ہیں انہیں چھپائے رکھو اور انہیں پردے میں رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ" پس تم اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے مصاحف کے ساتھ ملو گے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کئی افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ناپسند کیا ہے۔ یہ حدیث یعنی روایت زہری حسن صحیح ہے۔

ف۱ کچھ دور دیکھی جو نے اسے کیا ہر اور دہ بچا کر رکھا یا تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کسی کی منتظر ہے ۱۲ ف۲ اللہ اکبر کچھ چھپائے رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لیکر آئے گا ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يُرِيْدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُثَقِّلْ مَوَازِيْنَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ يَكْشِفُ الْحِجَابَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهٗ۔

اور ہم اسے صرف زہری ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ یونس

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول۔ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى[1] کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے تو ایک منادی پکارے گا اللہ تم کے ہاں تمہارے لئے ایک وعدہ ہے جسے وہ وفا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر حجاب اٹھ جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس نے ان لوگوں کو اپنے دیدار سے بڑھ کر کوئی محبوب چیز نہیں دی۔ حدیث حماد بن سلمہ اسی طرح متعدد راویوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ سلیمان بن مغیرہ نے اسے بواسطہ ثابت، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول نقل کیا۔

ایک مصری شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[2] انہوں نے فرمایا جب سے میں نے اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا صرف تو نے مجھ سے سوال کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے یہ آیت اتری تیرے سوا کسی اور نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا یہ نیک خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے

[1] نیکی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ۱۲
[2] انہیں دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے ۱۲

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَغْرَقَ اللهُ فِرْعَوْنَ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا آخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَأَدُسُّهُ فِي فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةَ أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَيَرْحَمَهُ اللهُ أَوْ خَشْيَةَ أَنْ يَرْحَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یا اسے دکھائی جاتی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عبدالعزیز بن رفیع، ابوصالح سمان، عطاء بن یسار اور مصری راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ اور ابوصالح، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔ عطاء بن یسار کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تو اس نے کہا آمنت انہ الخ اسے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں دریا سے سیاہ مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں رحمت اسے نہ پالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت سعید بن جبیر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) میں سے ایک روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام، فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں یہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حاصل کرلے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

تفسیر سورۂ ہود

سلہ یعنی ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ۱۲

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ هٰكَذَا يَقُوْلُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكِيْعُ ابْنُ حُدُسٍ وَيَقُوْلُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَكِيْعُ بْنُ حُدُسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا پروردگار مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادل میں تھا جس کے نیچے ہوا تھی، اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا احمد نے یزید کا قول نقل کیا کہ عماء کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا۔ حماد بن سلمہ نے وکیع بن حدس کہا اور شعبہ اور ابوعوانہ نے وکیع بن عدس کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا الْبَكْرِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ جُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اَلْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مُخْرَجٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ جُوَيْبِرٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ جُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَالَ يُمْلِيْ وَلَمْ يُشَدِّدْ فِيْهِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے اور بھلا دیتا ہے ظالم کو مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب پکڑتا ہے تو بھاگنے نہیں دیتا پھر آپ نے پڑھا وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ[1] یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابواسامہ نے جویبر سے اس کے ہم معنی روایت کی ہے اور "یملی" کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے بواسطہ ابواسامہ، یزید بن عبداللہ، ابوبردہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور بغیر شد کے لفظ "یملی" نقل کیا ہے۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِمْ ثُبَيْتٌ وَسَعِيْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی فیہم ثبیت وسعید[2] تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس پر ہے؟ اس پر جس سے فراغت ہو چکی یا اس پر جس سے فراغت نہیں ہوئی؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس پر جس سے فراغت

[1] اور تیرے رب کی ایسی پکڑ ہے جب بستیوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا ہے۔ [2] ان میں سے بعض بدبخت اور کچھ نیک بخت ہیں۔

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلَى مَا نَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ قلم چل چکے اے عمر! لیکن ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الملک بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا وَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ فَلَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ، میں نے مدینہ طیبہ کے پرلے حصہ میں ایک عورت کو ہاتھ لگایا اور جماع کے سوا سب کچھ کیا میں حاضر ہوں میرے بارے میں جو کچھ چاہیں حکم فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوشی کی تھی کاش تو بھی اپنے گناہ کو چھپائے رکھتا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا چنانچہ وہ شخص چلا گیا پھر حضور اکرم نے ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیج کر اسے بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ" الخ۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے بواسطہ سماک، ابراہیم، علقمہ اور اسود، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ حضرت سماک، ابراہیم اور عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ان سب کی روایات ثوری کی روایت سے زیادہ

ملاحظہ: دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ماننے والوں کے لئے ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَدْ رَأَيْتُهُ هٰؤُلَاءِ أَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ الثَّوْرِيِّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَسِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَنَحْنُ نُرَجِّحُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً حَرَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَأَنْزَلَتْ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِي هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ لَيْسَ

صحیح ہیں۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف، سفیان ثوری، اعمش، سماک، ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی محمود بن غیلان نے بواسطہ فضل بن موسیٰ، سفیان، سماک، ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کی لیکن حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ سلیمان تیمی نے اسے بواسطہ حضرت ابوعثمان نہدی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا حرام بوسہ لیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ دریافت کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی أقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے بھی اور میری امت کے ہر اس فرد کے لئے بھی جو اس عمل کا مرتکب ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دربار رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کا کیا حکم ہے جو ایک اجنبی عورت سے علیحدگی میں ہمبستری کے سوا سب کچھ کرتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی أقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ پھر حضور صلی اللہ

يَأْتِي الرَّجُلَ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا تَدَّ أَتْنِي هُوَ إِيَّاهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ وَكَانَ بِذَكِيرِ بْنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَقِيلَ عُمَرُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ صَغِيرٌ ابْنُ بِضْعِ سِنِينَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَرَآهُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

علیہ وسلم نے اسے وضو کرکے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے؟ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع نہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت بھی لی ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا لَيْثُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ بِتَمْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِي فِي الْبَيْتِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک عورت میرے پاس کچھ کھجوریں خریدنے آئی تو میں نے کہا گھر کے اندر کی سے اچھی کھجوریں ہیں پس وہ میرے ساتھ داخل ہوگئی تو میں اس کی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ واقعہ بتایا انہوں نے فرمایا اپنے جرم کی پردہ پوشی کرو توبہ کرو اور کسی کو نہ بتانا۔ مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور اپنا واقعہ بیان کیا آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنے جرم پر پردہ رکھو، توبہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ فرماتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا ماجرا کہہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فِي أَهْلِهِ مِثْلُ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَأَطْرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتّٰى أُرِيَ إِلَيْهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ قَالَ أَبُو الْيَسَرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ضَعَّفَهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ وَرَوٰى شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ بْنَ الرَّبِيعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو۔

نے فرمایا تو نے اللہ کے راستہ میں غازی کے اہل خانہ کی یوں نگرانی کی؟ حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں اس سے ابوالیسر کو اتنا دکھ ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک سر جھکائے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی: أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ الخ ابوالیسر فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ، کیا یہ اسی کے ساتھ خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے شریک نے عثمان بن عبداللہ سے یہ روایت قیس بن ربیع کی روایت جیسی نقل کی۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ، واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت منقول ہیں۔ ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

تفسیر سورۂ یوسف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُولُ لَأَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں اتنی دیر قید خانہ میں رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام مقید رہے پھر میرے پاس قاصد آتا تو میں قید سے باہر آجاتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فلما جاءہ الرسول الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ مضبوط رکن کی پناہ لیتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء

سلہ تو جب ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کے پاس قاصد آیا تو آپ نے فرمایا اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جا (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى نُوْحٍ إِنْ كَانَ لَمَا يُغَادِرُ مِنْ شَيْبِهٖ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا إِلَّا الَّذِيْ دُوْنَهٗ مِنْ قَوْمِهٖ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ وَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا إِلَّا الَّذِيْ تَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو التَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

ابوکریب نے ابواسامہ عبدہ اور عبدالرحیم، محمد بن عمرو سے فضل بن موسیٰ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں "ذروہ قومہ" کی جگہ "ثروۃ قومہ" کے الفاظ ہیں۔ محمد بن عمرو فرماتے ہیں ثروت کے معنی کثرت اور حفاظت کے ہیں یہ روایت فضل بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

تفسیر سورۂ رعد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ بَنِيْ عِجْلٍ عَنْ شُكَيْرِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَتْ يَهُوْدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُ بِهِ السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهٗ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلَى حَيْثُ أُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا أَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ إِلَّا لُحُوْمَ الْإِبِلِ وَأَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم! ہمیں رعد کے متعلق بتائیے کہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں جن کے ساتھ بادلوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے ہانکتا ہے؟ کہنے لگے وہ آواز جسے ہم سنتے ہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بادلوں کو جھڑکنا ہے جب وہ بادلوں کو جھڑکتا ہے تو وہ وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں کا اسے حکم ہے۔ یہودیوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہنے لگے ہمیں بتائیے اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنے آپ پر کیا چیز حرام کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ عرق النساء (بیماری) میں مبتلا ہو گئے اور آپ نے دیکھا کہ اونٹ کے گوشت اور دودھ کے سوا کوئی اور چیز اس کے مناسب نہیں لہٰذا آپ نے اسے حرام کر دیا؟ انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا؟ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ أَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر اس سے پوچھا ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے؟

نَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْبِهِ وَتُفَضَّلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ قَالَ اللَّامُ وَالْعَجْوَةُ وَالْبَرْنِيُّ وَالْحُلْوَانِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ أَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ نفضل بعضہا علی بعض فی الاکل کے بارے میں فرمایا۔ مدنی، عجوہ، کٹی اور بنی ہر قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زید بن ابی انیسہ نے بواسطہ اعمش اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں۔ حضرت عمار ان سے اثبت ہیں اور وہ حضرت سفیان ثوری کے بھانجے ہیں۔

سُوْرَةُ إِبْرَاهِيْمَ

تفسیر سورۃ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو النَّضْرِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ عَلَيْهِ وَرَطَبَ وَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ فِي الْحَنْظَلَةِ قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَأَحْسَنَ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرُوِيَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَمِثْلُ هٰذَا مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپ نے آیت کریمہ پڑھی مثل کلمۃ خبیثۃ الخ پھر فرمایا کلمہ خبیثہ سے مراد کھجور ہے پھر پڑھا مثل کلمۃ خبیثۃ الخ اور فرمایا خبیث کلمہ سے الدعا کا درخت مراد ہے راوی فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ کہا اور اچھا بیان کیا۔ قتیبہ نے بواسطہ ابوبکر بن شعیب بن حباب بواسطہ والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث بیان کی۔ ابوالعالیہ کا قول مذکور نہیں۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے یونہی موقوف روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی کو ہم نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہو۔ معمر، حماد بن زید اور کئی دوسرے افراد نے اسے موقوفاً روایت کیا۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید اور شعیب بن حباب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہم ان میں سے بعض کو بعض پر تفسیر میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲ منہ اور پاکیزہ بات پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان ۱۲

میں ہو وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے ۱۲ منہ اور گندی بات کی مثال جیسے ایک گندہ درخت کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے ....

عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَنَحْوِ رِوَايَتِهِ۔

سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حبحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی طرح موقوف روایت کیا ہے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک "یثبت اللہ الذین امنوا" کے بارے میں فرمایا یہ قبر کے بارے میں ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ تَلَتْ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی "یوم تبدل الارض غیر الارض" اور پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

سُورَةُ الْحِجْرِ

تفسیر سورۂ حجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا لَوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتی تھیں اور وہ نہایت حسین تھیں، بعض لوگ آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اسے نہ دیکھ سکیں اور بعض لوگ اس قدر پیچھے رہتے کہ آخری صف میں کھڑے ہوتے، اور رکوع کی حالت میں بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "ولقد علمنا المستقدمین منکم" [1]

---

[1] اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت رکھتا ہے ۱۲ [2] جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی ۱۲ [3] اور ہم نے تم میں سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے والوں کا علم ہے ۱۲

الصَّوْتِ الْمُخَيَّلِ فَإِذَا رَكِبَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَإِنَّمَا اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ حَدَّثَنَا الْمُسْتَقْبِلِيُّ وَنَحْنُ وَلَقَدْ حَدَّثَنَا الْمُسْتَأْخِرُ وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ نُوحٍ.

جعفر بن سلیمان نے بواسطہ عمرو بن مالک، ابوالجوزاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ روایت حدیث نوح کی نسبت زیادہ صحیح ہونے کے لائق اشبہ ہے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُفَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ اس کے لئے ہے جس نے میری امت یا (فرمایا) امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کھینچی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ (سورۃ فاتحہ) ام القرآن ام الکتاب اور سبع مثانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل نہیں فرمائی یہ سبع مثانی ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے اور میرے بندہ کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

قتیبہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، علاء

سلہ قرآن کی اصل ۱۲ سلہ کتاب کی اصل ۱۲ سلہ بار بار پڑھے جانے والے سات کلمات ۱۲ مترجم۔

قُتَيْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أُبَيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَطْوَلُ وَأَتَمُّ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اسکے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔ عبدالعزیز بن محمد کی روایت زیادہ طویل اور پوری ہے اور عبدالعزیز بن جعفر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے یونہی روایت کی ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِينَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ان فی ذلک لایات للمتوسمین"[1] یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں "متوسمین" سے "اہل فراست" کے معنی مراد لیے ہیں۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ لنسئلنہم اجمعین "ان کے بارے میں فرمایا یہ "لا الہ الا اللہ" کہنے کے متعلق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے لیث بن ابی سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں، عبداللہ بن ادریس نے بواسطہ لیث بن ابی سلیم اور بشر، حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورۂ نحل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبِي

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[1] ترمذی، اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ [2] ہم ان سب سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھیں گے۔

بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى أَبْكَاءِ شَيْخٍ هُنَّدٍ اشْعُبُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا مُوسَى مُسْتَرِقُ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ تَعْدِلُ الْوِتْرَ إِلَى تَحْسُبُ بِيَسْتَرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْعَشِيِّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ يَنْحَطُّ الشَّاعِرُ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ الْآيَةَ كُلَّهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ۔

سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال اور ظہر کے درمیان کی چار رکعتوں کا ثواب نماز سحر کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا اس وقت دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا یتفیؤ ظلالہ الآیۃ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنٍ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَنَا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أُصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعُونَ وَمِائَةٌ وَسِتُّونَ مِنْ جُلِّ قَبَائِلِ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ وَمِنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوا بِهِمْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَئِنْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هَذَا لَنَرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ احد کے دن چھ سو انصار اور چھ مہاجرین شہید ہوئے ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ کافروں نے ان کا مثلہ کیا تھا۔ انصار کہنے لگے اگر یہ لوگ (کفار) کسی دن ہمارے ہتھے چڑھ گئے تو ہم اس سے زیادہ ان کے ساتھ کریں گے۔ راوی فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وان عاقبتم" اس پر ایک آدمی کہنے لگا اس کے بعد قریش نہیں (یعنی یہی حال رہا تو ان کا خاتمہ یقینی ہے) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کے علاوہ باقی لوگوں سے ہاتھ روک لو۔ یہ حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

تفسیر سورۃ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی راوی کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے

سلہ اس کا سایہ داہنے اور بائیں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں ۱۲ سلہ اور اگر تم انہیں سزا دو تو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی اور اگر صبر کرو تو بیشک صبر والوں کے لئے صبر سب سے اچھا ہے ۱۲ سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر بعض لوگوں کو امان میں داخل کرنے سے مستثنیٰ

کر کے قتل کا حکم صادر فرمایا کل چھ مرد اور چار عورتیں تھیں جن سے صرف چھ آدمی قتل کئے گئے باقی سب کو امان دی گئی (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۰)

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُسْرِيَ بِي ثَبَتَتْ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ يَعْنِي قَالَ فَنَعَتَهُ قَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ فَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيْتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِي هُدِيْتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت موسیٰ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ لمبے آدمی ہیں ارادی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا درمیانہ قد اور درمیانے بال گویا کہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کی پھر آپ نے انکا حلیہ بیان فرمایا وہ درمیانے قد اور سرخ رنگ کے گویا کہ ابھی حمام سے تشریف لائے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا اور میں تمکے اولاد میں سے سب سے زیادہ انکا ہم صورت ہوں۔ حضور اکرم نے فرمایا مجھے دو پیالے دیئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا جو چاہیں لے لیں میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور پی گیا مجھے کہا گیا فطرت کی طرف آپ کی راہ نمائی کی گئی یا (کہا گیا) آپ نے فطرت کو پالیا اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَبَّنَةٌ أَبْيَضُ بِهِ طُحْمَةٌ مُسْرَجًا مُلْجَمًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شب معراج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زین کسا ہوا، اور لگام ڈالی ہوئی براق لایا گیا، اس نے آپ کا سوار ہونا دشوار بنا دیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کرتا ہے حالانکہ آپ سے زیادہ معزز و محترم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سنکر وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا أَبُوْ مُعَيْنَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِأُصْبُعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارہ سے پتھر توڑ کر اس کے ساتھ براق کو باندھا۔ یہ حدیث غریب ہے

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(غیر مطبوعہ سابقہ ہذا عبارت ابن تعلیقہ کا حذف ہی ہشام مذکر میں ابن صباح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اردو ص ۶۱۲ ۔ تا کتبہ لیٹیڈ لاہور مترجم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ نَاسًا سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ فَقَالَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ كُنْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَاب عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

جب مجھے قریش نے جھٹلایا تو میں کعبۃ اللہ کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر کر دیا اور میں دیکھ دیکھ کر اس کی نشانیاں انہیں بتاتا رہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مالک بن صعصعہ، ابو سعید، ابن عباس، ابوذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ (ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا اسے لوگوں کی آزمائش کے لئے دکھایا) کی تفسیر میں فرمایا آنکھ سے دیکھنا مراد ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی قرآن میں جس شجرہ ملعونہ کا ذکر ہے اس سے تھوہڑ کا درخت مراد ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "قرآن الفجر" کے بارے میں فرمایا رات اور دن کے فرشتے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مسہر نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور حضرت اعمش سے یونہی بتایا ہے۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "یوم ندعو کل اناس بامامہم" کی تفسیر میں فرمایا ایک آدمی بلایا جائے گا اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کے

ف۱ اللہ ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا اسے لوگوں کی آزمائش کے لئے دکھایا ۲ ف۲ اللہ صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۲ ف۳ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۲

تَدْعُوْكُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُسْمَحُ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبْيَضُّ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ نُوْرٍ يَتَلَأْلَأُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا هٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسْوَدُّ وَجْهُهٗ وَيُمْسَخُ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اَللّٰهُمَّ لَا تَاْتِ بِهٰذَا فَاِنَّهٗ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهِ فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالسُّدِّيُّ اِسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا چہرہ سفید ہو جائے گا اور سر پر مکلل اور موتیوں کا تاج رکھا جائے گا پھر وہ اپنے دوستوں کی طرف جائے گا وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے اے اللہ اسے ہمارے پاس لا اللہ ہمارے لئے اسے بابرکت بنا حتی کہ جب وہ ان کے قریب آئے گا تو ان سے کہے گا خوش ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی ہے۔ کافر کا چہرہ سیاہ کر دیا جائیگا اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کیا جائیگا جیسا کہ آدم علیہ السلام کا تھا اور اسے بھی ایک تاج پہنا دیا جائیگا اس کے ساتھی اسے دیکھ کر کہیں گے ہم اس کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں "یا اللہ اسے ہمارے پاس نہ لا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ ان کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے "اے اللہ اسے رسوا کر" وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی کچھ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَدَاوٗدُ الْاَوْدِيُّ هُوَ دَاوٗدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَوْدِيُّ وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے داؤد اودی سے، داؤد اودی مراد ہیں اور وہ عبداللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِيْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) کعبۃ مکرمہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چھڑی یا لکڑی تھی اس کے ساتھ آپ ان بتوں کو مارتے اور گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے "حق آ گیا اور باطل مٹ گیا"

سلہ عنقریب آپ کا رب آپ کو تعریف کی جگہ کھڑا کرے گا ۱۲ سلہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ۱۲

إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَازَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ابو ظبیان کا باپ زہوق جاتا الحق وما یبدئ الباطل وما یعید یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی رب ادخلنی مدخل صدق الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأَنْزَلَ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي لَكَتَبَتْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قریش نے یہودیوں سے کہا ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جسے ہم اس شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھیں، انہوں نے کہا روح کے بارے میں پوچھو چنانچہ انہوں نے آپ سے روح کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ویسئلونک عن الروح "الخ" یہ سنکر کہنے لگے ہمیں بڑا علم دیا گیا ہے، ہمیں تورات دی گئی اور جسے تورات دی گئی اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الخ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَلَعَلَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کھیتوں میں سے جا رہا تھا آپ کھجور کی ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، جاتے جاتے یہودیوں کی ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا ان سے کچھ پوچھو بعض نے کہا ایسا نہ کہو کہ ان سے ایسی بات سنو گے جو تمہیں بری لگے گی (پھر بھی انہوں نے سوال کر دیا)

سلہ سے رب جلیل کی طرح دل کرادیں کی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مدد گار عطا فرما ۱۲ سلہ اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں فرمادیجئے روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ۱۲ سلہ فرمادیجئے اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی ہو تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی ۱۲

يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کہنے لگے اے ابوالقاسم ہمیں روح کے بارے میں بتائیے راوی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کھڑے رہے اور سر انور آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے یہاں تک کہ وحی آنا بند ہو گئی تو آپ نے فرمایا روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى وَهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن تین حالتوں میں اٹھائے جائیں گے۔ بعض لوگ پیدل چلیں گے، بعض سوار اور کچھ لوگ چہروں کے بل چلیں گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) چہروں کے بل کیسے چلیں گے آپ نے فرمایا جس نے انہیں قدموں پر چلایا وہ منہ کے بل چلنے پر بھی قادر ہے۔ سن لو: وہ اپنے منہ کے ذریعے ہر بلند جگہ اور کانٹے سے بچیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے وہیب نے بھی ابن طاؤس سے اس کا کچھ حصہ بواسطہ ابن طاؤس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (قیامت کے دن) پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور منہ کے بل بھی چلائے جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو قَطَنٍ وَأَبُو النَّضْرِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي قَطَنٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے یہودی سے کہا۔ چلو اس نبی سے کچھ پوچھیں۔ دوسرے نے کہا نبی نہ کہو اگر اس نے سن لیا کہ تو اسے نبی کہتا ہے تو اس کی چار آنکھیں

صَفْوَانِ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ أَنَّ يَهُودِيَّيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ يَسْمَعْهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْعَوْا بِبَرِيءٍ إِلَى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تَوَلَّوْا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسْلِمَا قَالَا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللهَ أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُودُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَنَوْفَلٍ الْبَكَالِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ صَوَّتَ بِالْقُرْآنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ بِأَنْ لَا تُسْمِعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ

بھر جائیں گی پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھنے لگے "ولقد آتینا موسیٰ" اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ نو نشانیاں یہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، زنا نہ کرو، کسی کو ناحق قتل نہ کرو جسکو اللہ نے حرام قرار دیا ہے چوری نہ کرو، جادو نہ کرو، کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے مار ڈالے، سود نہ کھاؤ، کسی پاکدامن عورت کو زنا کا الزام نہ دو، میدان جہاد سے نہ بھاگو (حضرت شعبہ کو اس میں شک ہے) اور اے یہود یو! تم پر خاص طور پر ہفتہ کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ یہ سن کر دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ نبی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اسلام قبول کرنے سے کونسی چیز مانع ہے؟ کہنے لگے حضرت داود علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ نبی آتا رہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہودی ہمیں قتل نہ کر ڈالیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے بلاواسطہ حضرت ابن عباس اور ہشیم نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ آیت کریمہ "ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا" مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے ہوئے آواز بلند کرتے تو مشرکین قرآن کو لیز اس کے اتارنے اور لانے والے کو گالیاں دیتے اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ آپ بلند آواز سے نماز نہ پڑھیں کیونکہ قرآن پاک اس کے اتارنے والے اور لانے والے کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور نہ بہت آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ کرام بھی نہ سن سکیں (بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیں) کہ وہ آپ سے سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لہ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں (۱۷ سورہ بنی اسرائیل) آواز سے پڑھو یا خفی آہستہ اللہ دونوں کے درمیان راستہ چاہتا ہے۔

الْقُرْآنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا قَالَ صَلَّتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَصْلَمُ فَقَالَ ذٰلِكَ يَا اَصْلَمُ فَقُلْتُ ذٰلِكَ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ اجْتَهَدَ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ اجْتَهَدَ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ اَفْلَحَ فَقَالَ سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ اَفَتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ "ولا تجہر" الخ نازل ہوئی تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ تھے۔ حضور اکرم اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو قرآن پاک باآواز بلند پڑھتے مشرکین سنکر قرآن کو نیز اس کے لانے اور اتارنے والے کو برا بھلا کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا (اتنی) بلند آواز سے قرأت نہ فرمائیں کہ مشرکین سنکر گالیاں دیں اور (اتنی) پست آواز سے نہ پڑھیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سن نہ سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار فرمائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں انہوں نے کہا اے خالی سر والے تم یہ کہتے ہو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ میں نے عرض کیا قرآن سے کہتا ہوں یعنی میرے اور آپ کے درمیان قرآن (فیصل) ہے حضرت حذیفہ نے فرمایا جس نے قرآن سے استدلال کیا وہ کامیاب ہوا سفیان فرماتے ہیں "قد افلح" اور "قد نجح" دونوں قسم کے الفاظ آئے ہیں۔ حضرت زر نے یہ آیت پڑھی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ[1] الخ حضرت حذیفہ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی ہے؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا اگر آپ نے وہاں نماز پڑھی ہوتی تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض کر دی جاتی جیسے مسجد حرام میں فرض کر دی گئی۔ حضرت حذیفہ نے (اصل واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کی پیٹھ لمبی تھی، وہ اسکا قدم حد نظر تک پہنچتا تھا وہ دونوں (نبی کریم صلی اللہ

---

[1] اسے پاکیزگی ہے جو اپنے بندے کو رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلَةٍ الظَّهْرِ مَدَّ خَطْوِهَا حَيْثُ تَضَعُ قَائِمَةً مِنْ قَوَائِمِهَا فَسَارَ بِالْبُرَاقِ حَتَّى أَتَى بَابَ الْجَنَّةِ فَمَا أَرَادَ الْبُرَاقُ أَنْ يَضَعَ قَوَائِمَهُ حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيلُ فَحَلَّ حَقْوَيْهِ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَارَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شَرِبْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ وَقَلَّ مَنْ يَتْبَعُكَ مِنْهَا وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا تَابِعٌ وَاحِدٌ مِنْهَا وَاحِدٌ مِنْ مِائَةٍ وَإِنْ شَرِبْتَ اللَّبَنَ هَدَيْتَ أُمَّتَكَ وَهُمْ مُتَّبِعُوكَ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا تَابِعٌ وَاحِدٌ مِنْ مِائَةٍ مِنْهَا وَاحِدٌ

فَيَفْتَحُونَ لِي وَيُبَشِّرُونَنِي فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحُسْنِ فَيُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ هَكَذَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے، میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ہی حمد و ثنا کا کچھ حصہ الہام فرمائیں گے جیسے کہا جائیگا سر اٹھائیے مانگیں عطا کیا جائیگا شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور فرمائے آپ کی بات سنی جائیگی آپ نے فرمایا یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عسیٰ ان یبعثک" سفیان فرماتے ہیں اس روایت میں حضرت انس کی یہی ایک بات مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤنگا یہ حدیث کسی اور نے بھی حضرت انس سے بواسطہ ابو نضرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

تفسیر سورۂ کہف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونَ فَجَعَلَ مُوسَى حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا نوف بکالی کا خیال ہے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ وہ نہیں جو حضرت خضر کے ہم سفر موسیٰ تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا میں نے حضرت ابی بن کعب سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کون زیادہ عالم ہے؟ آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف علم کی نسبت نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر عتاب فرمایا اللہ کی طرف سے وحی کردہ کتابوں اور علم اولین و آخرین کے سمندر کے ملاپ کے پاس میرا ایک بندہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا الٰہی میں اس سے کیسے مل سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹوکری میں ایک مچھلی رکھ لیں جہاں وہ گم ہو گی وہ وہیں ہو گا چنانچہ حضرت موسیٰ اپنے ایک شاگرد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو لے کر چل پڑے۔ حضرت موسیٰ نے مچھلی ٹوکری میں رکھ لی اور دونوں پیدل چلنے لگے حتیٰ کہ جب چٹان کے پاس پہنچے تو سو گئے مچھلی ٹوکری سے تڑپ کر نکلی اور سمندر میں جا گری، اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کا بہاؤ روک دیا اور وہ طاق کی مانند ہو گیا مچھلی کے لئے تو راستہ بن گیا لیکن حضرت موسیٰ اور آپ شاگرد متعجب تھے۔ دن کا باقی وقت اور رات بھر چلتے رہے۔

فَقَالَ قَامَتْ اللّٰهُ عَنْهُ جِدِّيَّةُ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الْقَارِ وَكَانَ يَنْحُوتٍ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسٰى اَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوسٰى قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَرْتَجِعَانِ اَنْ يَنْطَلِقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى فَوَجَدَا خَضِرًا وَهُوَ هٰكَذَا فَيْدَ الْجَرِيْدِ لَا يُصِيْبُ مَاؤُهَا عَيْنَ الْاَعَاشِ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى قَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ مَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ

لیکن حوتی کے ساتھی (بھنے ہوئے) واقعہ دیکھ چکے تھے آپ کو بتانا بھول گئے بوقت صبح حضرت موسیٰ نے فرمایا کھانا لاؤ ہم کو آج اس سفر سے تکلیف پہنچی ہے نبی گرامی نے فرمایا جس جگہ کا ہمیں حکم ہوا تھا اس سے آگے بڑھے تو تب تکلیف ہوئی حضرت یوشع نے عرض کیا آپ دیکھئے جب ہم نے چٹان کے پاس آرام کیا تو میں مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا اور شیطان نے ہی مجھے اس کے ذکر سے بھلایا اور تعجب کی بات ہے اس نے سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا حضرت موسیٰ نے فرمایا یہی تو ہمیں تلاش تھی دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر واپس پھرے حضرت سعید بیان فرماتے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس چٹان کے پانی آب حیات کا چشمہ ہے جس مُردہ پر پڑے زندہ ہو جاتا ہے اس مچھلی میں سے وہ کچھ کھا چکے تھے جب اس پر پانی ٹپکا زندہ ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے چلتے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے اپنے آپ کو ڈھانپے ہوئے ہے حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا اس زمین میں سلام کہاں؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا میں موسیٰ ہوں انہوں نے پوچھا بنی اسرائیل کا موسیٰ؟ آپ نے فرمایا ہاں حضرت خضر نے فرمایا موسیٰ تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں جانتا اور میرے پاس اللہ کا عطا کردہ ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا میں اس شرط پر آپ کے پیچھے چلوں کہ آپ میری راہنمائی فرمائیں ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہے حضرت خضر نے فرمایا آپ صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ اس چیز پر کیسے صبر کریں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا حضور آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی کسی حکم عدولی نہیں کروں گا حضرت خضر نے فرمایا اگر میری پیروی کرنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک کوئی بات میں خود بیان نہ کروں آپ نہیں پوچھیں گے حضرت موسیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر حضرت موسیٰ اور حضرت خضر دونوں سمندر کے کنارے کنارے پیدل چلنے لگے ان کے پاس ایک کشتی گزری تو انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں بھی سوار کر لیں انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا حضرت خضر نے کشتی کی ایک تختی نکال دی حضرت موسیٰ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے

اَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ
نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ
فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ
عَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا
نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا فَخَرَجَا
مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ
فَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ
بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ
مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ
جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ
الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا
حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا
فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ
اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ
بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ
اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ
شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا
فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْتُ اَنَّهٗ
كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاُوْلٰى كَانَتْ
مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ
عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ
الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ

سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی بغیر کرایہ کے پار لگا دی تاکہ یہ ڈوب جائیں آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضر نے فرمایا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا بھول پر میرا مواخذہ نہ کیجئے اور میرے کام میں کچھ تنگی نہ کیجئے پھر دونوں کشتی سے باہر آئے دریا کے کنارے جا رہے تھے کہ ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا حضرت خضر نے اس کا سر پکڑ کر جسم سے الگ کر دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا حضرت موسیٰ نے فرمایا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی کے بدلہ کے قتل کر دیا آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضر نے فرمایا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات پہلی بات سے زیادہ سخت تھی۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا اگر اب میں آپ سے کسی بات کے متعلق پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے کافی معذرت ہو گئی۔ پھر وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے انہوں نے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا اور انہیں کچھ نہ کھلایا۔ وہاں ایک دیوار گرنے کے قریب تھی حضرت خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے فرمایا ہم اس قوم کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں مہمان بنانے اور کھانا دینے سے انکار کر دیا اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ حضرت خضر نے فرمایا بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے۔ میں آپ کو ان کاموں کی حقیقت سے آگاہ کئے دیتا ہوں جن کو دیکھ کر آپ سے صبر نہ ہو سکا!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تاکہ ہمیں بھی ان خبروں سے آگاہی ہوتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ سے پہلا سوال بھول کر ہوا۔ آپ فرماتے ہیں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے چونچ دریا میں ڈالی حضرت خضر نے فرمایا میرے اور آپ کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا جتنا اس چڑیا

إِلَّا نَقْصَ هٰذَا الْخَضِرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَانَ يَقْرَأُهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ أَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَمْ يَرَ فِيْهِ سَمَاعَ أَبِي إِسْحَاقَ مِنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرَ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ سَمِعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْخَبَرَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سُفْيَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَبَرَ۔

سمندر کے پانی کو کم کیا۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھا کرتے تھے "وکان امامہم" اور آپ پڑھتے "وامامہ الغلام لکان کافرا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحٰق ہمدانی نے بھی اسے بواسطہ سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ زہری نے بواسطہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں علی بن مدینی نے فرمایا میں نے ہمت نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے حج کیا کہ سفیان سے اس حدیث کے بارے میں سنوں کہ ہم سے یہ حدیث عمرو بن دینار نے بیان کی اور اس سے پہلے بھی میں سفیان سے یہ حدیث سن چکا ہوں لیکن انہوں نے خبر (وغیرہ) کے الفاظ ذکر نہیں کئے تھے۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ تقدیر الٰہی میں ہی کافر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ایک سفید جگہ بیٹھے تو نیچے سے سبزہ لہلہانے لگا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

سلہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو غصب کر لیتا تھا سلہ وہ لڑکا کافر تھا ۱۲

الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالُوا نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَاجِعٍ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُونَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيدُهُ اللَّهُ كَأَشَدِّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمُ ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَاسْتَثْنَى قَالَ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَخْرِقُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسْرًا قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وِيثَارٍ عَنْ أَبِي صَيْدٍ بْنِ أَبِي فُضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سد کے بارے میں فرمایا (یاجوج ماجوج) اسے روزانہ کھودتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب کھل جانے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے واپس چلو کل اس کو توڑیں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بہتر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر بھیجنا چاہے گا تو ان کا سردار کہے گا واپس لوٹ جاؤ انشاء اللہ کل تم سے توڑ لو گے (یہ بات وہ استثناء (یعنی انشاء اللہ) کے ساتھ کہے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس (دوسرے دن) واپس آئیں گے تو اسے ایسا ہی پائیں گے جس طرح چھوڑ گئے تھے چنانچہ اسے توڑ ڈالیں گے اور باہر لوگوں پر نکل آئیں گے اور سارا پانی پی جائیں گے لوگ ان سے بھاگیں گے وہ اپنے آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے، وہ تیر خون آلود واپس آئیں گے تو کہیں گے ہم زمین والوں پر غالب آ گئے اور آسمان والوں پر بھی غالب اور قاہر ہو گئے یہ بات دل کی گہرائی سے کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں (گردن کے پچھلے حصہ) میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کر موٹے ہو کر خوش ہو کر شکر گزار ہو جائیں گے، یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس طرح کی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی ایسے عمل میں جس کو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر اللہ سے طلب کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے، یہ حدیث غریب ہے۔

أَغْنَى الشَّرْكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ہم اسے صرف محمود بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وکان تحتہ کنز لہما کے بارے میں فرمایا اس سے سونا اور چاندی مراد ہے۔ حسن بن علی خلال نے بواسطہ صفوان بن صالح ولید بن مسلم یزید بن یوسف صنعانی اور یزید بن جابر مکحول سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت کیا۔

وَمِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تفسیر سورۂ مریم

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا كَانَ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَجِيبُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران کی طرف بھیجا انہوں نے پوچھا کیا تم نہیں پڑھتے "یا اخت ہارون" حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کا وقفہ واضح ہے حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا چنانچہ میں واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تم نے ان لوگوں کو یہ نہ بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے کے انبیاء کرام اور برگزیدہ لوگوں کے ناموں پر اپنے نام رکھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ابن ادریس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وانذرہم یوم الحسرۃ" پھر فرمایا موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی

طہ اندر دیوار کے بچے ان دونوں کے لئے خزانہ ۱۲ تحملے اردو کی بیس ۱۲ اور ان النوس کے دن سے تو نہ ہیں ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَوْمَ الْحَشْرِ؟ قَالَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعْرِفُ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضَى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضَى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

صورت میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پھر جنت اور دوزخ کے درمیان دیوار پر کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا اے اہل جنت! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے اور کہا جائے گا اے اہل دوزخ! وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اسے جانتے ہو؟ کہیں گے ہاں یہ موت ہے چنانچہ اسے لٹا کر ذبح کر دیا جائے گا تو اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے ہمیشگی زندگی مقدر نہ کی ہوتی تو وہ خوشی کے سبب مر جاتے اور اسی طرح اگر دوزخیوں کے لئے ہمیشہ رہنا مقدر نہ ہوتا تو وہ دکھ کے سبب مر جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَانَا لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ وَهَمَّامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ الْإِسْرَاءِ بِطُوْلِهِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ "ورفعناہ مکانا علیا" کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع حدیث مروی ہے۔ سعید بن ابی عروبہ، ہمام اور متعدد حضرات نے براسطہ قتادہ، انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج تفصیلاً روایت کی ہے میرے نزدیک یہ اسی کی تخلیص ہے۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرَئِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُوْرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا تم جتنی بار مجھ سے ملاقات کرتے ہو اس سے زائد بار ملاقات سے کیا چیز مانع ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما نتنزل الا بامر ربک" الخ یہ حدیث حسن غریب ہے

سلہ اور ہم سے ان کو (حضرت ادریس علیہ السلام کی) بلند مکان کی طرف۔ سلہ ہم تو صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَالْأَوَّلُ كَمَثَلِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے مرہ ہمدانی سے ارشاد باری تعالیٰ "وان منکم الا واردہا"[1] کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان سے بیان کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ پر سے گزریں گے اور پھر حسب اعمال پار ہوں گے ان میں پہلے لوگ بجلی کی طرح پار ہوں گے، پھر ہوا کی مثل، پھر گھوڑے کی تیز دوڑ کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور پھر پیدل چلنے والے کی طرح پار ہوں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے اسے سدی سے غیر مرفوع بیان کیا۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ أَنَّ إِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنِيْ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوْعًا وَلٰكِنِّيْ أَدَعُهُ عَمْدًا۔

سدی نے بواسطہ مرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے "وان منکم الا واردہا" کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ لوگ اس پر آئیں گے اور حسب اعمال گزریں گے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن اور شعبہ سدی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بواسطہ سدی اور مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ شعبہ نے فرمایا میں نے بھی سدی سے مرفوعاً سنا لیکن جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہوں۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ إِنِّيْ قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِيْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے اے جبرئیل! میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ آسمانوں میں اعلان کرتا ہے پھر اہل زمین کے دلوں میں اس کی محبت اترتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ان الذین آمنوا[2] اسی کے بارے میں ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

---

[1] اور تم میں کوئی نہیں مگر اس سے گزرنے والا ہے سورہ ۱۹ آیت ۷۱ [2] جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کر دیگا ۱۲

فَقَالَ إِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَتُبْغِضُهُ الْخَاصَّةُ فِي الْأَرْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جِئْتُ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ يَقُولُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ فَقُلْتُ لَعَمْ قَالَ إِنَّ لِي هُنَالِكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأُعْطِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو

تقرب کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی سے متنفر ہوں حضرت جبرئیل آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین میں اس کے لئے نفرت اترتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے بواسطہ والد اور ابوصالح حضرت ابوہریرہؓ سے اسکے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب بن ارت سے سنا کہ میں عاص بن وائل سہمی کے پاس اپنا ایک حق لینے آیا تو اس نے کہا جب تک تو حضرت محمدؐ کا انکار نہیں کریگا میں تجھے نہیں دوں گا میں نے کہا میں انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ تو مر کر پھر زندہ ہو (یعنی قیامت) اس نے کہا کیا میں مر کر پھر زندہ کیا جاؤں گا میں نے کہا ہاں اس نے کہا وہاں میرے مال اور اولاد ہوگی میں ادا کر دوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی افرأیت الذی[1] امام ترمذی نے بھی بواسطہ ابومعاویہ اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ طٰهٰ

تفسیر سورۂ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ نَا مُبَارَكُ بْنُ أَبِي الْأَحْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ أَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى أَدْرَكَهُ الْكَرٰى أَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَسْنَدَ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِأَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر سے واپسی پر ایک رات چلتے چلتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نیند کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور آرام فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! آج رات ہماری حفاظت کرو راوی فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھکر مشرق کی جانب رخ کئے اپنے کجاوے کے سہارے بیٹھ گئے پھر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی وقت صبح کوئی بھی نہ اٹھ سکا۔ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اے بلال! حضرت بلال نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ مجھے

[1] کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے مال اور اولاد دی جائے گی ۱۲

اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ بِمَقْعَدِيْ الَّذِيْ اَخَذَ بِمَقْعَدِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا شُوَّانَ اَخَا مُتَيَّمًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهٖ فِي الْوَقْتِ الَّتِيْ تَمَكَّثَ ثُمَّ قَالَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَصَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

بھی اسی چیز نے گھیر لیا جس نے آپ پر غلبہ پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے کسوا دوبارہ پڑھ پھر ایک مقام پر اقامت بھلائی وضو فرمایا اور عجلت کے بغیر اطمینان سے اس طرح نماز ادا کی جس طرح وقت پر پڑھی جاتی ہے پھر فرمایا تم الصلوۃ لذکری۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ متعدد حفاظ نے اسے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ صالح بن ابی اخضر حدیث میں ضعیف ہے یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

تفسیر سورۃ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ اَبُوْ نُوْحٍ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يَكْذِبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتُمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا عَلَيْكَ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فِيْ قَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ وَلَكَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولنے میں خیانت کرنے میں، اور میرا حکم نہیں مانتے میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں، تو میں ان کے بارے میں کیسا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے جو تیری خیانت کی، نافرمانی کی اور تجھ سے جھوٹ بولا اور جو تو نے ان کو سزا دی ان سب کا حساب ہوگا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوگی تو حساب برابر ہے نہ تیرا ان کے ذمہ اور نہ انکا تیرے ذمہ۔ اگر تیرا سزا دینا ان کے جرائم سے کم ہوگا تو تیرے لئے بچی جائے گا اور اگر ان کے گناہوں سے تیری سزا زیادہ ہوگی تو اس زیادتی کے بارے تجھ سے بدلہ لیا جائے گا یہ سنکر وہ شخص ایک طرف ہو گیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور چلانے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!

لہٰذا میزان کے لئے ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

وَتَقْسَمُ الْخَزَائِنُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا تُطْعَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ عَمَارِ فَقِيهِ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْوَانَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

میں ان کی جدائی سے زیادہ بہتر اپنے لئے اور ان کے لئے کوئی دوسری چیز نہیں پاتا آپ گواہ رہیں کہ وہ تمام کے تمام آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن مروان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے عبدالرحمٰن بن مروان سے روایت کیا ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِي فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر چالیس سال تک گرتا رہے گا تب کہیں اس کی تہہ میں پہنچے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَبِيُّ أَبُونَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ قَوْلِهِ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلِهِ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَوْلِهِ لِسَارَةَ أُخْتِي وَقَوْلِهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (بظاہر) خلاف واقعہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں حالانکہ آپ بیمار نہ تھے، حضرت سارہ کے بارے میں فرمایا میری بہن ہے اور فرمایا ان کے بڑے نے کیا؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَا مَوْعِظَةً فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! تم (قیامت کے دن) ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے پڑھا "کما بدأنا اول خلق نعیدہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور میری امت کے

سلہ جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے۔

اَوَّلُهُمْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْاٰيَةَ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

کچھ لوگوں کے بائیں طرف سے پکڑا جائے گا میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ تو میرے اصحاب ہیں" کہا جائے گا آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا کام کئے تو میں وہی بات کہوں گا جو (اللہ کے) برگزیدہ بندہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی "وکنت علیہم شہیدا" تک کہہ جائے گا جب سے آپ ان سے جدا ہوئے اپنی ایڑیوں پر مسلسل پیچھے کی طرف لوٹتے رہے۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے بھی اسے مغیرہ بن نعمان سے نقل کیا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

تفسیر سورۂ حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَاَنْشَاَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ نے فرمایا "جانتے ہو وہ کون سا دن ہے" صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا دوزخ کی جماعت تیار کیجئے وہ عرض کرے گا اللہ دوزخ کی جماعت کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر سو میں سے ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں یہ سنکر مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا رسول اللہ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو درست رہو تم سے پہلی امتوں میں بھی یہ بات آئی اس کے سامنے جاہلیت تھی، آپ نے فرمایا جاہلیت سے ایک کثیر تعداد لی جائے گی پوری ہو گئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی

لَمْ تَكُنْ سَوْدَاءُ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُرْعَدُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَأُمَمَ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَيْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

جائے گی سیاہی اور سیاہ اونٹوں کی مثال ایسے ہے جیسے جانور کے بازو میں دائرے یا اونٹ کے پہلو میں تل ہو پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا امید ہے کہ تم جنتیوں کا تہائی حصہ ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے دو تہائی کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور متعدد طرق سے بواسطہ حسین، عمران بن حصین سے مروی ہے۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ مَنْ أَصْحَابِهِ فِي الْمَسِيرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ جَدُّوا الْمَسِيرَ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فَيَبْعَثُ بَعْثَ النَّارِ وَبَعْثَ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ آدَمُ أَيُّ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے نبی کریم نے یہ دو آیات (یا ایہا الناس اتقوا ربکم سے ولکن عذاب اللہ شدید تک) بلند آواز سے پڑھیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سنکر جانوروں کو تیز کر دیا اور کچھ لوگ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقام پر ہیں جہاں سے آواز آ رہی ہے رسول کریم نے فرمایا جانتے ہو وہ کونسا دن ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکارے گا اے آدم جہنم کا لشکر تیار کیجئے آپ عرض کریں گے یا اللہ جہنم کا لشکر کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم کے اور ایک جنت میں یہ لشکر صحابہ کرام کو خوش کر گئے حتیٰ کہ کوئی بھی ہنستا نہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا عمل کرو اور خوش خبری سنو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک تم

(بقیہ حاشیہ سابقہ) وہ تیرے رب کی اللہ کرنا کہ سخت زلزلہ والا ہے ۲ جس دن تم دیکھو گے اس کو دودھ پلانے والی عورت بھول جائے گی اپنے دودھ پیتے بچے کو اور ڈال دے گی ہر حمل والی اپنا حمل اور تو دیکھے گا لوگوں کو مستی میں حالانکہ وہ نہیں مست لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے ۲ اور بعض لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور پیروی کرتے ہیں ہر سرکش شیطان کی ۲

فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اس طرح کی دو عورتوں کے ساتھ ہوگے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھا دیں گی، یاجوج اور ماجوج ہیں۔ اور وہ لوگ ہیں جو حضرت آدم کی اولاد اور شیطان کی اولاد میں سے مر گئے۔ راوی فرماتے ہیں (یہ سنکر) صحابہ کرام کی پریشانی ختم ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو اور خوشخبری سنو پس مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں کے درمیان ایسے ہی ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جانور کے بازو میں داغ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مکان کعبہ کو) بیت العتیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر کسی جابر کا تسلط نہیں ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ زہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مرسل روایت بیان کی گئی۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال اللہ تعالیٰ انہیں ضرور ہلاک کریگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اذن للذین یقاتلون الخ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ اب باہم قتال ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ حضرت سفیان، اعمش اور مسلم بطین، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ حضرت ابن عباس

لہ جن لوگوں سے کافر لڑتے ہیں انہیں اجازت دی گئی کیونکہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے ۱۲

سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کا واسطہ ذکر نہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ

تفسیر سورۂ مومنون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا أَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَارْضَ عَنَّا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرہ مبارک کے پاس مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی کہ اے اللہ ہمیں زیادہ عطا فرما کم نہ دے، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، عطا فرما محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو۔" پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل ہوئیں جس نے ان کو اپنایا جنت میں داخل ہوا۔ پھر آپ نے پڑھا۔ قد افلح المومنون، الخ (دس آیات)

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَتَمُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ وَمَنْ جَوَّدَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدِيمًا فَهُمْ إِنَّمَا يَمْتَحِنُونَ وَيَنْظُرُونَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ

محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرزاق، یونس بن سلیم اور یونس بن یزید زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اسحاق بن منصور سے سنا وہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے بواسطہ عبدالرزاق یونس بن سلیم اور یونس بن یزید زہری سے یہ حدیث روایت کی۔ جن لوگوں نے شروع شروع میں عبدالرزاق سے سنا وہ یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض نے یہ واسطہ ذکر نہیں کیا۔ جنہوں نے یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کیا ان کی روایت زیادہ صحیح ہے، عبدالرزاق

سلہ بیشک ان مسلمان مردوں کے لیے (جن کی صفات گزر چکیں) اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ جو بیویوں اور لونڈیوں کے سوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں اور جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں جو لوگ اپنی امانتوں اور عہد کے محافظ ہیں اور

اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ حقدار وارث ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

بْنِ يَزِيْدَ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ كَمَا قَالَ صَخْرٌ وَكَانَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ رُبَّمَا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سَوَّارُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ سَوَّارٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ أُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَصَابَةٍ سَهْمٌ غَرْبٌ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ إِنْ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَإِنْ تَرَ غَيْرَ ذٰلِكَ تَرَ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى وَفِي الْفِرْدَوْسِ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَهْبٍ الْهُذَلِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ أَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

اس حدیث میں یونس بن یزید کا واسطہ کبھی ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بن نضر کے صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک تیر لگا (معلوم کس نے مارا تھا) چنانچہ حضرت ربیع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے حضرت حارثہ کے بارے میں بتایئے اگر وہ بھلائی کو پہنچے تو میں اچھے اجر کی امید رکھوں اور اگر انہوں نے بھلائی نہیں پائی تو میں رونے کی کوشش کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سی جنتیں ہیں تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ نصیب ہوئی اور فردوس بلند جنت ہے، درمیانی اور سب سے بہتر جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "والذین یؤتون ما اتوا" کہ کیا اس سے شراب پینے والے اور چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا اے صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں اور انہیں صدقہ قبول نہ ہونے کا ڈر ہے یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبدالرحمٰن بن سعید سے بواسطہ ابوحازم اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

ملہ اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل خوف زدہ ہیں ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ شَجَرَةَ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَهْدِيْهَا كَالْجُرْنِ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں کے بارے میں فرمایا آگ انہیں بھون کر رکھ دے گی حتیٰ کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

تفسیر سورۂ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَرْثَدُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْاَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَكَانَتْ اِمْرَاَةٌ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيْقَةً لَهٗ وَاَنَّهٗ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ اُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقٌ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّيْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا هٰذَا فَعَرَّسْتَ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ اَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِيْ ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى غَارٍ اَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِيْ فَبَالُوْا فَطَفَقَ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِيْ وَ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد نامی ایک شخص مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو مدینہ طیبہ لایا کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ میں عناق نام کی ایک لاجرہ عورت اس کی محبوبہ تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک کے بارے میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پہنچا دے گا۔ مرثد فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ گیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے سائے میں پہنچا جہاں رات تھی، عناق آئی اور اس نے میرے سائے کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی تو مرثد ہے؟ میں نے کہا ہاں مرثد (میں نے کہا) میرا آنا مبارک ہو آؤ اور آج رات ہمارے پاس گزارو۔ مرثد فرماتے ہیں میں نے کہا اے عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے (اس لئے وہ چلائی) اے خیمہ والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لے جا رہا ہے۔ مرثد فرماتے ہیں پھر آٹھ آدمیوں نے میرا تعاقب کیا میں لحنذمہ میں پہنچا اور ایک غار یا کھوہ کے پاس جا کر میں اس میں داخل ہو گیا وہ لوگ آئے اور انہوں نے میرے سر کے پاس کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتیٰ کہ انکا پیشاب میرے سر پر لگا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں

ا؎ اور وہ اس میں تیری چربی پگھلائیں گے۔

أَعْمَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلٰى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتّٰى أَتَيْتُ إِلَى الْإِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهُ وَيُتَّقِينِي حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبَكُمْ هٰذَا قَالَ مُسْحَقٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتِ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً فَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

کو مجھ سے اندھا کر دیا پھر وہ واپس لوٹے اور میں بھی اپنے قیدی کے پاس چلا گیا میں نے اسے اٹھایا وہ بہت بھاری تھا مقام اذخر میں پہنچ کر میں نے اس کی بیڑیاں کھول دیں اور اسے (اپنے اوپر) لاد کر لے چلا اس نے مجھے تھکا دیا تھا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے عناق سے نکاح کی اجازت ہے؟ (یہ سنکر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی الزانی لا ینکح الخ۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مرثد زانی مرد زانیہ عورت یا مشرکہ سے نکاح کرے اور زانیہ عورت بھی زانی مرد یا مشرک مرد سے نکاح کرے لہٰذا تم اس سے نکاح نہ کرو یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَتْ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِابْنِ جُبَيْرٍ ادْخُلْ فَمَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُعْتَرِشٌ بِدُعَةٍ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَةً عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ

حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مصعب بن زبیر کے دور حکومت میں مجھ سے پوچھا گیا کہ متلاعنین کے مابین جدائی کر دی جائے یا نہیں۔ مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوا اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے بتایا گیا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری آواز سنی تو فرمایا اندر آجاؤ تم ضرور کسی اہم کام کے لئے آئے ہو گے حضرت سعید فرماتے ہیں میں اندر چلا گیا دیکھا تو آپ نے کجاوے کا بستر بچھایا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن، کیا متلاعنین میں تفریق کر دی جائے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ ہاں (تفریق کر دی جائے) سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی کا ارتکاب

حاصل کلام یہ ہے کہ زانیہ عورت سے نکاح کرنا مرد مشرک ہی سے کیا جائے اور زانیہ عورت سے نکاح صرف زانی مرد یا مشرک مرد ہی کرے۔

فَجِيْءَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ فِي سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ فَثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَاب عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ شَيْءٌ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ

کرتے دیکھے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے؟ اگر کہتا ہے تو نہایت بری بات کہتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو بہت بڑی بات پر خاموش رہتا ہے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا کچھ دنوں بعد ہی اس معاملے میں مبتلا ہوں جس کے بارے میں میں نے آپ سے سوال کیا ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیات نازل فرمائیں "والذین یرمون ازواجہم" الخ آپ نے اس آدمی کو بلوایا اسے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اسے نصیحت فرمائی سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے" اس نے عرض کیا "اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا" پھر آپ نے اس عورت کو بلوایا اسے نصیحت فرمائی سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے" اس عورت نے کہا "اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین برحق کے ساتھ بھیجا اس آدمی نے سچ نہیں کہا" اس کے بعد آپ نے مرد سے (قسم و شہادت کا) آغاز کیا چنانچہ اس نے چار قسمیں کھائی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے" پھر عورت کو بلایا اسنے بھی چار بار یہ قسم کھائی کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر مرد سچا ہو تو اس پر لعنت ہے" پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق فرمادی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی عورت کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہلال بن امیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے تو گواہ تلاش کرتا پھرے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری

لہ یعنی لوگ اپنی عورتوں کو تاہمیں دوسروں پر اپنے بہتان کے سوا کوئی گواہ نہیں ہوتا تو ایسے قذف کی گواہی دے سکتا ہے کہ اللہ کے نام سے چار بار کہے کہ جو میں نے کہا وہ سچا ہے ۱۲

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَاللّٰهِ
وَمِنْكَ بِالْحَقِّ أَنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِيْ أَمْرِيْ مَا
يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ
أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ
فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ
لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ
ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهِمَا فَجَاءَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ
أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ
فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ
غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالُوْا
لَهَا إِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَ
نَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ سَتَرْجِعَ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ
قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبْصِرُوْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ
سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ
ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ
اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هٰذَا
الْحَدِيْثَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ
مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِيْ الَّذِيْ ذُكِرَ وَمَا كَيْنُتُ
بِهِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر پر حد جاری کی جائے گی۔ یہ سنکر حضرت ہلال کہنے لگے
اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں یقیناً سچا ہوں
اللہ ضرور تعالیٰ میرے بارے میں ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ
کو حد سے بچالے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی والذین یرمون
ازواجہم "راوی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
منبر پر اور ان دونوں کو بلا بھیجا دونوں میاں بیوی حاضر ہوئے
تو پہلے ہلال کھڑے ہوکر گواہی دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما
رہے تھے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا
ہے تو تم میں سے کون ہے جو توبہ کرے پھر عورت نے کھڑے
ہوکر گواہی دی جب پانچویں مرتبہ یہ کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے
تو مجھ پر اللہ غضب ہو تو لوگوں نے کہا یہ واجب
کرلے والی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
اس عورت نے توقف کیا اور پھر پیچھے پاؤں پھر گئی یہانتک کہ
ہم نے خیال کیا کہ یہ اپنی بات سے پھر جائے گی۔ کہنے لگی میں اس
عورت نے کہا کہ عمر بھر کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھو اگر اس کے ہاں
ایسا لڑکا پیدا ہو جس کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہو سرین بڑے بڑے
اور پنڈلیاں بھرپور ہوں تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا چنانچہ
اس نے ایسا ہی بچہ جنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو ہماری اور اس
کی بڑی شان ہوتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن
منصور نے اسے اسی طرح بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ایوب نے اسے عکرمہ
سے مرسل روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کا واسطہ ذکر نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں
جب میرے بارے میں وہ چرچا ہوا جو کیا گیا، اور مجھے اس کا پتہ تک
نہ تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے
اور تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے شایان شان اسکی حمد و ثنا کی

فِي خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللّٰهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُعْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَمَا عَرَمْتُ بِهِ حَتَّى كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ بِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَمَتْنِي أُمُّ مِسْطَحٍ بِمِرْطِهَا فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمَّهْ تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمَّهْ تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمَّهْ تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا بِسَبَبِكِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ فَمَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ لَهُ أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوَعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يُقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ

پھر فرمایا: امابعد، مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور قسم خدا کی میں نے کسی بھی ایسے شخص میں کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ ان لوگوں نے اسے متہم کیا وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر نہیں آیا اور اگر کبھی میں سفر میں گیا تو وہ بھی میرا ہمسفر رہا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان سب کی گردن ماردوں۔ اسی خزرج کا ایک آدمی تھا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں بھی اسی قبیلے سے تھیں، وہ کہنے لگا تم جھوٹے ہو اللہ کی قسم، اگر یہ بدنام کرنے والے قبیلہ اوس سے ہوتے تو تم کبھی ان کی گردن مارنا پسند نہ کرتے۔ بات اس حد تک بڑھ گئی کہ قریب تھا مسجد میں اوس و خزرج کے درمیان لڑائی ہو جاتا حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے سارے دن رونا آتا رہا اسی شام کسی ضرورت کے لئے ام مسطح کے ساتھ باہر گئی وہ پھسل گئیں تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو میں نے کہا ماں اپنے بیٹے کو برا بھلا کہتی ہو وہ چپ ہو گئیں دوبارہ پھسلیں تو پھر کہا مسطح ہلاک ہو میں نے پھر کہا ماں اپنے بیٹے کو مسلسل برا بھلا کہہ رہی ہو کہنے لگیں میں مزید حیران ہوئی میں نے سختی سے کہا ماں اپنے ہی بیٹے کی بدخواہی کرتی ہو ام مسطح نے عرض کیا اللہ کی قسم میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوستی ہوں میں نے کہا میرے کس معاملے میں پھر انہوں نے تفصیلاً واقعہ بیان کیا میں نے کہا اچھا تو یہ کچھ ہوا وہ کہنے لگیں جی ہاں حضرت عائشہ فرماتی ہیں اللہ کی قسم میں گھر لوٹ آئی اور جس کام کے لئے جا رہی تھی کہ اس کے لئے (گھر سے) نکلی ہی نہ تھی میں نے تھوڑا یا زیادہ کچھ نہ پایا، گھر پہنچ کر مجھے بخار ہو گیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجئے آپ نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیجا میں گھر میں داخل ہوئی تو ام رومان (میری والدہ) گھر کے نچلے حصے میں تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر (والے حصے میں) قرآن پڑھ

لَهَا الْحَوِيْتُ فَإِذَا الْقُرَنُوْ يَبْلُغُ وَنَهَا مَا بَلَغَ حِيْضَتِيْ
فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ حَيْضَتِيْ عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ
وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ إِمْرَأَةٌ حَسَنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدَ فَارَقِيْنَ بِهَا فَإِذَا
هِيَ لَمْ يَبْلُغْ وَنَهَا مَا بَلَغَ حِيْضَتِيْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ
عَلِمْتِ بِهِ إِنِّيْ قَالَتْ لَعَوْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ
لَعَوْ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِيْ
وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّيْ مَا
شَأْنُهَا قَالَتْ بِنْتُهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا
فَأَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَا
بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ
جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِيْ
فَسَأَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَيِبَتْ
عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ
الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيْرَتَهَا أَوْ عَجِيْنَتَهَا فَانْتَهَرَهَا
بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدِقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوْا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا
يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ
الْبَلَاءُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَرِيْمَا الْجُلُوْسَ
حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ فَدَخَلَ وَلَقَدْ اكْتَنَفَنِيْ
أَبَوَايَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَشَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا وَظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ إِلَى اللّٰهِ

رہے تھے میری والدہ نے پوچھا بیٹی! کیسے آئی ہو؟ فرماتی ہیں میں نے انہیں ساری بات بتادی۔ مگر دیکھا کہ انہیں اس قدر دکھ نہ ہوا جتنا مجھے تھا کہنے لگیں بیٹی! اسے آسان سمجھو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی حسین، جمیلہ عورت اپنے شوہر کی محبوبہ ہوتی ہے تو اس کی سوکنیں اس سے حسد کرتی ہیں۔ اور اس کے بارے میں ایسی بات بھی کہی جاتی ہے (بہرحال) اس واقعہ سے مجھے جتنا رنج ہوا اتنا انہیں (ام رومان کی زبان سے) پوچھا کیا ابا جان کو اس واقعہ کا علم ہے؟ فرمایا ہاں میں نے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی؟ ام رومان نے فرمایا ہاں، اس پر میرے آنسو جاری ہو گئے اور میں رو پڑی میری آواز سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی اس کا انہیں بھی علم ہو چکا ہے یہ سنکر وہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بیٹی! میں تمہارے سر کی قسم دیتا ہوں، اپنے گھر لوٹ جاؤ فرماتی ہیں میں واپس آگئی۔ یہی کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کی طرف تشریف لائے اور اسے میرے متعلق پوچھا اس نے کہا خدا کی قسم! میں اس کی کوئی عیب نہیں دیکھتی البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بے سوچی ہیں اور بکری آکر ان کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے یہ سنکر بعض صحابہ کرام نے اسے مار کر ڈانٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ کہدے انہوں نے اسے بہت ہی بھلا کہا تو کہنے لگی سبحان اللہ! قسم بخدا میں تو اس کے بارے میں وہی کچھ جانتی ہوں جو سنار خالص سونے کے بارے میں جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس آدمی کو پہنچی جس کے بارے میں یہ افواہ کہی گئی تھی تو اس نے کہا سبحان اللہ! قسم بخدا میں نے کبھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں وہ شخص راہ خدا میں شہید ہوا۔ فرماتی ہیں میرے والدین نے میرے پاس صبح کی اور میرے پاس ہی رہے حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے میرے والدین نے مجھ کو داہنی بائیں طرف سے گھیر رکھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا اور اللہ کی شایان شان اس کی حمد و ثناء

فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ حُبَّكَ وَخَطَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتَّ إِلَيَّ أَيْ فَعَلْتُ أَجِيبِيهِ فَقَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالْتَفَتَّ إِلَيَّ أَيْ فَعَلْتُ أَجِيبِيهِ قَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ فَقَامَ يُجِيبُ تَشَهَّدَتْ فَحَمِدَتِ اللَّهَ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ فَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ فِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأُشْرِبَتْ قُلُوبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ أَقَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا قَالَتْ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ

کی پھر فرمایا اے عائشہ اگر تم سے کسی بات کا ارتکاب ہوا ہو تم نے زیادتی کی تو توبہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اسی وقت انصار کی عورت دروازے پر بیٹھی تھی حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کیا اللہ کیا آپ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اس عورت سے حیا نہیں فرماتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا تو میں نے اپنے والد کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں پھر میں نے اپنی والدہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اب دونوں نے جواب نہ دیا تو میں نے تشہد پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور عرض کیا قسم اللہ! اگر میں آپ سے کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں تو آپ لوگوں کے روبرو اس بات سے کچھ فائدہ نہیں پہنچے گا کیونکہ آپ پہلے گفتگو کر چکے اور آپ لوگوں کے دلوں میں یہ بات گھر کر چکی ہے اور اگر میں کہوں کہ میں نے اس کا ارتکاب کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو آپ لوگ کہیں گے بندے نے گناہ کا اقرار کر لیا قسم خدا! میں اپنی اور آپ کے سوا کوئی مثال نہیں پاتی آپ فرماتی ہیں پھر اسوقت میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یاد کیا لیکن یاد نہ آسکا تو میں نے کہا جیسے حضرت یوسف کے والد نے کہا تھا تو صبر جمیل واللہ مستعان علی ما تصفون آپ فرماتی ہیں پھر اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی کچھ دیر ہم خاموش رہے پھر جب یہ کیفیت ختم ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ آپ پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل کر دی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے نہایت غصہ میں تھی میرے والدین نے فرمایا اے عائشہ رسول اللہ کی طرف اٹھو میں نے کہا اللہ کی قسم نہ تو میں حضور کی طرف اٹھوں گی اور نہ ہی آپ کی تعریف کروں گی اور تمہاری تعریف بھی نہیں کروں گی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی آپ لوگوں نے سنکر نہ تو اسکا انکار کیا نہ تردید کی اور حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اللہ نے ان کی بہن حمنہ کو بچا لیا اور انہوں نے کوئی غلط بات نہیں کہی مگر حمنہ بھی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئی۔

بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ وَكَانَ يَسُبُّهُ وَيُجَمِّعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ وَلَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلٰى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ.

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَنَكَّلَ بِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

وَمِنْ سُورَةِ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

اس معاملے میں گفتگو کرنے والے مسطح، حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی رئیس منافقین تھے۔ واصل کہتا ہے کہ اعمش کو جمع کرتا تھا اور یہی عبداللہ اس کو پیش پیش رکھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے قسم کھائی کہ کبھی مسطح کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ولا یأتل اولوا الفضل" الخ یعنی فضل والوں سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اللہ قرابت والے مساکین سے مراد مسطح ہیں۔ اس آیت کے نزول پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے پروردگار! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور آپ نے مسطح کے ساتھ حسب سابق اچھا سلوک (دوبارہ) جاری فرمایا۔ یہ حدیث، ہشام بن عروہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بن یزید، معمر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ زہری، عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ہشام بن عروہ کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایت زیادہ لمبی اور مکمل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں جب میری برأت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما کر اس کا ذکر کیا اور قرآن کی آیات تلاوت کیں۔ اور جب نیچے تشریف لائے تو دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگانے کا حکم فرمایا اور انہیں حد ماری گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ فرقان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱۱۱۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے

ملہ اور تم میں فضیلت والے گنجائش والے قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں، مسکینوں اور مہاجرین کو نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں پسند کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ يَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو نَبِيلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ لِأَنَّهُ زَادَ فِي إِسْنَادِهِ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اسکے بعد کونسا گناہ ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے" یہ حدیث حسن ہے۔

بندار نے بواسطہ عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، اعمش، ابووائل اور عمرو بن شرحبیل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث بیان کی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا، میں نے عرض کیا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے کھائیں گے، میں نے عرض کیا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر" الخ۔ منصور اور اعمش سے سفیان کی روایت، شعبہ کی روایت سے جو ابووائل سے روایت کی گئی ہے زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ ان کی سند میں ایک آدمی کا اضافہ ہے محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، واصل، ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ شعبہ نے بواسطہ ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کی لیکن عمرو بن شرحبیل کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

لہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتے ہیں اور کسی جان کو جو اللہ نے حرام کی ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا کاری نہیں کرتے اور جو یہ (برائی) کرے گا وہ سزا پائے گا (ترجمہ)

وَكُوبَيْنَ كُرَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

تفسیر سورۂ شعراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَاتِكَةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى هَمَّامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں ہاں تم لوگ میرے مال سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وکیع اور کئی دوسرے محدثین نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح محمد بن عبدالرحمن الطفاوی کی روایت کی مانند روایت کیا ہے۔ بعض الفراد نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت نقل کی اور حضرت عائشہ کا واسطہ ذکر نہیں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن عباس سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام و خاص (تمام) قریش کو جمع کیا اور فرمایا اے قریش! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کے بارے میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں جو عبدمناف کی اولاد ہیں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں (ذاتی طور پر) تمہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اے بنی قصی کے گروہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بیشک میں (اپنے آپ) تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں اے بنو عبدالمطلب کی جماعت!

---

۱ یعنی صلہ رحمی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے اس پر عذاب بڑھایا جائے گا اس لئے کہ اس بستی والوں نے رسولوں کا انکار کیا اور یہ قریب قریب زمانہ کا واقعہ ہے ۱۲

۲ نبی کریم کا اپنے متعلق یہ فرمانا اس لئے نہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی عطا و اجازت کے بغیر ملک نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ملک نہیں ہوں اور یہ بات اپنے بعض ڈرانے کے لئے فرمائی ورنہ ان میں سے بعض حضرات کے لئے جنتی ہونا اور انکے لئے نہ صرف تمام امت کے لئے آپ کی شفاعت صحیح احادیث سے ثابت ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا ۱۲

---

۳ یہ ارشاد پاک ان احادیث سے پہلے کا ہو سکتا ہے واللہ اعلم ۱۲

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ
اِنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اِنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ
لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَاَبُلُّهَا
بِبَلَالِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا
الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ
صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ
طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ .

اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں، اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا ذاتی طور پر مالک نہیں ہوں ہے لیکن تمہاری مجھ سے رشتہ داری ہے اور عنقریب میں اسے اس کی تری سے تر کروں گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے علی بن حجر نے بواسطہ شعیب بن صفوان، عبدالملک بن نمیر اور موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً بیان کیا۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا
اَبُوْ زُبَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ
يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ
عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى .

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے پکارا اے عبد مناف کی اولاد! یاصباحاہ (یعنی دوڑتے چلے آؤ) یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے، بعض نے اسے بواسطہ قسامہ بن زہیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّمْلِ

تفسیر سورۂ نمل

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ
بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا
مُوْسٰى فَتَخْطِمُ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دابۃ الارض" (اسطرح) نکلے گا کہ اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور عصائے موسیٰ (علیہ السلام) ہوگا وہ مومن کا چہرہ روشن کر دیگا اور کافر کی ناک پر مہر لگائے گا حتیٰ کہ دسترخوان والے جمع ہونگے تو ایک سے کہے گا اے مومن اور دوسرے

یا لیتنی مت حتی إن أهل القرآن یجیئون فیقول هذا یا محمد فیقول هذا ما کنت أحدث حسن وقد روی هذا الحدیث عن أبی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر هذا الوجه فی هاتة الأرض فی الباب عن أبی أمامة۔

ومن سورة القصص

۱۱۱۷۔ حدثنا محمد بن أبان أنا یحیی بن سعید عن یزید بن کیسان قال حدثنی أبو حازم الأشجعی عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمه قل لا إله إلا الله أشهد لک بها یوم القیامة فقال لولا أن تعیرنی قریش إنما حملک علیه الجزع لأقررت بها عینک فأنزل الله إنک لا تهدی من أحببت ولکن الله یهدی من یشاء هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه إلا من حدیث یزید بن کیسان۔

ومن سورة العنکبوت

۱۱۱۸۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت مصعب بن سعد یحدث عن أبیه سعد قال أنزلت فی أربع آیات فذکر قصة وقالت أم سعد الیس قد أمر الله بالبر قال لا تطعم ولا تشرب شرابا حتی أموت أو تکفر فکانوا إذا أرادوا أن یطعموها شجروا فاها فنزلت هذه الآیة ووصینا الإنسان بوالدیه حسنا وإن جاهداک علی أن تشرک به هذا حدیث حسن صحیح۔

سے کہے گا اے کافر! یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی دابۃ الارض کے بارے میں مروی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورۂ قصص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا لا الہ الا اللہ کہو تاکہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کے طعنے کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے اس نے ڈر سے ایسا کہا، تو میں ضرور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "انک لا تہدی من احببت" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن کیسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ عنکبوت

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا حضرت سعد کی والدہ ام سعد نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا تم میرا میں اس وقت نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی جب تک تم مجھے موت نہ آجائے یا تو کافر ہو جائے۔ فرماتے ہیں لوگ ان کا منہ زبردستی کھول کر کھانا کھلاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ووصینا الانسان بوالدیہ" الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سلہ بیشک ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کرنے کا حکم دیا اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو اسے میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوا يَجْلِسُونَ عَلَى الطَّرِيقِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خداوندی وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر میں فرمایا وہ لوگ زمین والوں کو کنکریاں مارتے اور ان سے مذاق کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے بواسطہ حاتم بن ابی صغیرہ سماک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

تفسیر سورۂ روم

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غُلِبَتِ الرُّومُ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوۂ بدر کے دن رومیوں کو اہل فارس پر فتح ہوئی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم سے یفرح المومنون بنصر اللہ تک مسلمانوں کو اہل روم کے اہل فارس پر غالب آنے کی خوشی تھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ نصر بن علی نے یونہی غلبت، الروم معروف کا صیغہ پڑھا ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرَهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ الم غلبت الروم میں غلبت اور غلبت (معروف، مجہول دونوں طرح) فرمایا آپ نے فرمایا مشرکین چاہتے تھے کہ اہل فارس کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہو کیونکہ مشرکین اور اہل فارس دونوں بت پرست تھے۔ مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کہ وہ اہل کتاب تھے ان لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا عنقریب وہ (اہل روم) غالب آئیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات مشرکین کو بتائی تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کیجئے۔ اگر ہم

ف۱ اور ابی مجلس میں بڑی بات کرتے تھے تو اسلامی فوج کی فتح مطلوب ہوئی۔ اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب وہ چند سال بعد غالب ہو گئے پہلے اور بعد اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ اس دن ایمان والے اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے ۱۲

الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ لَيْسُوْا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيْمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ الْآنَ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ أَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَرَاهَنَ أَبُوْ بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوْا لِأَبِيْ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ إِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ فَسَمَّى بَيْنَهُ إِلٰى ثَلَاثِ سِنِيْنَ قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَكَ سِنِيْنَ قَالَ فَمَضَتْ سِتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوْا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رِهَانَهُمْ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَغَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تِسْعَ سِنِيْنَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ فَأَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

اللہ تعالیٰ نے یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے گردونواح میں بلند آواز سے پڑھتے جاتے "الم غلبت الروم" قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اس بات میں ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تم رسمیوں کا خیال ہے کہ اہل روم چند سالوں میں فارسیوں پر غالب آئیں گے۔ کیا ہم اس شرط پر تمہارے پاس مال رہن نہ رکھیں؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ یہ واقعہ تحریم رہن سے قبل کا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور قریش نے شرط لگا کر مال گروی رکھ پھر وہ کہنے لگے اے ابوبکر تین سے نو سالوں تک کی مدت میں سے کتنا عرصہ آپ مقرر فرماتے ہیں، ہمارے اور اپنے درمیان ایک درمیانی مدت مقرر کیجئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے چھ سال مقرر کئے۔ لیکن چھ سال گزر گئے اور رومیوں کو اہل فارس پر فتح نہ ہوئی چنانچہ مشرکین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گروی رکھا ہوا مال لے لیا۔ ساتویں سال اہل روم کو فارسیوں پر فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چھ سال کے تعین کو معیوب سمجھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "فی بضع سنین" فرمایا ہے اور بضع کا اطلاق نو تک ہے) اس موقعہ پر بہت لوگ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

تفسیر سورۂ لقمان

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور انہیں علم

لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا إِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قَالَ أُرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَنْتُمْ سَادُونَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدُ قَالَ هَذَا قَوْلُهُ تَعَالَى الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ.

۱۱۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْعُودِيُّ ثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي مُنَاحَبَةٍ أَلَمْ غُلِبَتِ الرُّومُ أَلَا احْتَطْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ إِلَى تِسْعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ظَاهِرَةً إِلَى الرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ ظُهُورَ

غالب آگئے تو اتنا اتنا مال ہمارا ہوگا، اور تم غالب آگئے تو ہم اتنا مال تمہیں دیں گے۔ آپ نے پانچ سال کا عرصہ مقرر فرما دیا اس مدت میں فتح نہ ہوئی۔ چنانچہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر، تم نے اس سے کم تک مدت کیوں نہیں پائی۔ راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا دس سال سے کم تک۔ حضرت سعید فرماتے ہیں بضع سے دس سے کم مراد ہیں۔ فرماتے ہیں پھر اہل روم کو فتح ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے۔ الم غلبت الروم۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ انہیں بدر کے دن کامیابی ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری حبیب بن ابی عمرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے الم غلبت الروم کی شرط کے متعلق فرمایا اے ابوبکر تم نے احتیاط کیوں نہ کی کیونکہ بضع تین سے نو تک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ زہری اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت نیار بن مکرم اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری الم غلبت الروم الخ، اس دن اہل فارس روم پر غالب تھے۔ اور مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کیونکہ مسلمان اور وہ دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ویومئذ یفرح المؤمنون الخ قریش فارس کی فتح چاہتے تھے کیونکہ یہ دونوں اہل کتاب بھی دہتے اور قیامت پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے، جب

92

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّاوِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالْقَاسِمِ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ۔

سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن الناس من یشتری لھو الحدیث" الخ۔ یہ حدیث غریب ہے یہ اسطہ قاسم، ابوامامہ سے مروی ہے۔ قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ تَنَحَّى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِي انْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ آیت "تتجافی جنوبھم عن المضاجع" نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی جسے "عتمہ" (عشاء) کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا و کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا اور اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت "فلا تعلم نفس" الخ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر تشریف فرماتے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دریافت کیا اے میرے رب! اصحاب سے کم درجے کا جنتی

ف اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ وہ بے سمجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں جنت کے پہلو تہی بھلائیوں سے جدا ہو سکتے ہیں تاکہ کسی نفس کو معلوم نہیں جو آنکھ کی ٹھنڈک اس کے لئے چھپا رکھی ہے یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَيُّ رَبِّ اَيُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَاْتِيْ بَعْدَ مَا يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ اَتَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَيَقُوْلُ قَدْ رَضِيْتُ اَيْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَيْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَفَعَ بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مُعَاوِيَةُ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا ثَوْرُ بْنُ اَبِيْ فَاخِتَةَ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ مَا عَنٰى بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً قَالَ اَمَا يَظُنُّ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبٌ مَعَكُمْ وَقَلْبٌ مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اس سے کہا جائے گا داخل ہو جا، وہ کہے گا کیسے داخل ہوں جبکہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ چکے اور اپنا اپنا حصہ جو کچھ لینا تھا لے لیا اس سے کہا جائے گا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے لئے اتنا ہو جتنا کسی دنیوی بادشاہ کے لئے تھا وہ عرض کریگا ہاں اے رب مجھے پسند ہے پھر اسے کہا جائے گا تیرے لئے اتنا ہی ہے اور اس کے برابر (تین مرتبہ) فرمایا یعنی تین گنا مزید، وہ عرض کریگا اے میرے رب! میں راضی ہوں کہا جائے گا تجھے یہ سب کچھ اور اس کا دس گنا مزید ہو جائے گا وہ عرض کریگا یا اللہ! میں راضی ہوں پھر کہا جائیگا اس کے علاوہ تجھے وہ کچھ بھی ملے گا جو تیرا جی چاہے، اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ شعبی حضرت ابوہریرہؓ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے، مرفوع روایت زیادہ صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ الاحزاب

حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ کے بارے میں پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ کے قلب اقدس میں کچھ خیال گزرا۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے منافقین نے کہا دیکھتے نہیں ہو ان کے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی عبدبن حمید نے بواسطہ محمد بن یونس زہیر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا احد

ف۱ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں رکھے۔

أَسْتَطِيعُ أَنْ أَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيهِ بِضْعٌ وَ ثَمَانُونَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُولُ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِيهِمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ قَالَ يَزِيدُ يَعْنِي هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاسْمُ عَمِّهِ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّمَا رُوِيَ هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَعْجَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مِنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ مِنْ مَهَابَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَهَابُوهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ

فرماتے ہیں لیکن جو کچھ انہوں نے جو ہو دکھائے مجھ سے نہ ہو سکا حضرت انس بن نضر کے جسم میں تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی سے زائد زخم پائے گئے۔ ہم کہا کرتے تھے حضرت انس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی مِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انس کے چچا کا نام انس بن نضر ہے (رضی اللہ عنہما)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ راوی موسیٰ بن طلحہ حضرت طلحہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت موسیٰ اور عیسیٰ رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے یکجا ہو کر دیہات کے ایک اعرابی سے کہا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ آپ کے ارشاد مَنْ قَضَى نَحْبَهُ (اپنی ذمہ داری پوری کر لی) سے کون مراد ہے؟ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور ہیبت کے پیش نظر خود سوال نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اعرابی نے آپ سے پوچھا آپ نے منہ پھیر لیا پھر دریافت کیا آپ نے پھر منہ پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ پوچھا آپ نے اب بھی منہ پھیر لیا۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں، اتنے میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا اس وقت میں نے سبز کپڑے پہن رکھے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا عہد پورا کرنے والوں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! میں ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حضرت طلحہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّیْتُ بِهٖ لَمْ یَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَبُرَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ تَغَیَّبْتُ شَهِدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ اَرَانِیَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ یَقُوْلَ غَیْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ یَا اَبَا عَمْرٍو اَیْنَ قَالَ فَاهًا لِرِیْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَوُجِدَ فِیْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَثَمَانُوْنَ مِنْ بَیْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْیَةٍ قَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِکُوْنَ فَمَا عَرَفَتْهُ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ اَنْ اَوَّلَ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِکِیْنَ لَئِنَ اللّٰهُ اَشْهَدَنِیْ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ کَیْفَ اَصْنَعُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ انْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَذِرُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِی الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْرَأُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِی اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِیَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَمْرٍو اَیْنَ مَعَكَ اَنَا مَعَكَ فَقَالَ

کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ ہو سکے انہیں اس بات کا بہت دکھ ہوا تو انہوں نے فرمایا سب سے پہلی جنگ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، میں اس سے غیر حاضر رہا اللہ کی قسم! اگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں جانے کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کچھ کرتا ہوں۔ پھر انہیں خوف ہوا کہ کوئی دوسرا بھی یہ بات نہ کہہ دے۔ چنانچہ آئندہ سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے راستے میں سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا ابن عمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا جنت کی خوشبو کے کیا کہنے میں اسے احد سے پہلے ہی محسوس کر رہا ہوں۔ پھر وہ لڑے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا ان کے بدن میں تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی سے زائد زخم پائے گئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے فرمایا میں نے اپنے بھائی کو صرف انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔ وہ فرمانے لگے میں اس پہلی لڑائی سے غیر حاضر رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے خلاف لڑی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے خلاف کسی جنگ میں مجھے جانے کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب احد کے دن بہت سے مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا یا اللہ جو کچھ ان مشرکین نے کیا میں اس سے بیزار ہوں اور جو کچھ مسلمانوں سے سرزد ہوا اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ پھر آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا بھائی جان تم نے کیا کرنا میں تمہارے ساتھ ہوں۔ حضرت سعد

سے کچھ مردوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد سچا کر دیا تو ان میں کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے اور وہ ذرا نہ بدلے ۱۲

عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَرَفَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِنِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتَّى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا قُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَقَدْ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی ازواج کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے مجھ سے آغاز کیا، اور فرمایا اے عائشہ! میں تمہیں ایک بات یاد دلاتا ہوں وہ یہ کہ اپنے والدین سے مشورہ کرنے سے پہلے کسی فیصلہ کی جلدی نہ کرنا (تاکہ بعد میں تم پر کوئی حرج نہیں) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے، پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یا ایہا النبی قل لازواجک" الخ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ! میں اپنے والدین سے کس بات کا مشورہ کروں میں نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا" پھر دیگر ازواج مطہرات نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری اور عروہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَتْ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ.

پروردۂ رسول، حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ انما یرید اللہ لیذہب الخ نازل ہوئی، میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر سے ڈھانپ لیا پھر عرض کیا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور رکھ اور انہیں خوب پاک کر دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو اور بھلائی پر ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے بواسطہ عطاء، حضرت عمر بن سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

لہ اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی طرف سے فرمادیں اگر تم یہ چاہتی ہو کہ آپ کی زندگی اور آپ کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ سلہ حضرت عائشہ بھی چاہتی تھیں کہ آپ کی ازواج آپ کے گھر والوں کو آپ سے ہرگز جدا نہ کریں اور فرمائے

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ طریقہ رہا کہ صبح کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ سے گزرتے ہوئے فرماتے اے اہل بیت نماز قائم کرو، انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الخ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو حمراء، معقل بن یسار اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي بَهْدَلَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْإِسْلَامِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْعِتْقِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَ أَمْرُ اللهِ مَفْعُولًا وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوا تَزَوَّجَ حَلِيلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَقِيلَ حَتَّى عَادَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللهُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی میں سے کچھ چھپاتے تو یہ ایک چھپاتے "واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ" یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے اور حضرت زید کو اسلام کی توفیق دی اور آپ نے اسے آزاد کر کے احسان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما کان محمد ابا احد من رجالکم الخ" آپ نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا اس وقت وہ کم سن تھے پھر وہ جوان ہو گئے انہیں زید بن محمد کہا جانے لگا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ادعوہم لابائہم الخ" ان کو یہ کہا کہ فلاں فلاں کا بھائی یا فلاں کا مولیٰ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عدل والا ہے۔ یہ حدیث ابو اسحاق داؤد بن ابی ہند، شعبی اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صرف اسی قدر

ملاحظہ ہو کہ جب تم اس سے فرماتے تھے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے نعمت دی کہ اپنی بیوی اپنے پاس رہنے دے اللہ سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات رکھتے تھے جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تم لوگوں کے طعن کا اندیشہ تھا حالانکہ اللہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ مَوْلَى فُلَانٍ وَفُلَانٌ آخَرُ فَلَانٍ هُوَ أَفْسَحُ عِنْدَنَا شَيْءٍ يَعْنِي أَعْدَلُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَرُوِيَ هَذَا الْحَرْفُ نَحْوَ رِوَايَةِ بَكْرٍ۔

مروی ہے، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ مخفی رکھتے تو یہ آیت چھپا رکھتے "واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ" طویل حدیث مذکور ہیں۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے "واذ تقول للذی" الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيشَ لَهُ وَلَدٌ ذَكَرٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "ادعوہم لابائہم الخ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عامر شعبی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وما کان محمد ابا احد منکم" الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

ام عمار یہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲ صفحہ ۱۱ سلہ انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو ۱۲

عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّ عَمَّارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ فَمَا أُرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا عَرَفْنَا هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ہر چیز کو مردوں ہی کے لئے دیکھتی ہوں اور عورتوں کا تو کہیں ذکر ہی نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات" الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَكُنَّ أَهْدَاكُنَّ أَهْلُوكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی "فلما قضی زید منہا" الخ تو حضرت زینب، دیگر ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرماتیں تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں سے اوپر کیا؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ الْآيَةَ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا لَمْ أَحِلَّ لِي لِأَنِّي لَمْ أُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے عذر پیش کیا تو آپ نے میری معذرت قبول فرمائی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "انا احللنا لک" الخ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں چونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی، بس لئے میں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں طلقاء میں سے تھی (یعنی فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں میں سے تھی) یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ملہ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایمان والے مرد اور ایمان والیاں عورتیں، پر جب یہ آیت کریمہ کی طرح اس سے کوئی ہمارے نبی تمہارے نکاح میں دیدی ۱۲ ملہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ۱۲

نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
مُبْدِيهِ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ
يَشْكُو فَعَرَضَ طَلَاقَهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ
عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا حُمَيْدُ
بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ نُهِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كُلِّ مُؤْمِنَاتٍ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَتْ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ
وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَأَحَلَّ اللّٰهُ
مَا بَيْنَ تِلْكُمَا مُحَرَّمَاتٍ وَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ إِنْ
وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ
غَيْرَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ
فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ
اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا
أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ
الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنْ أَصْنَافِ
النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ
حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ
ابْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا
بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ
شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ

جب آپ کہہ رہے تھے اپنے دل میں جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا زینب بنت جحش کے متعلق نازل ہوا حضرت زید شکایت لے کر آئے اور حضرت زینب کو طلاق دینے کا ارادہ کیا پھر کہی کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے سوا دیگر ہر قسم کی عورت سے روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا یحل لک من النساء۔ اللہ تعالیٰ نے مومن لونڈیاں حلال کیں اور مومن عورت جو اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دے۔ دیگر مذاہب کی عورتیں آپ کے لئے حرام کر دی گئیں، پھر فرمایا دین کفر کو تیز فرمایا یا ایہا النبی انا احللنا لک[1] اس کے سوا ہر قسم کی عورتیں حرام کر دی گئیں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبدالحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں شہر بن حوشب سے عبدالحمید بن بہرام کی روایت میں کچھ حرج نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

[1] جو شخص ایمان کا منکر ہو اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُجِلَّ لَهُ النِّسَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سے پہلے یہ عورتیں آپ کے لئے حلال کردی گئیں۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنُ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَلَمَّا رَاَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَا فَخَرَجَا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ وَقَدْ رَوٰى ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ شادی کی پھر مجھے لوگوں کو دعوت ولیمہ دینے بھیجا جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی مبارکہ کی طرف جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے وہاں دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا تو واپس تشریف لے گئے ان کے بعد وہ دونوں آدمی اٹھ کر چلے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی یا ایہا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین الیہ اور اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے بیان (راوی حدیث) کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں ثابت نے حضرت انس سے یہ حدیث مکمل روایت کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے دروازہ پر تشریف لائے جن سے شادی کی تھی۔ دیکھا کہ دو شخص پاس کچھ فاصلہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ واپس چلے گئے اور اپنی حاجت پوری کی کچھ دیر ٹھہر کر پھر تشریف لائے تو لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ واپس تشریف لے گئے پھر کام کیا اور تشریف لائے ابھی میں وہ لوگ چلے گئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا میں نے حضرت ابی طلحہ سے واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم نے سچ کہا تو عنقریب اس کے متعلق کچھ حکم نازل ہوگا فرماتے ہیں پھر آیت پردہ نازل ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے حماد بن سعید کو اصبغ کہا جاتا ہے۔

۱۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بَابَ امْرَاَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا هُمَا قَاعِدَانِ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَهُمَا قَاعِدَانِ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَهُمَا قَاعِدَانِ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَامَ فَخَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ فَاَرْخٰى بَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَيُنْزِلَنَّ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ فَاَنْزَلَ اٰيَةَ الْحِجَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ يُقَالُ لَهُ الْاَصْبَغُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی اور اپنی زوجہ

حاشیہ: (۱) ان والی بی بی کے گھروں میں جہالت کے سبب رسم تھی کہ نئے دلہن کے لئے بلاوے بلاوے کے عورتوں کے بچے کی دائیوں کو بلاوے بھیجے جاتے اور حاضر ہوتے اور جب کھانا تو متفرق ہو جاتے نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاتے (شک) اس میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا ہوتی تھی۔

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ فَسَمَّى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَانُوا قَالَ نَحْوَ الزُّهَاءِ لِلْمِائَةِ وَثَلَاثَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ يَا ثَوْرُ قَالَ قَدْ أَكَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ كَتِيعَةٌ وَدَخَلَتْ كَتِيعَةٌ حَتَّى أَكَلَ كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کے پاس تشریف لے گئے میری والدہ ام سلیم نے حیس تیار کی اور ایک برتن میں ڈال کر مجھے فرمایا اے انس لے جاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہماری طرف سے یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمایئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں (میں لے کر حاضر ہوا تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا فلاں فلاں کو بلاؤ چند آدمیوں کے نام لے کر اور جو بھی ملے اسے بلا لاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں ان سب کو بھی جن کے آپ نے نام لیے تھے اور علاوہ ازیں بھی جس جس سے ملاقات ہوئی انکو بھی بلا لایا۔ ابو عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان کی کتنی تعداد تھی انہوں نے فرمایا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس! لاؤ پھر وہ لوگ داخل ہوتے یہاں تک کہ چبوترہ اور حجرہ مبارک بھر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس کا حلقہ بناؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ حضرت انس فرماتے ہیں، ان سب نے سیر ہو کر کھایا ایک جماعت نکلتی دوسری آجاتی اس طرح سب کے سب نے کھا لیا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے انس! اٹھاؤ میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا جس وقت رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت زیادہ تھا۔ ان لوگوں میں کئی گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے حضرت تشریف فرما تھے اور آپ کی زوجہ محترمہ دیوار کی طرف منہ کر کے چپ رہیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی کریم پر گراں ہو گیا آپ باہر تشریف لے گئے دوسری ازواج مطہرات کو سلام کیا پھر واپس تشریف لائے لوگوں نے آپ کو واپس آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ ان کی موجودگی آپ پر بار خاطر ہے، پھر وہ جلدی جلدی دروازے کی طرف

سلہ محمد رحمی اللہ ستر طائر ایک کھانا بتایا ہے جسے حیس کہتے ہیں ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرْخَى اِسْتَرَهُ فَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَاتُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْحَمْدُ قَالَ أَنَسٌ أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْجَعْدُ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ دِينَارٍ يُكْنَى أَبَا عُثْمَانَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

بڑھے اور سب کے سب چلے گئے تو میں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے۔ میں حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے اور یہ آیات نازل ہوئیں "یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی" الخ اس کے بعد آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کو یہ آیات پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (دوسروں کی بہ نسبت) ان آیات کے نزول کے زیادہ قریب ہوں (اس کے بعد) ہی کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جعد سے مراد ابن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا (تو بتلایئے) ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے تمنا کی کہ ہم نے سوال کیا انہوں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں پھر فرمایا اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو "اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد" الخ اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا۔ اس باب میں حضرت علی، ابی حمید، کعب بن عجرہ، طلحہ بن عبید اللہ، ابو سعید،

(اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی)

(بیشک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر برکت کی دعا فرما جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام)

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

زید بن خارجہ (ابن جاریہ بھی کہا جاتا ہے) اور بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا مَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَتَسَتَّرُ هَذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا أَنَّ مُوسَى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا كَانُوا يَقُولُونَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ لَثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ باحیاء اور جسم کو ڈھانکنے والے تھے۔ حیاء کی وجہ سے آپ کے جسم کا کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی اور کہا کہ یہ تو محض اپنی جلد کے عیب کی وجہ سے جسم کو اس قدر ڈھانپتے ہیں یا تو ان کے جسم پر برص کے داغ ہیں یا ان کے خصیے بڑے ہیں یا کوئی اور عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بدکلامی سے آپ کی برأت کا ارادہ فرمایا چنانچہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علیحدگی میں اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے اور غسل فرمایا فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف بڑھے لیکن پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسیٰ عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے اور فرمانے لگے اے پتھر میرے کپڑے (دیدو) اے پتھر میرے کپڑے (دیدو) یہاں تک کہ آپ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں جا پہنچے انہوں نے آپ کو برہنہ دیکھا تو آپ کو جامۂ حسین اور آپ کے خدوخال کو بالکل بے عیب پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھر ٹھہر گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کپڑے لیکر پہنے اور عصا سے پتھر کو مارنے لگے قسم خدا کی پتھر پر عصا کے تین یا چار یا پانچ نشان باقی ہیں اللہ کے اس ارشاد کی یہاں ہے یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا۔

الفقیر صفحہ سابقہ (حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود و برکت عطا فرمانے کی درخواست تو تشہد و نماز کے ضمن میں ہے اور قرآن حکیم کے مطابق درود شریف صلوٰۃ اور سلام دونوں پر مشتمل ہونا ضروری ہے اس نے درود ابراہیمی کا حکم ہے لیکن نماز سے باہر درود ابراہیمی کی تخصیص صحیح نہیں بلکہ ان الفاظ سے بدرجہ تعدد پڑھا جائے تو صلوٰۃ و سلام دونوں پر مشتمل ہو (حرجم) (اسلم ہندی سلمہ، بیان والوں جیسے دیوبندی) جنہوں نے حضرت موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اس بات سے ان کی برأت فرمائی جو انہوں (بنی اسرائیل) نے کہی تھی اور اللہ کے ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام آبرو والے ہیں ۱۲

سُوْرَةُ سَبَا

تفسیر سورۂ سبا

۳۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ النَّخَعِيِّ قَالَ نَا اَبُوْ سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ مِمَّنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِيْ نَفْسِيْ اَنْ لَا اُقَاتِلَ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاءَنِيْ مَا صَنَعْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ اَنِ ادْعُ اِلَيَّ قَدْ رَجَعْتُ قَالَ فَاَسْلَمَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ فَعَرَضَ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَدُلُّ الْقَوْمِ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ تَقْدِرَ عَلَيْهِ فَعَنْ تَوْمِيْشُوْرَ لَا تَفْعَلْ حَتّٰى اُخْرِجَ اِلَيْكَ قَالَ فَاُتِيْتُ فِيْ سَبَاهَا اَبْيَلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سَبَا اَرْضٌ اَوْ اِمْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا اِمْرَاَةٍ وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ اَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَجُذَامُ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ اِلَّا اَنْمَارًا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارٌ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ۔

۳۱۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ فَالشَّيَاطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی قوم کے ان لوگوں کے ہمراہ جو اسلام کر چکے ان لوگوں سے لڑائی کروں جنہوں نے اسلام سے پیٹھ پھیری؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی اجازت دیدی، اور مجھے قوم کا امیر مقرر فرمایا جب میں آپ کے پاس سے چلا گیا تو آپ نے میرے بارے میں دریافت کیا فرمایا مخلیق کہاں گیا؟ بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا میں حاضر خدمت ہوا آپ چند صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ فرمایا اپنی قوم کو جو تجھ سے اسلام و جو اسلام لے آئیں قبول کر لو، اور جو نہ لائیں ان سے جہاد کرو میں تیری مدینہ آنے تک جلدی نہ کرتا راوی فرماتے ہیں سبا کے بارے میں کچھ نازل ہوا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! سبا کیا ہے؟ زمین (کا کوئی حصہ) ہے یا کوئی عورت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو زمین ہے اور نہ ہی کوئی عورت ہے بلکہ ایک مرد تھا جس کے ہاں عرب کے دس آدمی پیدا ہوئے ان میں سے چھ نے یمن میں سکونت اختیار کی اور چار نے شام میں اقامت اختیار کی شامیوں کے نام لخم، جذام، غسان اور عاملہ ہیں جبکہ یمن والے ازد، اشعریین، حمیر، کندہ، مذحج اور انمار ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انمار کیسے؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ جن سے خثعم اور بجیلہ ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتا ہے فرشتے اس کی فرمانبرداری میں اپنے پروں کو مارتے ہیں گویا وہ ایک چٹان پر زنجیر کی طرح پڑتے ہیں جب دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواباً کہتے ہیں اس نے حق فرمایا اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِهِ قَالُوا كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُولَدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يُرْمَى بِهِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ إِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَسَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ يُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ إِلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْطَفُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُونَهُ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَخْرِمُونَهُ وَيَزِيدُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کی یکسو جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا دورِ جاہلیت میں تم اسے دیکھ کر کیا کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کہا کرتے تھے کوئی عظیم شخص فوت ہوگا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسی کی موت یا پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں، پھر ان سے متصل آسمان والے، پھر ان سے متصل یہاں تک کہ تسبیح اس آسمان (آسمان دنیا) تک پہنچتی ہے۔ پھر پچھلے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ ساتویں آسمان والے انہیں بتاتے ہیں پھر ہر (نیچے کے) آسمان والے (اوپر کے آسمان والوں سے) پوچھتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا والوں تک خبر پہنچتی ہے۔ شیطان کان لگا کر سنتے ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے پھر یہ اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں شیطان جو خبر اصل صورت میں لاتے ہیں وہ صحیح ہے لیکن وہ تحریف کرتے اور اضافہ کرتے ہیں؛ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری، علی بن حسین، ابن عباس انہوں نے انصار، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

سُوْرَةُ الْمَلٰئِكَةِ

تفسیر سورۂ ملائکہ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا کے بارے میں فرمایا یہ سب کے سب

سلم: اپنے بھائی کے بھائی کو کتاب کا وارث کہا تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا اور ان میں کوئی میانہ روی چلنے والا ہے اور ان میں کوئی آگے بڑھنے والا

اَنَّهٗ تَلَا فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ ثُمَّ اَدْخَلْتُ الْكِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّكُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ۔

ایک درجہ کے ہیں اور سب جنتی ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

سُوْرَةُ یٰسٓ

تفسیر سورۂ یٰسین

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ سَلِمَةَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوْا اَنْ یَّنْتَقِلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِی الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَمِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ وَاَبُوْ سُفْیَانَ هُوَ طَرِیْفُ السَّعْدِیُّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو سلمہ، مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر مکین تھے، انہوں نے مسجد نبوی کے قریب نقل مکانی کرنا چاہی تو آیت نازل ہوئی "انا نحن نحیی الموتی الخ" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں اس لئے یہاں منتقل نہ ہو، یہ حدیث حسن، ثوری کی روایت سے غریب ہے ابو سفیان سے طریف سعدی مراد ہیں۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ كَذٰلِكَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ نے پوچھا ابوذر جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دیدی جاتی ہے پھر ایک زمانہ کہا جائے گا تو وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وذلک مستقر لہا" راوی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا ۱۲ (صفحہ بالا) ۱۵ بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ۱۵ اور اس کا ظہور ۱۲

سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَلُوْمًا لَا يُعَاقُ قَالَ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

تفسیر سورۂ والصافات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بلانے والے نے کسی کو (برائی کی طرف) بلایا وہ قیامت کے دن ٹھہرایا جائے گا اور اس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک ہی آدمی کو بلایا ہو پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک پڑھا "وقفوہم انہم مسئولون" یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں پوچھا "وارسلنا الی مائۃ الف" آپ نے فرمایا "بیس ہزار" یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُثْمَةَ نَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ يَا تَالٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَاوِثُ بِالْمُثَلَّثَةِ وَيُقَالُ يَوْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم انہا لفین کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ حام، سام اور یافث (ثا کے ساتھ) ہیں۔ یافث (ثا کے ساتھ) "یاثث" (ثا کے ساتھ) بھی کہا جاتا ہے اور "یوث" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سام اہل عرب کا باپ ہے، حام، حبشیوں کا اور یافث اہل روم کا باپ ہے

تفسیر سورۂ ص

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى قَالَ عَبْدٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسٌ رَجُلٌ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَتْهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا تُرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَا عَمِّ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالُوا بِأَرْمَاقِهَا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ إِلَى قَوْلِهِ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ لَا فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے ابوطالب کے پاس صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل انہیں منع کرکے اٹھا اور ان لوگوں نے ابوطالب سے آپ کی شکایت کی۔ ابوطالب نے پوچھا بھتیجے! آپ اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان سے ایک کلمہ چاہتا ہوں جس کے سبب عرب والے ان کے مطیع ہوں اور اہل عجم جزیہ ادا کریں۔ ابوطالب نے کہا بس صرف ایک کلمہ؟ آپ نے فرمایا ہاں صرف ایک کلمہ۔ پھر آپ نے فرمایا اے چچا! لا الہ الا اللہ کہو۔ قریش نے کہا بس صرف ایک معبود؟ ہم نے کسی دوسرے دین میں یہ بات نہیں سنی یہ بڑی گھڑی ہوئی بات ہے۔ چنانچہ انہی کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی "ص والقرآن ذی الذکر" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بندار نے ابواسامہ یحییٰ بن سعید اور سفیان، اعمش سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرا رب بہت اچھی صورت میں آیا اور فرمانے لگا میرے پاس تمہارے اچھی صورت میں آنا اور جانا پسند ہے آپ نے فرمایا خواب میں آیا اور پوچھا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہو مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی پر محسوس کی اپنے سینہ میں پائی اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد (صلی اللہ

ملہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں سب کچھ جانتے ہیں جس پر آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ گواہ ہیں ایک یہ حدیث مذکورہ بالا ہے، شاہد عدل ہیں ۱۲

يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَفَرَّدَ بِهِ وَكَرَّرَ بَيْنَ أَبِي قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا وَقَدْ رَفَعَهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

علیہ وسلم) جانتے ہو بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں رب جانتا ہوں کفاروں کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ اور کفارات یہ ہیں نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا، جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی ہی موت آئی وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ نیز فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کے بعد یہ دعا مانگیں۔ اللھم انی اسئالک فعل الخیرات الخ اور درجات یہ ہیں سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ محدثین نے اس حدیث کی سند میں ابو قلابہ اور حضرت ابن عباس کے درمیان ایک اور آدمی کا اضافہ کیا قتادہ نے بواسطہ ابو قلابہ اور خالد بن لجلاج حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد میں نے عرض کیا میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں، میں نے عرض کیا میرے رب نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتی کہ میں نے سینے کی ٹھنڈک اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کی اللہ مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا، پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا اے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفاروں، درجات، مساجد کی طرف قدموں کے اٹھانے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں جس نے انکی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اسکی موت بھی بہتر ہوگی۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش

ف۱ اے محمد میں تجھ سے اچھے اعمال کرنے برائیوں کے چھوڑنے مسکینوں سے محبت رکھنے اور فتنہ کے وقت موت کا سوال کرتا ہوں ۱۲

ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُولِهِ وَقَالَ إِنْ نَعَسْتُ فِي مَجْلِسٍ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى

کے دن تھا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ معاذ بن جبل رضی عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث طویل روایت کی گئی ہے اس حدیث کے مطابق آنحضرت نے فرمایا میں ایک مجلس میں اونگھ رہا تھا پھر مجھے نیند آگئی تو میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں

سُورَةُ الزُّمَرِ

تفسیر سورۂ زمر

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ مُحَمَّدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُومَةُ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذًا لَشَدِيدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ ثم انکم یوم القیمۃ الخ نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارا دنیا کا جھگڑا پھر قیامت میں بھی ہوگا؟ آپ فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا اس وقت معاملہ زیادہ شدید ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا یا عبادی الذین اسرفوا الخ آپ نے فرمایا اسے پرواہ نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ ثابت، شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَسُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو

ف۱ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ف۲ آپ فرمائیں اے میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے ف۳

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ

ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں (یہ سنکر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ[1]۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بندار نے یحییٰ بن سعید، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات پر تعجب اور تصدیق کے طور پر ہنسے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى ذِهِ وَالْأَرَضِينَ عَلَى ذِهِ وَالْمَاءَ عَلَى ذِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى ذِهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهِ فَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهِ الْإِبْهَامَ فَالْأَوَّلَ فَالثَّانِيَ حَتَّى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس سے فرمایا اے یہودی! ہمیں کوئی بات سناؤ اس نے کہا اے ابوالقاسم! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیا کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر رکھے گا، زمینوں کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر، اور تمام مخلوق کو اس پر رکھے گا۔ محمد بن صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلی، انگلی کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے دیکھا امام بخاری رحمہ اللہ علیہ اس حدیث کو ابوکدینہ حسن بن شجاع، محمد بن صلت سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے آرام کر سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے نے صور منہ میں لے لیا

[1] اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قدر کی جیسا اس کا حق تھا۔

وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

اور وہ پیشانی جھکائے کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہو اور وہ پھونکے؟ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل توکلنا علی اللہ ربنا (اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے ہم نے اللہ پر توکل کیا) یہ بھی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ شَمَّاخٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ! صور کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے سلیمان تیمی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هَذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے مدینہ طیبہ کے بازار میں کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر برگزیدہ کیا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں (یہ سنکر) ایک انصاری نے اسے تھپڑ رسید کیا اور کہا تم یہ کہتے ہو حالانکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ونفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا من شاء اللہ ان میں سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا۔ اور جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک منادی تمہیں پکارے گا (اور کہے گا) زندہ

ملہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے ہم نے اللہ پر توکل کیا۔ ملہ۔ اور صور پھونکا جائے گا اور جتنے آسمان اور زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے مگر اللہ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَصِحَّاءَ فَلَا تَمْرَضُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَغْنِيَاءَ فَلَا تَفْتَقِرُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَبَابًا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتِلْكُمُ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَبِذٰلِكَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

رہو گے کبھی نہ مرو گے، صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے ہمیشہ پر تنعم رہو گے کبھی کمزور نہ ہو گے ہمیشہ نادار نعمت میں رہو گے تنگ دست و محتاج نہ ہو گے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے "وتلک الجنۃ التی اورثتموھا" الخ سفیان حضرت ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُمَرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُدْرِيْكَ مَا سَنَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اِنَّ اَجَلَ دَابَّةٍ مَا تَدْرِيْ مَا ثَنِيَّةُ عَايِشَةَ اِنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ فَاَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى جُسُوْرِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ فَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت مجاہد سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں جانتا، انہوں نے فرمایا ہاں قسم بخدا! تم نہیں جانتے مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت کریمہ "والارض جمیعا قبضتہ" الخ کے بارے میں پوچھا یا رسول اللہ! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا جہنم کے پل پر ہوں گے۔ اس حدیث میں واقعہ ہے، یہ حدیث صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

تفسیر سورۂ مومن

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "دعا عبادت ہے" پھر فرمایا "وقال ربکم ادعونی استجب لکم" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف۱ اور یہی وہ سنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ۱۲ ف۲ اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ۱۲ ف۳ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ۱۲

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَةٌ قُرَشِیٌّ وَّثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِیْرٌ شَحْمٌ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰهَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ۔ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ كَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِیٌّ وَّخَتَنَاهُ ثَقَفِیَّانِ اَوْ ثَقَفِیٌّ وَّخَتَنَاهُ قُرَشِیَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ یَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَیْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَكِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیت اللہ شریف کے پاس تین آدمی جھگڑ رہے تھے انہیں دو قرشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قرشی تھا ان کے دلوں کی سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک نے کہا اگر ہم بلند آواز آواز سے بولیں تو سنتا ہے پست آواز نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی سنے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت، تاری وما کنتم تستترون الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کعبہ شریف کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے دلوں میں سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک قرشی اور دو ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو قرشی تھے۔ انہوں نے باہم کلام کی جسے میں کچھ نہ سکا پھر ایک نے کہا کیا حال ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ گفتگو سنتا ہے دوسرے نے کہا ہماری بلند آواز سنتا ہے اور پست آواز نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا اگر کچھ باتیں سن سکتا ہے تو تمام باتیں سن سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وما کنتم تستترون الخ۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، اعمش، عمارہ بن عمیر اور وہب بن ربیعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

لہ اور تم اس سے کہاں چھپ کر رہتے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں ۱۲

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَّاسِ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَبِي هِشَامٍ الْعَطَّارُ ثَنَا أَبِي ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى أَبُو نَعَامَةَ يَعْقُلُ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خَلَّادٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا آپ نے فرمایا لوگوں نے کہا پھر ان میں سے اکثر لوگ منکر ہو گئے جیسے اسی (قول پر) موت آئے وہ استقامت والوں میں سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے سنا فرماتے ہیں خلاد نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

تفسیر سورۂ شوریٰ

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مِنَ الْقَرَابَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی "قل لا اسئلکم علیہ اجرا" حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قربیٰ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا جانتے ہو قریش کے تمام بطون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہے آپ نے فرمایا اگر تم میرے اور اپنے درمیان رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا حُبَيْبُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ لَقِيَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ ذَكَرْتُ الْكُوفَةَ فَأَخْبَرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ غَيْرَ مُعْتَبِرٍ أَنْ يَأْتِيَهُ وَهُوَ مِنْ فِي دَارِهِ أَتَى بِلَالًا فَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ فَكَ فَمَكَانَ يَنْقَلِبُ فَإِذَا هُوَ بِثَوْبَيْنِ قَدْ فَاحَتْ مِنْهُمَا رِيحُ الْمِسْكِ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تَشْهَدُ بِنَا نَتِفَ مِنْ غَيْرِ خَبَرٍ

بلال بن ابی بردہ کے ایک شیخ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کوفہ آیا تو مجھے بلال بن ابی بردہ کی حالت بتائی گئی میں نے کہا یہ تو باعث عبرت ہے۔ پھر میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اس گھر میں متعین تھے جسے انہوں نے محبوس بنایا تھا راوی فرماتے ہیں تکلیف دہ سزا سے ان میں کمل تغیر آچکا تھا وہ سوتی کپڑے کے ٹکڑوں میں ملبوس ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ اے بلال! ہم آپ کے پاس سے گزرتے تھے آپ کو نماز کے بغیر ہی اپنی ناک پکڑے گزرتے تھے

لہ (تم نے) کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے (اتریں گے) کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور تم سے جنت کی بشارت سنو جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

وَأَنْتَ لَهَا حَايِكَ هٰذِهِ الْيَمَنِيَّةَ قَالَ وَمِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبِيدٍ فَقَالَ أَلَا أَحَيِّ قَدْ حَيَّيْتُ حَتَّى اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ فَقُلْتُ هَابِ قَالَ ثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نُكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا فَيَدْعُو إِلَّا بَنِي بِذَنْبٍ فَمَا يَغْفِرُ اللّٰهُ أَكْثَرُ قَالَ وَقَدْ كَانَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اور آج تم اس (کپڑے) کی حالت میں ہو! انہوں نے پوچھا تم کس قبیلے سے متعلق ہو؟ میں نے کہا بنی مرہ بن عبید سے ہے۔ یہاں سے کہا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں امید ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نفع دے۔ میں نے کہا ضرور سنائیے انہوں نے فرمایا مجھ سے ابوبردہ نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت ابوموسیٰ سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا بندہ کو جو چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے وہ کسی گناہ کے سبب پہنچتی ہے اور اللہ تم کو معاف کر دیتا ہے اس سے بھی زیادہ ہے پھر آپ نے پڑھا وما اصابکم من مصیبۃ الخ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

تفسیر سورۂ زخرف

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَيَحْيَى بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ ثِقَةٌ مَقَارِبُ الْحَدِيثِ فَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَنَّانٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوئی وہ ضرور جھگڑنے میں مبتلا ہوئی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ما ضربوہ لک الخ، اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے حجاج بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حجاج بن دینار ثقہ ہیں اور مقارب الحدیث ہیں۔ ابوغالب کا نام حزور ہے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

تفسیر سورۂ دخان

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُزَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ سَمِعَا أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبِيصَةَ فَقَالَ إِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُولُ إِنَّهُ يُحْبَسُ عَنِ الْإِنْسَانِ الدُّخَانُ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ

حضرت مسروق سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا ایک قصہ گو بیان کرتا ہے کہ زمین سے دھواں نکلے گا وہ کافروں کے کانوں پر اثر انداز ہوگا اور مومن کو اس سے زکام کی حالت ہو جائے گی یہ سنکر حضرت عبداللہ غصہ میں آگئے اور پہلے کسی چیز سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور فرمایا اگر تم میں سے کسی ایک کے سامنے ایسی بات بھی چلے جسے وہ جانتا ہے تو ضرور بتائے اور اگر ایسی بات کا سوال ہو جس کا

---

۱ اور کہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے ۲ انہوں نے آپ سے یہ بات محض جھگڑنے کے لئے کی بلکہ وہ جھگڑالو لوگ ہیں ۱۲

الْمُؤْمِنِ كَرَاهِيَةَ الْكَافِرِ قَالَ مُعَذَّبٌ وَكَانَ مُشْرِكًا فَجْأَةً ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَاحْتَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْجُلَّةَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ فَقَالَ فَهَلَّا لِقَوْمِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هَذَا لِقَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ كَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ الْآخِرَةِ قَالَ مَعْنَى الْبَطْشَةِ الْبَطْشَةُ وَالْيَوْمُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ قَالَ أَبُو عِيسَى الْيَوْمُ يَعْنِي بِهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا

سے علم ہو تو کہدے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور جو انسان کے علم سے الگ بات ہو کہ اس سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہدے اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے محبوب فرما دیجئے میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور میں تکلف و بناوٹ کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں رسول کریم نے جب قریش کو دیکھا کہ وہ نافرمانی پر تل چکے ہیں تو آپ نے یوں دعا مانگی اے اللہ حضرت یوسف کے سات سال قحط کی طرح ان پر بھی ایک سال قحط بھیج کر میری مدد فرما چنانچہ لوگ اس قدر خشک سالی میں مبتلا ہوئے کہ چمڑے اور مردار تک کھانے لگے۔ راوی فرماتے ہیں ہڈیاں بھی کھانے لگے اور دھوئیں کی مثل کچھ نکلنے لگا۔ ابو سفیان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کی قوم تباہ و برباد ہو گئی ان کے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ، اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ ابو منصور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی کے مطابق ہے ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں بطشۃ لزام اور روم گزر چکے ہیں۔ ایک نے کہا چاند کا شق ہونا اور دوسرے نے کہا روم کی فتح امام ترمذی فرماتے ہیں لزام بدر کے دن ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے لئے دو دروازے ہیں ایک سے اعمال اوپر کی طرف چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو دونوں اس پر روتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک میں یہی مذکور ہے فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی طریق سے مرفوعاً معلوم ہے موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن

سے جب آسمان یک لخت ظاہر ہوں گے ۱۲ منہ جلالین ۱۲ ہم پہلے عذاب کو کہتے ہیں ۱۲ منہ آلوسی یہ دخان آسمان سے نازل ہوگا ۱۲ منہ

وَمِنْ هٰذَا أَوْجُهٍ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ

سُوْرَةُ الْأَحْقَافِ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ إِسْحٰقَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اُخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِيَّ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ بِاللّٰهِ سَيْفًا مَصْلُولًا عَلَيْكُمْ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي مَدِينَتِكُمْ هٰذِهِ الَّتِي نَزَلَ فِيهَا بَيْتُكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتُطْرُدُنَّ جَارَكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَلَتَسُلَّنَّ سَيْفُ اللّٰهِ الْمَصْلُولُ عَلَيْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ

ابان رقاشی دونوں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

تفسیر سورۂ احقاف

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام تشریف لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے آیا ہوں" حضرت عثمان نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے دور کیجئے کیونکہ آپ کا باہر جانا میرے لئے آپ کے ٹھہرنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! جاہلیت میں میرا نام فلاں نام تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا میرے حق میں قرآن پاک کی کئی آیات اتریں یہ آیت بھی میرے متعلق ہی نازل ہوئی وشہد شاہد من بنی اسرائیل الخ یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی کفی باللہ شہیدا الخ اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار تم سے پوشیدہ میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں جس میں تمہارے نبی تشریف لائے پس اس شخص کو شہید کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے اسے شہید کیا تو تم اپنے پڑوسی فرشتوں کو دور کر دو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تلوار سے نیام ہو جائے گی اور پھر تا قیام قیامت وہ نیام میں نہیں کئے گی۔ راوی فرماتے ہیں ان لوگوں نے کہا (اس) یہودی کو بھی قتل کرو اور عثمان کو بھی (رضی اللہ عنہما) یہ حدیث غریب ہے۔ شعیب بن صفوان نے بواسطہ عبدالملک بن عمیر اور ابن محمد بن عبداللہ بن سلام، حضرت عبداللہ بن سلام سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم! بادل دیکھتے تو آگے

۱۱ اور گواہی دینے والے گواہ اس پر گواہی دے چکے اور ایمان لا چکے اور تم سے بڑھ کر جبکہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۱۲ منہ میرے اور تمہارے درمیان اس کی گواہی کافی ہے ۱۲

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى نَاشِئَةً أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بڑھتے اور پیچھے ہٹتے اور جب بارش برسنے لگتی تو یہ کیفیت (اضطراب) ختم ہو جاتی۔ فرماتی ہیں میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو فرمایا پھر وہی عذاب ہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلما رأوہ عارضاً۔ الآیہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلٰكِنَّا افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيلَ اسْتُطِيرَ مَا فَعَلَ بِهِ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ وَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْطَلَقَ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَكَانُوا عِظَامَ الْجِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ تَجِدُونَهُ مُذَكَّرًا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کیا صحابہ کرام سے کوئی لیلۃ الجن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا؟ فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا لیکن ایک رات ہم نے آپ کو گم پایا سوچا آپ کو کوئی غیبی طاقت اٹھا کر لے گئی ہے (معلوم نہیں آپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا) چنانچہ ہم نے بدترین رات گزاری صبح کے وقت آپ اچانک غار حرا کی طرف سے آتے ہوئے ملے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے نبی اضطراب کی کیفیت عرض کی تو آپ نے فرمایا جنوں کا ایک قاصد میرے پاس آیا تھا چنانچہ میں اس کے ہمراہ چلا گیا اور ان پر قرآن پڑھا حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر حضور نے ہمیں لے جا کر ان کے آثار اور آگ کے نشانات دکھائے۔ شعبی فرماتے ہیں جنوں نے نبی کریم سے اپنی خوراک کے متعلق دریافت کیا چونکہ وہ جنگل میں رہا کرتے تھے۔ رسول اکرم نے فرمایا ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام ذبح کیا ہو تمہارے ہاتھ میں آتے ہی گوشت سے مالا مال ہو جائے گی جتنا اس پر گوشت ہے اور ہر مینگنی اور لید تمہارے چوپایوں کا چارہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے مسلمانو!) ان دونوں چیزوں کے ساتھ استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ واستغفر لذنبک وللمومنین الآیہ کے نزول پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (تعلیم امت کے لئے) ہر روز اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ یہ

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنوں کی طرح انسانوں کے کتے بھی بچا ہوا اور نجاست کی چیزوں کی طرف کتا ہوا کھانے کے لئے یہ بھی ہم پر حرام ہوگا۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ ہڈیاں اور گوبر جنوں کے جانوروں کا چارہ ہے لہٰذا ان پر استنجاء کرنا جنوں کے جانوروں کی خوراک کو ضائع کرنا ہے۔

إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حدیث حسن صحیح ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں" محمد بن عجلان نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَعْنِي قَوْلَهُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَبْدِلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وان تتولوا یستبدل" تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے بدلے میں کون لوگ آئیں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اس کی قوم (دو مرتبہ فرمایا)۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن جعفر نے بھی حدیث علاء بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلَ بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ فَكَانَ سَلْمَانُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ هُوَ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چند صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ہم منہ پھیر لیں گے تو وہ ہماری جگہ لائے جائیں گے وہ ہمارے جیسے نہ ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور ان کے ساتھ" اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ معلق ہوتا تو فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیتے" عبداللہ بن جعفر بن نجیح علی بن مدینی کے والد ہیں، بواسطہ علی بن نجیح عبداللہ بن جعفر کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ علی نے بواسطہ اسمٰعیل

بلہ اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ۱۲

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنْكَرَ وَقَالَ حَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ.

بن جعفر، عبداللہ بن جعفر عن نجیح سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

تفسیر سورۂ فتح

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَكَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ لَهْفَ اُمِّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا اَظُنُّ اَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ طَنِيْهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا هٰذَا اَوْ حَيَّا

۱۱۸۸۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ میں نے آپ سے گفتگو کی، آپ خاموش رہے میں نے پھر بات کی آپ چپ رہے پھر میں نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور ایک کنارے ہو گیا اور اپنے آپ سے کہا اے خطاب کے بیٹے، تیری ماں تجھے نہ پائے تو نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی لیکن آپ نے ایک بار بھی گفتگو نہ فرمائی، کہ تیرے بارے میں قرآن نازل ہو، زیادہ دیر نہ گزری کہ میں نے ایک شخص کو بلند آواز سے پکارتے سنا جو مجھے پکار رہا تھا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب! آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی اگر اس کے بدلے مجھے وہ تمام اشیاء دی جائیں جن پر سورج طلوع ہوا تو میں (ہرگز) پسند نہ کروں وہ سورت یہ ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا (سورۂ الخ) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا هَنِيْئًا مَرِيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَا يُفْعَلُ بِكَ

۱۱۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیبیہ سے واپسی پر آیت کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک الخ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے زمین کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ نے وہ آیت صحابہ کرام کے سامنے پڑھی تو انہوں نے کہا مبارک و خوشگوار ہو یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو بیان فرما دیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا لیکن (بتلایئے) ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل

لہ بیشک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے سب اگلے، پچھلے گناہ بخش دے ۱۲

فَإِذَا يَعْمَلُ بِنَا مَرَّتْ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ جَلَّ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ۔

ہوئی "لیدخل المومنین والمومنات" یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَبَّأَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْعَدَ بِهِمْ جَبَلَ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأَخَذَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَمَهُ اللهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی نماز فجر کے وقت جبل تنعیم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس اترے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وھو الذی کف ایدیھم عنکم" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوعًا إِلَّا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت کریمہ "وألزمھم کلمۃ التقوی" یہ کلمہ "تقوی" سے "لا الہ الا اللہ" مراد ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانا۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورۂ حجرات

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا قَائِدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حُمَيْدٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں، ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں عامل مقرر نہ کیجئے۔ بارگاہ رسالت میں دونوں اس قدر ہم کلام ہوئے کہ نیچی آوازیں بلند ہو گئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی

سلہ تاکہ یہاں والے مردوں، اور یہاں والی عورتوں کو باطور ہی سے جانے بھی کے لیے بہریں مردوں میں ہمیشہ ان میں رہیں۔ مسلمان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ۱۲ سلہ اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے ۱۲ سلہ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ۱۲

94

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا هٰذَا فَقَالَ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمِعْهُ كَلَامَهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنٰى اَبَا بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

فرمایا آپ کا مقصد تو محض میری مخالفت ہے، انہوں نے فرمایا میرا مقصد آپ کی مخالفت نہیں، راوی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم" اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی بارگاہ نبوی میں گفتگو کرتے تو آپ کی بات سنائی نہ دیتی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود استفسار فرماتے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن زبیر نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے ابن ابی ملیکہ سے مرسل روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَاِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ ان الذین ینادونک الخ کے متعلق روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میری تعریف کرنا زینت ہے اور میری برائی کرنا عیب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ زَيْدٍ صَاحِبُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ جُبَيْرَةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰى بِبَعْضِهَا فَعَسٰى اَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُبَيْرَةَ

حضرت ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے ہم میں سے بعض لوگوں کے دو دو تین تین نام ہوتے جب کسی ایک نام سے پکارا جاتا تو وہ پسند نہ کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تنابزوا بالالقاب" یہ حدیث حسن ہے ابو سلمہ نے بواسطہ یحیی بن خلف، بشیر بن مفضل، داؤد بن ابی ہند اور شعبی، ابو جبیرہ بن ضحاک سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی، ابو جبیرہ بن ضحاک، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

سلہ اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو، سلہ بیشک وہ جو تجھے حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں بیشتر بے عقل ہیں ۱۲ سلہ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ۱۲

بْنِ الْعَطَّارِ مُحَمَّدٌ وَأَبُو جَنِيدَةَ بْنُ الْعَطَّارِ هُوَ أَحْوَصُ بْنُ الْعَطَّارِ الْأَنْصَارِيُّ.

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَدَّمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَاعْتَلُّوا أَنَّ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ تُوَبِّخُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ تَعِيبُونَ فَمَا هَذَا بِكُمْ يُؤْتَى إِلَيْهِ جَمِيعًا يَسْتَمِعُونَ مَا تَقُولُونَ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ تَعِيبُونَهُ فَكَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَوْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ فَقَالَ ثِقَةٌ.

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ.

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ نَا يَعْقُوبُ

حضرت ابونضرہ سے روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے آیت پڑھی تو علماء نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو فرمایا کرتے تھے کہ ہم میں سے بہتر کا ذکر ہے کہ اگر آپ بہت سے امور میں ان لوگوں کی پیروی کرتے تو وہ سنت میں پڑھ جاتے تو آج تمہارا کیا حال ہے۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے مستمر بن ریان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ثقہ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور ایک دوسرے پر خاندانی فخر دور کر دیا پس اب دو قسم کے لوگ ہیں ایک نیک متقی شخص جو اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہے دوسرا بدکار بدبخت جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل و خوار ہے تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس انا خلقناکم الخ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

لہ اور اگر تم نے اللہ کے رسول کو بھی وہ باتیں بتا دیں جو تم آپس میں کرتے ہو تو تم سخت میں پڑ جاتے ۱۲ سے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو، اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے ۱۲

الْأَعْمَشِ وَفِيهِ وَاجِبًا قَالُوا نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَمُرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرافت مال (سے) ہے اور عزت تقویٰ (سے) ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے سلام بن ابی مطیع کی روایت سے ہم اسے نہیں پہچانتے۔

سُوْرَةُ قٓ

تفسیر سورۂ ق

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَفِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم برابر (اہل) میں مزید کچھ ہے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ (جیسا اس کے شایان شان ہے) اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کہے گی تیری عزت کی قسم! بس بس! اور وہ باہم سمٹ جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

تفسیر سورۂ ذاریات

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهُ قَاوِمًا عَادٍ فَقُلْتُ أَمُخْبِرٌ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ وَصَلْتُ قَاوِمًا عَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَاوِمُ عَادٍ فَقُلْتُ حَتّٰى انْتَهٰى الْخَبَرُ مِنْهُ إِلَيَّ فَقُلْتُ إِنَّ عَادًا أَقْحَطَتْ بَعَثَتْ وَفْدًا عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَتْهُ الْخَمْرَ وَهَنَتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يَرِيدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِمَرِيضٍ فَأُدَاوِيَهُ وَلَا لِأَسِيرٍ فَأُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَمَّكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرْ لَكَ الْمَاءَ الَّذِي سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ

۱۱۹۹۔ قبیلہ ربیعہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے عاد کے قاصد کا ذکر کیا گیا میں نے کہا میں قاصد عاد کی مثل ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاد کے قاصد سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا آپ واقف حال تک پہنچے بات یہ ہے کہ جب قوم عاد قحط میں مبتلا ہوئی تو ان لوگوں نے ایک سردار کو بھیجا، وہ بکر بن معاویہ کے پاس ٹھہرا اس نے اسے شراب پلائی اور دو خوش آواز گانے والیوں نے اسے گانا سنایا، پھر وہ مہرہ کے پہاڑ کی طرف گیا، اور دعا کی اے اللہ! میں تیرے پاس کسی بیمار کے علاج کی خاطر نہیں آیا اور نہ ہی کسی قیدی کو چھڑانے آیا ہوں (اے اللہ!) تو اپنے بندہ کو جس قدر سیراب کر سکتا ہے سیراب کر، اور اس کے ساتھ ہی بکر بن معاویہ کو سیراب کر دے اس شراب کا بدلہ تھا جو بکر نے اسے پلائی تھی اس کے لئے

لہ کچھ اور اضافہ ہے ۱۲

فَيَقُولُ لَنَا اخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ فَسَمَّتْ لَهُ سَوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَيَقُولُ لَنَا خُذُوهَا فَإِنَّهَا أَدْهَمُ أَنْقَى وَمِنْ عَادٍ أَحَدًا أَوْ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرْسَلْ عَلَيْهِ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا أَخَذَ فِي ذَلِكَ الْحَلْقَةِ بَيْنَ حَلْقَةِ الْخَاتَمِ وَقَدْ رَأَى إِذَا أَرْسَلَ عَلَيْهِ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَلَّامٍ أَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ حَارِثِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَيُقَالُ الْحَارِثُ ابْنُ يَزِيدَ۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سَلَّامٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَبِي الْمُنْذِرِ نَا حَارِثُ أَبُو النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ تَوَضَّأْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ فَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ تَخْفِقُ وَإِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوا يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ۔

بدلیاں اٹھیں اور کہا کہ ان میں سے ایک کو پسند کرے اس نے ان میں سے کالی بدلی پسند کی، اس سے کہا گیا جلی ہوئی راکھ لے جو قوم عاد کے کسی آدمی کو نہیں چھوڑے گی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف اس حلقہ یعنی انگوٹھی کے حلقہ کے برابر ہوا بھیجی پھر آپ نے پڑھا اور اما عاد فاھلکوا بریح صرصر عاتیۃ سخرھا علیھم سبع لیال وثمنیۃ ایام حسوما فتری القوم فیھا صرعی کانھم اعجاز نخل خاویۃ فھل تری لھم من باقیۃ۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ سلام ابو منذر، حاتم بن ابی نجود ابو وائل، حارث بن حسان سے روایت کی، ان کو حارث بن یزید بھی کہا جاتا ہے

حارث بن یزید بکری سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور سیاہ جھنڈے لہرا رہے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہیں میں نے کہا لوگ کس حالت میں ہیں؟ (بات کیا ہے؟) انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہیں محاذ پر بھیج رہے ہیں، اس کے بعد سفیان بن عیینہ کی روایت کی مثل طویل حدیث بیان کی، انہیں حارث بن حسان بھی کہا جاتا ہے۔

سُورَةُ الطُّورِ

تفسیر سورۂ طور

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِدْبَارَ النُّجُومِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِدْبَارَ السُّجُودِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ادبار نجوم" سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور "ادبار السجود" سے مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ محمد بن فضیل از رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے امام بخاری

---

۵ جب ہم نے ان پر عشاب آندھی بھیجی ۱۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ رُشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ كُرَيْبٍ أَيُّهُمَا أَوْثَقُ فَقَالَ مَا أَقْدَمَهُمَا وَمُحَمَّدٌ عِنْدِيْ أَرْجَحُ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هٰذَا الْمَقَالِ مَا أَقْدَمَهُمَا وَرُشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ۔

سے کریب کے دو بیٹوں محمد اور رشدین کے بارے میں پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا وہ کس قدر باہم مشابہ ہیں! اور میرے نزدیک محمد کو ترجیح حاصل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ کس قدر مشابہ ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ قابل ترجیح ہیں۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

تفسیر سورۂ نجم

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى إِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْ دُوْنِهَا فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلَهُ فَرُفِعَتْ عَلَيْهِ الصَّمْدَةُ فَخَتَمَ أُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ مِنْ أُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَا تَرَوْنَ لَهَا يَا سُلَيْمُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَيَّنَهَا السِّدْرَةُ مَا يَغْشٰى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ قَالَ سُفْيَانُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَرَأَيْتُهَا فَقَالَ فَرَاشُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ إِلَيَّ يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا يَعْلَمُ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (شب معراج) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ فرماتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں زمین سے اوپر جانے والی اور اوپر سے اترنے والی اشیاء روک جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو، یعنی تین چیزیں عطا فرمائیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں۔ آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات دی گئیں اور آپ کی امت کے کبیرہ گناہ بخش دیئے گئے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى اور فرمایا سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا وہ سونے کے ہیں، مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا مخلوق کا علم یہیں تک پہنچتا ہے اس سے اوپر کا علم نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَقَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيْلَ وَلَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

شیبانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

سے جب سدرہ چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا ۔ سلہ تو جس طرح سے اور جس محبوب کی دوڑ تھی بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہا ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ" کے بارے میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے آیت کریمہ "ماکذب الفواد ما رای" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دیکھا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ لَوْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قُلْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اِنِّيْ اَرَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے ایک بات پوچھتا انہوں نے فرمایا کیا بات پوچھتے؟ میں نے کہا میں پوچھتا کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے پوچھا تھا حضور نے فرمایا وہ تو ایک نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں، یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ حَبِيْبٍ نَا حَبِيْكُ اللُّؤْ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے "ماکذب الفواد ما رای" کی تفسیر میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا جس نے زمین و آسمان کے درمیان کی جگہ بھر رکھی تھی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم" کی تفسیر میں مروی ہے

ملہ اور انہوں نے تو وہ جو وہ دیکھا ۱۲ منہ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۱۲ منہ وہ جو ڈالے گناہوں سے بچتے ہیں۔ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس لگے اور تک لگے ۱۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ امْرَاَتِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ لَا اَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اِذِ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْتَمِرٌّ يَقُوْلُ ذَاهِبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا هٰذَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے رب! اگر تو بخشے تو خوب بخشے ہر غیر کو شناسا بندہ ہے جو جھوٹے گناہ کے پاس نہیں جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ قمر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو اقتربت الساعۃ وانشق القمر[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقتربت الساعۃ وانشق القمر آخر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند پھٹ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دور رسالت میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] قیامت پاس آئی اور چاند شق ہو گیا۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهُ۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِنْفَحَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت سعید بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہو گیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہنے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ بعض رواۃ نے بواسطہ حصین، جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اور محمد بن جبیر جبیر بن مطعم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین قریش بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون" الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

تفسیر سورۂ رحمٰن

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْهِرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَسَكَتُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۂ رحمٰن اول سے آخر تک پڑھی۔ وہ خاموش رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے لیلۃ الجن میں یہ سورت جنوں پر پڑھی تو وہ جواب دینے میں تم سے اچھے رہے جب میں آیت کریمہ "فبای الاء ربکما تکذبان" پر پہنچتا وہ کہتے ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف

سلہ جس دن تم مجرموں کے منہ گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائیگا چکھو مزہ آگ کی بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی سلہ تو اے جن و انس!

رُبَّمَا كُذِّبَ فَذَكَّرَ فَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرْوَى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ نَقَلَ فَغَيَّرُوا اسْمَهُ يَعْنِي مَا يُرْوَى عَنْهُ مِنَ الْمَنَاكِيرِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هٰذَا الشَّامِيُّ يُرْوَى عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَاكِيرَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَرْوُونَ عَنْهُ أَحَادِيثَ مُقَارِبَةً۔

ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں جیسے انہوں نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں زہیر بن محمد جو شام میں تھا وہ نہیں جس سے عراق میں روایت کی جاتی ہے۔ گویا یہ دوسرا شخص ہے انہوں نے اس کا نام بدل دیا یعنی جس سے منکر روایات مروی ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں اہل شام زہیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں جبکہ اہل العراق اس سے مقارب احادیث روایت کرتے ہیں

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

تفسیر سورۂ واقعہ

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اگر چاہو تو پڑھو ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ﴾ جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں ایک سو سال چلے گا تو پھر بھی ختم نہ ہوگا اگر چاہو تو پڑھو ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ جنت میں ایک ماعلی کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اگر چاہو تو پڑھو ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ﴾ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال چلے گا لیکن ختم نہ کر پائے گا۔ اگر چاہو تو پڑھو ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ﴾

لہ پس کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی گئی ہے ان اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے ۱۲ سے ۱۲ اور ٹھنڈے سایہ میں اور بہتے پانی کے پاس اور بہت سے میووں میں ۱۲

فَاقْدِرُوا قَدْرَ الشَّارِبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَالْعَرْشِ مَرْفُوعٌ قَالَ إِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ إِرْتِفَاعُ الْعَرْشِ الْمَرْفُوعِ فِي اللَّهِ تَعَالَى وَالدَّرَجَاتُ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد باری تعالیٰ وعرش مرفوع[1] کے بارے میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ جتنے بلند ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف درّاج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کا معنی یوں بیان کیا کہ اس سے درجات میں بچھے ہوئے بچھونوں کی بلندی مراد ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَدِّهِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَحْفٍ الْكَنْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ إِنَّكُمْ تَكْذِبُونَ ثُمَّ تَضْحَكُونَ قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ عَنْ جَدِّ الْأَعْلَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رزق تمہارے اوپر نکلتا ہے[2] فرمایا تم رزق کا شکریہ ادا کرتے ہو کہ کہتے ہو کہ فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش دی گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان نے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو عبدالاعلیٰ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً قَالَ إِنَّهُنَّ مِنَ الْمُنْشَآتِ الَّتِي تُرَى فِي الدُّنْيَا فَجَاءَتْ عَجُوزَانِ فَدَخَلَتَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ انا انشاناہن انشاءً[3] کے بارے میں فرمایا کہ ان نئے سرے سے پیدا ہونے والی عورتوں میں دو بھی داخل ہیں جو بوڑھی تھیں انکی آنکھیں کمزور تھیں اندن سے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور

---

[1] اور بلند بچھونے ہیں ۱۲
[2] بے شک ہم نے ان کو نئے سرے سے پیدا کیا ۱۲

وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ شَيْئًا مِنْ هَذَا مُرْسَلًا.

اور یزید بن ابان رقاشی (دونوں) کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ کو بڑھاپا آگیا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علی بن صالح نے بواسطہ ابواسحاق، ابوجحیفہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابواسحاق، ابومیسرہ سے بھی اس ضمن میں کچھ مرسلاً مروی ہے۔

سُورَةُ الْحَدِيدِ

تفسیر سورۂ حدید

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ الْحَسَنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ فَوْقَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "جانتے ہو یہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا مانگتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا "جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "یہ بلند آسمان ہے جو محفوظ چھت اور روکی ہوئی موج ہے" پھر پوچھا "جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارے اور اس کے درمیان پانسو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا "معلوم ہے اس سے اوپر کیا ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور

قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَاءَيْنِ بَعُدَتْ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ سَمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فِي تَحْتِ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سِتَّ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ وَرْقَاءَ وَرُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ جُدْعَانَ أَنَّ الْجَهْمِيَّ الْحَسَنَ بْنَ دِينَارٍ قَرَأَ مَتَى بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا هَبَطَ عَلٰى جِنِّ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِي كِتَابِهِ.

اس کا حال زیادہ جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس کے اوپر دو آسمان ہیں دونوں کے درمیان پانسو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان شمار کئے اور فرمایا، ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین سے پہلے آسمان تک ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو اس سے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں" آپ نے فرمایا اس سے اوپر عرش ہے آسمان اور اس کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر پوچھا" جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا" اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا زمین ہے پھر دریافت فرمایا اس سے نیچے کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا اس سے نیچے دوسری زمین ہے دونوں زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے یہاں تک آپ نے سات زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سب سے نیچلی زمین کی طرف ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ تک پہنچے پھر پڑھا "ھو الاول والآخر والظاہر والباطن وھو بکل شیء علیم" یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے غریب ابن عیینہ اور علی بن زید سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں حسن کو اہل بیت میں سے کسی نے یہ حدیث سنائی ہے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم، قدرت اور سلطنت پر گرے گی کیونکہ اس کا علم، قدرت اور سلطنت ہر جگہ ہے۔ اور وہ خود عرش پر ہے جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

تفسیر سورۂ مجادلہ

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ

۱۳۲۵ - حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے صورتوں سے صحت کی جو طاقت دی گئی تھی کسی اور کو نہیں دی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی صحت سے رمضان کے چھن جانے کے ڈر سے اس ڈر سے خوف کیا کہیں رات کو جماع کر بیٹھوں

سلمہ مجادلہ دی اکثر دی کا مادہ ربی اچھی ہے اور یہ سب کچھ جانتا ہے سلمہ میں عرش علم کو بھی کہتا ہے، وہاں سے احکام نافذ فرماتے۔ (نور العرفان از حکیم سید مفتی احمد یار خان نعیمی سعد اللہ مستر حم)

فَكُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِي فَكُنْتُ دَخَلَ رَمَضَانَ فَأَظَاهَرْتُ مِنِّي حَتَّى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي فَأَتَتَابَعَ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَأَنَا لَا أَقْدِرُ أَنْ أَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي فَقُلْتُ انْطَلِقُوا مَعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَهُ بِأَمْرِي فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ أَنْ يُنْزِلَ فِينَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُولَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقَى عَيَّنَا عَارُهَا وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِي فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ فَقُلْتُ أَنَا بِذَاكَ أَنْتَ بِذَاكَ فَقُلْتُ أَنَا بِذَاكَ وَهَا أَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللَّهِ فَإِنِّي صَابِرٌ لِذَلِكَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي بِيَدِي فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيَالِيَنَا هَذِهِ وَحْشَى مَا لَنَا بِهَا لَحْمٌ قَالَ فَاذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْ إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ

کھول دیا تو اس قدر لمبا ہو جائے کہ دن نکل آئے اور اس سے علیحدہ ہو سکوں اس رات ایک رات دو میری عورت کو رہا تھا کہ اس کے جسم کا کچھ حصہ میرے کھل گیا اور میں اس سے صحبت کر بیٹھا جب صبح ہوئی تو میں نے اپنی قوم کے پاس گیا اپنی حالت کا تو سنایا ان کو میرے ساتھ بارگاہ نبوی میں چلو تاکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا واقعہ عرض کروں۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم ہم تو نہیں جائیں گے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن اترا کرے یا حضور ہمارے بارے میں کوئی ایسا ارشاد فرمائیں جو ہمارے لیے باعث مذمت رسوائی ہو۔ تم خود جاؤ اور جو مناسب سمجھو کرو۔ فرماتے ہیں پھر میں نکلا یہاں تک بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور حضور سے اپنا واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تم ایسا واقعہ ہے میں نے عرض کیا حضور میرا ہی واقعہ ہے تین مرتبہ یہ بات چیت کی کہ تم ایسے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں میں ایسا ہی مرتکب ہوا ہوں حضور میں حاضر ہوں میرے متعلق اللہ کا حکم جاری کر دیجئے۔ میں اس پر صبر کروں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ فرماتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر مار کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو صرف اسی کا مالک ہوں آپ نے فرمایا دو ماہ کے روزے رکھو میں نے عرض کیا حضور مجھے روزوں ہی میں یہ حالت پیش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہم تین رات کی بھوک سے گزر رہے تھے ہمارے پاس شام کا کھانا بھی نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی زریق کے صدقہ کے عامل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں ساٹھ صاع کھجوریں عطا کر دے ہم اس میں سے اپنی طرف ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھانا دیں گے اور باقی بچا ہوا تم اپنے اور اپنے اہل و عیال کی مدد کرو۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے تمہارے پاس تنگی اور بدگمانی پائی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھے کشائش اور برکت ملی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارا صدقہ وصول کرنے کا حکم فرمایا لہٰذا اپنا صدقہ مجھے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا صدقہ حضرت سلمہ کو دیا۔ یہ حدیث حسن ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک سلیمان بن یسار کو سلمہ بن صخر سے سماع حاصل نہیں

يَسْمَعُ عَنْدِيْ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ وَيُقَالُ لَهُ
بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سُلَيْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ
خُوَيْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ .

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ فُلَيْحٍ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنْ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلسَّامُ
عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالَ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ
كَذَا وَكَذَا أَرُدُّوهُ عَلَيَّ فَرَدُّوهُ فَقَالَ سَمَّتَ
عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ هٰذَا فِي هٰذَا
حَدِيثٌ يَمَانِيٌّ بِإِسْنَادِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ
آدَمَ نَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الدَّارِمِيِّ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ
الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً قَالَ
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى دِينَارًا
قُلْتُ لَا يُطِيقُونَ قَالَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قُلْتُ لَا
يُطِيقُونَ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيرَةً قَالَ إِنَّكَ
لَزَهِيدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ الْآيَةَ قَالَ فَبِي
خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شَعِيرَةً

سلمہ بن صخر اور سلمان بن صخر دونوں طرح کہا گیا ہے اس باب میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ زوجہ اوس بن الصامت رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مجلس میں آیا اور اس نے کہا السام علیکم صحابہ کرام نے جواب دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں یا رسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ اس نے یوں کہا ہے السام علیکم کہ ہم پر موت ہو۔ اسے واپس میرے پاس لاؤ صحابہ کرام اسے واپس لائے آپ نے فرمایا تو نے السام علیکم کہا تھا؟ کہنے لگے جی ہاں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اہل کتاب تمہیں سلام کہے تو صرف اتنا کہو جو تو نے کہا ہے تجھ پر پڑے اس کو پھر آپ نے پڑھا۔ اور ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جب آیت یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول الخ اتری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کیا لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ حضور نے فرمایا نصف دینار؟ میں نے عرض کیا یہ بھی نہیں دے سکیں گے حضرت علی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کتنا ہو؟ میں نے عرض کیا جو کے ایک دانے کے برابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہت تنگ دست ہو۔ حضرت علی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ءاشفقتم ان تقدموا۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے سبب امت پر آسانی فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں جو کے ایک دانے سے اس کے برابر سونا مراد

ملاحظہ ہو جب آپ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے آداب بجالاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول کے لئے جب تم رسول اللہ سے کوئی بات کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یعنی کچھ نذر کر دو اس سے ڈرے کہ تم اس سے پہلے کچھ صدقات نہ

یعنی وقت طعیر و من ذهب۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

۳۳۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۳۳۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ نَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا قَالَ لِيْنَةٌ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَيْقَنُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَأَمَرَ بِالنَّخْلِ فَحُدَّ فِي الصُّدُوْرِ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَمَّا أَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هٰذَا الْحَدِيْثُ

ہے۔

تفسیر سورہ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام بویرہ میں نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کاٹ ڈالے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ "ما قطعتم من لینۃ" الخ کے بارے میں روایت ہے کہ لینہ سے مراد کھجور کے درخت ہیں اور فاسقین کی مراد یہ ہے کہ انہیں اپنے قلعوں سے اترنے کے لیے کہا گیا اور صحابہ کرام کو ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا قرن کے دن میں کچھ کھجوروں کے بارے میں مسلمانوں نے کہا ہم نے بعض کو کاٹ دیا اور بعض کو چھوڑ دیا ہم اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے کہ کیا جو کچھ ہم نے کاٹا اس پر اجر ملے گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا اس پر ہمیں عذاب ہوگا؟ اس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حفص بن غیاث اور حبیب بن ابی عمرہ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبداللہ جنہوں عبدالرحمٰن نے بواسطہ ہارون بن معاویہ حفص بن غیاث، حبیب بن ابی عمرہ اور سعید بن جبیر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مرسلاً روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے یہ حدیث حفص سے سنی۔

لہ حضرت نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر تمام چھوڑ دیئے یہ سب شک عبارت سے مقصود اس پر کہ کاٹنے والوں کو روا کر دے۔

۳۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَأَنْزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری کے گھر ایک مہمان نے رات بسر کی۔ ان کے گھر صرف اپنے لیے اور اہل و عیال کے لیے کھانا تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا بچوں کو سلا دو، چراغ گل کر دو، اور تمام کھانا مہمان کے قریب کر دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ الْمُمْتَحَنَةِ

تفسیر سورۂ ممتحنہ

۳۳۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّىٰ كُنْتُمْ بِرَوْضَةِ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَىٰ بِنَا خَيْلُنَا حَتَّىٰ أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَىٰ أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کو یہ ارشاد فرما کر بھیجا کہ روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک عورت ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے، اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں خوب تیزی سے جا رہے تھے۔ ہم اس روضہ خاخ میں پہنچے تو واقعی ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا خط نکالو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے کپڑے اتارنے ہوں گے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں اس نے اپنی مینڈھیوں سے خط نکالا ہم لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے دیکھا تو وہ حاطب بن ابی بلتعہ کا خط تھا جو قریش مکہ میں سے چند افراد کی طرف لکھا گیا تھا۔ اس خط میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند باتیں مشرکین کو بتائی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب! یہ کیا ہے؟ حاطب نے کہا یا رسول اللہ! فیصلہ کرنے میں مجھ پر جلدی نہ کیجئے۔ بات یہ ہے کہ میں قریش میں ملا ہوا رہتا تھا اور میری ان سے کوئی رشتہ داری نہ تھی۔ آپ کے پاس جو مہاجرین ہیں ان کے رشتہ دار ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے گھر خاندان اور اموال کی حفاظت کرتے ہیں چونکہ ان سے میری کوئی رشتہ داری نہیں اس لیے میں نے اپنے رشتہ داروں کی حفاظت کے لیے ان لوگوں سے تعلق

سلہ اصل صحابی ہونے کے لحاظ سے ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خدیدہ صحابی ہے

95

ذَبَّ كُفْرًا أَوْ يَرْتَدَّ إِذًا عَنْ دِينِي وَلَا يَرْضَى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّورَةَ قَالَ عُمَرُ قَدْ رَأَيْتُ بَنَانَ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَانَ كَاتِبَ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ هَذَا وَذَكَرُوا هَذَا الْحَرْفَ فَقَالُوا لَتُخْرِجَنَّ أَكْتَافًا وَتُلْقِيَنَّ الشِّيَابَ وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَرْفَ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ مَتَجُرِّدَنَّكَ

پیدا کرنا چاہا اور میرا یہ عمل دین اسلام سے ارتداد اور کفر پر رضا کی وجہ سے نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کے ایمان پر مطلع ہے چنانچہ اس نے فرمایا جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا حضرت عمر فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت اتاری گئی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الخ عمرو کہتے ہیں میں نے ابو رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علی مرتضیٰ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں متعدد راویوں نے سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں یا تو کتاب نکالو یا کپڑے اتارو یہ حدیث بواسطہ ابو عبدالرحمان بن سلمی بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض راویوں سے یہ الفاظ منقول ہیں خط نکالو ورنہ ہم تمہیں برہنہ کریں گے۔

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ مَنْ أَتَاهُ بِالْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے اذا جاءک المومنات الخ معمر کہتے ہیں ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد سے خبر دی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لونڈی کے سوا کسی کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ

ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی

ف۱ سلمان اللہ اسے اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (تم اپنی دوستی سے غیر پہنچاتے ہو تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تمہارے معتقد سلمان طور پر اس پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ اللہ کا کچھ شریک نہیں بنائیں گے۔ آخر تک۔ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو۔

حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَالَتْ
امْرَأَةٌ مِنَ الْبَيْتِ مَا هَذَا الْحَرْفُ الَّذِي نَهَانَا
نَبِيُّكَ عَنْهُ قَالَ لَهَا تَنْتَهِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ لَطَمَتْهُ وَفِي كُلِّ لَطْمَةٍ يُبْدِلُنِي مِنْ
قَضَائِهِ هُوَ مَالِي عَلَى مَا بِهِ بَدَلًا أَفَأَنْتَصِرُ فِي
ذَلِكَ أَمْ لَا قَالَ لَا وَلَكِنْ قَدْ أَذِنَ لَكِ فِي قَضَائِهِ
وَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي قَضَائِكِ وَحَقِّ الشَّامَةِ
وَالْعَيْنِ مِنَ الْبَيْتِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَتْ عَنْهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَمَّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ هِيَ أَسْمَاءُ
بِنْتُ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ.

وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ

۳۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَاكَرْنَا
فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ لَعَمِلْنَاهُ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ
تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى
فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَقَرَأَهَا
عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا
ابْنُ كَثِيرٍ وَقَدْ خَوْلِفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي إِسْنَادِ
هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ
بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

لگے ہے جس میں ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موجود نہ کرو۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے خاندان والوں نے میرے چچا کی لفات ہاتھ پر میری مدد کی ہے کیا بدلہ فرد اور کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا لیکن میرے بار بار کے اصرار پر آپ نے بدلہ اتارنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس کے بعد میں نے نہ تو بدلہ اتارنے کے لیے اور نہ ویسے ہی کبھی نوحہ نہیں کیا۔ میرے سوا تمام عورتوں نے نوحہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت منقول ہے۔ عبد بن حمید کہتے ہیں ام سلمہ انصاریہ سے اسماء بنت یزید بن سکن مراد ہیں۔

تفسیر سورہ صف

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی ہم نے اس بات پر مذاکرہ کیا کہ کون سا عمل صحابہ ترین ہے تاکہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الخ حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیات پڑھیں۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں عبداللہ بن سلام نے ہمیں یہ آیت سنائیں یحییٰ فرماتے ہیں ابوسلمہ نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں ابن کثیر کہتے ہیں ہمارے سامنے اوزاعی نے یہ آیت پڑھیں عبداللہ کہتے ہیں ہمارے سامنے ابن کثیر نے یہ آیات پڑھیں اس سند میں اوزاعی سے روایت کرنے میں محمد بن کثیر کی مخالفت کی گئی ہے۔ ابن مبارک نے اوزاعی سے، یحییٰ بن ابی کثیر ہلال بن ابی میمونہ عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن سلام سے واسطہ یا واسطہ ابوسلمہ روایت کی۔ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے محمد بن کثیر کی

لہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے۔

بن سلام او عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن سلام قولہ۔ مثل روایت کی۔
قال ابو عیسیٰ ہذا الحدیث عن الدراوردی نحو روایۃ محمد بن عجلان۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

تفسیر سورہ جمعہ

۱۲۳۵۔ حدثنا علی بن حجر انا عبد اللہ بن جعفر ابنی ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یتلو سورۃ الجمعۃ فلما بلغ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم قال لہ رجل یا رسول اللہ من ہؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمہ حتی سئل ثلاثا قال وسلمان فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان فقال واللذی نفسی بیدہ لو کان الایمان عند الثریا لذہب بہ رجال او رجل من ہؤلاء ہذا حدیث غریب وعبد اللہ بن جعفر ہو والد علی بن المدینی وضعفہ یحیی بن معین وقد روی ہذا الحدیث عن ابی بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ہذا الوجہ فابو الغیث اسمہ سالم مولی عبد اللہ بن مطیع وثور بن زید مدنی او ثور بن یزید شامی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب ان الفاظ پر پہنچے "واخرین منہم لما یلحقوا بہم" ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے نہیں ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی ہو تو ان میں سے کئی لوگ اسے حاصل کریں گے۔ یہ حدیث غریب ہے، عبداللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے والد ہیں یحیی بن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ ابوالغیث کا نام سالم ہے یہ عبداللہ بن مطیع کے غلام تھے۔ ثور بن زید مدنی ہیں اور ثور بن یزید شامی ہیں۔

۱۲۳۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا ہشیم نا حصین عن ابی سفیان عن جابر قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ قائما اذا قدمت عیر المدینۃ فابتدرہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لم یبق منہم الا اثنا عشر رجلا فیہم ابو بکر وعمر فنزلت ہذہ الآیۃ واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا ہذا حدیث حسن صحیح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں مدینہ طیبہ کا ایک تجارتی قافلہ آگیا صحابہ کرام اس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے۔ ان (باقیماندہ) میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے بھی تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حصین، سالم بن ابی جعد اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

[illegible] کہ ابوالغیث کا نام سالم ہے [illegible] کوئی دیکھے اس کی طرف بھی دیئے۔

النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه هذا حديث حسن صحيح.

سورة المنافقين

۳۳۳۸ حدثنا محمد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي اسحق عن زيد بن ارقم قال كنت مع عمي فسمعت عبد الله بن ابي ابن سلول يقول لاصحابه لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا من حوله ولئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل فذكرت ذلك لعمي فذكر ذلك عمي للنبي صلى الله عليه وسلم فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عبد الله بن ابي ابن سلول واصحابه فحلفوا ما قالوا فكذبني رسول الله صلى الله عليه وسلم وصدقه فاصابني غم لم يصبني شيء قط فظللت في البيت فقال عمي ما اردت الا ان كذبك رسول الله صلى الله عليه وسلم ومقتك فانزل الله اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليستغفر لهم فلووا رؤوسهم فقال ان الله قد صدقك وقد هذا حديث حسن صحيح.

۳۳۳۹ حدثنا عبد الله بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن السدي عن ابي سعد عباد الذي يقال له ابن ارقم قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان معنا اناس من الاعراب فكنا نبتدر الماء وكان الاعراب يسبقوننا اليه فسبق اعرابي اصحابه فيستقي الاعرابي الدلو فيملأ الحوض فيجعل حوله حجارة ويجعل النطع عليه حتى يجيء اصحابه

اس کے ہم سند حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ منافقین

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا میں نے عبداللہ بن ابی سلول کو سنا اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر خرچ نہ کرو حتی کہ وہ آپ سے منتشر ہو جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ لوٹ کر واپس گئے تو عزت والا ذلت والے کو وہاں سے نکال دے گا۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے یہ بات اپنے چچا کو سنائی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں کو بھیجا انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی (اظہر برأت فرماتے ہوئے) حضور نے مجھے جھوٹا اور عبداللہ کو سچا کہا حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا دکھ ہوا جتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر بیٹھ گیا میرے چچا نے کہا اس کے سوا تیرا کیا ارادہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جھٹلایا اور ناراضگی ظاہر فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ نے "اذا جاءك المنافقون" اتاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوا بھیجا پھر یہ آیت پڑھیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق فرما دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ کیا ہمارے ساتھ کچھ بدوی بھی تھے، ہم پانی کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اعرابی ہم سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ایک اعرابی اپنے ساتھیوں سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور اس نے حوض کو بھر دیا اور گرد پتھر رکھ دیے اور اوپر چمڑے کا بچھونا بچھا کر اپنے ساتھیوں کی انتظار کرنے لگا ایک

قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا وَهُوَ رَاعِيَ رَعَايَا
فَأَتَيْتُهُ بِمَشْرَبَةٍ فَأَبَى أَنْ يَتَنَحَّى فَأَخَذَ قَبَضَةً مِنَ الْمَاءِ
فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ حَشَبَةً فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ
فَشَجَّهُ فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ رَأْسَ الْمُنَافِقِينَ
فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَ
كَانُوا يَخْتَبِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ
عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأْتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَيَأْكُلُ هُوَ وَ
مَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى
الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَى
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ فَأَخْبَرْتُ عَمِّي فَانْطَلَقَ
فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ
إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَ
جَحَدَ فَقَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي فَدَخَلَنِي مِمَّا قَالَ مَا لَمْ يَدْخُلْنِي
إِلَى أَنْ مَقَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَذَّبَنِي وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا
لَمْ يَقَعْ عَلَى أَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقَتْ
بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَمَا كَانَ
يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
لَحِقَنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِي
وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَقَالَ أَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِي عُمَرُ فَقُلْتُ
لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا غَدَا رَسُولُ اللَّهِ

انصاری، اعرابی کے پاس پہنچے اعرابی نے اونٹنی کو پانی پلانے کے لیے اس کی ناک موڑنی چاہی لیکن بدلی نے نہ مانا، زبردستی کی، چھڑانے سے انکار کر دیا انصاری نے پانی سے ریزہ کی مانند سیاہ کو ہٹایا اعرابی نے لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے ماری جس سے زخمی ہو گئے پھر وہ عبداللہ بن ابی کے پاس آیا، اور اسے سارا واقعہ کہہ سنایا اعراب کے درمیان میں سے تھا عبداللہ بن ابی کو غصہ آیا اور اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر مت خرچ کرو جب تک کہ وہ اعراب، آپ سے الگ نہ ہو جائیں کیونکہ وہ وقت بے وقت نبوی بارگاہ میں حاضر رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا جب یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جائیں اس وقت کھانا لاؤ تاکہ آپ اور آپ کے ہم مجلس کھانا کھائیں، پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا اگر ہم مدینہ لوٹے تو معزز، ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں سواری پر حضور کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میں نے عبداللہ کی بات سن لی اور پھر اپنے چچا کو بتا دی میرے چچا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میری بات حضور سے عرض کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس نے قسم کھائی اور انکار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق اور میری تکذیب فرمائی۔ حضرت زید فرماتے ہیں میرے چچا میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارا کیا ارادہ تھا حضور تو تم سے ناراض ہو گئے اور آپ نے تجھے جھوٹا قرار دیا اور مسلمانوں نے بھی میری تکذیب ہی کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا صدمہ ہوا جتنا کبھی کوئی صدمہ ہوا ہوگا فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں جا رہا تھا میں نے فکر کی وجہ سے اپنا سر جھکایا ہوا تھا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے کان کو ہلایا اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا فرماتے ہیں مجھے اس کے بدلے دنیا کی نعمتیں بھی پسند نہ تھیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا حضور نے تمہیں کیا فرمایا۔ میں نے عرض کیا صرف میرے کان کو ہلا کر تبسم فرمایا کہا تو کچھ نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے بھی میں نے وہی بیان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَحَلَفَ مَا قَالَهُ فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ فَقَالُوْا مَا أَرَدْتَ إِلٰى هٰذَا فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَغْمُوْمٌ فَنَامَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳۱۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يُرَوْنَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِيْ الْمُصْطَلِقِ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيْ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيْ يَا لَلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا أَرْبَعَ لَيْسَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ فَقَالَ أَقَدْ تَدَاعَوْهَا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ غَيْرُ

کہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی تھی صحیح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا لیکن اس نے حضور کے پاس جا کر قسم کھا کر یہ بات ظاہر کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے میری قوم نے ملامت کی اور کہا تیرا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور نہایت غمناک اور افسردہ حالت میں سو گیا پھر حضور میرے پاس تشریف لائے میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "ھم الذین یقولون الخ" یہ حدیث حسن ہے

.....

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے سفیان راوی کہتے ہیں لوگوں کا خیال ہے یہ غزوہ بنی مصطلق تھا۔ ایک مہاجر نے انصاری کو طمانچہ مارا، مہاجر نے مہاجرین کو اور انصاری نے انصار کو آواز دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ فرمایا یہ عادت چھوڑ دو یہ نہایت بری بات ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول نے سنا تو کہنے لگا کیا انہوں نے یہ کہا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹے تو ضرور معزز حضرات والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس منافق کی گردن اڑانے کی اجازت فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دیں لوگ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو ہی قتل کرتے ہیں۔ دوسرے راوی کہتے ہیں ابن ابی کے بیٹے

لہ یہ ہیں کہ ایمان پر رجوع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص ہو جائیں۔

عَنْ وَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَذْهَبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا اَبُوْ جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ اَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ اِنَّمَا يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَاَتْلُوْ عَلَيْكَ بِذٰلِكَ قُرْاٰنًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكٰوةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ حَيَّةَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ هٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ جَنَابٍ اِسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ حَيَّةَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم تم مدینہ طیبہ نہیں جا سکتے جب تک اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز ہیں۔ چنانچہ اس نے یہ اقرار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس کے پاس اتنا مال ہو کہ بیت اللہ شریف کے حج کو پہنچ سکتا ہو یا اس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے باوجود وہ حج نہ کرے یا زکوٰۃ نہ دے وہ مرتے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔ ایک شخص نے کہا اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ سے ڈریں دنیا کا سوال تو صرف کفار کریں گے آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق تم پر قرآن کی آیت پڑھتا ہوں یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ الخ اس نے کہا اچھا بتائیے زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے آپ نے فرمایا جب مال دو سو درہم تک پہنچ جائے۔ کہنے لگا حج کب واجب ہوتا ہے آپ نے فرمایا زاد راہ اور سواری (ہو تو حج واجب ہوتا ہے)

.....

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، ثوری، یحییٰ بن ابی حیہ ضحاک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ابن عیینہ اور دوسرے لوگوں نے اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ابوجناب اور ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے ابوجناب قدامہ کا نام یحییٰ بن ابی حیہ ہے اور وہ حدیث میں قوی نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

تفسیر سورۂ تغابن

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَا اِسْرَائِيْلُ نَا سِمَاكٌ عَنْ حَوْبٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے کسی آدمی سے آیت کریمہ یا ایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم

---

۱ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی طرف سے اعلان والا اقرار کچھ چیز ہے اور ہے تو کیا ہے، کفر میں اس سے اضافہ کیا۔

۲ اللہ تعالیٰ کا حکم کی طرف سے اعلان والا اقرار کچھ چیز ہے اور ہے تو کیا ہے، کفر میں اس سے اضافہ کیا۔

جِلْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ بِمَكَّةَ أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدَعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوا فِي الدِّينِ هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہ کہ مکہ کے وہ لوگ ہیں جو اسلام لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے روکا جب وہ حاضر دربار نبوی ہوئے، تو دیکھا کہ لوگوں نے دین میں سمجھ حاصل کر لی ہے تو اپنی بیویوں اور بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اس پر یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

تفسیر سورۂ تحریم

۳۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ امْرَأَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ لِي وَاجِبٌ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي ذِكْرِهِ وَاللهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا تھا میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا اس دوران میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تتوبا الی اللہ الخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس تم پر تعجب ہے۔ زہری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا لیکن چھپایا نہیں بلکہ فرمایا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کر دی فرمایا ہم جاہلیت قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ایسی قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب

ملہ اگر تم دونوں کی توبہ رجوع کرو (تو بہتر ہے) کیونکہ تم دونوں کے دل (ٹیڑھے ہو کر) سیدھے ہو گئے ہیں۔

فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذَلِكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَأَتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَإِذَا نَزَلَ كَانَ يَضْرِبُ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَنَادَانِي فَفَزِعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ فَقُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خِفْتُ هَذَا وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جِئْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هَؤُلَاءِ فِي الْمُعْتَزَلِ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا أَحْوَلُ يَلِيهِ رَهْطٌ يَكُونُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَى الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْصَرَفْتُ مُنْطَلِقًا

تھیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان سے سبق سیکھنا شروع کیا ایک دن میں نے اپنی بیوی پر غصے ہو تو مجھے جواب دینے لگیں۔ اس کا جواب لوٹانا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا تو اس نے کہا آپ کو کون سی چیز بری معلوم ہوئی اللہ کی قسم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مباحثہ کرتی ہیں اور ان میں بعض تو صبح سے رات تک حضور کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا جس نے یہ حرکت کی وہ ناامید ہوئی اور اس نے نقصان اٹھایا۔ میرا گھر بنو امیہ کے محلہ میں بلندی پر تھا۔ میرا پڑوسی ایک انصاری تھا باری باری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے ایک دن وہ جاتے اور وحی کی خبر لاتے اور مجھے بتاتے اور ایک دن میں جاکر وحی وغیرہ کی خبر لاکر انہیں بتاتا آپ فرماتے ہیں ہم نے یہ خبر سنی تھی کہ قبیلہ غسان ہم سے لڑائی لڑنے کے لیے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے۔ ایک دن عشاء کے وقت وہ انصاری میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں ان کی طرف باہر نکلا تو انہوں نے کہا ایک بہت بڑا سانحہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا غسان نے حملہ کر دیا؟ انہوں نے کہا اس سے بھی بڑا واقعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے دل میں کہا حفصہ نامراد ہوئی اور اس نے خسارہ پایا۔ مجھے تو پہلے ہی خیال تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ صبح کی نماز پڑھ کر میں نے کپڑے پہنے (جوتے) اور چل پڑا حضرت حفصہ کے پاس آیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا حضور نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگیں مجھے معلوم نہیں آپ بالاخانہ میں گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔ فرماتے ہیں میں چل کر ایک سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت لو وہ اندر گیا پھر میرے پاس آیا اور کہا میں نے حضور سے آپ کے متعلق عرض کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں مسجد میں چلا گیا منبر کے پاس چند افراد رو رہے تھے میں بھی وہاں بیٹھ گیا بے قراری کا پھر غلبہ ہوا تو میں غلام کے

فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْخُلُ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ عَرَقَهُ فِي جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَائِهِمْ فَتَصَيَّحْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ رَاجَعَتْنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ مِنْهُنَّ بِئْسَمَا وَخَسِرَتْ أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُتَبَسِّمًا أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسْتَأْنِسُ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أَهَبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ أَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللهُ فِي ذَلِكَ

پاس آیا اور کہا حضرت عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت ہے تو وہ اندر گیا پھر باہر آیا تو کہنے لگا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا فرماتے ہیں میں پھر مسجد میں جا کر بیٹھ گیا لیکن میری بیقراری نے پھر غلبہ کیا میں غلام کے پاس آیا اور کہا اندر جانے کے لیے حضرت عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور پھر باہر آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا ذکر کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ فرماتے ہیں میں واپس چل پڑا تو غلام مجھے بلانے لگا اس نے کہا آپ اندر آجائیں حضور نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں میں نے آپ کے پہلوؤں پر اس کے نشانات بھی دیکھے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا اللہ کبر یا رسول اللہ! دیکھئے تو سہی ہم قریش اپنی عورتوں پر غالب تھے جب ہم مدینہ منورہ آئے تو یہاں ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان سے سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصے ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگیں۔ میں نے یہ بات ناپسند کی تو اس نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی آپ سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور بعض تو پورا پورا دن آپ سے جدا رہتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے پوچھا کیا تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بدو گفتگو کرتی ہو۔ انہوں نے کہا ہاں بلکہ ہم میں سے بعض تو صبح سے شام تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا تم میں سے جس نے یہ کام کیا وہ محروم و نامراد ہوئی کیا اس بات سے بے خوف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے باعث اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو اور پھر وہ ہلاک ہو جائے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا

فَجِئْتُ لَهُ بِقَارُورَةِ الْبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ
عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَسَسْتُهُ وَجَدْتُ
وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ أَبِي قَالَ يَا
عَائِشَةُ حَتَّى مَا أَكُونُ لَكِ شَيْئًا لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْمَعِي
أَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ أَهْلِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
قُلْ لِأَزْوَاجِكَ الْآيَةَ كَانَتْ عَلَيَّ وَلِلَّهِ أَنَّ أَبَوَيَّ
لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفِي هَذَا
أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ
الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تُخْبِرْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعَثَنِي اللهُ
مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَنِّتًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ

کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو بہت اچھا ہے اس نے کچھ طلب کرنا چھوڑ دیا ہے مگر یہ تو بتا کہ تو نے اس بات سے ڈرایا کہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر غضبناک ہو جائے اور حضرت جبرئیل اور میں تمہاری مدد کو آئیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے عائشہ میں تجھ سے کوئی بات نہیں کرتا جب تک تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ تو اپنے ماں باپ سے مشورہ کر لے فرماتی ہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو الخ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں میں تو اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہوں پھر فرمایا آپ کی دوسری بیویوں کو بھی اختیار دے دیا ہے انہوں نے بھی وہی کہا جو میں نے کہا۔ حضرت معمر فرماتے ہیں مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ نے حضور سے عرض کیا تھا کہ آپ کسی بیوی کو اس بارے میں نہ بتائیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلم و مبلغ بنا کر بھیجا ہے تکلیف دینے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کئی طریقوں سے حضرت علی بن حجر سے مروی ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ نٓ وَالْقَلَمِ

تفسیر سورۂ ن والقلم

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ
الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ
مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُصُّونَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيتُ
الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ بُنَيَّ إِنْ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا
هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عبدالواحد بن سلیم مکی کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی میں نے کہا اے ابو محمد ہمارے ہاں لوگ تقدیر میں گفتگو کرتے ہیں؟ عطاء کہنے لگے میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا لکھ تو قلم نے عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے علم میں جو کچھ ہونے والا تھا قلم اس کے مطابق جاری ہو گیا۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَّةِ

تفسیر سورۂ حاقہ

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ آپ (دوران گفتگو) لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ هٰذِهِ قَالُوا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ قَالَ فَكَمْ تَرَوْنَ بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ فَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ وَثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُعِينٍ يَقُولُ الْأَزْرَقُ مِيدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَنْ يَسْمَعَ حَتّٰى يَسْمَعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيثَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ نَحْوَهُ وَرَفَعَهُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَوَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ يَقُولُ لِمَسَايِخِهَا نَزَلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک بدلی اوپر سے گزری۔ ان لوگوں نے اسے دیکھنا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟" انہوں نے کہا: "یہ سحاب ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور مزن؟" ان سے عرض کیا: "ہاں مزن بھی۔" حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور عنان بھی؟" کہنے لگے: "ہاں عنان بھی کہتے ہیں۔" اس کے بعد حضور نے پوچھا: "جانتے ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟" عرض کیا: "ہم نہیں جانتے۔" آپ نے فرمایا: "اکہتر، بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے۔" اسی طرح اوپر والا آسمان بھی اسی طرح تھا کہ آپ نے سات آسمان اسی طرح شمار کئے پھر فرمایا: "ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی سطح اور تہہ کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے۔ اس سے اوپر آٹھ بکرے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمانوں کے درمیان ہے۔ ان کی پیٹھوں پر عرش ہے جس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اوپر ہے (بلندی کی طرف اشارہ ہے ورنہ وہ مکان سے پاک ہے) عبد بن حمید کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے سنا فرماتے ہیں عبدالرحمان بن مہدی کا ارادہ کیوں نہیں کرتے کہ وہ ان سے یہ حدیث سن لیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور نے سماک سے اس کے حدیث کا بعض حصہ مرفوعاً بیان کیا۔ عبدالرحمان عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد رازی، عبداللہ بن سعد رازی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سیاہ عمامہ پہنے خچر پر سوار دیکھا وہ کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ عمامہ پہنایا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

۳۴۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ نَصْرٍ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ بِيْنَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هٰرُوْنَ۔

تفسیر سورۂ سأل سائل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قول "کالمہل" کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زیتون کے پکے تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یزید بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

۳۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَاٰهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلَى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ اُولٰئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا

تفسیر سورۂ جن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ پڑھا اللہ نہ ہی ان کو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ ادھر شیطانوں اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہوگئی ان پر ٹوٹنے والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگے ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے بھیجے گئے کہنے لگے اس رکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا واقعہ ہے لہٰذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہو گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشارق و مغارب میں چل پڑے اور ان میں سے ایک گروہ تہامہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ آپ کجور کے نخلستان میں تھے اور بازار عکاظ کی طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے "خدا کی قسم یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے" راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور کہا اے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی

يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی جن والی آیت اسی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ فرماتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں تو انہیں صحابہ کرام کی اس عظیم اطاعت پر تعجب ہوا تو اپنی قوم سے کہا "لما قام عبد اللہ یدعوہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جن، آسمانوں کی طرف چڑھتے اور عنایت خداوندی سے ایک کلمہ سنتے تو اس کے ساتھ نو کلمے اپنی طرف سے ملاتے۔ ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا جنوں نے ابلیس سے ذکر کیا اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس کہا کہ ضرور اس میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے اسی کی وجہ سے یہ رکاوٹ ہوئی چنانچہ اس نے اپنا لشکر بھیجا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے پایا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ میں نے یہ بھی سنا کہ آپ نے فرمایا میں نے لشکر نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی اس نے کہا یہی وہ بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ

تفسیر سورہ مدثر

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ انقطاع وحی کا ذکر فرما رہے تھے آپ نے فرمایا میں

لہ تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا قرآن سنا۔ سے جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ اس پر ٹوٹ پڑنے کے ہو جائیں۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَيْنِهِ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ فِي قِصَّةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَجِئْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ إِلَى قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْضًا.

چلا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہو گیا واپس لوٹا اور کہا مجھے کپڑا اوڑھا دو مرتبہ فرمایا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایھا المدثر قم فانذر" تا "یہ فرضیت نماز سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یحیی بن ابی کثیر نے بھی اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَصْعَدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِي بِهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رُوِيَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے (جہنمیوں کو) اس پر ستر سال تک چڑھایا جائے گا پھر انہی مدت اس سے گرایا جائے گا۔ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ لہٰذا سطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کا کچھ حصہ موقوفاً مروی ہے۔

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُودُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوا قَالَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَعَلِمَ قَوْمٌ سُئِلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ لَا عَلِمَ حَتَّى سَأَلَ نَبِيَّنَا لَكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِأَعْدَادِهِمْ وَإِنِّي سَائِلُهُمْ هَلْ تُرْبَةُ الْجَنَّةِ وَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کچھ یہودیوں نے چند صحابہ کرام سے کہا کیا تمہارے نبی جہنم کے داروغوں کی تعداد جانتے ہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہم نہیں جانتے جب تک ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ ایک شخص نے آکر عرض کیا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ کے صحابہ کرام مغلوب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ اس نے کہا یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے نبی کو جہنم کے داروغوں کی تعداد معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا پھر انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے جب تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ قوم ہار جاتی ہے جس سے ایسی بات پوچھی جائے جو وہ نہ جانتا ہو اور وہ علم کا اظہار کر دے کہ میں خود نہیں جانتا

عَنِ اللّٰهِ مَلَكٌ فَتَاجَّا وَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ سَدَدَ خَزَنَةَ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِي مَرَّةٍ وَعَشَرَةٌ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعَةٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ مِسْكٌ أَبْيَضُ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالُوا أَخِيرًا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ مَلَكٌ هٰذَا حَيْثُ إِنَّمَا جِئْتُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثٍ عَجَائِبَ.

۳۱۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَوَانِيُّ وَهُوَ أَخُو حَزْمِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْقَطَوَانِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلٰهًا فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَسُهَيْلٌ لَيِّنٌ بِالْعَرَبِيِّ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ إِسْمَاعِيلُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ ثَابِتٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

۳۱۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الثَّنَاءَ

نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو ظاہر کرکے بتائیں۔ ان فرشتوں کو میرے پاس لائیں میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھوں اور وہ سیدھے ہو آئے تو کہنے لگے اے ابوالقاسم! جہنم کے داروغے کہتے ہیں آپ نے اتنے اتنے ایک مرتبہ دس اور ایک مرتبہ نو فرمایا کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے پھر کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا جنت کی مٹی کیا ہے؟ ہماری فرماتے ہیں کستوری اور یہ خاموش رہے پھر کہا اے ابوالقاسم! رسول اللہ

عَلَى مُوسَى بْنِ عَائِشَةَ حَدِيثًا

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِي شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَيَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفَيْ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ مِثْلَ هَذَا مَوْقُوفًا وَرَوَى عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَثُوَيْرٌ هَذَا هُوَ أَبُو فَاخِتَةَ الثَّقَفِيُّ مِنْ سُفْيَانَ مِنْ قُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ فَثُوَيْرٌ يُوَقَّفُ وَلَا يُعْلَمُ أَحَدٌ رَفَعَهُ إِلَّا مَا ذَكَرَ عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنْ غَيْرِ ثُوَيْرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ"۔ یہ حدیث غریب ہے متعدد افراد نے اسرائیل سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبدالمجید بن ابی روّاد نے بواسطہ ثویر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف حدیث روایت کی۔ ابوفاختہ ثویر ثقفی نے سفیان، قرہ اور مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا۔ مجاہد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

تفسیر سورۂ عبس

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ هَذَا مَا سَمِعْنَا عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلَّى لِابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا فِي هَذَا أُنْزِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "عبس وتولیٰ" حضرت ابن ام مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے ہدایت دیجئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیر کر دوسری طرف ہو گئے اور فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں حرج سمجھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں اس موقعہ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "عبس وتولیٰ" حضرت ابن ام

لہ کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُنْزِلَ عِيْسٰى وَمَرْيَمُ فِيْ اٰيَةٍ اَوْ مَكْتُوْبٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اَيَبْصُرُ اَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُغْنِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ حَبْبٍ الْعَطَّارِ الْبَصْرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْعِبْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ

وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! ہر شخص کی مصیبت اتنی شدید ہوگی کہ یہ بات اس سے نہیں ہو سکے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے تو سورہ "اذا الشمس کورت" "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" پڑھے

تفسیر سورۂ مطففین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے اگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی "ران"

ملہ الذی سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے وہی اسے لیے ہے۔

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جسے میں کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع ہے) "یوم یقوم الناس لرب العالمین" کے متعلق فرماتے ہیں۔ وہ نصف کانوں تک پسینے میں غرقاب کھڑے ہوں گے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کے متعلق فرمایا ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

تفسیر سورۂ انشقاق

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے (وہ کہتی ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس سے حساب میں چھان پھٹک کی گئی وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فاما من اوتی کتابہ بیمینہ" تو آپ نے فرمایا یہ تو اعمال کا پیش کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی دوسرے حضرات نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بواسطہ ایوب ابن ابی ملیکہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت انس کی روایت سے غریب ہے ہم بواسطہ قتادہ حضرت

لہ کوئی ایسی جگہ ان کے دلوں پر ان کے کانوں سے لگ چڑھا دیا ہے کہ جس سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے تو وہ عرق پسینہ ان کے

داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے قریب آسان حساب لیا جائے گا۔

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

تفسیر سورۂ بروج

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۳۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَسْأَلُ اللهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا قُرَادُ بْنُ نَضْرٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود سے عرفہ کا دن مراد ہے اور مشاہد، جمعہ کا دن ہے سورج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن کی دعائے خیر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور تمام چیزوں سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ حدیث میں ضعیف ہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے ائمہ نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے۔

۳۳۶۶- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا عَمِّي عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ

علی بن حجر نے بواسطہ قران بن تمام اسدی الوفی بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابو عبدالعزیز ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم عصر کی نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے گویا کہ کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَ
الْهَمْسُ فِي حُرُوفِهِ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ
فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ
هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ
بِأُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِهَؤُلَاءِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ
أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ
أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ
عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَكَانَتْ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا
قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ
بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخَرِ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ
مَلَكَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ
لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوا إِلَيَّ غُلَامًا فَهِمًا وَقَالَ
فِي الْقَدِيمِ فَطِنًا حَيِّنِي هَذَا أُعَلِّمْهُ أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ
فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ
يَعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ
يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ
فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْعَرَبِ
كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ
ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى
أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ
يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ
الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ أَنَّهُ لَا يَأْتِينِي فَحَصَرُوهُ
فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ
إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ
أَهْلِي فَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ
الْكَاهِنِ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ
كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

اپنی امت سے بہت محبت تھی انہوں نے فرمایا ان کا مقابلہ
کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں دو باتوں میں سے
ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن
مسلط کر دوں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے انتقام لینے کو اختیار
کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے
ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث
بیان کرتے تو ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک
بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو بہت سی پوشیدہ باتیں بتایا کرتا
ایک مرتبہ اس کاہن نے کہا میرے لیے ایک سمجھ دار لڑکا تلاش
کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے
مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میں
کوئی سکھانے والا نہ ہو۔ انہوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات
کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو
کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا راستے
میں ایک پادری کا عبادت خانہ تھا۔ معمر کہتے ہیں میرا خیال ہے
ان دنوں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ لڑکا اس پادری
کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا جبکہ پادری نے کہا میں
عبادت کرتا ہوں۔ لڑکا اس پادری کے پاس ٹھہرنے اور
کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے لڑکے
کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا
ہے لڑکے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے
کہ کہاں تھے تو کہو گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں
تھے تو کہو کاہن کے پاس تھا۔ لڑکا اس طریقہ پر تھا کہ ایک دن وہ
ایک بڑی جماعت کے پاس سے گزرا انہیں ایک جانور نے گھیر
رکھا تھا بعض کہتے ہیں یہ شیر تھا۔ لڑکے نے پتھر لیا اور کہا اے اللہ
اگر راہب سچا کہتا ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور
کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں
نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟ دیکھنے والے لوگوں
نے جواب دیا اس لڑکے نے۔ اس سے وہ سب گھبرا گئے

إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ تَسُدُّ الطَّرِيقَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَأَسْأَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهَا فَرَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أَيُّهَا الْمَرْءُ رُدَّ بَصَرَكَ فَهَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ أَمَرْتُ أَنْ تَجْعَلَ إِلَيْكَ بَصَرَكَ أَوْ تُؤْمِنُ بِالَّذِي يُرَدُّ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأَتِيَ بِهِمْ فَقَالَ لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ فَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ اطْلَعُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا ظَلَعْتُمْ بِهِ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَاظْلَعُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمْ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمْ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَقَالَ احْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَأَلْقُوهُ فِيهِ فَذَهَبُوا بِهِ فَغَرَّقَهُمْ اللَّهُ فَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمْ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَأَلْقُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمْ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمْ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعْ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَأَمَرَ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ الْأُخْدُودَ وَأَضْرَمَ فِيهَا النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ

کہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا پھر نابینا شخص نے سنا تو کہا اگر تو میری بینائی لوٹا دے تو میں تجھے یہ چیز میں دوں گا اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں بلکہ یہ بتاؤ اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان لے آؤ گے جس نے تمہاری بینائی لوٹائی اس نے کہا ہاں لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس نابینا کی بینائی واپس کر دی چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا تو اس نے ان سب کو لانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ لائے گئے بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طریقہ سے قتل کروں گا۔ راہب اور نابینا کے قتل کا حکم دیا ایک کے سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا دوسرے کو دوسرے طریقے سے ختم کیا پھر غلام کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے لے جا کر پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ وہ پہاڑ پر لے کر چڑھے گئے تو لوگ خود ہی گرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں سے صرف ایک لڑکا باقی رہا واپس آگیا بادشاہ نے کہا ان کا کیا بنا کہا اللہ نے ان سے نمٹ لیا ہے۔ پھر اسے کہا جا کر سمندر میں ڈال دو۔ سمندر کی طرف لے جایا گیا تو (اب بھی) ساتھ جانے والے ڈوب گئے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔ لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے صرف اسی صورت میں قتل کر سکتا ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں کر۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے کہا تو مجھے سولی پر چڑھا کر تیر اٹھا اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو اس لڑکے کے رب کے نام پر (تیر مارتا ہوں) بادشاہ کے حکم سے اسے سولی پر چڑھایا گیا اور یہ کلمات کہتے ہوئے تیر پھینکا گیا جس وقت اسے تیر لگا اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس لڑکے نے ایسے علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا لہٰذا ہم بھی اس کے رب پر ایمان لاتے ہیں بادشاہ سے کہا گیا پہلے تو صرف تین آدمیوں کی مخالفت سے خوف زدہ تھا اب یہ تمام لوگ تیرے مخالف ہیں چنانچہ اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اس میں لکڑیاں جمع کرائیں اور آگ لگائی لوگوں کو جمع کیا اور اعلان کیا جو شخص اپنا دین ترک کر دے گا اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں پھرے گا

بِهٰذَا الْغُلَامِ قَالَ لِمَنْ يَنْبَغِي أَجْرِئْتُ لَمَلَكْتَ لَوْلَاهُ فَهٰذَا الْغَايِرُ كُلُّهُمْ فَدَعَا بِأُخْدُودٍ قَالَ فَحَفَرَ أُخْدُودًا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِي هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأُخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ وَحَتَّى بَلَغَ الْغُلَامُ إِلَى الصَّبِيِّ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ وَقَالَ فِيهِ ذَكَرُوا أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِصْبَعُهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسے آگ میں ڈالیں گے چنانچہ اس نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ (اسی کے بارے میں) فرمایا ہے، "قتل اصحاب الاخدود" الخ لڑکا دفن کر دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نکالا گیا تو اس کی انگلی کنپٹی پر تھی جہاں اس نے بوقت شہادت رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تفسیر سورۂ غاشیہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" نہ کہہ دیں۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا "انما انت مذکر" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ فَقَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

تفسیر سورۂ فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع" اور "وتر" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نماز ہے بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ خالد بن قیس نے بھی اسے قتادہ

لہ خندقوں والے جن کے بارے میں قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

حَدِيثٌ قَتَادَةَ وَقَدْ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ نَحْوَ هٰذَا[1]۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ عَلَى مَا يَضْرِبُ أَحَدُكُمْ فِيْهِنَّ يَضْرِبُ إِحْدَاهُنَّ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلٰى مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيْعِ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ يَنْكُتُ بِهَا فِي الْأَرْضِ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيْرُ إِلَى الشَّقَاءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ

سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۂ والشمس وضحٰھا

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والوں کا ذکر سنا آپ نے فرمایا کہ اذا انبعث انبعاثا[1] اس کے ہلاک کرنے کو ایک خبیث شریر الطبع جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح باوقار اور دبدبہ والا تھا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے شاید کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوز کی آواز پر ہنسنے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جسے وہ خود کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ واللیل اذا یغشٰی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ کرکے ہم میں سے جو خوش بخت ہوگا وہ اعمال سعادت کرے گا اور جو بدبخت ہوگا وہ بدبختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے کمائی رکھی گئی۔ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کر دیا گیا اور جو بدبخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے

[1] دیکھو اس کا سبب سے بدبخت الخ نمبر ۳۱۳۔

لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ سَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بد بختی کا عمل آسان کر دیا گیا اس کے بعد آپ نے پڑھا "فاما من اعطی" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَى

تفسیر سورۂ والضحیٰ

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ قَالَ وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدًا فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ کی انگلی مبارک سے خون بہ نکلا تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں پہنچی راوی فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما ودعک ربک وما قلی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ

تفسیر سورہ الم نشرح

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِي مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلَ بَطْنِي فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حطیم شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا کہ ایک کہنے والے نے سا کہ دو آدمیوں میں سے ایک ہیں، پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا۔ اس میں آب زمزم تھا پھر میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے فرمایا پیٹ کے نچلے حصے تک چاک کیا۔ قلب اقدس نکالا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک

ملہ جس نے، یا اور پیر نگاری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم بہت جلد اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ ۱۲ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ کر دیا۔

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

تفسیر سورۂ والتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدَوِيًّا أَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ وَبِيَدِهِ يَسْتُوْكُ عَنْ قِرَاءَةِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ عَلَيْكَ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَلَيْسَ هٰذَا الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يُعْرَفُ.

۱۲۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، جو آدمی سورہ والتین والزیتون میں ﴿الیس اللہ بحکم الحاکمین﴾ (یعنی کمل پڑھے اسے یہ کہنا چاہیئے "بلی وانا علی ذلک من الشاہدین"۔ یہ حدیث اس سند کے ساتھ اعرابی کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

تفسیر سورہ اقرأ باسم ربک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمَّاهُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَأَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عِيَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "سندع الزبانیہ" کے متعلق روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی گردن روند ڈالوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اسے کھلم کھلا پکڑتے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَاءَ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْتَهَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَرَهُ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

۱۲۴۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آیا اس نے تین بار کہا کیا میں نے تمہیں اس سے نہیں روکا نماز سے فراغت پر آپ نے اسے جھڑکا تو ابوجہل کہنے لگا تمہیں معلوم ہے کہ یہاں (مکہ مکرمہ) میں کوئی مجلس میری مجلس سے بڑی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر وہ اپنی مجلس طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے

ملائکہ کی قسم الذین کفروا اس سے مراد ابوجہل اور اس کے ساتھی ہیں جو اپنی صحت پر بنا پھولے ہوئے تھے کہ ہم کو ہر حالت کا فائدہ ہے اگر ہم ایمان لائے تو اچھے کام کے کرنے والے ہیں اور کفر کی حالت میں بھی ہم کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کی تردید فرمائی کہ تم کو ہلاکت کے گڑھے پر کھڑا ہونا ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہم کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا۔ ۱۲ منہ

فَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنِ الرَّبَاحِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثَنَا بِهِ مُعَاوِيَةُ لَأَخَذْنَا بِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

فرشتے اسے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

تفسیر سورۂ لیلۃ القدر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِي رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ بَنِي أُمَيَّةَ عَلَى مِنْبَرِهِ فَسَاءَهُ ذَلِكَ فَنَزَلَتْ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُو أُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا يَزِيدُ يَوْمًا وَلَا يَنْقُصُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْوَجْهَ مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ رَوَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ هُوَ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى التَّفْسِيرِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا اسلام کہے لگا آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے زیادہ ملامت نہ کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بنو امیہ منبر پر چڑھائے گئے تو آپ نے ناپسند فرمایا اس پر آپ کو یہ آیت نازل ہوئی انا اعطیناک الکوثر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو جنت کی ایک نہر کوثر عطا کی نیز یہ نازل ہوئی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور ما ادراک ما لیلۃ القدر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم فرماتے ہیں ہم نے حساب کیا تو پورے ہزار مہینے بنتے تھے۔ نہ زیادہ تھے نہ کم یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی قاسم بن فضل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یوسف بن ماہک کا واسطہ بھی مذکور ہے قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ یوسف بن سعد مجہول شخص ہے۔ ہم اس حدیث کو اس تفسیر کے ساتھ صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

.....

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَغَيْرِهِ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پورا سال قیام کرے لیلۃ القدر کو پالے گا۔ حضرت ابی

لہ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ فَرَحِمَهُ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِفِعْلِهِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن کو بخشے انہیں معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور ستائیسویں شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کریں۔ پھر انہوں نے ان شاء اللہ کہے بغیر (یقینی) قسم کھائی۔ کہ وہ ستائیسویں شب ہی ہے (راوی) زر کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوالمنذر آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشانی کے ساتھ جس کی خبر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ وہ یہ کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

تفسیر سورہ لم یکن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر البریہ (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے طور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

تفسیر سورہ اذا زلزلت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "یومئذ تحدث اخبارھا" پھر فرمایا "جانتے ہو اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں"؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا یہی اس کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

وَمِنْ سُورَةِ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ

تفسیر سورہ الہکم التکاثر

ف۱ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

۳۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ "الہاکم التکاثر" پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا انسان کہتا ہے "میرا مال" حالانکہ تیرا تو صرف وہی مال ہے جو صدقہ کر دیا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حُكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُرَيْدِ بْنِ حُصَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ سَمِعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِنْهَالِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "ہم ہمیشہ عذاب قبر میں شک کیا کرتے تھے حتیٰ کہ "سورۃ الہاکم التکاثر" نازل ہوئی" ابو کریب کہتے ہیں بواسطہ عمرو بن ابی قیس اور ابن ابی لیلیٰ منہال سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

.....

۳۲۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ كَانَ النَّعِيمُ نَسْأَلُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، ہمارے پاس اور ہی تو نعمتیں ہیں کھجور اور پانی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس ہوں گی۔

۳۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوفُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُونُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم" لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمارے پاس تو صرف یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی، اور دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عنقریب ہی ایسا ہوگا" ابن عیینہ کی روایت میرے نزدیک

ملاحظہ ہو تکاثر تم سے نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آنے والے واقعات پر تنبیہ فرمانا (حرم)

بْنِ عَمْرٍو عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ هٰذَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

۳۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيَكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ وَيُقَالُ عَرْزَمٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نَهَرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى طِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ

زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن عیاش سے سفیان بن عیینہ احفظ ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک ابن عبدالرحمن بن عرزب کے بیٹے ہیں عرزم بھی کہا جاتا ہے۔

تفسیر سورۂ کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطیناک الکوثر" کے بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (کوثر) جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور نے مزید فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں سے موتیوں کے قبے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں چلا جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک نہر سامنے آئی جس کے کناروں موتیوں کے قبے ہیں میں نے فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یہ وہ حوض کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکلا اس کے بعد میرے لیے سدرۃ المنتہیٰ اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

رُوِيَ بْنُ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار اور خمیر سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

تفسیر سورہ فتح

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُسَائِلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی سوال پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ (خصوصیت اس (فضیلت کی) وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ (حضرت ابن عباس) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اذا جاء نصر اللہ والفتح" میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر آخر تک سورت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اس کے متعلق میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَنَا بَنَاؤُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے لڑکے ہیں

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

تفسیر سورۂ تبت

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ مُرَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ نَبَّأْتُكُمْ بِبَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور پکارا یا صباحاہ قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں بتلاؤ تو سہی اگر میں تمہیں خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب نے کہا "تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا تیرے لیے ہلاکت ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "تبت یدا ابی لہب وتب" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ

تفسیر سورۂ اخلاص

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ سَعِيْدٍ هُوَ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَا يَلِدُ وَلَمْ يُوْلَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ إِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ إِلَّا سَيُوْرَثُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيْهٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "قل ہو اللہ احد" الخ سورت ہے جو نہ کھاتے اور نہ کسی سے جنا گیا ہو کیونکہ ہر پیدا ہونے والے کے لیے موت ہے اور ہر مرنے والا اپنے ورثہ چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ موت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے "لم یکن لہ کفوا احد" اس کا کوئی شبیہ نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعْدٍ وَأَبُوْ سَعْدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ۔

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے معبودان باطلہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتاؤ۔ راوی فرماتے ہیں اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لے کر آئے "قل ہو اللہ احد" اس کے بعد گذشتہ حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو سعد کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو سعد کا نام محمد بن میسر ہے

لہ ابولہب کے ہاتھ ہلاک ہو جائیں اور وہ تباہ ہو چکا ہے (ترجمہ) وہ اللہ ایک ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِيْ نَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

تفسیر سورۂ معوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا "اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے جب چھپ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ نَا خَيْثَمٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ خَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (اور سورتیں) قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق" ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

بَابٌ ۳۱

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى الْغَافِقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ اِذْهَبْ إِلٰى أُوْلٰئِكَ النَّفَرِ إِلٰى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے "الحمد للہ" کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "یرحمک اللہ" "اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جاؤ وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کہو "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی تحیت (سلام) ہے" مزید فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کر لو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا داہنا ہاتھ اختیار کیا حالانکہ اس کے دونوں

وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ فَقَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سُكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ مِائَتَيْنِ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باندھے ہوئے اور بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مٹھی کھولی تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی۔ عرض کیا اے رب! برکت ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا یارب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ انہیں میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال انہیں دے دیئے فرمایا تمہارا اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مقدر ہے فرشتے نے عرض کیا ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا حضرت آدم سے بھول ہوئی اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ اسی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوہریرہ سے دوسری سند سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

باب ۲۶

۳۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيدُ فَقَالُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں لوہا ہے انہوں نے عرض کیا یارب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ فرمایا "ہاں آگ ہے" انہوں نے

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

پھر پوچھا اے پروردگار! آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں پانی ہے" پھر عرض کیا "اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟" فرمایا "ہوا ہے" "پوچھا" ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟" وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب دعا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

فضیلت دعا

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِنَحْوِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے ابو سلمہ عبدالرحمن بن مہدی، عمران قطان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابٌ مِنْهُ

مذکورہ بالا کا دوسرا باب

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا، عبادت کا مغز ہے۔"

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَامِرٌ لِعِبَادِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَامِرٌ لِعِبَادِهِ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ذَرٍّ

ے حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا ہی تو) عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) "اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور اعمش نے اسے حضرت ذر سے روایت کیا اور ہم اسے ذر ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب منہ

اسی متفرق کا ایک اور باب

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْوَجْهَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے وکیع نے بواسطہ منصور واحد، ابوالملیح سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابوعاصم، حمید ابوالملیح اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے اسی کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

باب ما جاء في فضل الذكر

فضیلت ذکر

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اسلام کے احکام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں اختیار کرتا رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیری زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیئے۔" ے حدیث

حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابٌ مِنْهُ

۳۳۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيُخْتَضَبَ دَمًا كَانَ الذَّاكِرُونَ اللهَ أَكْثَرُ مِنْهُ دَرَجَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ

بَابٌ مِنْهُ

۳۳۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَ هَذَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۳۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حسن غریب ہے۔

کثرت ذکر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا ابوسعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی تلوار کفار و مشرکین پر چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے دراج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قبولیت ذکر

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہاں ضرور بتایئے آپ نے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابودرداء فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض راوی نے اسے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کیا ہے۔

فضیلت حلقہ ذکر

امام ابن مسلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور

ابْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے، ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (فرشتوں کی) میں ان کا ذکر کرتا ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو عِمْرَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَلٍّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور حاضرین سے پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر ہی کے لیے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور نہ ہی کسی کو مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل تھا پھر بھی تم میں سے کوئی بھی کم احادیث رکھنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو؟ عرض کی اللہ کی قسم! ہم تو صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم پر کوئی تہمت یا الزام رکھنا مقصود ہے۔ میرے پاس جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے باعث فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں ابو عمران نہدی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللهَ

اللہ کے ذکر سے خالی مجلس

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم

بْنُ مَعْبَدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے تو ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

۱۳۰۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص جو دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی بلا دور کر دیتا ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اس باب میں حضرت ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۳۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیے" یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور افضل دعا "الحمد للہ" ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسیٰ بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

روایت کیا ہے

.....

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبَهِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بہی کا نام عبداللہ ہے

.....

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الذِّكْرَ يَبْدَأُ بِتَذْكِيرِهِ

دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا أَبُو قُطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا أَوْ ذَكَّرَ بِهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قُطَنٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

.....

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ کرتے محمد بن مثنی کی روایت میں ہے یہ الفاظ ہیں "چہرے پر پھیرنے سے پہلے واپس نہ لوٹاتے"۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

يَسْتَتِرُ بِهِمَا وَخَطَّأَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ الْأَمِينُ حَدِيثَ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

حنظلہ بن ابی سفیان بھی ثقہ ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

.....

باب ۳۳۲ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ

دعا میں جلدی کرنا

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہے میں نے دعا کی تھی قبول نہیں ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبید کا نام سعد ہے وہ عبدالرحمن بن ازہر کے غلام ہیں انہیں مولیٰ عبدالرحمن بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

باب ۳۳۳ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

صبح اور شام کی دعا

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی "بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم" حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ نے

لہ اس کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی جبکہ وہ سننے جاننے والا ہے۔

يُوَجِّبُ بِهِ الْجَنَّةَ عَلَى مَا قَدَّرَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

مجھ پر اپنی تقدیر پوری کردے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۳۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت کہے "رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا" اللہ (کے ذمہ کرم) پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو" یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۳۴۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ أَصْبَحْنَا لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات کہتے "امسینا و امسی الملک للہ سے "وعذاب القبر" تک ملے اور جمع کرتے تو یہی کلمات فرماتے لیکن امسینا اور اسی کی جگہ اصبحنا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابن مسعود سے یہ حدیث مرفوع روایت کی ہے۔

۳۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ

علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر، سہیل بن ابی صالح، اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے جب تم میں سے کوئی صبح

لے یہ جملہ تمام کے سب جملے اسم کے دین ہونے اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہونے سے متعلق ہیں۔ شام زندگی اور موت تینوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے

نُمْسِيْ وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

بَابٌ [۳۴] مِنْهُ

۱۳۱۸ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعَ بْنَ عُدُسٍ الْغِفَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

بَابٌ [۳۵] مِنْهُ

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُمَيْعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا أَحَدٌ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ

کہے تو یہ کہ "اللھم بک اصبحنا" الخ اور شام کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم بک امسینا" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

چھیالیسواں باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسے کلمات بتلا دیجئے جو میں صبح و شام پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو "اللھم عالم الغیب الخ" اے اللہ! پوشیدہ و ظاہر کو جاننے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ نفس و شیطان کی شرارت اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام اور سوتے وقت یہ کلمات کہا کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں سید الاستغفار (بتاؤں؟ اور وہ ہے) "اللھم انت ربی" سے "لایغفر الذنوب الا انت" تک یا اللہ! تو میرا رب ہے تو ہی معبود ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد و پیمان پر حتی الامکان قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے ساتھ تیری طرف رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کا معترف ہوں میرے گناہ بخش دے تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ جو شخص شام کے وقت یہ کہے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جو کوئی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے اس باب

علامہ ہے اور اپنے اثبات نعمت کے لیے شام کی تمام تر بیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے اور تمام تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے رب میں تجھ سے رات اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور رات اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے میرے رب میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

يُصَبِّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ أَبْزَى وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ.

میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ابزی اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ عبدالعزیز بن حازم سے ابن ابی حازم زاہد مراد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ.

بستر پر جاتے وقت کی دعا

۳۳۹۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا وَقُلْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اسْتَذْكَرْتُ نَبِيَّ الَّذِي وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا مَعْلُومٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بستر پر جاؤ انہیں پڑھ لیا کرو، اگر اسی رات موت آجائے تو فطرت اسلام پر مرو گے۔ اور (زندہ رہتے ہوئے) صبح کرو تو بھلائی کے ساتھ صبح کرو گے۔ وہ کلمات یہ ہیں "اللھم اسلمت نفسی" سے "الذی ارسلت" تک۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا رغبت و خوف کے ساتھ اپنے معاملہ تجھے سونپ دیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی تیرے سوا کہیں بھی پناہ اور نجات نہیں۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا "رسول لفظ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور وہی کلمات کہے "ونبیک الذی ارسلت" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ منصور بن معتمر نے بواسطہ سعد بن عبیدہ حضرت براء سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ البتہ "

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بستر پر لیٹے یہ کلمات کہے "اللھم اسلمت

خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَعَلَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

خدیج سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے پھر کہے "اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا اور اپنا چہرہ تیری طرف پھیرا اور اپنی پیٹھ تیرے سہارے ٹیکی اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا تیرے سوا کوئی پناہ نہیں مگر تیری طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر" پھر اگر اسی رات اس کا انتقال ہو جائے تو وہ فطرت پر مرے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق یعنی رافع بن خدیج کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ کلمات کہتے: "الحمد للہ الذی الخ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں پناہ دی کتنے ہی ایسے ہیں جن کے کئے کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوان بالا کا ایک اور باب

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات "استغفر اللہ الذی الخ" اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں" تین مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، ہاں کی ریت کے ذرات اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق عبیداللہ بن ولید وصافی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

ایک اور باب

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ

حضرت عزیب بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے دست مبارک رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا فرماتے "اللھم قنی عذابک الخ" اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے "رب قنی عذابک الخ" یہ حدیث حسن اس طرق سے غریب ہے۔ ثوری نے یہ حدیث بواسطہ ابو اسحٰق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابو اسحاق، ابو عبیدہ ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے بواسطہ ابو اسحاق اور عبداللہ بن یزید حضرت براء سے اور بواسطہ ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

ایک اور باب

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے "اللھم رب السموت الخ" اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے رب! ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے

الْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دلا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے (غلبہ میں) تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض پورا کردے اور مجھے فقر سے بے نیاز کردے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مِنْهُ

بستر پر دوبارہ جائے تو کیا کرے

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس جائے تو اسے اپنی ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے بعد اس (بستر) پر کیا چیز آئی۔ پھر لیٹتے وقت کہے "باسمك ربي الخ" اے رب میرے میں تیرے تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے"۔ بیدار ہو تو کہے "الحمد للہ الذی عافانی الخ" اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت قرآن پڑھنا

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملتے اور قل ہو اللہ" اور معوذتین پڑھ کر ان میں پھونکتے جہاں تک ہو سکتا جسم پر ہاتھ پھیرتے سر اور چہرہ سب کا اور جسم کے اگلے حصے سے

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

آغاز فرماتے تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوان سابق کا دوسرا باب

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا.

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شرک سے برأت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابو اسحٰق کبھی ایک بار (پڑھنے) کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَى لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَشْبَهُ فَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِي إِسْحَاقَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَخُو فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ.

موسیٰ بن حزام نے ہمارے یحییٰ بن آدم اسرائیل ابو اسحاق اور فروہ بن نوفل، ان کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث فلیح سے یہ اشبہ اور زیادہ صحیح ہے اصحاب اسحٰق نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے بھی براہ راست اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن فروہ بن نوفل کے بھائی ہیں۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ النَّرْسِيُّ نَا اللَّحْيَانِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "تنزیل السجدہ" اور "تبارک الذی" پڑھے بغیر آرام نہ فرماتے ہوتے تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواۃ نے براہ لیث، ابوزبیر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زبیر نے

98

وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ نَعَمْ أَسْمَعُهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ أَوِ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيْثِ لَيْثٍ.

ابوزبیر سے روایت کی اور کہا میں نے پوچھا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا ہے شعبہ نے بواسطہ مغیرہ بن مسلم اور ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث لیث کی مثل روایت کی۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي نَائِبَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ أَبُوْ نَائِبَةَ هٰذَا إِسْمُهُ مَرْوَانُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے آرام نہ فرماتے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) مجھے امام بخاری نے بتایا کہ ان ابونائبہ کا نام مروان ہے عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ہے حماد بن زید نے ان سے سنا ہے۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسبحات (ان سورتوں کے شروع میں سبح یسبح اسبحان کے الفاظ ہیں) پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ آپ فرماتے ان کے آخر میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوان بالا ایک اور باب۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا

میں ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس کا ہمسفر ہوا انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے کہ ہم کہا کریں "اللھم انی اسالک" الخ اے اللہ میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی ہدایت میں پختگی، تیری نعمت، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَنَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ مَلَكًا لَا يَدَعُ شَيْئًا يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَدَّاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ.

اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک کوئی چیز ایسا نہیں پہنچائی جائے کسی وقت بھی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو علاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

باب ما جاء في التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام

سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا۔

۳۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تُكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَكْبِيرٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَحْمِيدٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر تم اپنے والد ماجد کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو (تو اچھا ہے) (۱۲ حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے۔ تم سوتے وقت چونتیس (۳۴) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے، یہ حدیث ابن عون کی روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۳۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجْلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسبیح، تکبیر اور تحمید کا حکم فرمایا۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوان بالا کا ایک اور باب

۳۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَيْهِمَا أَوْ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ سَبَّحَهُ وَكَبَّرَهُ وَحَمِدَهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ الْكَبِيرَةِ خَمْسُ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا مستوا وہ نہایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ الحمد للہ دس دس بار کہے اور ی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں۔ نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح تکبیر اور تحمید کہو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک ہزار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے جبکہ وہ اس قدر آسان ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے وہ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے وہ یہ نہ کرے جب کوئی اپنے بستر پر ہوتا ہے تو شیطان وہاں بھی آتا ہے تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتی کہ وہ سو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث روایت کی۔ اعمش نے عطاء بن سائب سے مختصراً روایت کی۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایات مروی ہیں۔

۳۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ نَا عَمْرٌو الْأَنْصَارِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ أَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَلَمْ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند معقبات (پیچھے آنے والی) ہیں جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث حکم سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔ منصور بن معتمر نے مرفوع روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

۳۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ النَّمِيرِ بْنِ أَبِي رَزْمَةَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ ثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ ثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے کہا لا الہ الا اللہ الخ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے نیکی کرنے برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے" پھر کہے "رب اغفر لی" "اے اللہ مجھے بخش دے" اور پھر دعا کرے تو قبول ہوگی۔ اگر جہت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے اس کی نماز قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ وَقَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ

سلمہ بن علی کہتے ہیں عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار سجدہ (پر مشتمل) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار تسبیح کرتے۔

باب ۴۰ منه

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَأَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوْا نَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ نَبِّئْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيْهِ وَضُوْءَهُ فَأَسْمَعُهُ اللَّيْلَةَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ اللَّيْلَةَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا تو آپ کو وضو کے لیے پانی دیتا رات کے بعض حصے میں آپ سے "سمع اللہ لمن حمدہ" کی آواز سنتا اور کچھ حصے میں "الحمد للہ رب العالمین" سنتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۱ منه

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا أَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانِيْ بَعْدَ مَا أَمَاتَنِيْ وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم باسمک" الخ اے اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اللہ اسی کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں۔ بیدار ہوتے تو پڑھتے "الحمد للہ الذی" الخ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلوٰة

رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیان نماز کے لیے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے "اللھم لک الحمد" الخ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق ستائش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا ہے تو تعریف کے لائق ہے۔ تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان

أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَ
الْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ
لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
إِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ
حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ
وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ
رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں ہے ، کا رب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری
ملاقات حق ، جنت حق ، جہنم حق اور قیامت
حق ہے ۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان
ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیری
طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے
دربار میں فیصلے لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ
اور ظاہر گناہ معاف کردے تو میرا معبود ہے تیرے
سوا کوئی معبود نہیں ۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد طرق سے مروی
ہے ۔

بَابُ مِنْهُ

حضور ﷺ کا ایک اور باب ۔

۳۴۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ ثَنِي
لَيْثُ بْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَزَلَ لَيْلَةً بِعَرَفَةَ مِنْ صَلٰوتِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي
وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي وَتُصْلِحُ
بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا
عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي
وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا
وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ
كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْقَوْلَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ
السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّي
أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي فَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ
عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ
الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،
فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک رات
آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا "اللھم انی اسالک" الخ اے اللہ
میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل
کو ہدایت دے میرے کام جمع کردے میری پراگندگی رفع فرمادے،
میرے غائب کی اصلاح فرمادے اور میرے حاضر کو بلند کردے
میرے اعمال پاک کردے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے، میری
الفت لوٹادے اور مجھے ہر برائی سے بچادے اے اللہ مجھے ایسا ایمان
یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے
مجھے دنیا اور آخرت میں شرافت و بزرگی حاصل ہو، یا اللہ!
میں تجھ سے قضاء میں کامیابی مرتبہ شہداء نیک بختوں کی زندگی
اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ میں اپنی حاجت تیرے ہاں لاتا ہوں
اگر میری سمجھ کم اور عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں اے
خفیات کو ادراک کرنے والے! سینوں کو شفا بخشنے والے! میں
تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان پناہ
دیتا ہے جیسے جہنم کے عذاب، ہلاکت کی پکار اور فتنہ قبر سے کسی
طرح پناہ دے۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری سمجھ قاصر رہے
نیت اور عمل کی وہاں تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق

أَلْبُخْلِ وَأَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَتَمَنِّيَّ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ أَنْ تُعْطِيَنِيهِ أَنْتَ الْجَبَّارُ الشَّدِيدُ وَالْأَمْرُ الرَّشِيدُ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي اللَّهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے جو بھلائی اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے تیری طرف رغبت کرتا ہوں اور تیری رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں کے پالنہار! اے اللہ! مضبوط رسی والے! میں تجھ سے اس دن امن اور ہمیشگی کے دن ان مقربین کے ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے، رکوع و سجود کرنے والے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور محبت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں ہدایت یافتہ راہ دینے والے ہوں گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا، تیری محبت کے سبب ان سے محبت کریں جو تیرے محب ہیں، اور تیرے دشمنوں سے اس وجہ سے دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں۔ اللہ! یہ دعا ہے قبول کرنا تیرا کام ہے یہ کوشش ہے تجھ پر بھروسہ ہے۔ اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے اے اللہ میرے کان، میری آنکھوں میرے بال میرے چمڑے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اللہ میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ مجھے نور عطا فرما، اور میرے لیے نور بنا دے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے پہن بھی کیا وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس پہنا۔ وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی دوسرے کی تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل و نعمت والا پاک ہے۔ بزرگی و شرافت والا پاک ہے۔ جلال و اکرام والا پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس انداز میں ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے بواسطہ سلمہ بن کہیل

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطُولِهِ.

اور کریب ؛ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا پورا روایت نقل نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

رات کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: نَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ: نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۴۶۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو آغاز نماز کن کلمات سے فرماتے؟ ام المومنین نے فرمایا آپ رات کو اٹھتے تو نماز کے پہلے یہ کلمات کہتے۔ "اللھم رب جبرئیل و میکائیل" الخ اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا۔ مجھے اپنے حکم سے اس حق کی ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا۔ بے شک تو سیدھے راستے پر (چلتا) ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

مذکورہ بالا کا دوسرا باب

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ مَيْمُونُ بْنُ الْمَاجِشُونِ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ

۳۴۷۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے یہ کلمات پڑھتے "وجہت وجہی الذی" الخ میں نے اپنا چہرہ خالصتاً اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مشرکین سے میرا کوئی تعلق نہیں میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ

اَلْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا
إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ آمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ
لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي
فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ
سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ
وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ
يَكُونُ آخِرُ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ
اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو
الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ
وَيُوسُفُ الْمَاجِشُونُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مَشْيَخَةٌ
عَنِّي وَقَالَ يُوسُفُ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ نَبِيُّ الْأَعْرَجِ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ
لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ

مجھ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔
پس میرے تمام گناہ معاف فرما دے تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔
مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اچھے اخلاق کا ہدایت صرف تو ہی
دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کر دے اور گناہوں کو دور
کرنا بھی تیرا ہی کام ہے میں تجھ پر ایمان لایا تو بابرکت اور بلند و بالا
ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں جب
آپ رکوع میں جاتے تو کہتے "اللھم لک رکعت" اے اللہ!
میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار
ہوا میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے
اعصاب تیرے ہی لیے جھکے۔ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے
"اللھم ربنا لک"، الحمد اے اللہ! اے میرے رب تیرے لیے
تعریف ہے اس قدر تو ہی ہے بھر جائے۔ سجدے میں جاتے تو
کہتے "اللھم لک سجدت"۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا
تجھ پر ہی ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے چہرے نے اس
کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، صورت دی، اس کی
آنکھیں اور کان بنائے پس سب سے اچھا خالق برکت والا ہے
پھر آخر میں تشہد و سلام کے درمیان یہ کلمات کہتے "اللھم اغفر لی"
اے اللہ میرے گذشتہ، آئندہ، پوشیدہ، ظاہر گناہ اور
جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے تو ہی مقدم و مؤخر
ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نماز کے لیے کھڑے
ہوتے تو یہ کلمات فرماتے
"وجہت وجہی للذی" الخ
اس میں "لبیک و سعدیک
والخیر کلہ فی یدیک"

وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنْ سَيِّئِهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ عَبْدًا أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَإِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَمَلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَغَرِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ

اے اللہ! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں تمام بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے، کا اضافہ ہے۔ رکوع کرتے تو کہتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لک سجدت" پھر تشہد وسلام کے درمیان یہ کلمات "اللھم اغفرلی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یونہی کرتے لیکن

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ
مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ
أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ
قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ
فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ
التَّكْبِيرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ
صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا
إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
إِلَيْكَ لَا مَنْجَى مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ أَيَّ مَا شَاءَ لَوْ كَانَ كَلَامًا فِي
رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ
وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي
وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
ثُمَّ يَتْبَعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا
سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ
وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ
تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَ

بیٹھ کر نماز پڑھتے تو نماز کے کسی حصہ میں ہاتھ نہ
اٹھاتے دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی
طرح ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے: نماز شروع کرتے
وقت تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے "انی وجہت وجہی
للذی" الخ اس دعا کے بعد قرأت فرماتے رکوع
میں جاتے تو یہ پڑھتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع
سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے
اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات
"اللھم لک سجدت" نماز سے فارغ ہوتے
وقت یہ کلمات کہتے "اللھم اغفرلی" الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے

امام شافعی اور ان کے بعض
اصحاب کے نزدیک اس پر
عمل ہے اہل کوفہ کے
بعض علماء اور دوسرے اہل علم فرماتے
ہیں یہ نوافل کے بارے
میں ہے فرائض میں
نہیں میں نے ابو
اسماعیل ترمذی سے سنا
وہ سلیمان بن داؤد
ہاشمی سے قول نقل کرتے
ہیں کہ انہوں نے
یہ حدیث ذکر کی اور
فرمایا یہ حدیث ہمارے
نزدیک حدیث زہری
کی مثل ہے، جو
بواسطہ
سالم ابن
کے والد سے

يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَسَّرَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِي الْمَكْتُوْبَةِ سَمِعْتُ اَبَا اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الرُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

مسروری ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجود قرآن میں کیا پڑھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِيْ الْلَيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج رات اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میرے سجدہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میرے لیے اس کے بدلے اپنے ہاں ثواب لکھ دے اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات کہتے سنا جو اس شخص نے درخت سے نقل کیے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے

وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ

۳۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

۳۴۵۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهُ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابٌ مِنْهُ

۳۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ

۳۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ نَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ

اور اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی روایت منقول ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "سجد وجہی للذی" میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت اور طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے "بسم اللہ توکلت" اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا ہے" تو ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت کی گئی تو (شر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مذکورہ بالا کا دوسرا باب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے "بسم اللہ توکلت" اللہ کے نام سے، نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا اے اللہ! ہم پھسلنے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بازار جاتے وقت کیا پڑھے

سالم بن عبداللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ دَلِيلٍ فَخَالَفَ مَا رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هَذَا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" الخ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن دینار (اس زبیر کے وکیل) نے بواسطہ سالم بن عبداللہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت حمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تجھے اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ وحدہ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اس سے دس لاکھ گناہ مٹاتا اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے

باب ۳۹ مَجَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

بیمار کیا پڑھے

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُجَادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ فِي مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ

قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے" جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر مر جائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور اغر ابی مسلم، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَكْحُولٍ وَهُوَ ابْنُ شَهْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي مُوسٰى وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَهُوَ مَخْضَرَمٌ وَشَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی"۔ وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ حدیث غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ قرمان آلی زبیر بصری شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایات لیتے ہیں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد

وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ.

بن علی سے منقول ہے کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے پناہ مانگے اور یہ بات اپنے دل میں کہے مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ اسْتَمَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَامِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر کہا "الحمد للہ الذی الخ" وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے،

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ الْعَبْدِيُّ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی "سبحانک اللھم" "اے اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں" اس باب میں حضرت ابوبرزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث سہیل سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۳۴۰۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُعَدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سو بار گنی جاتی تھی "رب اغفرلی وتب علی" اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۳۳۲ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

پریشانی کے وقت کیا پڑھے

۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے "لا الہ الا اللہ العلیم الحلیم" الخ "اللہ تعالیٰ بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عزت والے عرش کا رب ہے"۔

۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی ہشام، قتادہ، ابوالعالیہ، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ نَا بِشْرٌ يَعْنِي الْمُفَضَّلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عُمَيْدٍ يَعْنِي حَفْصَ بْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سر اٹھا آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے "یا حی یا قیوم"۔

بَابُ [۲۳] مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۳۴۳۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْأَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَيُقَالُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ.

کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے کل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں" اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مالک بن انس نے اسے یعقوب بن اشج سے روایت کیا۔ ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشج سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطہ سے اسے خولہ تک پہنچایا۔ حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

بَابُ [۲۴] مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

۳۴۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ

سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللھم انت الصاحب الخ" اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ .

۳۴۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَيْضًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَيِ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهُ مَعْنًى قَرِيبٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ الرُّجُوعُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا يَتَعَلَّقُ الرُّجُوعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَى نَحْوِهِ مِنَ الشَّرِّ .

چاہتا ہوں۔ حمید بن نصر نے ہم سے عبداللہ بن مبارک شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی عدی کی روایت سے پہچانتے ہیں

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے "اللھم انت الصاحب" الخ اے اللہ تو ہی میرا سفر کا ساتھی اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ الٰہی! سفر میں ہمارا رفیق اور گھر میں ہمارا نگہبان ہو۔ الٰہی! میں سفر کی مشقت اور پریشان کن واپسی اچھی حالت کے بعد بری حالت مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے "الحور بعد الکون" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ ہر ایک کی توجیہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی طرف اور ایک (اچھی) چیز سے کسی بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

.....

باب ۳۴۵ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

سفر سے واپسی پر کیا کہے

۳۴۶۷ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الزَّبِيعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الزَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ربیع بن براء بن عازب، اپنے والد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ کلمات فرماتے "آیبون تائبون" الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ثوری نے اسے بواسطہ ابواسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ربیع بن براء کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حب مدینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو اڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

رخصت کرتے وقت کیا کہے

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَيْثِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" الخ میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

.....

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ادْنُ مِنِّي أُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ میں تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے چنانچہ وہی کلمات کہے "استودع اللہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق (یعنی) سالم بن عبداللہ کی روایت سے غریب ہے۔

.....

بَابٌ مِنْهُ

نادرالہ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادِ راہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے، اس نے عرض کیا حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا "تیرے گناہ بخشے" اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ [۳۱] مِنْهُ

اس باب کا متفرق مضمون ہے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو ہر بلندی پر "تکبیر کہو"، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا "اے اللہ! اس کا دور کا سفر مختصر کر دے اور اس کے سفر کو آسان فرما دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی دعا

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا الْخَلِيلُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

۱۳۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ہیں جو جلد قبول ہوتی ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے ان کی روایت میں کوئی شک نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو جعفر جن سے یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہے ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يُعْجِبُهُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس ایک سواری کے لیے جانور لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب مبارک میں رکھا تو فرمایا "بسم اللہ" اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر سبحان الذی الخ "وہ ذات پاک ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم تو اسے قابو نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں" پھر "الحمد للہ" اللہ اکبر تین تین بار کہا اور تین مرتبہ یہ دعا فرمائی "سبحانک انی قد ظلمت نفسی الخ" اے اللہ! تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے گناہوں کو تیرے سوا کون بخشتا ہے؟ پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے کس بات پر ہنسی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا ہے اغفر الذنوب غیرک الخ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۵۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا عُثْمَانُ بْنُ سُنَّةَ عَنْ أَبِي الرُّمَيْحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر فرماتے "سبحان الذی سخر لنا الخ" پھر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسئلک" اے اللہ میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ہر اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارا سفر آسان کر دے اور راستے کی دوری (لمبائی) ہمارے لیے لپیٹ (کر مختصر کر) دے یا اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ سفر میں ہماری رفاقت اور گھر میں نگہبانی فرما" جب واپس تشریف لاتے تو فرماتے "ایبون الخ تائبون الخ" یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

آندھی کے وقت کی دعا

۳۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آندھی دیکھ کر یہ دعا مانگتے اللھم انی اسالک الخ الٰہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس باب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

گرج کی آواز سن کر کیا کہے

۳۴۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ رَعْدٍ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم لا تقتلنا الخ" یا اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر ہمارے سابق گناہ معاف فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے

۳۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ فِيْ هِلَالَ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم اھلہ الخ" الٰہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

باب ۳۴ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا فُضَيْلٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَأٰهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى يُكْنٰى أَبَا عِيْسٰى وَأَبَا لَيْلٰى إِسْمُهُ يَسَارٌ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ أَدْرَكْتُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

غصہ کے وقت کیا پڑھے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصہ کا اثر ظاہر ہونے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ وہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ شعبہ نے بواسطہ حکم عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے یوں ہی بیان کیا ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے فرماتے ہیں، میں ایک سو بیس (۱۲۰) صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

باب ۳۵ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَأٰى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَكْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ حَبِيْبِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا رَأٰى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

برا خواب دیکھے تو کیا کرے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب

بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالنَّاسُ۔

دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہادی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

۳۴۵۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي دَعَوْتُكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے "اللھم بارک لنا فی ثمارنا" الخ یا اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مد (ناپ کے دو پیمانے) میں برکت فرما۔ یا اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے خلیل اور نبی ہیں۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو بلاتے آتا جاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

کھانا کھائے تو کیا کہے

۳۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہمیں دودھ کا ایک پیالہ دیا۔

فَنَاوَلَ الْوَلِيدَ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةَ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا أَبَدًا. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَلَا يَصِحُّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا میں آپ کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں آپ کے (بابرکت) جوٹھے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ (اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ کہے "یا اللہ ہمارے لیے اسے بابرکت بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (دونوں) کی جگہ دودھ کے سوا کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا "عمر بن حریث" بعض نے "عمرو بن حریث" کہا اور یہ صحیح نہیں۔

باب ما یقول اذا فرغ من الطعام

کھانے سے فارغ ہو کر کیا کہے۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے "الحمد للہ حمدا کثیرا" اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔ جو چھوڑی جا سکتی ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ وَبَرِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلَى لِأَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے "الحمد للہ الذی" حمد و ستائش اس ذات کے لیے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمَکِّیُّ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اِسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ مَیْمُوْنٍ

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد (حضرت معاذ بن انس) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی اطعمنی الخ" اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے

باب ۳۱ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِیْقَ الْحِمَارِ

گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ

تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَرْضٍ اَحَدٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے ابو بلج سے اسی سند کے ساتھ

شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَبُوْ بِشْرٍ اِسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے ابو بشر کا نام یحییٰ بن ابی سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی حاتم بن ابی صغیرہ، ابو بشر، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روی ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابو بشر سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُوْ عِمَامَةَ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَهُ وَكُنَّا كُلَّمَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ كَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَرَفَعُوْا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤْيَةِ عَدُوِّكُمْ وَبَيْنَ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا أَنْ يَكْشِفَ السِّتْرَ عَنْهُ فَتَرَوْنَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَّا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَلٍّ وَأَبُوْ عِمَامَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ هُبَيْرَةَ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِنَّمَا يَعْنِيْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ سامنے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے، پھر فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ ابو عمامہ کا نام عمرو بن ہبیرہ ہے۔ یہ قول کہ "اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہارے رب کے درمیان ہے" اس سے اس کا علم اور قدرت مراد ہے۔

باب ۳۳۲

جنت کے پودے

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ نَا يَزِيْدُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ اِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

کو میرے طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ نِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِجُلَسَائِهِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَتُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کمائے! آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۳

جنت میں کھجور

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُؤَمَّلُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث

لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۳۴۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُعَافِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....

۳۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے (ایسے) ہیں جو زبان پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ (وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

.....

۳۴۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ سو مرتبہ "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" الخ پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سو گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس سے اچھا عمل نہیں لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ

خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

بہترین عمل

۳۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَعْمَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُولُوا سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفٌ وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ غُفِرَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کہے اللہ تعالیٰ مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ

صبح کا ثواب

۳۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو سُفْيَانَ الْحُمَيْرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حَرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح شام سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو جانوروں کو گھوڑوں پر سوار کیا (سواری دی) یا فرمایا سو غزوات کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو

غُرُوبِهَا وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بَعْدَ الْغَدَاةِ وَمِائَةً بَعْدَ الْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بَعْدَ الْغَدَاةِ وَمِائَةً بَعْدَ الْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہا تو اس کے دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زیادہ کہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ

ابوبشر سے روایت ہے امام زہری فرماتے ہیں رمضان شریف میں ایک مرتبہ تسبیح کہنا دوسرے دنوں میں ہزار مرتبہ کہنے سے بہتر ہے۔

بَابٌ ۳۳

چار کروڑ نیکیاں

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أُخْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنَةَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهٌ وَاحِدٌ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد معبود ہے۔ ایک ہے بے نیاز ہے، نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد اور اس کے برابر کا کوئی نہیں" ایسے آدمی کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محمد بن اسماعیل منکر الحدیث ہے

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَحْيَى بْنُ مَعْبَدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں کہ اس نے پاؤں پیر رکھے ہوں گفتگو کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ الخ" اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس سے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اور وہ

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے (اللہ تعالیٰ کی) امان میں رہتا ہے۔ اور اس دن اسے شرک کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جامع دعائیں

۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّقَفِيُّ الْكُوفِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُ لِعَمْرِو بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ وَنَسِيتُ أَنَا وَذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَحْدَثَهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا "اللھم انی اسالک الخ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب ان کلمات کے ساتھ کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے (زید کہتے ہیں میں نے کئی سال بعد یہ بات زبیر بن معاویہ کو بتائی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی، زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت سفیان سے ذکر کیا تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے ابو اسطہ ابو اسحاق اور ابن بریدہ، بریدہ سے نقل کیا، حالانکہ صحیح یہ ہے کہ) ابو اسحاق، مالک بن مغول سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ فَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم، ان دو آیات میں ہے "والھکم الٰہ واحد" الخ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی هاتین الایتین وإلٰهکم إلٰه واحد لا إله إلا هو الرحمٰن الرحیم وفاتحة آل عمران الم اللہ لا إله إلا هو الحی القیوم هذا حدیث حسن صحیح۔

اور سورہ آل عمران کے شروع میں "الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

دعا مانگنے کا طریقہ

۳۴۸۱۔ حدثنا قتیبة نا رشدین بن سعد عن أبی هانئ الخولانی عن أبی عثمان الجنبی عن فضالة بن عبید قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد إذ دخل رجل فصلی فقال اللهم اغفر لی وارحمنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت أیها المصلی إذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما هو أهله وصل علی ثم ادعه قال ثم صلی رجل آخر بعد ذلک فحمد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم أیها المصلی ادع تجب هذا حدیث حسن وقد روی حیوة بن شریح عن أبی هانئ الخولانی وأبو هانئ اسمه حمید بن هانئ وأبو علی الجنبی اسمه عمرو بن مالک

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس سے مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی "اللھم اغفرلی وارحمنی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جایا کرو پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد وثنا کرو مجھ پر درود شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی فرماتے ہیں پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! دعا مانگو قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حیوہ بن شریح نے اسے ابو ہانی خولانی سے روایت کیا ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۳۴۸۲۔ حدثنا عبد اللہ بن معاویة الجمحی نا صالح المری عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن أبی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وأنتم موقنون بالإجابة واعلموا أن اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه هذا حدیث غریب لا نعرفه إلا من هذا الوجه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۳۴۸۳۔ حدثنا محمود بن غیلان المروزی نا خیرة قال نبی أبو هریرة أن عمرو بن سلیم

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور اپنا جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۳۴۔ آنکھوں کے لیے دعا

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ نَسْمَعْ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ كَانَ الْأَشْيَخَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللہم ماتعنی فی جمیعی الٰہی اللہ اے میرے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

باب ۳۵۔ پناہ مانگنا

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَمَا قَالَ لَهَا قُولِي اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں خادم مانگنے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو اللہم رب السموات السبع الخ کہو یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اس کا متن روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابوصالح سے بلا واسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

کیا ہے

باب ۲۵۱

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ میں غیر مطمئن دل، نامقبول دعا، سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۲۵۲

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا "اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا چھ زمین میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہاری امید خوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں؟ عرض کیا آسمان والے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمے سکھاتا۔ حضرت عمران کہتے ہیں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو "اللھم الھمنی" الخ "یا اللہ مجھے میری

اَدْهِنِي رُشْدِي وَ اَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

ہدایت دیجئے اور نفس کی شر سے محفوظ رکھئے یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ

۳۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو اَخِيْ اَبِيْ حَمْزَةَ وَمَوْلَى الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ وَاَبِيْ حَمْزَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا کرتا تھا "اللھم انی اعوذبک الخ" یا اللہ! میں، حزن و غم، عجز، سستی، بخل، قلبۂ قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

۳۴۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" یا اللہ! میں، کاہلی بڑھاپے، بزدلی بخل، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ بِالْيَدِ

ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا

۳۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا عَتَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُوْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُسَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے طویل حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت بسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

بِنْتِ يَاسِرٍ

۳۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَدْعُو مَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ أَعَافِيَةً قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی بیمار پرسی فرمائی جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے رب سے صحت و عافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے دنیا ہی میں دے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت نہیں اور تم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا "اللھم آتنا الخ" یا اللہ ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

♦ ♦ ♦

بَابٌ ۳۵۵

۳۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اسألک" یا اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے اجتناب اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۵۶

۳۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِذُ اللّٰهِ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔ "اللھم انی اسألک حبک یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں

كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ وَحَدَّثَ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ راوی فرماتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (ان سے بڑھ کر) سب سے زیادہ عبادت کرنے والے انسان تھے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۳۵

۳۴۱۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ الصُّنَابِحِيَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ اسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُمَامَةَ.

حضرت صنابحی بن یزید حطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ "اللھم ارزقنی" الخ یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی (عبادت) میں میری قوت و طاقت بنا دے جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماسہ ہے۔

باب ۳۶

۳۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنِي سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتایئے جس کے ذریعے میں پناہ مانگا کروں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ کہو "اللھم عوذ" الخ یا اللہ! میں آنکھ، زبان، دل اور نرمگاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہمیں اس

شَبَّةَ مَنِيعٌ بِيَحْيَى فَرَوَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ أَبِي الْعَلَاءِ.

باب ۳۵۹

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَمْيَلِ الْمَكِّيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۳۴۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۴۵۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے "اللھم انی اعوذبک" اے یا اللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر فتنۂ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" اے یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ دولت کی سختی، فتنۂ محتاجی کے شر اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور خطاؤں سے میرے دل کو یوں پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سے اسی طریق میں سعد بن اوس کی روایت سے جانتے ہیں۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے "اللھم انی اعوذبک" اے یا اللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر فتنۂ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" اے یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ دولت کی سختی، فتنۂ محتاجی کے شر اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور خطاؤں سے میرے دل کو یوں پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاللَّيْلِ وَقَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کے وقت آپ سے یہ کلمات سنے "اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ" مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست سے ملا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹٹولا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا گیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں "اعوذ برضاک الخ" یا اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ لیث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس پر اضافہ ہے "واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک"۔

باب ۳۷

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے "یا اللہ اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہیے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۸

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تہائی رات

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَغَرُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ.

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَّانُ أَنْبَأَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ الدُّعَاءُ بِهِ أَفْضَلُ وَأَرْجَى وَهُوَ هَذَا.

بَابٌ

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُسَيْرِ ابْنِ أَدْرِيَاسَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ حَتَّى يُصْبِحَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے، اور اس کی شکل ادا کی جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم اصبحنا" یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی کہ ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے

باب ۳۶۴

۳۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُلَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ وَأَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَرَأَيْتَ مِنْهُ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ قَالَ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا وَاسْمُ أَبِي السَّلِيلِ اسْمُهُ ضُرَيْبُ بْنُ نُقَيْرٍ وَيُقَالُ نُفَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا" یارسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا " اللھم اغفر لی" الخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابوسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے نقیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۳۶۵

اس باب کا عنوان ضبابی ہے۔

۳۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَخْنَسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے " اللھم اقسم لنا" الخ یا اللہ ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کر دے یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دنیا آسان ہو جائیں زندگی بھر کانوں آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے باقی رکھ ہمارا غصہ ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دین میں مصائب میں مبتلا نہ کر دنیا ہماری بڑی مراد ہو، اور منتہائے علم نہ بنا ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کر۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے

بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا بُنَيَّ عَمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ فَاقُولُهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

سنا، اللھم انی اعوذبک الخ" تو فرمایا" اے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سنی؟۔ میں نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا اے اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ [۳۶۵]

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۳۴۳۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ فَأَخْبَرَنِي بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ عَنْ عَلِيٍّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے بخشے ہوئے ہو۔ فرمایا" یہ کہو" لا الہ الا اللہ الخ" علی بن خشرم نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے اس کی مثل روایت کی البتہ آخر میں " الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق یعنی ابو اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ [۳۶۶]

اس باب کا عنوان یہ ہے

۳۴۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً مِنْ هَمِّهِ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے " لا الہ الا انت سبحانک الخ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا کرے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ محمد بن یوسف

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ فَقَالُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ.

کبھی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد، سعد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے۔ محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد بن یوسف کی روایت کی مثل نقل کیا۔

باب ۳۶۸

۳۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَسَّانُ يُوسُفَ وَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ یوسف کہتے ہیں ہم سے عبدالاعلیٰ نے بواسطہ ہشام جنہ حسان اور محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ۳۶۹

۳۴۳۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا مَعْنُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا جو اللہ ہے "الذی لا الہ الا ھو" الخ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمٰن، رحیم، بادشاہ، برائیوں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا، محافظ، غالب، زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان ڈالنے والا، صورت دینے والا، درگزر فرمانے والا، سب کو قابو میں رکھنے والا، بہت عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا، سب سے بڑا مشکل کشا، بہت جاننے والا، روزی تنگ کرنے والا، روزی فراخ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا عزت دینے

الْعَظِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۴۴۱ حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كَثِيرٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْأَسْمَاءِ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءَ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ۔

۳۴۴۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ

والا، زیادت دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق، سراپا انصاف، لطف وکرم والا، باخبر، بردبار، بڑا بزرگ، بہت بخشنے والا، قدردان، بہت بڑا، حافظ، قوت دینے والا، کفایت کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا نگہبان، دعائیں قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمتوں والا، محبت کرنے والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر، ناظر، برحق کارساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار، لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، تمام اچھی طاقت والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے، سب کے بعد، ظاہر، پوشیدہ، متصرف، بلند و برتر، اچھے سلوک والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، بہت معاف کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال واکرام والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا، نفع

حمید بن زنجویہ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ لیکن ذکر اسماء ہمارے علم کے مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن ابی ایاس نے دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث

لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الْاَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُوالْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَسْمَاءَ۔

میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ، ابوالزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَكِّيٍّ مَوْلَى ابْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "مساجد" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ والحمد للہ الخ پڑھنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ الْوَاسِطِيُّ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا نَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَيْبَانَ اَبِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ذکر اللہ کے حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۴۷

مصیبت پہنچنے پر دعا۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا فَقَدْ اَحْتَسَبَ اَبُوْ سَلَمَةَ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یا اللہ میں اپنی مصیبت کا تجھ سے اجر طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا الٰہی میرے گھر والوں کو میرا اچھا

101

قَالَ اللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِيْ اَهْلِيْ خَيْرًا مِنِّيْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ اُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا فَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سَلَمَةَ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ۔

بدلہ عطا فرما جب حضرت ام سلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا اے میرے گھر والوں کو میرا اچھا بدلہ عطا فرما۔ ان کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون اجر ہو حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔ ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

باب ۷۴

افضل دعا۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيْتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی طلب کیا کرو۔ اس آدمی نے دوسرے دن حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا۔ تیسرے دن حاضر ہوا۔ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا نیز فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دی گئی تو تم کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ۔ اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ سکھایئے

بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ مَوْقَفٍ وَقَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس! اے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ سے مراد ابن حارث بن موقف ہیں انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے سنا ہے۔

باب ۲۴۲

کام کے ارادہ پر دعا۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ نَا نُفَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نُفَيْلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ لَهُ نُفَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ حَرَّانَ وَتَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم خرلی و اختر لی" یا اللہ! اے میرے لئے بہتر و مختار فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف نفیل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں نفیل بن عبداللہ عرزمی کہا جاتا ہے اور وہ حرانات میں رہا کرتے تھے اس حدیث میں منفرد ہیں اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

باب ۲۴۳

سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا نَعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ نَا أَبُو سِنَانٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ يُعْجِبُنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دے گی اور سبحان اللہ و الحمد للہ زمین و آسمان کے درمیان حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ برہان، دلیل و راہنما ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے پس یا تو اسے آزاد کراتا ہے یا

عَلَيْكَ كُلَّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہلاک کر دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) نصف ترازو ہے۔ "الحمد للہ" اسے بھر دیتی ہے "لا الہ الا اللہ" اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک (سیدھا) پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۳۴۴۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَرِّدٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ الرَّجُلِ أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

بنو سلیم کے ایک فرد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یا ہے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ پر گنا کہ تسبیح نصف ترازو ہے الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے۔ تکبیر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

باب ۳۴

موقف میں دعا

۳۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَفِيُّ بْنُ ثَابِتٍ شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمِ بْنِ الدَّبِيرِ وَكَانَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو موقف میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے "اللھم لک الحمد" یا اللہ تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے جیسا کہ تو حمد فرمائے اور اس سے بہتر جو ہم کہیں۔ یا اللہ! میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے میری واپسی بھی تیری ہی طرف ہے اور جو میں چھوڑ جاؤں وہ بھی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ! میں عذاب قبر، دل کے وسوسوں اور کاموں کے بکھرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آندھی کی لائی ہوئی شر سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب

هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

سے ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

باب ۷۵

جامع دعا۔

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں تم یوں کہو "اللھم انا نسالک" یا اللہ! ہم تجھ سے اس ہر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی۔ اور ہر بری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچانا ہے اور گناہوں سے بازرہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

باب ۷۶

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ قَالَ نَبَّأَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِأَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ فَنَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے "یا مقلب القلوب ثبت الخ" اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر قائم رکھ۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان (یعنی قبضہ میں) ہے اس نے جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا ٹیڑھا کر دیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لا تزغ قلوبنا" یا اللہ ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر۔ اس باب میں حضرت عائشہ، نواس بن سمعان، انس، جابر، عبداللہ

أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بابٌ ۷۹

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ نَا عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ بْنُ أَبِي الْخُدْرِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا آمَنُ الشَّيْطَانَ عَلَى صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ طَهْمَانَ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ فَإِنَّهُ لَنْ تَضُرَّهُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بن عمرو اور نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت منقول ہیں، یہ حدیث حسن ہے۔

بے خوابی کا علاج

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی نے بارگاہ نبوی میں بے خوابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو "اللھم رب السموات السبع" یا اللہ! سات آسمانوں اور جس پر وہ سایہ فگن ہیں کے رب ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کر ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا جانب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللہ التامات" میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب، بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں، یہ کلمات اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سلہ بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے بشرطیکہ ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر نہ ہوں ورنہ ایسے مستحسن کام کو شرک و بدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)

باب ۴۷۸

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لئے اس نے ہر ظاہر و باطن بے حیائی کو حرام کیا، اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی تعریف کو پسند کرنے والا بھی کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۷۹

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ۔

دعائے مغفرت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو "اللھم انی ظلمت" اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے، اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

باب ۴۸۰

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَخِي لُهَيْعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ وَرُوِيَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ يَا ذَا الْجَلَالِ الْإِكْرَامِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مِنْ

دعائے حاجت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت سے بے چین ہوتے تو یہ دعا مانگتے "یا حی یا قیوم" اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ اسی سند سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم "یا ذوالجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے

غَيْرُ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَالْمُؤَمَّلُ غَلَطَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْاَلْهُ الْمُعَافَاةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

باب ۴۸

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ذوالجلال والاکرام کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں غلطی کی اور حمید نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی متابع موجود نہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا اللھم انی اسالک "یا اللہ میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں" آپ نے فرمایا پوری نعمت کونسی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے اس دعا کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے آپ نے ایک اور آدمی کو یا ذا الجلال والاکرام کہتے ہوئے سنا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہوگی لہذا مانگ۔ ایک اور آدمی سے یہ کلمات سنے یا اللہ میں تجھ سے صبر کا طالب ہوں" آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن منیع نے بواسطہ اسمٰعیل بن ابراہیم، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور لیٹنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس

فَيَسْأَلُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ حَتَّى يُنَادِيَهُ الْعَبَّاسُ تَوَسَّطَ سَاعَتَيْنِ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي قَبِيصَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابواسطہ شہر بن حوشب، ابوقبیصہ اور عمرو بن عبسہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

باب ۳۸۲

صبح وشام کی دعا۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ إِنِّي صَحِيفَةً فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

ابوراشد حبرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں، انہوں نے مجھے ایک صحیفہ عطا فرمایا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا ہے، فرماتے ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا بتائیں جسے میں صبح وشام پڑھا کروں آپ نے فرمایا اے ابوبکر! یہ کہا کرو اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ الخ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں نفس وشیطان کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے ارتکاب یا کسی مسلمان کی طرف منسوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتَسَاقَطْنَ مِنْ ذُنُوبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاٹھی سے ایک ماری تو پتے جھڑنے لگے، آپ نے فرمایا الحمد للہ سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندے کے گناہ اسی طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

الْعَبْدِ كَمَا سَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ رَاٰهُ وَنَظَرَ اِلَيْهِ۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْعَلَاءِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكُتِبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت لازم کرلے اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس مہلک گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شبیب کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ بِعِبَادِهٖ

توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ اَنَّهٗ حَكَّ فِيْ صَدْرِيْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَءًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کرنے آیا تو انہوں نے پوچھا اے زر کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا تلاش علم میں حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد پر رضامندی کی وجہ سے، اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں شبہ پڑ گیا ہے۔ اور (چونکہ) آپ صحابی رسول ہیں،

فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقُلْنَا لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغُضُّ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةَ عُرْضِهِ أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عُرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ فِي مَا جَاءَ بِكَ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ فَإِنِّي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكَ أَوْ حَكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ

اس لئے میں آپ کے پاس پوچھنے آیا ہوں کیا آپ نے حضور اکرم سے اس کے متعلق میں کچھ سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں آپ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم حالت سفر میں ہوں یا (فرمایا) مسافر ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن رات تک پیشاب پاخانہ یا جنبہ کی وجہ سے موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور کے بارے میں بھی کچھ سنا ہوا ہے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں حضور کے ہمراہ تھے اس دوران ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اکرم نے بھی اسی انداز میں بلند آواز سے جواب دیا ہم نے وہاں پہنچ کر اس اعرابی سے کہا ارے تیرا ستیاناس ہو اپنی آواز پست کر تو نبی اکرم کے پاس ہے۔ اللہ کی قسم آپ سے بلند آواز سے بات کی جائے اس سے کہا اللہ کی قسم میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا پھر اعرابی نے نبی اکرم سے عرض کی کہ آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ابھی تک وہ ان سے نہیں ملا۔ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں حضرت صفوان ہم سے حدیث بیان کرتے رہے یہاں تک کہ تیرے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت کے برابر فرمایا اس کی چوڑائی بھی ایک سو چالیس یا ستر سال کی چلتا ہے۔ سفیان فرماتے ہیں وہ شام کی طرف ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع تک کھلا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا علم کی تلاش میں۔ انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا کہ ہم جنابت کے سوا تین دن رات پیشاب پاخانہ سے

اَمَرَنَا اَنْ لَا نَصُومَ وَجَعَلَ يَسْأَلُنَا ثَلَاثًا إِذَا بَعَثَ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ مِمَّنْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُرْآنِ شَيْئًا قَالَ تَعْرُكُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَافٍ أَعْرَابِيٍّ أَعْرَابِيٌّ جَلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ إِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَا أَنَا ذَا فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى حَدَّثَنَا أَنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تین دن تک سوئے نہ اتاریں حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو نبی کریم سے محبت کے بارے میں بھی کچھ یاد ہے۔ فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے ایک بے کچھ سخت اعرابی نے بلند آواز سے پکارا اے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام نے کہا چپ کر کس طرح پکارنا منع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا ہاں آؤ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔ حضرت زر فرماتے ہیں حضرت زر سے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ بنایا جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "یوم یاتی بعض آیات ربک" الخ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہو گئی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۹

۳۴۶۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا قَبِيصَةُ ابْنُ هِلَالٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

توبہ کب تک قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابو عامر عقدی عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، ثابت بن ثوبان، مکحول اور جبیر بن نفیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوعاً حدیث روایت کی۔

باب ۴۸۵

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ اونٹنی پاکر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۴۸۶

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَاضِي حِمْصَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلٰى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

رحمت خداوندی۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے وقت وصال فرمایا میں نے ایک بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی تم سے چھپا رکھی تھی۔ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرتا وہ گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ محمد بن کعب، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن ابی رجال، عمر مولیٰ غفرہ اور محمد بن قرظی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی خبر دی۔

باب ۴۸۷

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا كَثِيرُ بْنُ فَائِدٍ نَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي

دعا کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہیگا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا جیسے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں اے انسان اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ

۱؎ اس کا مطلب اصلاح اللہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو پسند فرماتا ہے بلکہ یہ اس کی وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے (مترجم)

فَلَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اسی کے برابر بخش دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۲۸۸

رحمت الٰہی

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَقَسَمَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَخُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمان اور خندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۲۸۹

رحمت و عذاب۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی کافر بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۲۹۰

وسیع رحمت۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ تَغْلِبُ غَضَبِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ لَيْثٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَغْدَادَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگ رہا تھا "اللھم لا الہ الا انت المنان" الٰہی اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت احسان فرمانے والا آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والا جلال و عزت والا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی؟ اس نے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جائے دی جاتی جب اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ۲۹۱

درود شریف نہ پڑھنے کی برائی

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا يَحْيٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَظُنُّهٗ قَالَ اَوْ اَحَدَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيَحْيٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ اَخُوْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جو رمضان شریف کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو جائے۔ اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو بڑھاپا آئے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ یحییٰ بن ابراہیم

ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُوْا عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ أَجْزَأَتْ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ

اسمٰعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں، احمد علیہ کے بیٹے ہیں۔ بعض اہل علم سے مروی ہے کہ جب تک آدمی کسی ایک مجلس میں ہے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى نَا أَبُوْ عَبْدِ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عِمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَخِيْلٌ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے، اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۹۲

ایک دعا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ هٰذَا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے یا اللہ میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کردے یا اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۹۳

اہمیت دعا

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی اور اس کے لئے بھی جو ابھی نہیں اتری پس اے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ مکی ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں بعض

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُلَیْکِیِّ وَهُوَ الْمَکِّیُّ الْمُلَیْکِیُّ وَهُوَ مَضْعُوْفٌ فِی الْحَدِیْثِ قَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰی اِسْرَائِیْلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْعَافِیَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ نَا اَشْعَثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْکُوْفِیُّ عَنْ اِسْرَائِیْلَ بِهٰذَا۔

محدثین نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے اسرائیل نے یہ سلسلہ عبدالرحمن بن ابی بکر، موسیٰ بن عقبہ و نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول کریم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب نہیں ہم سے یہ روایت قاسم بن دینار کوفی نے یہ سلسلہ اشعث بن منصور کوفی نے اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

۳۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ النَّضْرِ نَا بَکْرُ بْنُ خُنَیْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیِّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّ قِیَامَ اللَّیْلِ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَکْفِیْرٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ بِلَالٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ الْقُرَشِیُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الشَّامِیُّ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ قَیْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تَرَکَ حَدِیْثَهٗ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہونا اپنے اوپر لازم کرو یہ تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کا طریقہ ہے۔ قرب الٰہی کا ذریعہ، گناہوں سے رکاوٹ برائیوں کا کفارہ، اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث بلال سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں محمد قرشی سے محمد بن سعید شامی مراد ہیں، وہ ابوقیس کے بیٹے ہیں۔ یہ محمد بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح نے یہ سلسلہ ربیعہ بن یزید، ابوادریس خولانی اور ابوامامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

۳۴۷۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ

اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ بِلَالٍ۔

باب ۴۹۴

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ شَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

باب ۴۹۵

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت ابدال کی روایت سے اصح ہے۔

اس امت کی عمریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے

ایک جامع دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے رب اعنی اے اللہ میرے پروردگار میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو مجھے ہدایت دے اللہ نے میرے لئے آسان فرما مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اے میرے پالنہار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار اطاعت کرنے والا بہت عاجزی کرنے والا بہت گریہ وزاری کرنے والا اور تیری جناب رجوع کرنے والا بنا لے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ میری زبان کو درست رکھ میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے۔ محمود بن غیلان کہتے ہیں ہم سے محمد بن بشر العبدی نے

نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۲۹۶

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَبِيْ حَمْزَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ مَقْرُوْنٌ الْاَحْوَصُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السِّجِسْتَانِيُّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

باب ۲۹۷

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ اَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ اَرْبَعَةِ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا۔

باب ۲۹۸

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيُّ نَا كُنَّا نَتَمَرَّنُ صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذَا اَلَا اُعَلِّمُكِ

سفیان ثوری سے اسی کے ساتھ اسکی مثل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مظلوم کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا سنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ان سے مراد اعور مراد ہیں۔ قتیبہ نے بواسطہ حمید بن عبدالرحمن روایت کی۔ وہ کہتے ہیں ابو احوص ابو حمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

ایک اہم وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے "لا الہ الا اللہ" الخ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔

مختصر مگر جامع وظیفہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں میں ان سے تسبیح شمار کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا تم نے ان سے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرمائیے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہو سبحان اللہ عدد خلقہ

بِاَكْثَرِ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهِ فَقُلْتُ بَلٰى عَلِّمِيْنِيْ فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ صَفِيَّةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيْدٍ الْكُوْفِيِّ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُعْتَدٍّ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث صفیہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند معروف نہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَهُوَ مَشْهُوْرٌ مَرْوِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مصلیٰ پر بیٹھیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے دوپہر کے وقت دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا اس وقت سے برابر اپنی حالت پر ہو؟ عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ!) آپ نے فرمایا کہ میں نے چند کلمات تین مرتبہ کہے (جنہیں تم پڑھا کرو (وہ یہ ہیں) سبحان اللہ عدد خلقہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مرضی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے عرش کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر) بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، محمد بن عبدالرحمن آل طلحہ کے غلام ہیں مشہور مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ۳۹۹

قبولیت دعا

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ مَيْمُوْنَ صَاحِبُ الْاَنْمَاطِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے

قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي بَعْضِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَمْ يُسَمِّهِ

تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِأُصْبُعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَفِي الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا (اشارہ) کر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے کر دو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

اَحَادِيثُ شَتَّى
مِنْ اَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کے بارے میں
مختلف احادیث

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُقَيْلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الصِّدِّيقَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَ الْقَلْبِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) پہلے اسی منبر پر تشریف فرما ہو کر رو دیئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا الْقَاسِمُ الْجُمَانِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشش مانگنے والا گناہ پر مصر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ (گناہ نستہ طور پر) کیوں نہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو نصیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

أَبِي نُصَيْرَةَ مَا لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ نَا أَبُو الْحَلَّادِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سَتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَضَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا الحمد للہ الذی اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا لباس پہن کر یہ ذکر کرے یا اللہ وہ ہمارے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت حفاظت اللہ پردے میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث اسطرح عبید اللہ بن زحر علی بن یزید اور قاسم حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید سے، محمد بن

هٰذَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْأَنْصَارِيِّ الْمَدَنِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أَخِي أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَحْيَى حَدَّثَنَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي فَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوْ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ

ابی حمید بو کر ابراہیم انصاری مدینہ مراد ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں یاد رکھنا اور نہ بھولنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب ان کے پاس آکر عرض کی کہ میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تجھ پر پہاڑ جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دیگا یوں کہا کرو "اللھم کفنی" یا اللہ مجھے حلال روزی عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا "اللھم ان کان اجلی" یا اللہ، اگر میری موت آچکی ہے تو مجھے راحت بخش دے اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا؟ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے۔ تو آنحضرت نے اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا "اللہ اسے عافیت دے یا فرمایا شفا دے" شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرنے وقت

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْخَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

یوں فرماتے "اذهب الباس" اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت دور فرما دے، شفا دے (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اللهم انی اعوذ بک" اے یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

باب ۵ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهٖ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

نماز کے بعد دعا و تعوذ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَذْكُوْرُ نَا ابْنُ عَوْفٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْكَاتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمْرٍو وَيَقُوْلُ عَنْ غَيْرِهٖ وَيَضْطَرِبُ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔ "اللهم انی اعوذ بک" اے یا اللہ! میں بزدلی، بخل، عمر کے ناکارہ حصے، ہر دنیوی فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث میں مضطرب ہیں۔ کبھی بواسطہ حضرت عمرو بن میمون، عمرو سے اور کبھی ان کے غیر سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا إِصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ قَالَ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعْدٍ۔

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح کر رہی تھی آپ نے فرمایا میں تجھے اس سے بھی آسان یا افضل نہ بتادوں (وہ یہ ہے) سبحان اللہ عدد ما خلق اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات الٰہی کی تعداد کے برابر۔ اللہ اکبر اتنی ہی مرتبہ، الحمد للہ اتنی ہی مرتبہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَيَزِيدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ إِلَّا هُمَا دِيَانِ فِي سَمْعِ أَسْرَافِيلَ الْقُدُّوسِ طُوبَى لِهَذَا هَبَّ يَقُولُ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے رغبت سے پاک ہادش کی پاکیزگی بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي تَفَلَّتَ هَذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں اسی دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علی تشریف لائے اور عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکل گیا ہے اور مجھے اس کے یاد رکھنے کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوالحسن۔ میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو تجھے اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ، نفع دے اور جو کچھ آپ سیکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھے، عرض کیا ہاں یا رسول اللہ مجھے سکھا دیجئے نبی اکرم نے فرمایا جمعہ کی رات کو اگر

وَسَلُوْهُ يَا مُحَمَّدُ اَعْلَاهُ اَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَجْمَعُ
اللّٰهُ بِهِنَّ وَبِهِمْ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمَتْهُ وَيُثَبِّتُ مَا
تَعَلَّمْتَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ قَالَ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ
اَنْ تَقُوْمَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلِ الْاَخِيْرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ
مَشْهُوْدَةٌ وَاَدْعُوْ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ
اَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ
يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا
فَقُوْمُوْا فِيْ وَسْطِهَا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَقُوْمُوْا فِيْ اَوَّلِهَا
فَصَلُّوْا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَفِي الثَّانِيَةِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَ
فِي الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ وَتَبٰرَكَ الْمُفَصَّلَ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ
التَّشَهُّدِ خَيْرَ الثَّنَاءِ ثُمَّ اَثْنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ
وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ
سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ
ارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ
الْمُطَالَعَةِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ
لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ
نُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا
عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ
يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ
اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ

پوری کے تو اچھی طرح یاد کر لے، اس گھڑی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے طلب مغفرت کروں گا، یعنی جمعہ کی رات آنے پر۔ اور اگر تم سے نہ ہو سکے تو نصف شب اٹھو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو رات کے شروع حصہ میں کھڑے ہو جاؤ چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورۂ یٰسین دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد حٰمٓ الدخان تیسری رکعت میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور تبارک الملک پڑھو تشہد سے فارغ ہو کر اللہ کی نہایت عمدہ حمد و ثنا کرو اور نہایت اچھے طریقہ سے میرے لئے اور دیگر انبیاء اور مومن مردوں اور عورتوں اور ان مومنین کے لئے جو گزر چکے، دعا مغفرت کرو، درود شریف پڑھو پھر تکبیر کہو اور دعا مانگو، اللھم، یعنی حرکت، معاصی، ایسا اللہ جب تک مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق دے کر مجھ پر رحم فرما، فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر مجھ پر رحم فرما، اپنے پسندیدہ امور میں بھی بصیرت نصیب فرما، اے اللہ آسمانوں اور زمینوں کو بنانے والے، عظمت و جلال اور طبر منصب عزت کے مالک، اے اللہ اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اسی طرح میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنا دے جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے، اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے عظمت و جلال اور طبر منصب عزت کے مالک، اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے حفظ سے میری نگاہ روشن کر دے اور اس کی تلاوت میری زبان پر جاری کر دے اس طرح جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے، اے میرے دل کی گھٹن دور کرنے والے اور اس کے لئے میرا سینہ کھول دے اور اس کے نور سے میرا بدن منور کر دے کیونکہ حق تک پہنچنے کے لئے تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں تو ہی عطا فرمانے والا ہے تمام کی تمام قوت اور

اَنْ تُوَدِّيَ بِكَ ثَابِتٌ بِصَرِيْفٍ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تُفَصِّلَ بِهٖ بَيْنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعْطِيْنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا اَبَا الْحَسَنِ فَاَنْتَ ذَاكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاَتَى عَلِيًّا بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنٌ قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْتُ مَا بَقِيَ عَلَيَّ اِلَّا حَسَنًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذَاكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ فِيْمَا خَلَا لَاَجِدُ اِلَّا اُمَّ اٰيَاتٍ وَنَحْوَ هٰذَا فَاِذَا اَنَا قَدْ اَخَذْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَدْتُهٗ نَعَتَّ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا فَمَا اُغَادِرُ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَبَا الْحَسَنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ۔

طاقت اللہ بزرگ و برتر ہی کی (مدد سے) ہے۔ اے ابوالحسن! تین، پانچ یا سات جمعہ یہ عمل کرو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن سے خطا نہیں کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! پانچ یا سات جمعے نہ گزرے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قسم کی ایک مجلس میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا تھا، اور وہ بھی بھول جاتی تھیں، اور آج میں تقریباً چالیس آیات یاد کر سکتا ہوں جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس سے پہلے جب میں حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی تھی لیکن آج احادیث سنکر جب بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو، یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے حماد بن واقد حافظ نہیں۔ ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل، حکیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابونعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ

يَحْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ أَبُوْ نُعَيْمٍ أَشْبَهُ أَنْ يَكُوْنَ أَصَحَّ.

مشابہ ہے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْمَغْرَمِ وَهٰذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبَرَصِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" اے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ بہت بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْحَسَنُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرَ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْمَذْهُوْمُ الشَّامِيُّ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر بسنے والے کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دور کر دیتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمانیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابن ثوبان سے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی مراد ہیں۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے کو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے یہ کلمات پڑھو "اللھم اسلمت وجھی الیک" اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اپنا کام تیرے سونپ دیا امید و خوف کے ساتھ تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں تیری بھیجی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ (فرمایا) اگر اسی رات مر جائے تو فطرت اسلام پر مرے گا۔ حضرت براء فرماتے ہیں میں نے یاد کرنے کے لئے یہ الفاظ دہرائے

مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا لِأَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْرِفُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوءِ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

اور کہا (یا اللہ) میں تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت براء سے متعدد طرق سے مروی ہے ہمیں وضو کا ذکر صرف اسی روایت سے معلوم ہوا۔

۱۰۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ.

حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بارانی اور سخت اندھیری رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ میں نے آپ کو پالیا حضور نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا سچ دشام تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھا کرو تمہیں ہر چیز (کے شر) سے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو سعید مقبری کا نام سعید بن ابی سعید ہے۔

۱۰۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُ وَيُلْقِي النَّوَى بِأُصْبُعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ (عَبَّقْتُمُونَ شَيْئًا بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ النَّوَى عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر کھجوریں لائی گئیں آپ کھاتے جاتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے گٹھلیاں نیچے ڈالتے۔ پھر پینے کے لئے لایا گیا آپ نے نوش فرمایا اور اپنے داہنے طرف والے آدمی کو دیدیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمائیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ "اللھم بارک لھم" اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے، انہیں بخش دے، ان پر رحم فرما۔

ارحموهذا حدیث حسن صحیح۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۳۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا موسیٰ بن اسمٰعیل نا حفص بن عمر نا شیخ لنا ابو عمرو بن مرة قال سمعت بلال بن یسار بن بلال بن ابی ابی عن جدی سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر اللہ لہ وان کان فر من الزحف ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ کلمات کہے "استغفر اللہ الذی" الخ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔

۱۵۰۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عثمان بن عمر بن شیبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعو بھذا الدعاء اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة انی توجهت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم شفعہ فی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث ابی جعفر وھو غیر الخطمی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے آپ نے فرمایا اگر چاہو تو دعا مانگو اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو "اللھم انی اسألک" تو ہر ایک "الخ یا اللہ میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ تو میرے بارے میں حضور کی شفاعت قبول فرما، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابو جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۵۰۵۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا اسحاق بن موسیٰ قال شیبان عن شیبة بن نعامة عن صالح عن ضمرة بن حبیب قال سمعت ابا امامة یقول شیبان عمرو بن عبسة انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرب

حضرت عمرو عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تو اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں

ف۱ اس دعا میں مطلب وسیلہ کی تعلیم ہے کہ محبوبان بارگاہ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگی جائے تاکہ ربوبیت سے آشنا ہو لیکن رسول کریم کو صرف "نبی" یا "سید کائنات" الخ کہنا دوسرے تعلیم نبوی ہے جس طرح دیگر کتب احادیث مثلاً مسند امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ وغیرہ نیز حصن حصین

ف۲ یعنی کسی قافلہ کو جہاد میں حضرت نے بھیجا تھا اس سے پہلی نوبت بھاگنے کی الحاد شاذ ہوئی ہے ۱۲ (مترجم)

مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سے ہو سکتا ہے تو ہو جا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق غریب ہے۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ الْحَضْرَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ عَائِذٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ عَبْدِيَ كُلَّ عَبْدِيَ الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مدمقابل سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صِرْتُ فَغَمَزَنِيْ بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں؟" آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ جَابِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ هَانِئٍ عَنْ أُمِّهِ حُبْشَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا (مہاجرین میں سے) روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو۔ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور بولیں گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاؤ۔ اس

فَالْتَقَى بِي دَاعِيَتَانِ بِالْآتِ بِلِي فَرَتَهُنَّ مَسْؤُلَاتٌ مُسْتَنْطِقَاتٌ وَلَا تَعْلَمُنَّ فَتَسْأَلَنِي الرَّحْمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ.

حدیث کو ہم ہانی بن عثمان کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَى قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے وقت یہ کلمات فرماتے "اللھم انت عضدی" الخ یا اللہ! تو میرا سہارا اور مددگار ہے اور تیرے ہی نام سے لڑتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ هُوَ عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

حمرو بن شعیب اپنے واسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔ میں اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے جو کچھ کہا اس میں سے بہترین بات یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے، عمار بن ابی عمیر، محمد بن ابی عمیر ہیں، اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدنی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

باب ۵۱

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُكَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللّٰهُمَّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی "اللھم اجعل سریرتی" الخ یا اللہ! میرے ظاہر کی نسبت میرے باطن کو بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ! میں تجھ سے اس اچھے مال، اہل اور اولاد کا سوال کرتا ہوں جو

بِكَ أَنْ تُؤْتِيَنِي مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی گمراہ کن۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَاتِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حاتم بن کیسان جرمی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے داہنا ہاتھ داہنی ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا انگلیاں بند تھیں اور شہادت کی انگلی پھیلائی ہوئی تھی۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے "اللہم یا مقلب القلوب" اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو ایمان پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّةُ أَبُو قُدَامَةَ بْنُ قَيْسٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَكَ بِهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ثابت بنانی نے ان سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو مقام درد پر ہاتھ رکھو اور کہو بسم اللہ و اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے سبب اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر ہاتھ اٹھاؤ اور پھر رکھو طاق مرتبہ یوں کرو پھر فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَجَلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهَا أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ اللّٰهُمَّ هٰذَا إِسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی "اللہم ہذا" الٰہی یا اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے، موذنوں کی اذانوں اور نمازوں کی حاضری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِيْ كَثِيْرٍ لَا نَعْرِفُ لَهَا وَلَا لِأَبِيْهَا۔

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصُّدَائِيُّ الْبَصْرِيُّ أَنَا الْقَعْنَبِيُّ بْنُ مَنَابِيْحَ الصُّدَائِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" اے یا اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مطلب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا "اللہ اکبر کبیرا" الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون کہہ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے

وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافُ وَيُكْنٰى أَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ.

گاج بن میسرہ صواف مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابوصلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدَهُ فَأَتَانَا أَبُوْ بَكْرٍ عَائِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کی عیادت فرمائی یا انہوں نے حضور اکرم کی عیادت کی۔ تو (اس موقعہ پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کونسا کلام ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سبحان ربی وبحمدہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِيْ إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابواسحاق ہمدانی نے بواسطہ بریدہ بن ابی مریم کوئی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا نَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَهٰكَذَا رَوٰى أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا أَصَحُّ

کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ اصح ہے۔

باب ۵۰۲

ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَاشِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْمُفَرِّدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون (اکیلے) سب سے آگے بڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر الٰہی سے مستغرق لوگ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیتے ہیں وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ الخ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَدْيَنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ فَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو مُجَاهِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو یہ حدیث حسن ہے سعدان جہنی سے سعدان بن بشیر مراد ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابوعاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابومجاہد سے سعد طائی مراد ہے۔ ابومدل

هُوَ سَعْدٌ الطَّائِيُّ وَأَبُو مَدْلَجٍ هُوَ مَوْلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلُ مِنْ هَذَا وَأَتَمُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ان سے یہ روایت اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی "اللھم انفعنی" یا اللہ آپ نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے، اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں جہنمیوں کے حال (کفر وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فُضُولًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى بُغْيَتِكُمْ فَيَحُفُّونَ بِهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مَا جَاءَ بِعِبَادِي قَالُوا جَاءَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَكَانُوا قَالَ فَيَقُولُ وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُولُ فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں جو عام لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین میں پھرتے رہتے ہیں جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ پھر وہ آتے ہیں اور ان کی مجلس کو نیچے آسمان تک گھیر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو پہلے سے کہیں زیادہ تیری تمجید و تحمید کریں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استفسار فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کس شدید طلب و حرص کرتے۔ پھر فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں (جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب

فَاِذَا تَعَوَّذَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ تَرَاهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَّاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَّاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دیتے ہیں (یا الہام) اگر وہ اسے دیکھ لیتے، اس سے زیادہ بھاگتے بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا وہ عرض کرتے ہیں (الٰہی!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گناہ گار ہے وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ کسی کام کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی محروم و بدبخت نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَمْ يَنَلْهُ فَقْرٌ اَبَدًا مِنْ اللّٰهِ اَوْ اِلَيْهِ كُشِفَ عَنْهُ سَبْعُوْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانہ میں سے ہے۔ مکحول فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ ملجا من اللہ الا الیہ" اس سے مصیبت کے ستر دروازوں کا رخ بدل دیا جاتا ہے جن میں ادنیٰ فقر و فاقہ کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں مکحول کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے یہ دعا چھپا رکھی ہے اور انشاء اللہ یہ ان میں سے ہر شخص کو پہنچے گی جو شرک پر نہ مرا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندے کے گمان کے پاس ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے

فِي وَإِنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي تَفْسِيرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِي بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ قَالُوا إِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُولُ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ بِطَاعَتِي وَبِمَا أَمَرْتُ سَارَعْتُ إِلَيْهِ بِمَغْفِرَتِي وَرَحْمَتِي۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اگر میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت پورا ہاتھ اس کی جانب بڑھتی ہے اگر چل کر آتا ہے تو میری رحمت تیز دوڑتے ہوئے اس کے قریب آتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے رحمت اور مغفرت کے ساتھ قرب مراد ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ جب بندہ اطاعت اور میرے حکم کی بجاآوری کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میری رحمت و مغفرت اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے، اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۳

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ نَجِدْ لَهَا وَجَعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا

زہر سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامات" اسے اس رات زہر نقصان نہیں دے گا۔ سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھی اور وہ ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے۔ (پس ایک رات) ان میں سے ایک لڑکی کو (بچھو وغیرہ نے) ڈسا تو اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس نے

الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۵۰۴

کلمات تشکر

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَمْشَلٍ عَنْ أَبِي سَيْبَةَ الْمَدَنِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دَعَا رَجُلٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَدَعْهُ أَنْ يَقُولَ اجْعَلْنِي أَحْمَدُكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ وَصِيَّتَكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سنی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ "اے اللہ میں تیرا بہت بڑا شکر ادا کرتا ہوں، تیرے حکم کا تابع ہوں، اور تیری وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۵۰۵

قبولیت دعا۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مَا لَمْ يَأْثَمْ هُوَ أَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُكَفِّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ أَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بعجلت دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی نہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَسُدَّ فَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے

فَيَسْأَلُ اللّٰهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ ابْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سُمَيْرٍ فِي نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

باب ۵۰۶

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى نَا مَعْرُوفُ بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَا يَقُولُ بِلِسَانِهِ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

باب ۵۰۷

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

وہ عطا فرماتا ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یوں کہے کہ میں نے مانگا اللہ کچھ نہ دیا گیا۔ زہری سے یہ حدیث بواسطہ ابو عبید مولی ابن ازہر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ جلدی نہ کرو یعنی اسطرح نہ کہو کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کے بارے میں اچھا گمان حسن عبادت سے ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

اچھی آرزو

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوؤں میں سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

اعضاء سے حصول نفع کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم متعنی" اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے نفع دے اور انہیں میرا وارث بنا (یعنی سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۵۰۸

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ ثَنَا قُطْنُ بْنُ بَشِيْرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَنَسٍ۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ قُطْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنے ضروریات مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ اگر ٹوٹ جائے۔ تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ قطن کی روایت سے یہ اصح ہے۔

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۰۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا حَنَّادُ بْنُ اَسْوَدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

---

۵۰۸ مراد یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے لیکن اس کے حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم جاننے سے صرف نظر نہ کرنا چاہئے (مترجم)

اصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوكَ مِثْلَ شَجَرَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ فِرْقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْقَبِيلَةِ ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هٰذَا وَابْنُ تَوْأَمِهِ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر کیا تو آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا۔ اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن حارث سے اس کو نقل کرا دیا ہے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ خَيْرِ فَرِيقٍ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالتمآب میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا۔ پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔

الثَّوْرِيِّ عَنْ سَبِيعِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۱۵۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا زُهَيْرٌ يَعْنِي نَا شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۵۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَبُو الْوَلِيدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيدُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

باب ۵۱۰

۱۵۴۴ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا يَئِسُوا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی حدیث اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کی مثل منقول ہے۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا، اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

قیامت کا دولہا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ ناامید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُلْبَسُ حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ هٰذَا الْمَقَامَ غَيْرِي. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں زمین شق ہوگی۔ اور میں جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑ پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی داہنی جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۵۱

طلب وسیلہ

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ جسے صرف ایک شخص پائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے کعب معروف نہیں ہیں۔ ان سے لیث بن ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْحَنَفِيُّ نَا مُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ فِيهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ. وَهٰذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے ارد گرد چکر لگاتے اور اسے دیکھ کر متعجب ہونے لگے اور کہنے لگے۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری ہو جاتی۔ انبیاء کرام میں میں ہی وہ اینٹ کی جگہ ہوں۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ قیامت کے دن انبیاء کا

وَخَطِيبُهُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ مَخْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

امام الخطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ فِي الْحَدِيثِ إِلَّا مَنْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔ میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔ آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے پھر میں ہی سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ أَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قَدْ رَبِّي وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر فرطی مصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر شامی ہیں۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا يُونُسُ عَنْ عَامِرِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا (آپ نے سنا کہ) ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا لِلَّهِ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مَا هُوَ بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے زیادہ تعجب انگیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں بلاشبہ وہی ہیں جیسے ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بلاشبہ وہ اسی طرح ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائیگی اور کوئی فخر نہیں سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے داخل کریگا میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہونگے اور کوئی فخر نہیں میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ کرم ہوں لیکن کوئی فخر نہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ شَيْخٌ أَبُو مَوْدُودٍ الْمَدَنِيُّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَجَدْتُ فِي لِبْنَةٍ مَوْضِعَ قَبْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تورات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں ابو مودود کہتے ہیں روضۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ بالی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت عثمان بن ضحاک نے یوں ہی کہا اور وہ حضرت عثمان بن ضحاک مدنی مشہور ہیں۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس

اَلْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيَ فَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے اور ابھی تدفین ہی میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

بَابُ ۵۱۲ مَا جَاءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولادت باسعادت

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا مُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ اَنَا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَبَّاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ وَقَالَ قَدْ رَاَيْتُ خَطَّ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُجَدَّلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

مطلب بن اسطہ واعلا اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے ابابیل کے ساتھ کی لید سبز رنگ میں ملی ہوئی دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۵۱۳ مَا جَاءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آغاز نبوت

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلٰى اَنْ قَالَ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطالب روانہ ہوئے تو بکر شام کی طرف چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے، جب آپ کے پاس پہنچے تو ابوطالب نے اور لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے راہب انکی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ اسکے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ انکے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا، حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ انکے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ

التَّاجِرُ فَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَسْتَنُّ بِهِ فَلَا
يَعْبُرُ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا بَعَثَهُ قَالَ لَهُمْ مَخْتُونٌ
بِجَانِبِهِمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّفُهُمُ التَّاجِرُ حَتَّى جَاءَ
فَاحِدَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ
لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ
أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ
إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ
مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا
فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعْيَةِ الْإِبِلِ
فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ
فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ
إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ
عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ
قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ
أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ
رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالنَّعْتِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا
بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ
فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا أَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ
خَارِجٌ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ
إِلَيْهِ بِنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا
إِلَى طَرِيقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ
هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ
بِطَرِيقِكَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ
أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ
رَدَّهُ قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامَ مَعَهُمْ قَالَ
أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ
تمام جہانوں کا سردار ہے یہ رب العالمین کا رسول ہے اللہ نے انہیں
تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے روسائے قریش نے ان سے
پوچھا تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو کوئی
پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا۔ اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں
نیز میں انکو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو انکے کاندھے کی ہڈی کے
نیچے سیب کی شکل پر ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں
کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اونٹوں
کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلاؤ آپ تشریف لائے تو
سر اقدس پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام
لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما
ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے
سایہ کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے راوی فرماتے ہیں راہب انکے
پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ
کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو انکی صفات کے ساتھ پہچان
لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات
آدمی روم کی طرف سے آ رہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال
کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے
کہ یہ نبی اس مہینے میں ہر راستہ سے باہر نکلنے والے ہیں اس
لئے ہر راستے پر کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو
ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے
پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے
اس راستے کی خبر دی گئی ہے۔ اس نے کہا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ
کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے
کہا نہیں چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور
آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر
پوچھتا ہوں تم میں سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب۔ چنانچہ
وہ ابو طالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو
واپس کر دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت

فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى بَدَا أَبُوْ طَالِبٍ فَمَضٰى مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر روٹیاں اور زیتون دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

بعثت نبوی

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ بِالنُّبُوَّةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ (اس کے بعد) آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ طیبہ میں دس سال رہے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا۔ محمد بن بشار نے ہم سے یونہی بیان کیا، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّوْلِ لَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی آپ کا قد بہت پست تھا، رنگ مبارک نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، بال مبارک نہ بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ اس وقت آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی

لہ محدثین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی۔

شَجَرَةٍ بِيَضَاءَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

سفید درخت تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۱۵ مَا جَاءَ فِيْ آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ بِمَكَّةَ لَحَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهٗ الْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتّٰى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْتُ فَمَا كَانَتْ تُعَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُعَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی اکٹھے اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ ابو العلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا؟ حضرت سمرہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہے ادھر سے بڑھتا تھا یہ کہہ کر انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

بَابُ ۵۱۶

پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ وَغَيْرُهٗ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی جانب نکلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا۔۔۔ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا۔ فرد بن ابی المغراء بھی ان ہی راویوں میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ مِنْ بَنِیْ نَصْرِ قَدَرَةَ بْنِ اَبِی الْمُغِیْرَةِ۔

باب ۵۱۷

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنِیْ عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰی جِذْعٍ مَا تُخَذَ لَهٗ مِنْبَرٌ فَخَطَبَ عَلَیْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهٗ فَسَكَتَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا شَرِیْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذِهِ النَّخْلَةَ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهَا فَنَزَلَتْ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعِیْ فَعَادَتْ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ۔

باب ۵۱۸

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُمْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا خُبَیْبُ بْنُ اَحْمَرَ نَا زَیْدُ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

سے ہیں۔

کھجور کے تنے کا رونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے آئے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر، ابن عمر، سہیل بن سعد، ابن عباس، ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس بچے کو بلاؤں تو وہ گواہی دیگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگرا پھر آپ نے فرمایا واپس ہو جا وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

دست مبارک کی برکت

حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عمرہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَّكَ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ أَنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ أَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ۔

راوی کہتے ہیں ابوزید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

باب ۵۱۹

کھانے میں برکت

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) ام سلیم سے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سنی جس میں بھوک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا ہاں! چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کی ایک طرف وہ روٹیاں لپیٹ کر میرے بغل کے نیچے چھپا دیا اور دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا، پھر مجھے آنحضرت کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں، میں انہیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں، اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ہیں میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کھانا دینے کو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلسوں سے فرمایا "اٹھو" حضرت انس فرماتے ہیں وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اطلاع دی۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا "ام سلیم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہیں، ام سلیم نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ باہر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر حضور آگے آگے تھے ابوطلحہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَأَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّتْ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّتَهَا فَآدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

نے فرمایا ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور ام سلیم نے گھی کا کپا نچوڑ کر اسے ترکیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اس پر پڑھا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو وہ بلائے گئے انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو انہیں بلایا گیا انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۰

پانی میں برکت

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. وَفِيْ الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ. حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا جتنا کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۱

آثار نبوت

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حُدِّثْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے لوگوں پر رحمت کا

سلہ کھانے پر سلام الٰہی کا پڑھنا باعث برکت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آج بھی سنت اسلامیہ اس طریقہ حسنہ کو بجا لاتے ہوئے ہے ۱۲ (مترجم)

اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهٖ اَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

ارادہ فرمایا تو اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روز روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے، اور آپ کے لئے خلوت محبوب کر دی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۲

معجزات کی برکت

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ الْاٰيَاتِ عَلَيْكُمْ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا عَلَيْكُمْ تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا كُلُّكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۳

مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیفیت نزول وحی

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَاُفْصَمُ عَنْهُ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹہ بجنے کی آواز کی طرح آتی اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی تھی، کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں اسے یاد رکھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر نہایت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَنْفَصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ٹھنڈے دنوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۴ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حلیہ مبارکہ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سرخ لباس میں لمبے بالوں والے کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال مبارک کندھوں پر پڑے ہوتے دونوں شانوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قد تھے اور نہ ہی زیادہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۵

چاند جیسا چہرہ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ رَجُلُ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی طرح تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۵۲۶

بے مثل رسول

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَبُوْ نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِيْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی پست قد کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ سر مبارک بڑا، جوڑ بڑے تھے چلنے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی، آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع نے واسطہ والد مسعودی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب ۵۲۶

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِيْ خَلِيْفَةَ مِنْ وَلَدِ الْأَحْنَفِ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى عَفْرَةَ شَيْخٌ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْأَصْمَعِيَّ يَقُوْلُ فِيْ تَفْسِيْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُمَغَّطُ الَّذِيْ جَاوَزَ الطُّوْلَ قَالَ وَسَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ فِيْ كَلَامِهِ تَمَغَّطَ فِيْ شَبَابِهِ أَيْ مَدَّ فِيْهِ مَدًّا شَدِيْدًا وَأَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالَّذِيْ يَجْعَلُ بَعْضَهُ فِيْ بَعْضٍ قَصْرًا وَأَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ فِيْ شَعْرِهِ حُجْرَةٌ أَيْ يُنْجِيْ فَلَيْلٌ وَأَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْكَثِيْرُ اللَّحْمِ

حضرت ابراہیم بن محمد بن حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پر گوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پر گوشت تھی۔ بدن مبارک پر بالوں سے زیادہ بال دستے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی، ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت، اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا۔ اور آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں ابو جعفر کہتے ہیں میں نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں کہتے تھے ممغط کے معنی دراز قد کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا

وَاَمَّا الْمُكَلْثَمُ الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَاَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِيْ فِيْ بَيَاضِهِ حُمْرَةٌ وَالْاَدْعَجُ الشَّدِيْدُ سَوَادُ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ الطَّوِيْلُ الْاَشْفَارِ وَالْكَثُّ مُجْتَمِعُ اللِّحْيَيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمُسْرَبَةُ هِيَ الشَّعْرُ الدَّقِيْقُ الَّذِيْ كَاَنَّهُ قَضِيْبٌ مِنَ الصَّدْرِ اِلَى السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الَّذِيْ فِيْ اَطْرَافِ اَصَابِعِهِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْمَسْرُبَةُ اَنْ يَكُوْنَ يَعْرَقُ وَالصَّبَبُ الْحَدُوْرُ تَكُوْنُ الْحَدَرَةُ مِنْ صَبُوْبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهُ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ يَعْنِيْ رُؤُسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعُشَرَةُ الْعِشْرَةُ وَالْعَشِيْرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيْهَةُ الْمُفَاجَاةُ يَقُوْلُ بَدَهْتُهُ بِاَمْرٍ اَيْ فَجَاْتُهُ

اپنی گفتگو میں کہہ رہا تھا "کلط الشابۃ" اس نے بہت لمبا کھینچا "مترود" اسے کہتے ہیں جس کے پست قد کی وجہ سے اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں "قلط" بہت گھنگریالے بال "رجل" ہلکے گھنگریالے بالوں والا "مطہم" بھاری بدن کثیر گوشت والا "اسکلم" گول چہرے والا "مشرب" سرخی مائل گورے رنگ والا "الادعج" نہایت سیاہ آنکھوں والا "الاہدب" لمبی پلکوں والا "کث" مضبوط کندھوں والا اور دوسرے کامل بھی کہتے ہیں "المسربۃ" سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر "الشثن" ہاتھوں اور پاؤں کی پر گوشت انگلیوں والا "التقلع" مضبوطی سے چلنا "الصبب" پستی میں اترنا جیسے "حدرنا من صبوب وصبب" جلیل المشاش" کاندھوں کے سرے مضبوط "العشرۃ" صحبت و مجلس "العشیر" ساتھی ہم مجلس "البدیہۃ" اچانک۔

باب ۵۲۸

کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَحْيَى بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرَدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ نہایت واضح اور تفصیلی گفتگو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن یزید نے بھی اسے زہری سے روایت کیا ہے۔

باب ۵۲۹

انداز بیان

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات تین بار دہراتے تاکہ آپ سے اچھی طرح سمجھی جا سکے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے حضرت عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۲

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جُزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ مِثْلَ هٰذَا۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْفَلَّاسُ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

عادت تبسم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے یزید بن ابی حبیب سے بھی اس کی مثل مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ لیث بن سعد کی کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۳ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ

مہر نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری خالہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر گئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا تو وہ پھر کٹ کی گھنڈی کی طرح تھی۔ اس باب میں حضرت سلمان قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابو رمثہ، بریدہ اسلمی، عبداللہ بن سرجس، عمر بن الخطاب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ الْبَيْضَةِ الْعَظِيمَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ گٹھلی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۲

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الْحَجَّاجُ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ فَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا كُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

سرمگیں آنکھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، اسلئے صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۵۳۳

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ ۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کشادہ رو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کشادہ دہن۔ میں نے پوچھا "اشکل العینین" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آنکھوں کے کنارے لمبے۔ میں نے پوچھا "منہوس العقب" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کم گوشت والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۴

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ

حسن بے مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنَجْهَدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

ابو یونس سے روایت ہے کہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرہ انور میں سورج چلتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم (چلتے وقت) اپنے رب کی مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بلا تکلف چلتے تھے، یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۵۳۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہلکا پھلکا قبیلہ شنوءہ کے مردوں جیسا پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ حضرت عروہ بن مسعود کو پایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں تمہارے ساتھی (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیادہ مشابہ پایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ مشابہ دیکھا، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عمر شریف

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَیَعْقُوْبُ قَالَا نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ قَالَ شَیْخٌ عَمَّارٌ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّیْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ اَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث حسن الاسناد صحیح ہے۔

حَسَنٌ الْإِسْنَادِ صَحِيحٌ۔

باب ۵۳۷

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يُوحَى إِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَحَنْظَلَةَ وَلَا يُعْرَفُ لِحُذَيْفَةَ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

باب ۵۳۸

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۵۳۹

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا۔

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، انس بن مالک اور حذیفہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حذیفہ بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں، حضرت ابن عباس، عمرو بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایک اور باب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے بھتیجے نے واسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ.

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرمتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمر سے میں نے کہا اسکے بعد کس زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا عبیدہ بن جراح پھر میں چپ ہو گیا اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَانَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَكَثِيرٍ النَّوَّاءِ كُلُّهُمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو نیچے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ۵۴

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ فَيَبْقَى بِقَاءَ نَبِيِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَا فِي خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلٰكِنْ مَوَدَّةُ إِخَاءِ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَمَنَّ إِلَيْنَا يَعْنِي أَمَنَّ عَلَيْنَا.

حضرت ابن ابی معلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم نے ایک خطبہ دیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جتنک چاہے دنیا میں رہے اور جو چاہے کھائے پیئے رہے کہ اسے فنا آجائے، تو اس نے رب سے جا ملنے کو پسند کیا، (یہ سنکر) حضرت ابوبکر اور بڑے صحابہ کرام نے ایک دوسرے سے کہا تعجب ہے اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ اور مال آپ پر فدا ہوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابوقحافہ کے بیٹے سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابن قحافہ کو بناتا لیکن مجھے ان سے محبت اور اخوت ایمانی ہے۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا ساتھی تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ بواسطہ ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا تو لوگوں نے (ایک دوسرے سے) کہا اس شیخ کی طرف دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ لیکن درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان کے اور میرے درمیان اسلامی بھائی چارہ ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

باب ۲۱

۱۵۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ الْكُوفِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا سنو! تمہارا ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ زَائِدَةَ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد والوں (یعنی) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ عبدالملک بن عمیر، مولیٰ ربعی، ربعی از حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے احمد بن منیع اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبدالملک بن عمیر سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں۔ بعض اوقات زائدہ کا واسطہ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی، ربعی از حذیفہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرْمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَأَشَارَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ

حضرت ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے) آپ (میں) جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا میرے بعد والوں کی پیروی کرنا یہ فرما کر آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَوْقَرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر رضی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ الْمُزَنِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ ثَبِيْتٍ وَغَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

اللہ عنہما آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولین و آخرین میں سے جتنے جنتی ہیں ان میں سے انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر والوں کے یہ دونوں سردار ہیں اے علی ان دونوں کو نہ بتانا، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ولید بن صالح مزنی، حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

باب ۵۳۲

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں ہوں؟ کیا میں ایسا نہیں ہوں؟ کیا میں ایسا نہیں! بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابونضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

حَدَّثَنَا يَذِيكُ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ اور جریری اور ابونضرہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی ذکر کیا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۵۴۳

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عتیبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عتیبہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب ۵۴۴

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ مُجَالِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس سے مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر و عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ لِي كَثِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُجَيْمِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے حوض اللہ غار کے ساتھی ہو یہ حدیث، حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۵۳

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ اَسْمَعُ وَاَبْصَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (صحابہ میں) یہ کان اور آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عبداللہ بن حنطب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

باب ۵۴

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰى اَنَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ.

نائب رسول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو کچھ نہ سنا سکیں گے لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول کریم نے فرمایا تم تو یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود ابوموسیٰ ابن عباس اور سالم بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۴

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

امامت صدیق۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو امامت کرانا مناسب نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۵۳

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑا خرچ کیا اسے جنت میں آواز دی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ داروں سے ہوگا۔ اسے باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جانا ضروری نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا اگر میں حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا فرماتے ہیں پھر میں نصف مال لے کر حاضر خدمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتَى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا اَسْبِقُكَ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سارا مال لے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لیے اللہ و رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۴

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَا جُبَيْرِ بْنَ نَجْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَابَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! بتایئے اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۵

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۶

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ وَقَالَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ پس اس دن سے آپ کا نام عتیق ہو گیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے موسیٰ بن طلحہ سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔

باب ۵۵۲

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ مَوْلَى صَفِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الصَّهْبَاءِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الصَّهْبَاءِ وَكَانَ مَرْضِيًّا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور زمین والے وزیر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوالصہباء کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں ہم سے صہباء نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ تھے۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ الْتَفَتَتْ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے کہا مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ رسول اکرم نے فرمایا میں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں وہ دونوں حضرات اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادِيُّ نَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ مُنْعِمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ان دو آدمیوں ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ راوی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث حسن

إِلَيْهِ عُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

میم ، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے ۔

بَابٌ ۵۵۴

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ هُوَ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ حَمَّادٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے ، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو لوگ کچھ اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ۔

بَابٌ ۵۵۵

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نضر ابوعمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات روایت کرتا ہے ۔

بَابٌ ۵۵۵

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ فِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے تو یہ بات کہی لیکن میں نے رسول اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا إِنْ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج نہ طلوع ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان پر طلوع نہیں ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ۵۵۶

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَبِيْبٍ نَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ مُشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۵۷

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّيْ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے پیا اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا "علم"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَاءِ الْقَصْرِ جَارِيَةً فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کا

مِنْ قُرَيْشٍ فَطَنَنْتُ إِنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

ہے جنہوں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہی ہوں میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو انہوں نے فرشتوں نے فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۵

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ نِي أَبِي قَالَ نِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ نِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشَرَّفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَرَأَى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہاری آہٹ سنی گزشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی، پھر میں ایک مربع محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قریش کے ایک آدمی کا میں نے کہا میں بھی تو قریشی ہوں یہ کس قریشی کا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا۔ میں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں یہ محل کس شخص کا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں فوراً وضو کرتا ہوں میں نے جان لیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا۔ اس باب میں حضرت جابر معاذ انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا گیا یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں بعض احادیث میں یونہی مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ

سے منقول ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

بَابٌ ۵۵۱

۳۷۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا ورنہ نہیں، چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو پھر بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تجھ سے شیطان (بھی) ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو یہ دف بجاتی رہی حضرت ابوبکر آئے بجاتی رہی حضرت علی آئے پھر بھی دف بجاتی رہی پھر حضرت عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی لیکن اے عمر جب تم داخل ہوئے اس نے دف پھینک دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح بریدہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۷۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْخَبَّازُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُنَيْكَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ أَسْلَمَ يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا هَيْئًا لَحَفَا وَحَوْلَهُ جَوَارٍ فَتَامَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک شور سنا اور بچوں کی آواز بھی سنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو کیا دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور اس کے اردگرد بچے جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! آؤ

خَيْرٍ وَسَلَّمَ فَإِذَا الْحُبْحَةُ تَنْزِفُنِي وَالْعِبَايَاتُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَقَالِي فَانْظُرِي فَجِئْتُ لَوْ صَنَعْتُ لَحَرَجَ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ مَنْكِبِهِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمَا أَشْبَعْتِ أَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا أَنْظُرُ مَخْرَجَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَأَرْفَضَّ النَّاسُ عَنْهُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اللہ کیسو تھیں آئی اور اپنی ٹھوڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ کر آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اس کا تماشہ دیکھنے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں کیا تم سیر نہیں ہوئیں میں نے کہا میں تمہارے حضور کے تبرک اپنا مقام و مرتبہ دیکھوں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کو آتا دیکھ کر لوگ اس عورت سے منتشر ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جن و انس کے شیطان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے ام المومنین فرماتی ہیں پھر میں واپس آگئی یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۵

۳۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں شق ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے پاس جمع ہوں گے۔ پھر میں اہل مکہ کی انتظار کروں گا تو حرمین طیبین کے درمیان ان سے آملوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

باب ۵۶

۳۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں۔ محدثوں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو دین کی سمجھ عطا

مُحَدَّثُونَ يَعْنِي مُلْهَمُونَ

کی گئی۔

باب ۵۶۲

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت موسیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعَى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ السَّبُعُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیئے نے آکر ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی بھیڑیا کہنے لگا جس دن درندوں کی بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا، اس دن کیا کرو گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا حضور نے فرمایا اُحد! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن

وَشَهِيدٌ إِنْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ.

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو کنیتیں تھیں ابو عمرو اور ابو عبد اللہ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَحُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پر تشریف فرما تھے پہاڑ حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں اس باب میں حضرت عثمان، سعد بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۶۲

اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

بَابٌ ۵۶۳

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا خَيَّرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ سِرَاةَ

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حرا پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول

؟ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَفَأُخْبِرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يَبْتَاعُ نَفَقَةَ مُتَقَبَّلَةً فَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ الْجَيْشِ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَفَأُخْبِرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا بِمَالِيْ وَ الْغَدِيْرَ وَابْنَ السَّبِيْلِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَشَهَادَةُ عَدَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثبیر! ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت (غزوہ تبوک) کے موقع پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت لوگ مشقت و تنگدستی میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے کہا "ہاں"۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ بیر رومہ سے کوئی شخص بلا قیمت پانی نہیں پی سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا حاضرین نے کہا ہاں۔ آپ نے اللہ کی قسم یاد دلائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق یعنی ابو عبدالرحمن سلمی کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ وَكَانَ أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلًى لِأُمِّ عُثْمَانَ قَالَ أَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ أَبِيْ هِشَامٍ عَنْ لُمَيْعٍ أَبِيْ عُلَاثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے راستہ میں سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ترغیب دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ اللہ کے راستے میں پالانوں سمیت تین سو اونٹ ہیں۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لاتے آپ فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو عمل بھی کریں، ان پر کوئی حرج نہیں۔ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت

غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ .

۱۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا صَمَّةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّاسِيرِ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفٍ وِصَيَامِهِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِدٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِّ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے وہ رقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دی۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انہیں نقصان نہیں دے گا۔ دو مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حسن بن واقع ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں یہ رقم حضرت عثمان کی آستین میں تھی۔

۱۶۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے بیعت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرماتے ہوئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوا نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری فرماتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے اپنے دو ساتھیوں

106

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيِّ عَنْ شَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَثَمَّ بِصَاحِبِيكُمُ الَّذِي أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ فَجِيءَ بِهِ فَأَظَلَّتْهُ جَمَلَانِ أَوْ حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قُلْ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ إِنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَافَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ قُلْ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ.

کو بلاؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف جمع کیا۔ راوی فرماتے ہیں ان لوگوں کو لایا گیا گویا کہ وہ اونٹ یا دو گدھے ہیں (پھر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانک کر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے سوا اور کہیں میٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ وقف کر دے) اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر چیز ملے گی۔ پس میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس سے پانی پینے نہیں دیتے یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پیتا ہوں۔ حاضرین نے کہا بار خدایا ہاں آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نماز پڑھنے کے لیے مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو فلاں خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے بدلے میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے خریدی اور آج تم مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رہے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے جیش عسرت کے لیے سامان مہیا کیا۔ انہوں نے کہا بار خدایا ہاں پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ تھرک گیا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ حاضرین نے کہا ہاں (ٹھیک ہے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَبُو أَسْمَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ.

حضرت ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے ہوئے ان میں کئی صحابی بھی تھے۔ ان میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اذان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس فتنہ و فساد کے دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا "یہ شخص"؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۶۵

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ عَنْ مَا شَاءَ اللهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّ اللهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! عنقریب تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۵۶۶

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا الْعَلَّاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) بقید حیات تھے کہ ہم کہا کرتے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی عبیداللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَارُوْنَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں گے۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۲

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ غَسَّانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتَ مُحَدِّثِيْ عَنْ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى اُبَيِّنَ لَكَ مَا سَاَلْتَنِيْ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے ایک مصری آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتایئے اس گھر کی حرمت کی قسم! کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا "ہاں" اس شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آ! میں تجھے یہ امور وضاحت سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے جنگ احد میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیرے لیے اس شخص جتنا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا اور بیعت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر دنیا میں کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم

اللهم صل الله عليه وسلم وبيده اليسرى هذه
يد عثمان وضرب بها على يده وقال هذه
لعثمان فقال له اذهب بهذا الآن معك هذا
حديث حسن صحيح.

باب ۵۶

۱۷۴۳ - حدثنا الفضل بن أبي طالب حدثنا
وغير واحد قالوا انا عثمان بن عمر انا معمد
بن زياد عن محمد بن مجلان عن أبي الزبير
عن جابر قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم
بجنازة برجل ليصلي عليه فقيل
يا رسول الله ما رأيناك تركت الصلاة على
أحد قبل هذا قال إنه كان يبغض عثمان
فأبغضه الله هذا حديث غريب لا نعرفه
إلا من هذا الوجه ومحمد بن زياد هذا
هو صاحب ميمون بن مهران مضعف في
الحديث جدا ومحمد بن زياد وهو زياد وصاحب
أبي هريرة وهو بصري ثقة ويكنى أبا الحارث
ومحمد بن زياد الذي روى عنه أبو أمامة
ثقة شامي يكنى أبا سفيان.

باب ۵۷

۱۷۴۴ - حدثنا أحمد بن منيع حدثنا الطفيل
بن محمد عن ابن إدريس عن أبي سفيان الطفيلي عن
أبي موسى الأشعري قال انطلقت مع النبي صلى
الله عليه وسلم فدخل حائط الأنصار فقضى
حاجته فقال لي يا أبا موسى امكث على الباب
فلا يدخلن علي أحد إلا بإذني فجاء رجل
فضرب الباب فقلت من هذا قال أبو بكر
فقلت يا رسول الله هذا أبو بكر يستأذن قال ائذن له وبشره بالجنة

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کی مگر سمجھے لیکن اپنے حضرت عثمان کو بھیجا اور آپ کے مکان پر جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی رسول اکرم نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں پر مارا یہ عثمان کا ہاتھ ہے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ہیں حدیث میں بہت ضعیف ہیں۔ محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو الحارث ہے محمد بن زیاد الیاسی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی ہیں ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

* * *

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا آپ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے تقضائے حاجت فرمائی اور پھر مجھے فرمایا اے ابو موسیٰ! دروازے پر رہو میرے پاس بلا اجازت کوئی نہ آئے۔ اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے کہا میں ابو بکر ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے پھر

فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُمْتُ مِنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ التَّعْرِيفَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

دوسرے شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ آنے والے نے کہا میں عثمان ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عثمان اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور اس جنت کی خوشخبری دو۔ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی وہ اندر تشریف لے آئے پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عثمان اجازت مانگتے ہیں حضور نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں اس پر جس کا وہ شکار ہوں گے جنت کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے جو عثمان ہذلی سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو وَهْبٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْتُ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ.

حضرت ابو سہلہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے دن مجھ سے فرمایا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا تھا میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

♦ ♦ ♦

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

لَهُ كُنْيَتَانِ أَبُو تُرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ

آپ کی کنیت۔ ابوتراب اور ابوالحسن ہے

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً وَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا آپ لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے اور ایک لونڈی سے حاجت کی لوگوں نے اسے برا جانا چار صحابہ کرام نے معاہدہ کیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتائیں گے۔ مسافروں کی عادت تھی کہ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام کرتے اور پھر گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی

اَخْبَرَنَا بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتْ اَلْفُ فِئَةٍ سَلَّمُوا أَحَقَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ أُسَيْدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو الطفیل یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں حضرت علی بھی اس کے مولیٰ ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ میمون ابو عبداللہ زید بن ارقم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابو سریحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَقَابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی ہجرت کے وقت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْوَجْهَ.

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبُوْ حَسَّانَ الزِّيَادِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَنَا كَانَ يَؤُمُّ الْعُصْبَةَ يَخْرُجُ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ السَّفْحِ يَكُوْنُ فِيْهِمْ سُجَيْلُ بْنُ عَنَمٍ وَاُنَاسٌ مِنْ رُقَّادِ السَّيْرِ يَكُوْنُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنَ الْمَتَاعِ الدُّنْيَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُصِيْبُوْا مِنْهُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَبْعَثَ اِلَيْهِمْ فَيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنْكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ وَلَكُمْ بِهٖ النَّعَمُ الْحُمْرُ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ حَسَّانَ اَوْ قَالَ لِاَبِيْ حَسَّانَ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ.

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

مجھے اپنی لونڈی پر سوار کیا اور اپنے مال سے حضرت بلال کو آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کر دی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی پر رحم فرمائے یا اللہ! حضرت علی جہاں رہا کریں حق کا رخ بھی ادھر ہو جائے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ربعی بن حراش سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں مقام رحبہ میں ارشاد فرمایا صبح حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ لوگ جن میں سہیل بن عمرو اللہ کی دوسری صلح کے وقت قریش کے نمائندے تھے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں جنہیں دین کی سمجھ نہیں، وہ تو صرف ہمارے مال و اسباب سے فرار ہو کر آئے ہیں۔ پس آپ ان کو ہمیں واپس کر دیں اگر انہیں دین کی کچھ سمجھ ہوگی تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو قریش! تم باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تمہاری گردنیں مارے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان ان کے دلوں کی آزمائش کر چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شخص کون ہے؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ حضرت عمر نے بھی یہی سوال کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جوتی میں پیوند لگانے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی نعلین مبارک درست کرنے کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن خراش فرماتے ہیں پھر حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق ربعی بن خراش کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بغض علی، منافقت کی علامت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ بِبُغْضِهِمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ شُعْبَةُ فِیْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ وَهُوَ رَاوِیْ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار، منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ اعمش اور ابو صالح بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

باب ۵۷۱

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنِ السَّاعِدِیِّ الْخُدْرِیِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَعَدَتْ عَلِیَّ اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۷۲

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَرِیْکٌ عَنِ ابْنِ بِنْتِ السُّدِّیِّ نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ یُحِبُّهُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِنْهُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ یُحِبُّهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے ہیں، تین مرتبہ فرمایا یہ بات فرمائی) حضرت ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

باب ۵۷۳

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ هٰذَا حَدِیْثٌ

حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ بَغْدَادِيٌّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ قَدْ فُرِّحَ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرُوِيَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آکر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفی سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۵

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ مِنْ هٰذَا الطَّيْرِ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکا ہوا) ایک پرندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق سے میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لائے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انہوں نے حضور کے ساتھ وہ پرندہ کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث سدی سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا ہے۔

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلِيفَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْحَجَّاجِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن ہبیرہ حجاجی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتداء فرماتے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۵

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيُّ نَا شَرِيكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ إِلَّا عَنْ شَرِيْكٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ یہ حدیث غریب منکر ہے۔ بعض لوگوں نے اسے شریک سے روایت کیا اور صنابحی کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ ہم اس روایت کو شریک کے سوا کسی اور ثقہ سے نہیں جانتے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَسَاوَرْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ فَتَفَلَ فِي عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَنَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ دَعَا رَسُوْلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے انہیں حکم دیا اور پوچھا کہ تم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں یاد ہیں اس لیے میں ہرگز ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا۔ مجھے ان تین باتوں میں سے ایک کا بھی حاصل سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرما رہے تھے اس وقت آپ نے انہیں کسی غزوہ کے موقع پر اپنا نائب مقرر کیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ مقام وہی ہو جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا علیہما السلام) البتہ یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت سعد فرماتے ہیں میں نے خیبر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں ہم سب اس بات کے منتظر رہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ فرماتے ہیں وہ حاضر ہوئے اس وقت ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنًا وَكَانَتْ بِهِ رَمَدَةٌ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

باب ۳۷

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْأُخْرَى خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَفَتَحَ عَلَيْنَا فَأَصَبْنَا جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِي خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُنِي بِهِ فَقَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

باب ۳۸

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُعَاذِ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مِنِ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَيْهِ.

اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا اور جھنڈا عنایت فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح فرمایا۔ نیز یہ آیت نازل ہوئی "تم ان بلاؤ اپنے بیٹوں کو اور ہم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن برار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجے ایک امیر حضرت علی بن ابی طالب کو مقرر فرمایا دوسرے لشکر کا امیر حضرت خالد بن ولید مقرر فرمائے اور فرمایا جنگ کے وقت پر حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں کے امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس سے ایک لونڈی حاصل کی۔ اس پر حضرت خالد بن ولید نے ان کے خلاف میں ایک مراسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھ کر بھیجا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا حضور نے خط پڑھا تو رنگ مبارک آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور رسول اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں میں تو محض قاصد ہوں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے کہا اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ حضور کی سرگوشی طویل ہو گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجلح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن فضیل کے غیر نے بھی اسے اجلح سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے سرگوشی کی۔

باب ۵۴۸

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قُلْتُ لِعَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِنِّي هٰذَا الْحَدِيثَ وَاسْتَغْرَبَهُ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور تیرے سوا کسی کو اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے عمار بن مروان سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

باب ۵۴۹

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُبَشِّرٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُبَشِّرٍ الْأَجْرَدِ وَمُبَشِّرٌ الْأَجْرَدُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُبَشِّرٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم الاجر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم الاجر محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں لہٰذا مسلم الاجر جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مروی ہے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق مروی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد، زید بن ارقم، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۸

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس سند کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۹

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ الْجُعْفِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو بَكْرٍ اِسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ بْنُ مَا أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ اِبْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ.

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ حَمْزَةَ اِسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ يَزِيْدَ.

شعبہ ابوجمرہ کی روایت سے ہم اسے محمد بن عبید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ابوبکر کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لائے وقت آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو نہ پہچانا اور فرمایا سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

باب ۵۸۲

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيٌّ فَبِهٰذَا كَانَ ثَابِتٌ يَقُوْلُ فِي بُغْضِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ لِعَلِيٍّ مِنْ أَجْلِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اسی وجہ سے (کوفہ کے لوگوں) میں جوں میں کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْجَنَّادِ قَالَ جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ شَرَاحِيْلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یا اللہ! اس

جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ فَأَتَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ بِالظَّهِيرَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

وقت تک میرا وصال نہ ہو جب تک تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُعَتِّبِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔
راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ وَضَعَّفَهُ وَتَكَلَّمُوا فِي صَالِحِ بْنِ مُوسَى.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف طلحہ بن یحییٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے طلحہ بن یحییٰ کے بارے میں کلام کیا اور ضعیف قرار دیا۔ محدثین نے صالح بن موسیٰ کے بارے میں بھی کلام کیا ہے

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ طَلْحَةَ الْمَشْكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنَايَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ يَرَانِيْ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

باب ۵۸۳

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوْسَى وَعِيْسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مِنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لِوَقَارِهِ وَهَيْبَتِهِ فَسَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَنَاخَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَخْضَرُ فَأَنَاخَ نَاقَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ أَتَى الصَّفَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ غَرِيْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِيْ غَرِيْبٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِيْ غَرِيْبٍ وَضَعَّفَهُ فِيْ كِتَابِ الْمَفْرُوْقِ.

پڑھی ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں خوشخبری دوں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے ایک جاہل دیہاتی سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کر چکے کہ وہ کون ہیں؟ خود صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے سوال کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی منہ پھیر لیا پھر پوچھا تو آپ نے اب بھی منہ پھیر لیا حضرت طلحہ فرماتے ہیں پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے جو الجمہ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوغریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں متعدد اکابر محدثین نے یہ حدیث ابوغریب سے روایت کی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی اسے ابوغریب سے روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کتاب المفرد میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ لِاَبِيْ وَاُمِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا اے زبیر! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۸۴

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۸۵

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ يَعْنِيْ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ غزوہ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دشمن قوم کی خبر کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابٌ ۵۸۶

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلٰى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهٰى

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ زخم خرمگہ تک پہنچ گیا۔

ذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ بْنِ حُبَيْشٍ حَنَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

اخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۳۶۸۰۔ ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن حمید سے، وہ اپنے والد سے، وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنت میں ہوں گے۔

ابومصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمٰن بن حمید، حمید اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنت میں (جائیں گے) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں

حُمَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ فَقَدْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَشَدْنَاكَ اللّٰهَ مَا أَبُو الْأَعْوَرِ مِنَ الْعَاشِرِ قَالَ نَشَدْتُمُونِي بِاللّٰهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا ابوالاعور ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتایئے) دسویں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابوالاعور جنتی ہیں۔ یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔ ابوالاعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی روایت سے اصح ہے۔

بَابٌ

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَكُنَّ لَيْسَ يُهِمُّنِي غَيْرِي وَلَنْ يَضِيرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ يُبَاعُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔ اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (ابوسلمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس زمین بیچا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيقَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِيعَتْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لیے ایک باغ کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَنِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مناقب حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کے والد ابووقاص کا نام مالک بن وہیب ہے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ
وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ
قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ۔

باب ۵۸۸

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ
الْأَشَجُّ قَالَا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ
امْرُؤٌ خَالَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ
زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ لِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

باب ۵۸۹

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ
نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنِ
سَعِيْدٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ
مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَمْ يَرْوِ أَحَدٌ
إِلَّا عَلِيٌّ فِيْمَا أَعْلَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ
وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ
قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوۂ احد کے دن ان کے لئے فرمایا، اے تیر جوانوں! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے بواسطہ عبداللہ بن شداد بن ہاد حضرت علی رضی

رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ وَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْدِيْ اَحَدًا بِاَبَوَيْهِ اِلَّا سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ يَقُوْلُ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۵۹

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِيْ اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْتَ اَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْاَعْوَرِ وَاسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَاضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ظَرِيْفٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى الْقَوْمِ اَنَّهُمْ

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ احد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

صالح مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار رہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کاش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرتا ام المومنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوا تو میں پاسبانی کی حاضر ہو گیا ہوں، یہ سنکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت ابو اعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نو (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہگار نہ ہوں گا

فِي الْجَنَّةِ وَنَبِيٌّ شَهِيدٌ عَلَى الْعَاشِرِ نَحْوَ أُحُدٍ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْنَا وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَابِرُ بْنُ نُحَيٍّ شَيْخٌ شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ سَمِعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حجاج بن محمد، شعبہ، حر بن صباح، عبدالرحمن بن اخنس اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اس کے اکثر معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ امانتدار بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ اس پر لوگ اس کے حوالے ہونے (اور بھیجے جانے) کی خواہش کرنے لگے لیکن نبی کریم نے حضرت ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے میں نے یہ روایت صلہ سے ساٹھ سال سے سن رکھی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے بطریق دیگر حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں محمد بن بشار بواسطہ سلم بن قتیبہ و ابوداؤد، شعبہ اور ابواسحاق، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

بْنُ بَشَّارٍ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى نَا دَاوُدُ عَنْ شُهْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ وَمَنْ بْنُ نُفَيْلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں صلہ بن زفر سے کہا ہے (یعنی نہایت عمدہ مادی ہیں)

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون صحابی زیادہ محبوب تھے ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمر کیا ہی اچھے انسان ہیں، اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث حسن ہے ہم سے حدیث سہیل رضی اللہ عنہ سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

مناقب حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ نَبِّئْتُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبَشِّرَةٍ وَاِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي

حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حالت غضب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے بارے میں قریش کی عجیب حالت ہے جب ہم سے ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی غیر ہوتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں ریشمکی نبی اکرم غضب میں آگئے یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں، کسی وقت تک ایمان داخل نہ

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی، بے شک آدمی کا چچا، باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۱

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا شَبَابَةُ نَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالِدُ عَمِّ الرَّجُلِ وَصِنْوُ أَبِيهِ أَمِنْ وَصِنْوِ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں، اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث ابوالزناد سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۹۲

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَيْرٍ أَبِي مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ وَصِنْوَ أَبِيهِ وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا عَمِّي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْإِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكُمُ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو تم بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس ہمیں لے کر پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چادر اوڑھا کر دعا مانگی "یا اللہ! حضرت عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما، جو ایک گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ تو ان کو ان کی اولاد میں معزز

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ. هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْعَطَّارُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرٍ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر کسی نے جوتیاں پہنیں، نہ اونٹنی پر سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ. فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ مُوْسَى الْمَغْرِبِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھا کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰيَاتِ وَالْقُرْاٰنِ اَنْ اَعْرُبَهَا مِنْهُمَا اَسَالُ اِلَّا الَّذِيْ يَطْعَمُنِيْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِيْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِيْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَاءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ اَبَا الْمَسَاكِيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُزَنِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْكُوْفِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

اپنی طالب سے پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ سے فرماتے اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوتیں۔ تو حضرت جعفر مجھے جواب دیتے۔ حضرت جعفر مساکین سے محبت رکھتے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو "ابوالمساکین" کی کنیت سے پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو اسماعیل مزنی سے ابو ابراہیم بن مسلم عبدی مراد ہیں، بعض محدثین نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَابْنُ اَبِيْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سلیمان بن وکیع نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل یزید سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ ابن ابی نعم سے مراد عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں۔

۳۷۷۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَلَّادُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ الْكِنَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک رات کسی کام کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پوچھا آپ نے کیا چیز لپیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی

اِلٰی جَدِّہٖ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَحُسَیْنٌ عَلٰی فَخِذَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ اِبْنَایَ وَابْنَا اِبْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَۃُ بْنُ مُکْرَمٍ الْبَصْرِیُّ الْعَمِّیُّ نَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ نَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا یَسْاَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَعْرُوْفٌ وَقَدْ رَوَاہُ شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ وَقَدْ رَوَی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ھٰذَا وَابْنُ اَبِیْ نُعْمٍ ھُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ نُعْمٍ الْبَجَلِیُّ۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ نَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی نَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

دونوں پر ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور انہیں بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس کی طرف دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن

عَبْدَهُ وَمَكْوَاتِي أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشَمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ۔

اور حسین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چمٹاتے یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۵۹۲

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا الْمُثَنَّى هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں، بیٹے سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

باب ۵۹۳

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي نَجِيٍّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ گرتے پڑتے آرہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچا ہے "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو اٹھایا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے امام حسین اولاد میں سے ایک فرزند ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِمَّنْ رَاٰهُ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ لَمَّا اُتِيَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتَ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا قَالَ فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا تو پھر ان کا امام حسن رضی اللہ عنہ کا ذکر کیوں ہوتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں میں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر تک اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ فَوُضِعَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ سُورَةٌ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى غَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

عمارہ بن عمیر سے روایت ہے جب عبید اللہ ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔ تو ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آ گیا آ گیا۔ اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے درمیان سے نکلتا ہوا ابن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آ گیا آ گیا، وہ دو یا تین مرتبہ اس نے اس طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۵

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ لَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا، اتنی مدت سے میں حضور سے نہیں مل سکا۔ یہ سنکر وہ رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ سنکر فرمایا کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے، اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہو، کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ.

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا نُعَيْمَةُ بْنُ صَهْبَانَ عَنْ سَعْدَةَ بْنِ حُكَامٍ عَنْ بُكَيْمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنُعَيْمَةُ مِنْ صَهْبَانَ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب اہل بیت

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا، یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے، ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو کتنی اچھی سواری پر سوار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار بھی تو کیا ہی اچھا ہے، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں نعیمہ بن صہبان کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھائے ہوئے دعا مانگ رہے تھے، یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے سنا آپ نے فرمایا، اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، اللہ کی کتاب،

بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

اور میرے گھر والے" اہل بیت" اس باب میں حضرت ابوذر، ابوسعید، زید بن ارقم، اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن ہے۔ زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلٰى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاَبِي الْحَمْرَاءِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پروردۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آیت کریمہ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ پر، "از رہ" کرم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اوڑھائی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں بھی چادر اوڑھائی، پھر دعا مانگی یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور رکھ اور انہیں خوب پاک وصاف بنا دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو اور خیر کی جانب ہو۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، معقل بن یسار، ابوالحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک تنی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم

الْخَوْفَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات نجیب و رفیق یا فرمایا رفیب عطا کئے گئے اور مجھے چودہ دیئے گئے، مسیب بن نجبہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ نَا يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، لحم و حیاء میں سب سے زیادہ سچے حضرت

حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَفْرَضُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ

عثمان بن عفان، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل، علم فرض کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت اللہ سے سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں اللہ عظیم ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اللہ کی امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت قتادہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، ابو قلابہ نے بواسطہ حضرت انس، نبی کریم سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں حضرت ابی بن کعب نے (خوشی) رو دیئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چار صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم، راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح (یہ سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے

مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو الْجَمُوحِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

جانتے ہیں۔

۳۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جِئْتُ وَالْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ فَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ يَمْتَعُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے، آپ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ کی طمع و حرص کرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا ابو اسحٰق فرماتے ہیں ابو اسحٰق صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے ہیں میں نے ان سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، حضرت عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۳۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔

مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

پاک اور پاک کئے گئے کا آنا مبارک ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ وَهُوَ شَيْخٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا انہوں نے زیادہ صحیح کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ کوفی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں یحییٰ بن آدم ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ بَيْنَكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ وَرِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے پاس کتنی مدت رہوں گا۔ میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔ آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا (نیز فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود جو کچھ بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد نے اسے بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی اور ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن حزم اور ربعی بن حراش حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار! تجھے خوشخبری ہو تمہیں باغی جماعت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَبِي الْيُسْرِ وَحُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

مَنَاقِبُ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَقَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْبَرْاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَقَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْبَرْاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شَبِيْهٌ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْغَيْرَانِ بِمَا سِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَعِرَّتُ لَهُ اِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَرَّرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَبِيْهِ فِي الْاُمَمِ بِشَبِيْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا اَبُوْ حَيَّانَ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

کتل کرے گی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابو یسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے۔

مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والے، وعدہ کو وفا دار پر آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے والے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" تم بھی ان کی تعریف کرو۔ یہ حدیث حسن کی طریق سے غریب ہے، بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی، اور فرمایا حضرت ابوذر زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُتِيَ قُتِلَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَأَطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى وَجْهِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَقَدْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ اللّٰهَ بَيْنَنَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَسُلُّوا سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يَغْمُدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوَى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

۲۸۱۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ

کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آئے؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت عثمان نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے ہٹائیں آپ کا (سلامت) باہر جانا میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا لوگو! جاہلیت کے دور میں میرا نام فلاں نام تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور میرے بارے میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ "شہد شاہد" اور قل کفی باللہ" میرے بارے میں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو (ابھی تک) تم سے میان میں ہے۔ فرشتے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لہٰذا اس شخص کو شہید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اگر تم انہیں شہید کرو گے تو تم فرشتوں کو ہٹا دو گے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار تم سے میان سے باہر نکل آئے گی جو ابھی تک میان میں ہے پھر وہ تلوار قیامت تک میان میں نہیں جائے گی صحابہ نے کہا اس یہودی کو بھی قتل کر دو اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کو بھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن عمیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعیب بن صفوان نے اسے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا اور کہا بواسطہ عمرو بن محمد بن سلام بواسطہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سے مروی ہے)

حضرت یزید بن عمیرہ سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کہا گیا ابو عبدالرحمٰن! ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو۔ پھر فرمایا علم، اور ایمان اپنی جگہ پر ہے جو انہیں تلاش کرے گا پائے گا۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

مَكَانَهُمَا مِنْ ابْتِغَائِهِمَا وَجَدَهُمَا يَخْرُجُ دُونَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالْتَمَسُوا لَهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَعَةٍ وَهُمْ عِنْدَ عُيُونِهَا فِي الدَّكَادِكِ وَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ وَسَمِعَ مِنَّا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ ثَامِنُ ثَمَانِيَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈھ کر بھیجا تو ابو درداء سلمان فارسی عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے (رضی اللہ عنہم) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو الزَّعْرَاءِ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ هَانِئٍ وَأَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اسْمُهُ عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ صَاحِبُ ابْنِ مَسْعُودٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم سے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابوزعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ ابوزعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن ہانی ہے وہ ابوالاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

۳۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَدِمَ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ أَتَيْتُ أَنَا وَأَخٌ لِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ یہ حدیث

وَمِنْ دُخُولِهِ فَدَخَلَ أَمِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَتَعَلَّمَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ حَتَّى يَتَوَارَى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ زُلْفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمیں وہ شخص بتائیں جو ہدایت اللہ حسن سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور حدیث سنیں انہوں نے فرمایا ہدایت، طور طریقہ، اللہ سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ اگر نشست سے جاتے اور ہم سے غائب ہو جاتے (یعنی ظاہر میں کیفیت تو یہی تھی باطن حال جاننے صحابہ کرام میں سے زندہ حضرات جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلا مشورہ کسی کو امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس حدیث کو ہم بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ أَنْ يَيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوَفَّقَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ الْتَمِسُ الْخَيْرَ فَعَلَّمَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ أَيْ بَيْرٍ قَالَ قَتَادَةُ وَأَيْ بَانِ الْإِبِلِ قَالَ الْقُرْآنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ نُسِبَ إِلَى جَدِّهِ۔

حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے اچھا ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہمنشین کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب علم کے لئے آیا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ نے پوچھا کیا تمہارے پاس سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے، عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور نعلین پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے رازدار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی، اور دو کتابوں والے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ قتادہ فرماتے ہیں دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ خیثمہ عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے فرزند ہیں اور دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُونِي عُذِّبْتُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْرَءُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا پھر تم اسکی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو عبداللہ بن عبدالرحمٰن راوی فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث رسول سے مروی

قَالَ قَالَ لَا حَتّٰى يَأْذَنَ لَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

سے انہوں نے کہا نہیں بلکہ اذن سے۔ انشاء اللہ۔ یہ حدیث حسن روایت غریب حسن ہے۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ وَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيْكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "ادعوھم لابائھم" الخ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۷۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۱۹۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْعَتْ لِيْ أَخِيْ فَقَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ

حضرت اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین ہزار مقرر فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی ہے وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تجھ سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "ادعوھم لابائھم" الخ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت جبلہ بن حارثہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں اگر تمہارے ساتھ جائیں تو میں منع نہیں کروں گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں

قال لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدِ اخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَلَمْ يُعْجِبْنِي رَأْيُ أَبِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُشْهِرٍ۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا بِالْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

مَنَاقِبُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُوسَى بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُغْمِيَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ

دوں گا۔ جبلہ فرماتے ہیں میں نے اپنی رائے سے بھائی کی رائے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابو اسطہ ابن الزرقی، علی بن مسہر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم۔ وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور ان کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر اور عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت آگئی تو میں اور دوسرے لوگ مدینہ منورہ اترے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ غشی میں ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ فرمائی لیکن اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھ دیئے اور پھر اٹھانے میں لگ گیا کہ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْجُمَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا آپ چھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ان سے محبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لَكِنِّي أَدْرِي إِنْ لَبِثْتَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ أَخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے کہا اسامہ ہمارے لئے رسول اکرم سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے دو چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رضی اللہ عنہما) انہوں نے عرض کیا ہم محض گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے حضور اکرم نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب۔ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے، شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مناقب جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جب سے اسلام لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا، اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے

مُنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مسکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِي زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا، اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ أَبُو جَهْضَمٍ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاسْمُهُ مُوسَى بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث مرسل ہے، ابو جہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعَلِّمَنِيَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے علم و حکمت عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنے عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ انہیں حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا يَأْتِينِي قِطْعَةُ إِسْتَبْرَقٍ وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ فِي إِثْرِهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو وہ اڑ کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے، یا فرمایا حضرت عبداللہ صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ وَهْجًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تَسُمِّهِ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اے عائشہ! میرا خیال ہے حضرت اسماء کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے، تم اس وقت تک نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں، چنانچہ آپ نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک کی (کھجور چبا کر تبرکاً ان کے تالو میں لگائی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عَرْضَتَهُ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسٌ قَالَ فَمَا عَلِمْتُهُ تَرَكَ يَدْعُو اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّانِيَةَ فِي الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ نے آگے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ انیس ہے حضرت انس فرماتے ہیں پھر میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں، ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے، آپ نے دعا مانگی یا اللہ ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّتْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُنْيَةٍ كُنْتُ اَحْتَبِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ نَزِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَحَادِيْثَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بتلا رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو نضرہ سے خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَدْلَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

ثابت بنانی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ثابت، مجھ سے (کچھ) لے لو کیونکہ مجھ سے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکو گے میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا، آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے لیا ہے۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَعْقُوْبَ وَزَادَ فِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ

ابو کریب نے بواسطہ زید عن حباب، میمون ابی عبداللہ اور ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی، لیکن یہ زائد کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے لیا۔ یہ حدیث

غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ مِنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ يَعْنِي يُمَازِحُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اے دو کانوں والے! کہہ کر پکارتے ابو اسامہ کہتے حضور مزاحاً یوں فرماتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهِ رَيْحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ.

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انہوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور نے وفات فرمائی حضرت انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل ریحان کا ایک پودا تھا جس سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت بھی کی۔

مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا چادر بچھا۔ میں نے چادر بچھائی تو آپ نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

بن ابی عیاش عن شہر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن ابی الدرداء قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسطت ثوبی فاخذ شیئا فجمعہ علی فقال فما نسیت بعدہ هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجہ۔

۱۷۴۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یعلی بن عطاء عن الولید بن عبد الرحمن عن ابن عمرو قال قال لنا هریرۃ یا ابا هریرۃ انت کنت ادنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منا واحفظنا لحدیثہ هذا حدیث حسن۔

۱۷۴۱۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن نا احمد بن سیار المخرمی نا محمد بن سلمۃ عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن سلیمان بن ابی عامر قال جاء رجل الی طلحۃ بن عبید اللہ فقال یا ابا محمد ارایت هذا الیمانی ابا هریرۃ اهو اعلم بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منکم او یقول علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لا نقول قال اما ان یکون سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم نسمع ذلک انہ کان مسکینا لا شیء لہ فصحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ مع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنا نحن اهل بیوتات وفینا وکنا ناتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفی النهار فلا اشک ان سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم نسمع ولا نجحد احادیثہ حدیثا یقول علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل هذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من

ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دیا آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو لے کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوہریرہ! ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن ابی عامر سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابومحمد بتایئے تم میں سے کوئی اس یمنی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو ہم سے نہیں سنتے یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ہم نہیں کہتے حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں، کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے انکا ہاتھ رسول اللہ کے ساتھ تھا، اور ہم گھر بار والے اور مالدار تھے اس لئے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح و شام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی تھیں ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی حدیث کو بیسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ نے اسے

حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنِ إِبْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبُو خَلْدَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا إِلَّا وَفِيهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَلْدَةَ إِسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ إِسْمُهُ رُفَيْعٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کس خاندان سے ہو، میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ قبیلہ دوس میں کوئی اچھا شخص بھی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى الدِّمَشْقِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدْعُ اللّٰهَ يُبَارِكْ فِيهِ فَجَمَعَهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِي خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِي هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ فَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی، پھر مجھے فرمایا انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو، اور جب اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لیا کرو اور ان کو بکھیرا نہ کرو۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کے راستے میں خرچ کیں ہم خود اس سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (پھر بھی) وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ كَيْفَ كُنْيَتُكَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفْرَقُ مِنِّي قُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِي وَكَانَتْ

حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا آپ کی کنیت ابوہریرہ کیسے پڑی انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرتے نہیں، میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، اللہ کی قسم! یقیناً آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی

فِي هُدْبَةٍ لَجِيرَةٍ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي نَجْرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيَ فَبِعْتُ بِهَا فَكَنَّانِي أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا مَعْمَرُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ۔

حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص کے عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اس پر عمیر نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر میرے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت

وشريح بن هانئ عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أشراف الناس في هذا الحي قريش فذكر عمرو بن العاص هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن لهيعة عن شرحبيل وليس إسناده بالقوي۔

۱۷۷۹۔ حدثنا إسحق بن منصور أبو أسامة عن نافع بن عمر الجمحي عن ابن أبي مليكة قال قال عقبة بن عبد الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن عمرو بن العاص من صالحي قريش هذا حديث إنما نعرفه من حديث نافع بن عمر الجمحي وليس إسناده بمتصل ابن أبي مليكة لم يدرك عقبة۔

مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه

۱۷۸۰۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن هشام بن سعد عن زيد ابن أسلم عن أبي هريرة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مكان فمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل الناس يمرون فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا يا أبا هريرة فأقول فلان فيقول لغير عبد الله هذا ويقول من هذا فأقول فلان فيقول بئس عبد الله هذا حتى مر خالد بن الوليد فقال من هذا قلت خالد بن الوليد قال نعم عبد الله خالد بن الوليد سيف من سيوف الله هذا حديث غريب ولا نعرف لزيد بن أسلم سماعا من أبي هريرة وهو حديث مرسل وفي الباب عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه۔

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ معزز مسلمان اور مومن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ ابن لہیعہ، شرحبیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے عقبہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن عاص، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم نافع بن عمر جمحی کی روایت سے پہچانتے ہیں، نافع ثقہ ہیں اور ان کی سند متصل نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے، ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے، پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت ابوہریرہ سے زید بن اسلم کا سماع معلوم نہیں، یہ حدیث مرسل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہو سکتے ہو حالانکہ حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدِ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رحمٰن کا عرش بھی متحرک ہوا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر ابو سعید اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ جَنَازَتُهٗ مَوْضُوْعَةً لِكَيْمَا يَنْظُرَ اِلَيْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ فَلَمْ ذَاكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہلکا جنازہ ہے اور یہ روایت انہوں نے اس لئے کہی کہ آپ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرْطَةِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ وَسَائِرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے۔ انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہ سپاہی کی طرح تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا الْأَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَقَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ۔

روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ رَاكِبًا بَعْلًا وَلَا بِشَدَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے یا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ مَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيْرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِتُّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيْرَ اسْتَغْفَرَ لِيْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُوْلُهُنَّ وَيَلِيْ شَأْنَهُنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ جَابِرًا بِرَعْيِهِ بِسَبَبِ ذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور بیلۃ البعیر کا مطلب جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ حضور پر فروخت کیا لیکن مدینہ تک سواری کی شرط لگائی۔ تو مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس رات میں نے آپ پر اونٹ بیچا اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے کئی بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی فرماتے انہیں کے اخراجات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۷ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ بِنَحْوِهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رضاء الٰہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔ ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے اور بعض کے لئے پھل پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے صرف ایک کپڑا چھوڑا، اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن ادریس، اعمش اور ابو وائل، حضرت خباب بن ارت سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ وَمِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۸۸۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابو موسیٰ انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی عطا کی گئی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابو ہریرہ اور

وَمِنْ هٰذَا يُجَوِّدُ دَاوُدُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الْأَعْرَجُ الزَّاهِدُ۔

۱۷۹۰۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے "اللھم عیش الاعیش الاخرہ فاغفر للانصار والمہاجرین" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسٍ

۱۷۹۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار و مہاجرین کو بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۵۹۱۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهُ

فضائل صحابہ کرام

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوْسَى ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِيْ قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسَى وَقَدْ

۱۷۹۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا، یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے مجھ سے فرمایا تم نے

رَأَيْتَ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَهَذَا مَا يُبَيِّنُنِي وَنَحْنُ نَرْجُو اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ وَنَفَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى هَذَا الْحَدِيثَ۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ وَشَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

فِي مَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ

لگے دیکھا، اور ہم سب اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بہتر ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں گواہیوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر، عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے واسطہ ابومعاویہ، اعمش اور ابوصالح حضرت ابوسعید

لَوْ سَمَّيْتُهُ يَعْنِي نِصْفَ مُدِّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي نَائِطَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنایا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (ناراض کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَنْهَرُ الثَّقَفِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُبَايِعَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا (نہیں جائے گا) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَاطِبِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهَيْبٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی سطح زمین میں انتقال کر جائے وہ قیامت

لہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والوں کے پہلے چھپ کر لوگوں سے پیچھا چھڑاتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔ (کتب سیرت) مترجم۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أُمَّتِيْ يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا أَوْ نُوْرًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِيْ طَيْبَةَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا أَصَحُّ۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شرارت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہ حدیث منکر ہے ہم اسے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

فضیلت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ أَنْ يَنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيْدَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ علی بن ابی طالب میری صاحبزادی کو طلاق دیکر انکی لڑکی سے نکاح کریں۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اسکی تکلیف میری تکلیف ہے جو چیز اسے اذیت دیتی ہے میرے بھی اذیت دیتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ أَحَبُّ النِّسَاءِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی اہل بیت میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۸۰۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَنَالَ مِنْهَا فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا قَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فِيهِمَا جَمِيعًا فَإِنَّ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ۔

۱۸۰۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا إِسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصُبَيْحٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ۔

۱۸۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَفَاطِمَةَ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَّتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ

۱۸۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ

سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے بھی پریشان کن ہے ابواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے راوی نے ابواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو۔ عمرو بن دینار نے بھی ابواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے حدیث بیت کی طرح روایت کی۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں، صبیح مولی ام سلمہ معروف نہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن امام حسین، علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھ اور انہیں خوب مطہر کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں بہترین روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس، عمر بن ابی سلمہ اور ابوالحمراء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

بْنُ عُمَرَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَسَقِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ إِنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ شَيْءٍ حِينَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذَلِكِ قَالَتْ إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْخَجَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات، احسن سیرت اور وقار میں اٹھنے بیٹھنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ ام المومنین فرماتی ہیں جب حضرت خاتون جنت تشریف لاتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے انہیں چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو حضرت فاطمہ حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رو پڑیں دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں۔ میں نے دل میں کہا میں تو حضرت فاطمہ کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتائیں تو سہی کہ جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو رہی تھیں۔ پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں اس کی کیا وجہ تھی؟ خاتون جنت نے فرمایا اب راز فاش کرنے کا وقت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اسی مرض سے میرا وصال ہوگا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یہ سن کر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا فاطمہ عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے

صَوَابًا فَوَاِمَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْمُرَ النَّاسَ اَنْ يُهْدُوْا اِلَيْهِ اَيْنَمَا كَانَ اَوْ حَيْثُ كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتْ اِلَيْهِ فَاَعْرَضَ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ فِيْ الثَّالِثَةِ اَعَادَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِيْ قَدْ اَفْكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُهْدُوْا اِلَيْهِ اَيْنَمَا كُنْتَ اَوْ حَيْثُمَا كُنْتَ اَوْ كَمَا قَالَتِ الثَّالِثَةَ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ اِمْرَاَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِاَسَانِيْدَ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

لے بہت کھڑے ہو کر تحائف دینے والے تھے۔

فضیلت حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جس دن میری باری ہوتی لوگ اہتمام سے اپنے تحائف بھیجتے۔ ایک مرتبہ میری سوکنیں حضرت ام سلمہ کے گھر جمع ہوئیں اور کہا ام سلمہ حضرت عائشہ کے باری پر لوگ خاص طور پر تحائف بھیجتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی ہیں جس طرح حضرت عائشہ چاہتی ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں کو ہدایت فرمائیں کہ جہاں ہوں کہ وہیں تحائف بھیجا کریں حضرت ام سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا پھر جب ادھر دیکھا تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ میری بہنیں کہتی ہیں لوگ تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہ کی باری کے منتظر رہتے ہیں لہذا آپ لوگوں سے فرمادیں کہ آپ جہاں بھی ہوں وہیں تحائف بھیجا کریں۔ جب تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ پہنچاؤ کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی دوسری کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ محدثین نے یہ حدیث بواسطہ حماد بن زید ہشام بن عروہ اور عروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے یہ حدیث غریب ہے۔ بواسطہ ہشام بن عروہ، عوف بن حارث اور رمیثہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کا کچھ حصہ مروی ہے۔ ہشام بن عروہ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث حماد بن زید کی مثل نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَمُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

فرمائی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن علقمہ سے اسی سند کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابواسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى تُرِيدُ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو، یا رسول اللہ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں، میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت ہو، یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آئی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان

حَوَّبَتْ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا أَبُو النُّعْمَانِ نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ۔ عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ سے پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل، قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ أَبُو طُوَالَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی ثرید کو باقی کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر سے مراد ابو طوالہ انصاری مدنی ہیں اور

الْأَنْصَارِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ.

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ عَائِشَةَ هٰذِهِ يَا بَنِي رِجَالٍ أَعْرَفُ مَقْبُرَهَا مَنْبُرَهَا أَعْوَدُ حُجْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَعْنِي عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

فَضْلُ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَرَّانِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذٰلِكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا

وہ ثقہ ہیں۔

عمرو بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا بدبخت مردود، دور ہو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ، آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے والد۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

10

نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ اِمْرَاَةُ فِرْعَوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

فِيْ فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيٰى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُوْ غَسَّانَ نَا سَلَّامُ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَ فُلَانَةُ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِيْلَ لَهٗ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ

فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا کسی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دی جو جھلکدار زبرجد کا ہوگا، وہاں شور شغب اور رنج و ملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت خدیجہ بنت خویلد سب سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریم بنت عمران (اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ (کی فضیلت جاننا کافی ہے) یہ حدیث صحیح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فضائل

حضرت عکرمہ سے روایت ہے صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی

أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاسْجُدُوا فَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نشانی نہ کہو تو سجدہ کرو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے چلے جانے سے بڑھ کر کونسی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمُقْرِئُ أَنْبَأَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنِي صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَكَيْتُ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَقَالَ مَا شَأْنُكِ أَحَضْتِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ أَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُونُ بِنْتُ خَيْرٍ مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُونُ وَعَمِّي مُوسَى وَكَانَ الَّذِي بِنَفْسِهَا يُعَزِّيهَا تَقُولُ أَنْتُنَّ أَكْرَمُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَقَالَتْ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَلِأَبِي الْعَاصِ قُلْ أَنِّي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون اور چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت صفیہ کو یہ بات سچی لگی کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زاد ہیں اس بات میں حضرت انس سے بھی روایت ذکر کی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند کچھ خاص نہیں۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ نَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں تھیں، ان کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، وہ رو رہی تھیں آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا بھی نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ تُوُفِّيَ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَأَتَتْ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی کی وہ رو پڑیں پھر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا اور کہا فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ عنقریب آپ کا وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا تم مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہو یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا سُفْيَانُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي فَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارے ساتھی کا وصال ہو تو اسے چھوڑ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ، نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغْنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ وَاللهِ مَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف صاف دل نکلوں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے اللہ کی قسم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا میں نے سنتے ہی یہ بات مشہور

أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَثَبَّتَ بِهِنَّ قِسْمَتَهُ فَثَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَتْهُ فَاخْتَارَتْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ دَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلٌ.

۱۸۳۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ نَاشِرَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا وَمِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

فَضْلُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَرَأَ فِيهَا لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

کردی پھر اس نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ قصہ عرض کیا تو آپ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبید اللہ بن محمد، عبد اللہ بن موسیٰ اور حسین بن محمد، اسرائیل، سدی، ابو یزید بن ابی ہشام، اور زید بن زائدہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریق کے علاوہ بھی کچھ مرفوعاً روایت کیا ہے

فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، پھر آپ نے پڑھا لم یکن الذین کفروا اور اس میں پڑھا ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ نہ یہودیہ نہ نصرانیہ اور جو شخص نیکی کرے گا اس کی ناشکری نہ کی جائے گی اور جو برائی کرے گا اس کی سزا دی جائے گی۔ اگر ابن آدم کے لئے مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری وادی ڈھونڈے۔ اگر دوسری ہو تو تیسری تلاش کرے۔ ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بجلی نے بواسطہ والد، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم نے حضرت ابی بن کعب

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوٰى قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ.

سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

فَضْلُ الْقُرَيْشِيِّ وَالْاَنْصَارِيِّ

انصار و قریش کی فضیلت

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ الْهِجْرَةَ كُتِبَتْ اِمْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهٰذَا الْاِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لِعَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا حضور نے انصار کے بارے میں فرمایا ان سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو انصار سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہے۔ عدی کہتے ہیں ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کیا آپ نے حضرت براء سے سنا فرمایا انہوں نے مجھ ہی سے تو بیان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصار کو جمع کیا پھر فرمایا قریب آؤ کیا تم میں کوئی اور شخص بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اور تو کوئی نہیں البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے۔ آپ نے فرمایا قوم کا بھانجا ان ہی میں ہوتا ہے پھر فرمایا قریش نے زمانہ جاہلیت اور مصیبت سے ابھی ابھی چھٹکارا پایا میں چاہتا ہوں کہ ان کے گذشتہ کی تلافی کروں اور ان کی تالیف قلوب کروں کیا تم راضی نہیں کہ لوگ

اَنْ اُجْعَلَهُمْ دُوْرَاتٍ لَّهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ نَا الْمُنْذِرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَبِيْطِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ بِمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَبَارِكْ فِيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَبِيْطِ بْنِ اَرْقَمَ.

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ نَبِيْطٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عُيَيْنَةَ الَّتِيْ اَدْنٰى اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرَشِيَّ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں کیوں نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرہ میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ "یا اللہ انصار ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ منذر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی قوم کو کہو سلام کہے معلومات کے مطابق یہ لوگ پاکدامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے برے کو معاف کرو اور نیکوکاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

جَمِيعًا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيُقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میرا جی لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور یہ کم ہوں گے۔ پس ان میں سے نیکوکار سے قبول کرو اور برے سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد اور صالح بن کیسان، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ وَبَالًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! تو نے پہلے والے قریش کو رنج والم چکھایا اب بعد والے قریش کو عقوبات کا مزہ چکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ.

عبدالوہاب ورّاق نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اموی، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ دِينَارٍ الْعَنْبَرِيُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اور ان کے غلاموں کو بخشش دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

* * *

بَابُ ٥٩٨ مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ.

انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَحَذَفَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُوْرِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ. وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھر دکھاؤں (فرمایا) بہترین انصار کی بیرزدوں، صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا بنو نجار پھر ان سے متصل بنو عبدالاشہل پھر ان سے ملحق بنو حارث بن خزرج پھر ان سے متصل بنو ساعدہ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا گویا انہیں بند کیا پھر کھولا جیسے کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ مَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَجَعَلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَأَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے گھر پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا گیا تم لوگوں کو بھی دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے

.....

اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلُولَ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

باب ۵۱۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِحَرَّةِ الشُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَى بِرَوْضِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِبْرَاهِيمُ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَيْ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا أَبُو أُمَيَّةَ يُوسُفُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُبَاشِرٍ ثِقَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

فضیلت مدینہ طیبہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک سقیا کی مستطیل زمین میں پہنچے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا کی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اہل مدینہ کے مد اور صاع میں اس سے دگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بْنُ حَمَّادَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نے فرمایا میرے حجرے کو اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خانۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک نماز بہتر ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سُنَیْدٌ اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ سُهَیْلَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِیَّةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمِنْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ اِسْتَمْرَبَانِیْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آسکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیئے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی خاص طور پر شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت سہیلہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَهٗ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِنَّهٗ قَدْ اَشْتَدَّ عَلَیَّ الْحَمَّانُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْعِرَاقِ قَالَ فَعَلَیْکِ بِالشَّامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ پر بخار سخت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی وہ زمین محشر ہے۔ بیوقوف! صبر کر۔ میں نے

آرْضِ الْمَشْرِقَ فَهِيَ لَكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَسَبِيعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، صفوان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کی اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيبَهَا وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بخار ہو گیا وہ چلا گیا پھر آیا اور یہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل الگ کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خالص کر دیتی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعد،

قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عبداللہ بن زید، انس، ابوایوب، زید بن ثابت، رافع بن خدیج، جابر، اللہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں۔ یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بناتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيَّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةَ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قِنَّسْرِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو عَمَّارٍ۔

حضرت حریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اتریں وہی آپ کا مقام ہجرت ہے۔ مدینہ طیبہ، بحرین اور قنسرین (شام کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو عمار منفرد ہیں۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا وَشَامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَصَالِحٌ هُوَ ابْنُ أَبِي صَالِحٍ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا (فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

باب فی فضل مکۃ۔

فضیلت مکہ مکرمہ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ أَصَحُّ.

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ پر کھڑے دیکھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم! بے شک تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے یونس نے زہری سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔ محمد بن عمرو نے اسے بواسطہ ابوسلمہ از حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث زہری میرے (امام ترمذی) کے نزدیک اصح ہے۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ نَا الطُّفَيْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مکہ! تو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے۔ اگر مجھے اپنی قوم (کی شرارت) کے باعث تجھ سے نہ جانا پڑتا تو میں تیرے سوا اور کہیں نہ ٹھہرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

.....

یا طیبۃ فی فضل العرب

فضیلت عرب

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض و عداوت نہ رکھنا ورنہ دین سے جدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کیسے عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت بخشی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو گویا مجھ سے بغض رکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَوْرَدَهُ حَوْضِي وَسَوْفَ تَنَالُهُ شَفَاعَتِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقٍ وَلَيْسَ حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

ہم اسے صرف عبید شجاع بن ولید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری صحبت نصیب ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے پہچانتے ہیں حصین بن عمر محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْخَيْرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا إِنَّا نَتَأَذَّى إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ۔

حضرت محمد بن ابی یزید اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام خیر رضی اللہ عنہا کو سخت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عرب کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کی ہلاکت قرب قیامت کی علامت ہے۔ محمد بن ابی یزید کہتے ہیں ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا مُجَاهِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُمْ جَاءُوا بِرَجُلٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن عرب والے کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ کم ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو التُّرْكِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِثُ يَفَثُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند (شام، عرب کے باپ ہیں۔ یافث رومیوں کے اور حام، حبشہ والوں کے یہ حدیث حسن ہے۔ یافث کو یافث اور یفث بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۶۰۲ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

فضیلت اہل عجم

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَصَالِحٌ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ خُرَيْمِ بْنِ قَتَادَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عجمیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان سب پر یا (فرمایا) ان میں سے بعض پر (یا فرمایا) تم سب یا تم میں سے بعض کی بنسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں صالح سے ابن عمران مولی عمر بن خریم مراد ہیں۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب اس آیت پر پہنچے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (ان میں سے کچھ دوسرے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھے رسول اکرم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوہریرہ

111

بَابٌ ۲۰۳ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

اہل یمن کی فضیلت

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی۔ یا اللہ! تو ان کے دلوں کو متوجہ کر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن، زید بن ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے وہ بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْشَأَ اللّٰهُ فِي قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَمَانَ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةَ فِي الْأَزْدِ بَنِي الْيَمَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکومت قریش میں، فیصلہ انصار میں، امان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔

****

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ حُبَابٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی معاویہ بن صالح اور ابومریم انصاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ زید بن حباب کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ شَيْخٌ بَغْدَادِيٌّ نَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ شُعَيْبٍ شَيْخٌ بَغْدَادِيٌّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل الدین (دین والے) زمین میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار

أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الشَّيْطِيْنَ يَحُوْمُوْنَ عَلَى قُلُوْبِ بَنِيْ آدَمَ لَنَظَرُوْا إِلَى مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَفِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ لَوْلَا أَنَّ الشَّيَاطِيْنَ يَحُوْمُوْنَ عَلَى قُلُوْبِ بَنِيْ آدَمَ لَرَأَوُا الْمَلَكُوْتَ وَفِيْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ لَوْلَا أَنَّ الشَّيَاطِيْنَ يَحُوْمُوْنَ عَلَى قُلُوْبِ بَنِيْ آدَمَ لَنَظَرُوْا إِلَى السَّمٰوٰتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بلند کرنا چاہتا ہے لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ میں ہوتا کاش میری ماں ان میں سے ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنِيْ مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ شَيْخٌ ثِقَةٌ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنْ كُنَّا لَنَكُوْنُ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَسْتَأْمِنُ إِلَى النَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر ہم انصاریوں (یعنی والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے ہی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

.....

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوْيَةَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ مِيْنَاءَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَحْمِلُ لَكَ حَمْلًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حَمْلًا أَفْرَهَ أَوْ أَحْمَرَ سَلَّمَ وَأَيْدِيْ رَقُوْمٌ كَأَنَّهُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَأَلْبَانٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ أَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ قبیلہ میں پر نعت بھیجئے۔ آپ نے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر منہ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ان کے چہرے سلام اور انعام اور وہ خود اہل امن و ایمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مینا سے منکر احادیث مروی ہیں۔

.....

هٰذَا الْحَدِيْثَ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمٍ وَإِسْرَائِيْلُ يَرْوِيْ عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَيَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ.

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شریک، عبداللہ بن عصم کہتے ہیں اور اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا أَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بِسِتِّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا فَلَا أَعْرِفُ أَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هُوَ يَأْنَفُ مِنْ قَرَابَتِيْ أَوْ نَسَبِيْ أَوْ دِيْنِيْ أَوْ دُنْيَايَ أَوْ نَسَبِيْ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ يَرْوِيْ عَنْ أَيُّوْبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِيْ مِسْكِيْنٍ وَمِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ أَيُّوْبُ أَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِيْ مِسْكِيْنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا بچہ تحفہ کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ اس نے اسے ناپسند کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا میں نے اسے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہوگیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قرشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابوالعلاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایوب بن مسکین ہیں ابن ابی مسکین بھی کہا جاتا ہے۔ شاید اس میں مجرد اسطہ ایوب، سعید مقبری سے مروی ہے یہی ایوب ابوالعلاء ہیں۔

.....

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِيْ كَانُوْا أَصَابُوْا بِالنَّبَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعَوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ إِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو فزارہ کے ایک شخص نے اپنے ان اونٹوں میں سے جو انہیں غابہ میں ملے تھے، ایک اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ حضور نے اس کا کچھ بدلہ عطا فرمایا اور وہ ناراض ہوگیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عرب کے بعض لوگ ہدیہ دیتے ہیں میں اس کا اس اندازے سے کچھ بدلہ دیتا ہوں جو میرے

بَابُ مَنَاقِبِ فِي غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا أَبُو عَوَانَةَ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ مَوْلَاهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع، غفار اور وہ لوگ جو بنو عبد الدار سے ہیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں

بَابُ مَنَاقِبِ فِي ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ لِثَقِيفٍ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

ثقیف اور بنو حنیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں ہلا دیا ان کے لیے بد دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعْلَمُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وصال تین قبائل کو برا جانتے رہے ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُصَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيكٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُصَيْرٍ يُكْنَى أَبَا عُثْمَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک کذاب اور ایک مفسد ہوگا۔ عبد الرحمن بن واقد نے اسی سند کے ساتھ شریک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ عبد اللہ بن عصم کی کنیت ابو عثمان ہے۔ اور وہ کوفی ہیں۔

بِهَا الْاَمِيْنَ الْمُؤَدِّبَ يَحْيٰى اَحَدُ هُمَرَ الْهَدِيَّةَ فَاَعْوَضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِيْ ثُمَّ يَسْتَخِطُهُ فَيَقُوْلُ يَسْتَخِطُ فِيْ حَقِّيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ هٰذَا اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَلَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكٍ يَعْنِيْ مُنْذِرَ بْنَ عَامِرٍ عَنْ عَامِرٍ رَاَى عَامِرًا الْاَشْعَرِيَّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَمُ اَقْوَامٌ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا لِلْاِسْلَامِ وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا لِلْقُرْاٰنِ وَلَا يَقْدَمُوْنَ هُمْ خَيْرٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ لِيْ اِسْحٰقُ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ لَيْسَ هٰكَذَا شَيْءٌ اَبِيْ وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ وَيُقَالُ الْاَسَدُ هُوَ الْاَسْوَدُ۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ مَا نَسَبُهَا اللّٰهُ وَصَفَ ثُمَّ عَمَّرَ اللّٰهُ لَهَا دَارِيْ اَنَا بِرَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ بُرْدَةَ الْاَشْعَرِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ

پاس ہے۔ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد میں قرشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یہ یزید بن ہارون کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد کیا ہی اچھا ہے (اشعری کیا ہی اچھے ہیں۔ نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ جانتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد اور ازد ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اس باب میں حضرت ابوذر، ابو برزہ، واثلہ بریدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے قبیلہ غفار کو بخش دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ مؤمل اور سفیان، عبداللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم معنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارٌ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطَفَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم مزینہ جہینہ اور جو لوگ قبیلہ مزینہ سے ہیں یا (فرمایا) جہینہ اور جو لوگ قبیلہ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

* * *

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو تمیم کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو تمیم! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمایئے۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اتنے، یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ تمیم، اسد، غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَبَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ اَتَعْرِفُهُمْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

چھے ہیں آپ نے ان کلمات کے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا (یہ سن کر) لوگوں نے کہا وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا بہرحال وہ ان سے بہتر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب فِيْ فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

شام اور یمن کی فضیلت۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ ابْنَةِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ بَغْدَادِيٌّ اَنْبَاَنَا السَّمَّانُ يَعْنِيْ اَزْهَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے (کچھ) لوگوں (راویوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی۔ حضور نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الٰہی! ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے، ان لوگوں نے (پھر) کہا اور ہمارے نجد میں بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[1] یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی ابن عون کی روایت سے غریب ہے۔ یہ حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا قُتَيْبُ بْنُ جَمِيْلٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے مبارک ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول

[1] مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تیرھویں صدی کی ابتدا میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا جو ایک شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر امت اسلامیہ کے ہر اس شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال نہ تھا بدقسمتی سے سرزمین ہند و پاک میں بھی بعض اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی نے اس کی حمایت و نیابت اختیار کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" "صراط مستقیم" نام کی کتابیں لکھ کر مسلمانوں میں شرک و بدعت کا فتویٰ جڑا اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنے نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا فنعوذ باللہ من شرورھم (مرتب)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوَيْتُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّضَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِأَيِّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ

کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن ایوب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُوْنُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللّٰهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ جو اپنے فوت شدہ باپ دادا پر فخر کرتے ہیں انہیں اس بات سے باز آجانا چاہیے دوزخ کا کوئلہ ہو چکے ہیں، وہ گبریرے کے اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا فخر اور اپنے باپ دادا پر تفاخر دور کر دیا۔ اب یا تو مومن متقی ہوگا یا بدکار بدبخت۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کئے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَيَرْوِيْ عَنْ أَبِيْهِ أَشْيَاءَ كَثِيْرَةً عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا فخر اور اس کا طعنہ لے گیا۔ اب یا تو مومن متقی ہوگا یا بدکار بدبخت لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم، مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایات کیں۔ سفیان ثوری اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ ہشام بن سعد اور سعید

الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سُمَيٍّ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ۔

مقبری ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث ، ابوعامر کی روایت کے ہم معنی نقل کی ۔ جو ہشام بن سعد سے راوی ہیں ۔

آخِرُ الْمُسْنَدِ

مسند ختم ہوئی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَوٰتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو سزاوار ہیں رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ آل پر نازل ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلَلِ

أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانِيُّ أَبُو عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْعَوَرِكِيُّ وَأَبُو الْمُظَفَّرِ السَّمْعَانِيُّ قَالُوا أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ نَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ أَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيعُ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَعْمُولٌ بِهِ وَبِهِ أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا عَدَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ لِمَا كَانَ فِيهِ وَمِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِي بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب العلل

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث قابل عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کو اپنایا البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھیں۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کر دو۔ (یہ معمول بہ ہیں) اور ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوال فقہاء میں سے سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے۔ کچھ حصہ ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف فریابی حضرت سفیان سے نقل کیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ کے اقوال کا اکثر حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسیٰ غزاز امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ابواب صوم میں مصعب مدینی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک کا بعض کلام موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کے اقوال احمد بن عبدہ الملک، ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں۔

فَاكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فَأَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ مُوسَى بْنُ جِزَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ مِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ هَنَّادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ جَبَّانَ بْنِ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ ضَمَّادِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِ رِجَالٍ مَسْمُونَ سَوَّى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ إِسْمَاعِيلَ فَأَكْثَرُهُ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ وَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا أَبُو رُمَيْلَةَ نَا يُوسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ أَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ أَجَازَ لَنَا الرَّبِيعُ ذَلِكَ وَكَتَبَ بِهِ إِلَيْنَا وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فَهُوَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ الْأَعْمَالِ فِي أَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُودِ فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ

بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے نقل کئے، کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال صبان نے سفیان بن عبدالملک کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے۔ صبان بن موسیٰ، وہیب بن زمعہ بواسطہ ضمام نفی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی نے نقل کئے۔ وضو اور نماز سے متعلق اقوال شافعی ابو ولید کی سے منقول ہیں۔ ابو اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل کئے۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں ان کی تحریری اجازت دی۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے نقل کئے البتہ احباب حج، دیت اور حدود سے متعلقہ اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ امام کے واسطہ سے اسحاق بن منصور سے معلوم ہوئے بعض کلام اسحاق کو خود محمد بن نعیم نے دی ہم نے ان تمام اسانید کو اپنی کتاب الوقوف میں بیان کیا۔ میں نے اس کتاب میں علل حدیث، رجال اور تاریخ کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاریخ سے استخراج کیا اکثر حصہ وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابو زرعہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی۔

اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں پوچھا گیا ایک عرصہ

مُوسَى الْأَصَمُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَبِمَعْنَى كَلَامِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْحَاقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا كُلَّهُ وَوَجْهَهُ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْكُوفِيِّينَ مِمَّنْ رَوَى وَذَكَرْنَا فِيمَنْ ذَكَرْنَا فِي الضُّعَفَاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَالْأَسَانِيدِ فَقَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُعِيدَ مَا اسْتَخْرَجْتُهُ مِنْ كِتَابِ الضُّعَفَاءِ وَأَكْثَرُ مَا ذَكَرْتُ مِمَّا اسْتَخْرَجْتُهُ مِنْ كِتَابِ إِسْحَاقَ وَمِنْهُ مَا ذَكَرَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ الدَّارِمِيَّ وَأَبَا زُرْعَةَ وَأَكْثَرُ حَدِيثِهِ عَنْ هُدْبَةَ وَأَقَلُّ شَيْءٍ فِيهِ عَنْ عَفَّانَ وَأَبِي نُعَيْمٍ وَإِنَّمَا ضَمَمْتُ مَنْ ذَكَرْتُ فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَدَلِيلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا سُئِلْنَا عَنْ هَذَا فَعَرَّفْنَاهُ بِمَا وَصَفْنَا فِيهِ مِنْ تَسْمِيَةِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ الْأَئِمَّةِ وَتَكَلَّمَ فِي الرِّجَالِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَمَكَّةَ وَالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ وَالشَّامِ وَمِصْرَ مِثْلِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَالْخُرَاسَانِيِّينَ مِثْلِ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَحَفِظُوا فَجَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مَنْفَعَةً كَثِيرَةً وَنَرْجُو بِذَلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِيلَ جَعَلَنَا اللَّهُ مِمَّنْ يَعْمَلُ الْمُسْلِمُونَ بِهِ فَهُوَ الْقَائِدُ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ وَقَدْ غَابَ بَعْضُ مَنْ لَا يَعْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ الْكَلَامَ فِي الرِّجَالِ وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِمَّنْ أَتَتْ بِهِمْ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَطَاوُسٌ تَكَلَّمَا فِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَامِرٌ الشَّعْبِيُّ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ هَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَ

تک تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم (رحمہم اللہ) جیسے اصحاب علم و فضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اللہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا نیز ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم فہم لوگوں نے محدثین پر نقد و جرح کیا جائز نہیں سمجھا لیکن ہم نے متقدمین تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں، ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی طرح ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیر خواہی ہے، واللہ اعلم۔

یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَشُعْبَةُ ابْنُ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ الْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ وَضَعَّفُوا وَنَحْنُ نَسْتَحِي اللّٰهَ أَنْ نَذْكُرَ أَحَدًا مِمَّنْ ذَكَرَ أَنَّهُ ضَعِيفٌ إِلَّا أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِمَّنْ هُوَ مَعْرُوفٌ بِالْعِلْمِ وَطَلَبِهِ وَلَهُ مَعْرِفَةٌ وَفَهْمٌ لِلْحَدِيثِ وَقَدْ رَأَيْنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ مِثْلُ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ وَضَعَّفُوا فَإِنَّا نَحْمِلُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا فَاللّٰهُ أَعْلَمُ فَنُصِيحَةً لِلْمُسْلِمِينَ لَا يَظُنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ أَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ وَالْغِيبَةَ إِنَّمَا أَرَادُوا عِنْدَ أَنْ يُبَيِّنُوا ضَعْفَ هٰؤُلَاءِ لِكَيْ يُعْرَفُوا لِأَنَّ بَعْضَ الَّذِينَ ضَعَّفُوهُمْ كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ وَكَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيثِ وَ بَعْضُهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَكَثْرَةِ خَطَإٍ فَإِذَا رَأَى هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ أَنْ يُبَيِّنُوا أَحْوَالَ هٰؤُلَاءِ شَفَقَةً عَلَى الدِّينِ وَتَثَبُّتًا لِأَنَّ الشَّهَادَةَ فِي الدِّينِ أَحَقُّ أَنْ يَتَثَبَّتَ فِيهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ۔

طعن و تشنیع یا عقیدت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے بعض اصحاب بدعت تھے۔ بعض متہم تھے، اور بعض اصحاب غفلت اور خطاکار تھے۔ پس ان ائمہ نے دین پر شفقت اور ثبت کے طور پر ان لوگوں کے حالات بیان کئے (اور نقد و جرح کی) کیونکہ اموال اور حقوق کی شہادت کی بہ نسبت دینی شہادت کا ثبت زیادہ ضروری ہے

۱۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ تُهْمَةٌ أَوْ ضَعْفٌ أَسْكُتُ أَوْ أُبَيِّنُ قَالُوا بَيِّنْ۔

محمد بن اسماعیل (بخاری) نے بواسطہ محمد بن یحییٰ بن سعید قطان ان کے والد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سے پوچھا اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ متہم ہو تو میں اسے بیان کر دوں یا خاموش رہوں انہوں نے فرمایا بیان کرو۔

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ أَنَّ نَاسًا يَجْلِسُونَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَتَّهِمُونَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَجَبَ السَّقْفُ إِذَا مَاتَ أَخْرِجُوا اللَّهَ ذِكْرَهُ فَانْتَدِبُوا لَا يَذْكُرُ۔

محمد بن رافع نیشاپوری نے یحییٰ بن آدم سے نقل کیا ابوبکر بن عیاش سے کہا گیا کہ بعض لوگ (علمی مسند پر) بیٹھتے ہیں پھر دوسرے لوگ ان کے پاس آکر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ ان کے اہل نہیں ہوتے (تو کیا یہ جائز ہے؟) ابوبکر بن عیاش نے کہا جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ اگر وہ صاحب سنت ہوگا تو اس کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصَمُّ سَمِعَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ

محمد بن علی بن حسین شقیق نے بواسطہ نضر بن عبداللہ اصم (اسماعیل بن زکریا اور عاصم) ابن سیرین سے نقل کیا

زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوا عَنِ الْإِسْنَادِ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ۔

سے فرماتے ہیں پہلے زمانے میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا جب فتنہ پیدا ہونے لگا تو لوگوں نے سند کے بارے میں سوال شروع کیا تاکہ اہل سنت کی حدیث لے لیں اور اہل بدعت کی روایت ترک کر دیں۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَإِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ۔

محمد بن علی بن حسن فرماتے ہیں میں نے عبدان سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں، سند دین سے ہے اگر سند نہ ہوتی تو جس کا جی چاہے کہتا پھرتا اس سے پوچھا جائے تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ خاموش رہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيثٌ فَقَالَ يَحْتَاجُ فِي هَذَا الْأَرْكَانُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ ضَعُفَ إِسْنَادُهُ۔

محمد بن علی نے حبان بن موسیٰ سے خبر دی کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی آپ نے فرمایا اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستون کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَكَ حَدِيثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْأَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبَتِّيِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَأَبِي شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَثَابِتِ بْنِ حَجَّاجٍ وَأَيُّوبَ بْنِ خَوْطٍ وَأَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَنَصْرِ بْنِ طَرِيفٍ أَبِي جَهْضَمٍ وَالْحَكَمِ وَحَبِيبِ الْحَكَمِ وَذَكَرَ لَهُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ فِي تَرْكِهِ وَحَبِيبٍ لَا أَدْرِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ أَخَذَ أَحَادِيثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ وَكَانَ أَخِي إِلَيْهِ إِلَى أَنْ عَلِمَ أَنَّهَا عُرِضَتْ عَلَيْهَا فَكَانَ لَا يَذْكُرُهُ قَالَ أَحْمَدُ وَقَالَ أَبُو وَهْبٍ قَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ رَجُلٌ يُغَيِّرُ فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ لَنَا أَقْطَعُ الطَّرِيقَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْهُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ جُدَارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ

اور فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ ان روایات کو چھوڑ دیتے تھے، حسن بن عمارہ، حسن بن دینار، ابراہیم بن عثمان اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بتی، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمر بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف ابوجہضم، حکم، ابو حبیب حکم، ابن مبارک نے کتاب الرقاق میں حبیب سے ایک حدیث روایت کی پھر اسے چھوڑ دیا، (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا احمد بن عبدہ، عبدان سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی روایات پڑھی ہیں لیکن آخری عمر میں جب وہ ان احادیث پر پہنچے تو ان سے اعراض کر جاتے (ان بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک آدمی کا نام لیا گیا جو حدیث میں وہم (خطا) کرتا تھا، تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اس کی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے موسیٰ بن جزام فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے سنا کہ سلیمان بن عمر رقی کوفی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز نہیں۔ احمد بن حسین فرماتے ہیں ہم حضرت

سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ أَنْكَرَنِي فَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَذَكَرُوا فِيهِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَقُلْتُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کیے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں"۔

۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ قَالَ فَذَهَبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْمَعْ دَهَبَكَ سَتَبِيعُ وَرِقًا مِمَّنْ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَعِّفُ إِسْنَادَهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ جِدًّا فِي الْحَدِيثِ فَكُلُّ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ حَدِيثٌ وَمَنْ بِهِ تَوَارَدَ يُضَعَّفُ بِغَفْلَتِهِ وَكَثْرَةِ خَطَايَاهُ وَلَا يُعْرَفُ رِوَايَةُ الْحَدِيثِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْبَابِ فَلَا يُحْتَجُّ بِهِ وَقَدْ رُوِيَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَيَكْتُبُ الْحَدِيثَ لِيَنْظُرَ فِيهِ.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابو اسطہ مبارک بن فضالہ، عبداللہ بن سعید مقبری اور سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ دے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ احمد بن حسن کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا اپنے رب سے بخشش مانگ۔ امام احمد بن حنبل نے یہ اندازہ اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعیف سند کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروف ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہذا جو شخص جھوٹ کے ساتھ متہم ہے یا غفلت اور کثرت خطا کے باعث ضعیف کیا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابل استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت لی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا اللهَ يَحْيَى فَقِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ تَرْوِي عَنْهُ قَالَ أَنَا أَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْ كَذِبِهِ وَأَخْبَرَنِي عَنْهُ عَبْدُ الْجَلِيلِ شَيْخٌ بِهِ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ شَيْخٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اشْتَهَيْتُ كَلَامَهُ فَتَتَبَّعْتُ مَنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ فَأَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَرَأَ عَلَيَّ كَلَامَ الْحَسَنِ مَا

ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی بواسطہ یحیی بن عیینہ، سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، یحیی سے کچھ عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں، سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحیی بن معین، ابو عوانہ سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی روایات (جمع کرنے) کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے احادیث جمع کیں، پھر انہیں لے کر ابان بن

أَسْتَحِلُّ أَنْ أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَإِنَّمَا كَانَ فِيهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا ذَكَرْنَا أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُ هَذَا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَنَسٍ لِأَنَّهُ يُرْوَى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ مَا أَتَّهِمُهُ وَلَكِنْ أَتَّقِي مَا فَوْقَهُ فَلَمَّا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَرَوَى أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُونِي أَيُّ أُمَّهَاتِي أَتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي وِتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَأَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالِاجْتِهَادِ فَهَذَا حَالُهُ فِي الْحَدِيثِ وَالْقَوْمُ كَانُوا أَصْحَابَ حِفْظٍ فَثَبَتَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ صَالِحًا لَا يُقِيمُ الشَّهَادَةَ وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيثِ فِي الْكِذْبِ أَوْ كَانَ مُغَفَّلًا يُخْطِئُ الْكَثِيرَ فَالَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْأَئِمَّةِ أَنْ لَا يَشْتَغِلُوا بِرِوَايَةِ حَدِيثِهِ أَلَا تَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَمْرُهُمْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي قَوْمٍ مِنْ جِهَةِ أَهْلِ الْوَرَعِ وَضَعَّفُوهُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَقَدْ تَقَدَّمَ

ابی عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے حضرت حسن بصری سے سنائیں لیکن میں نے ان سے کچھ روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہذا ثقات کی روایت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے منقول ہے کہ کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم نہیں کرتا بلکہ اس سے اوپر والے راوی کو متہم کرتا ہوں متعدد لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی از علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے لوگوں نے بھی ابان سے اسی سند سے اس کے ہم معنی نقل کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گذاری تو آپ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا اگرچہ عبادت اور اجتہاد میں ابان ابن ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس علم کے لوگ اگرچہ قوی حافظہ کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ ٹھیک کہہ ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا غافل اور زیادہ خطا کرنے والا ہو تو اکثر ائمہ حدیث کا مختار یہ ہے کہ اس سے روایت نہ کی جائے دیکھو تو سہی کہ عبداللہ بن مبارک نے بعض اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین نے اہل علم کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور صداقت کے

112

اَحَدٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِهٰذَا لِتَهَاوُنِ وَجَدْنَا يَحْيٰى وَ
اِنْ كَانُوْا قَدْ وَهَّنُوْا فِيْ بَعْضِ مَا رَوَى لَقَدْ
تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
وَرَوٰى عَنْهُ۔

ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض مرویات میں خطا ہوئی۔ یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

.....

۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ
يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ
فَقَالَ تُرِيْدُ اَنْ تَعْفُوَ وَتَنْتَقِدَ قُلْتُ لَا بُدَّ
فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيْدُ كَانَ يَغْلَطُ اَشْيَاءَ
اَبُوْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ
يَحْيَى وَسَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
فَقَالَ فِيْهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ
بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِيْ
فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ
لِيَحْيَى مَا رَاَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ
تُرِيْدُ اَنْ اُلَقِّنَهُ فَسَكَتُّ قَالَ كَانَ يَحْتَاجُ اَنْ
نُعَلِّمَهُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يُرِدْ يَحْيَى عَنْ شَرِيْكٍ وَلَا عَنْ
اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ وَلَا عَنِ
الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِنْ كَانَ يَحْيَى
بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ تَكَلَّمَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَنْ يَتَّهِمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهُ
تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَكَذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ
اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاٰى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ
مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلٰى رِوَايَةٍ
وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ فَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ
تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ
بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری نے علی بن مدینی سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا علقمہ کا ارادہ ہے کہ ماشاء اللہ! میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا میرے شیوخ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن ابن حاطب ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں اور میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ سے عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں ان کا نام لے کر پوچھا تو یحییٰ نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا چاہوں تو سکھا سکتا ہوں۔ علی نے کہا گیا اسے سکھایا جاتا ہے کہا "ہاں" علی کہتے ہیں یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحییٰ بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحییٰ بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ،

وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَأَشْبَاهِ هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا قَدْ حَدَّثَ عَنْهُمُ الْأَئِمَّةُ.

محمد بن عجلان اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

♦ ♦ ♦

۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ.

حسن بن علی خلال بواسطہ علی بن مدینی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابوصالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِيهِ قَالَ فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میں کلام کیا ہے۔

♦ ♦ ♦

۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَمِعَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَمِعَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هَذَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهَذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيرَ وَهَكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَدَّى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنَا عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوَ هَذَا غَيْرَ شَيْءٍ كَانَ يُرْوَى الشَّيْءُ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا لِيَتَّسِعَ الْإِسْنَادُ وَإِنَّمَا جَادَ

محمد بن عجلان سے احادیث روایت کی ہیں بعض کو سعید مقبری نے براہ راست حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے اور بعض کو ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جب یہ روایات میرے اوپر خلط ملط ہو گئیں تو میں نے سب کو براہ راست سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان نے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی لیے کلام کیا ہے۔ یحییٰ ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے علی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ، ان کے بھائی عیسیٰ، عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ اور ابوایوب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے اس کے علاوہ اور

هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ لِاَنَّ اَكْثَرَ مَنْ مَضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوْا لَا يَكْتُبُوْنَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُ لِلْمَرْجِعِ اِلَيْهِ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ اِنَّ اَبِيْ لَا يَحْتَجُّ بِهٖ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ مُجَاهِدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَاِهِمْ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ وَمِنَ الْاَئِمَّةِ فَرْدًا فَرْدًا فَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ وَلَوْ ثَبَتَ لَمْ يَكُنْ حُجَّةً لَمْ يَحْتَجَّ بِهٖ كَمَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِبْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يَحْتَجُّ بِهٖ اِنَّمَا هُوَ فِيْ نَفْسِهٖ اِذَا انْفَرَدَ بِشَيْءٍ وَاَشَدُّ مَا يَكُوْنُ هٰذَا اِذَا لَمْ يُحَافِظِ الْاِسْنَادَ فَزَادَ فِي الْاِسْنَادِ اَوْ نَقَصَ اَوْ قَلَبَ الْاِسْنَادَ اَوْ جَاءَ بِمَا يُشَيِّرُ فِيْهِ اِلَى الْمَعْنٰى فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ الْاِسْنَادَ وَحَفِظَهُ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَاِنَّ هٰذَا وَاسِعٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمَعْنٰى.

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے۔ اور جو لکھتے ہیں اور بھی سننے کے بعد لکھتے۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات قابل استدلال نہیں۔ جس طرح امام احمد نے مجاہد بن سعید، عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت خطاء کے سبب سے ہے۔ کئی نے ان سے روایات لی ہیں۔ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا تو اس سے بھی بری الذمہ ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں۔ اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند بدل جائے تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا تقدیم و تاخیر ہو جائے یا ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے جو شخص سند قائم اور یاد رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے بارے میں محدثین کے نزدیک درست ہے جب تک معنی نہ بدلیں۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اِذَا حَدَّثْنَاكُمْ فِي الْمَعْنٰى فَحَسْبُكُمْ

محمد بن بشار بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث اور مکحول، واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنیٰ بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشَرَةٍ اَوِ اللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ.

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق، معمر، ایوب، محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا الفاظ مختلف ہوتے اور معنی ایک۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَاْتُوْنَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى الْمَعَانِيْ وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يُعِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی، حسن اور شعبی رحمہم اللہ بالمعنیٰ روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ، الفاظ حدیث دہراتے تھے۔

عَلَى حُدُوْثِهِ.

۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ تُحَدِّثُنَا بِهٖ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالْاِسْتِمَاعِ الْاَوَّلِ۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا اَصَبْتَ الْمَعْنٰى اَجْزَاَكَ

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفِ بْنِ هُرَيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اُنْقُصْ مِنَ الْحَدِيْثِ اِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيْهِ.

۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ اِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُوْنِيْ اِنَّمَا هُوَ الْمَعْنٰى.

۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنْ كَانَ الْمَعْنٰى وَاسِعًا لَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِنَّمَا نَقَلَ مَنْ نَقَلَ مَنْ نَقَلَ مِنْهُمْ اِلْفَاظًا وَاِنَّمَا يَكُوْنُ الْاِلْتِبَاسُ فِيْمَا لَمْ يَسْمَعُوْا مِنَ الْاَئِمَّةِ مِمَّا اَتَتْ بِهِ الْكُتُبُ مِنَ الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ كَثِيْرًا حَتّٰى مِنَ الْاَئِمَّةِ مَا يَرْجِعُوْنَ فِيْهِ.

۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَا حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ فَلَا تُحَدِّثْنِيْ اِلَّا مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ مَا يَسَارُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ لَمْ يَسْمَعْ حَدِيْثَ وَائِلٍ قَالَ لِاَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ.

علی بن خشرم نے بواسطہ حفص بن غیاث، عاصم بن احول سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا آپ ہم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں پھر اس کے علاوہ بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا پہلے سماع کو لازم پکڑو۔

جارود بواسطہ وکیع اور ربیع بن صبیح حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے معنی سمجھ لیا تو یہ کافی ہے۔

علی بن حجر بواسطہ عبداللہ بن مبارک، سیف بن سلیمان سے نقل کرتے ہیں میں نے مجاہد سے سنا کہ چاہو تو الفاظ حدیث کم کر لو لیکن زیادتی نہ کرو۔

حسین بن حریث نے بواسطہ زید بن حباب ایک معلوم شخص سے نقل کیا کہ سفیان ثوری ہمارے طرف تشریف لائے اور فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے جیسے سنا ویسے ہی تم سے بیان کیا ہے تو میری تصدیق نہ کرنا بلکہ میں بالمعنی روایت کرتا ہوں۔

حسین بن حریث فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے سنا کہ اگر معنی میں وسعت ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ ہاں کہ ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود آئمہ کرام، خطا اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

محمد بن حمید رازی بواسطہ جریر، عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر کئی سال بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

ابو جعفر عمرو بن علی بواسطہ یحیی بن سعید قطان اور سفیان، منصور سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابی جعد، آپ سے جو حدیث بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا۔

عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار اصفہان سے ناقل ہیں کہ عبدالملک بن عمیر نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف نہیں چھوڑتا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا وَعَاهُ قَلْبِي

حسین بن مہدی بصری بواسطہ عبدالرزاق اور معمر حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے قلب نے محفوظ کر لیا۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْقَى لِحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ۔

سعید بن عبدالرحمن مخزومی بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے زہری سے بڑھ کر کسی کو حدیث پر نقص کرنے والا نہیں دیکھا۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔

ابراہیم بن سعد جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہل مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحییٰ بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَلَا أَحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ بِحَدِيثِهِ تَرَكَهُ فَقُلْتُ لَكَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ إِنَّ أَيُّوبَ كَانَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنْهُ بِسِنِينَ۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے پھر میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی حدیث چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے تو ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیرین کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَيُّهُمَا أَثْبَتُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ أَوْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ أَثْبَتِ النَّاسِ۔

ابوبکر بن علی عبداللہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن ابی سعید سے پوچھا ہشام دستوائی اور مسعر میں سے کون زیادہ ثابت ہے انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ إِنْ أَرَدْتَ الْحَدِيثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ۔

ابوبکر عبدالواحد بن محمد بواسطہ ابوالولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے جس بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر اور ابوالولید دونوں بیان کرتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے فرمایا اگر حدیث چاہتے ہو تو شعبہ کی مجلس کو لازم پکڑو)

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيثًا قَطُّ

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس

إِلَّا أَتَيْتَهُ أَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ فَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ أَحَادِيثَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِينَ حَدِيثًا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ مَرَّةً وَالَّذِي نَعَّمْتُ عَنْهُ مِائَةً أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ الْأَحْيَانَ الْكُوفِيَّ الْبَارِقِيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ هَؤُلَاءِ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ مَاتَ.

ایک سے زیادہ بار آیا۔ جس سے دس احادیث روایت کیں اس کے پاس دس بار سے زیادہ حاضر ہوا جس سے پچاس احادیث روایت کیں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ آیا اور جس سے سو احادیث روایت کیں۔ اس کے پاس سو بار سے زیادہ آیا البتہ حیان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ حاضر ہوا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

.....

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ شُعْبَةُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ.

محمد بن اسماعیل نے ابو اسامہ عبید اللہ بن ابی الاسود ابن مہدی سے نقل کیا کہ سفیان فرماتے ہیں۔ شعبہ رحمہ اللہ حدیث میں امیر المومنین ہیں۔

.....

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يُعْدِلُهُ أَحَدٌ عِنْدِي وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى أَيُّهُمَا كَانَ أَحْفَظَ لِلْحَدِيثِ الطِّوَالِ سُفْيَانَ أَوْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ أَمَرَّ إِسْنَادًا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَكَانَ شُعْبَةُ أَعْلَمَ بِالرِّجَالِ قَالَ عَلِيٌّ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ أَبْوَابٍ.

ابو بکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں، یحیی بن سعید نے فرمایا۔ مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ محبوب نہیں اور میرے نزدیک کوئی ان کے برابر کا نہیں لیکن جب سفیان ان کی مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کا قول لیتا ہوں۔ علی فرماتے ہیں میں نے یحیی سے پوچھا سفیان اور شعبہ میں سے کسے طویل احادیث زیادہ یاد تھیں۔ انہوں نے فرمایا شعبہ، اس اعتبار سے زیادہ قوی تھے۔ یحیی بن سعید فرماتے ہیں، شعبہ اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب ابواب (فقیہ) تھے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي مَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُشَدِّدُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسَانِيدِ وَنَحْوِهَا.

حسین بن حریث فرماتے ہیں۔ میں نے وکیع سے سنا کہ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ مجھے سفیان نے جس شیخ سے بھی حدیث بیان کی تو میں نے ویسے ہی پایا جیسے انہوں نے بیان فرمایا۔ میں (امام ترمذی) نے اسحاق بن موسی انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسی سے سنا مالک بن انس حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سختی برتتے تھے جیسا کہ یاء اور تاء کا بھی خیال رکھتے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْنِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَاضِي الْمَدِينَةِ

ابو موسی، ابراہیم بن عبداللہ بن قرنیر انصاری (قاضی مدینہ) سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) امام مالک بن انس

قَالَ مَتَى مَا يَبْتُ بْنُ أَنَسٍ عَلَى أَبِي عَاصِمٍ فَهُوَ جَالِسٌ
فَجَاءَهُ يَقِيلُ لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَجْلِسُ
فِيهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَحْدِثَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَائِمٌ۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ الثَّوْرِيِّ قَالَ
قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيَى مَا فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَوْ حَدِيثٌ
مِنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ إِمَامًا فِي الْحَدِيثِ
سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ
حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ أَحْمَدُ عَنْ وَكِيعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ أَحْمَدُ وَكِيعٌ كَبِيرٌ فِي الْقَلْبِ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ
نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
لَحَلَفْتُ إِنِّي لَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا تَكَلَّمَ فِي هَذَا وَالَّذِي بِهِ
عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكَلَّمُوا فِيهِ بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ
عَلَى الِاخْتِصَارِ يَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَى مَنَاقِبِ أَهْلِ الْعِلْمِ
فَنَقَلَ مَنْ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ فِي أَخْذِ الْإِتْقَانِ
فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا شَيْءَ تَعَمَّدَ
فِيهِ وَالْوَرَاعَةِ عَلَى الْقَدِيمِ إِذَا كَانَ يَحْفَظُ يَقْرَأُ
حَدِيثًا وَيُعِيدُ أَصْلَهُ فِيمَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ
يَحْفَظْ هَكَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلَ الِاسْتِمَاعِ۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ قُلْ
حَدَّثَنَا۔

ابو عاصم کے پاس سے گزرے وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے، امام مالک آ گئے۔ آپ سے نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا میں نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

ابوبکر ابواسطہ علی بن عبداللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے سعید بن مسیب سے مالک بن انس کی روایات کا بنسبت ابراہیم نخعی سے سفیان ثوری کی روایات زیادہ پسند ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں لوگوں میں مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث والا کوئی نہیں امام مالک حدیث میں امام تھے۔ احمد بن حسن امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ میری آنکھ نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وکیع دل کے بڑے ہیں اور عبدالرحمٰن امام ہیں میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم دلائی جائے تو میں قسم کھاؤں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جا سکے۔ اس بارے میں علماء کی طویل گفتگو بے مقصد ہے، عالم کو حدیث پڑھ کر سنانا جبکہ اسے وہ یاد ہو حواس کے سامنے پڑھا جائے اور اگر یاد نہ ہو تو وہ محض اس کا مفہوم ذہن نشین کرے تو محدثین کے نزدیک یہ بھی سماع کی طرح صحیح ہے۔

حسین بن مہدی بصری نے واسطہ عبدالرزاق، ابن جریج سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو احادیث پڑھ کر سنائیں تو میں نے پوچھا کیسے کہوں؟ انہوں نے فرمایا کہو "حدثنا" (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا نَصْرٌ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ وَهُمْ فَيَقُولُ مُرَّ وَيُرَجِّعُ فَقَالَ إِنِّي بُلِيتُ بِهَذَا الْمُعَيْطِيِّ فَاقْرَءُوا عَلَيَّ فَإِنَّمَا أَنَا قَارِئٌ لَكُمْ.

۳۷۔ سوید ابن نصر نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد، ابو حمزہ عمر یزید نحوی، حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ اہل طائف کے چند آدمی اپنی کتاب لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس کو آگے پیچھے سے پڑھنے لگے پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آگیا ہوں تم مجھ پر پڑھو بے شک میری تصدیق پڑھنے کے مترادف ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ إِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ آخَرَ فَقَالَ ارْوِ هَذَا عَنِّي فَلَهُ أَنْ يَرْوِيَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَاصِمٍ النَّبِيلَ عَنْ حَدِيثٍ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَقْرَأَ هُوَ فَقَالَ أَنْتَ لَا تُجِيزُ الْوِجَادَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُجِيزَانِ الْقِرَاءَةَ.

۳۸۔ سوید نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد، حسین بن واقد، منصور بن معتمر سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کتاب کسی دوسرے کو دے کر کہے تم میری طرف سے روایت کرو تو اس کے لیے اس کا روایت کرنا جائز ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عاصم نبیل سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ پر پڑھو، میں چاہتا تھا کہ وہ پڑھ کر سنائیں اس پر انہوں نے فرمایا تم پڑھنا اجازت نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس سے ہم

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مِنَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِي وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِئَ عَلَى الْعَالِمِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنِي فَهُوَ مَا قُرِئَ عَلَيَّ وَأَنَا قَاعِدٌ وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَاحِدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكُنَّا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدِينِيِّ نَقْرَأُ عَلَيْهِ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ نَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ أَجَازَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِجَازَةَ إِذَا أَجَازَ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ لِأَنَّهُ قَدْ أَجَازَ لَهُ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ.

۳۹۔ احمد بن حسن بواسطہ یحیی بن سلیمان جعفی بصری، عبداللہ بن وہب سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں کہوں "حدثنا" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کے ساتھ مل کر حدیث سنی اور اگر میں "حدثنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے حدیث سنی۔ "اخبرنا" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عالم کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں بھی وہاں حاضر تھا اور اگر میں "اخبرنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تنہا یہ حدیث کسی عالم کو پڑھ کر سنائی۔ ابو موسیٰ محمد بن مثنی فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید قطان سے سنا کہ "حدثنا" اور "اخبرنا" دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے پوچھا ہم کیسے روایت کریں؟ فرمایا تم یوں کہو "ہم سے ابو مصعب نے بیان کیا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے جب کوئی عالم کسی کو اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ اس

۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كَتَبْتُ كُتُبًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَرْوِيهَا عَنْكَ قَالَ نَعَمْ.

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، عمران بن حدیر، ابو مجلز، بشیر بن نہیک سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کی ایک کتاب لکھی، اور پوچھا کیا آپ سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" روایت کرو۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ فِي بَعْضِ حَدِيثِكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِنَّمَا يُعْرَفُ بِهَذَا بِمُجَرِّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

محمد بن اسماعیل واسطی بواسطہ محمد بن حسن، عوف اعرابی سے ناقل ہیں، کہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے عرض کیا میرے پاس آپ کی بعض روایات ہیں کیا آپ کی طرف سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں انہوں نے متعدد ائمہ نے احادیث نقل کی ہیں۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ.

جارود بن معاذ بواسطہ انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں، امام زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور عرض کیا یہ آپ کی روایات ہیں آپ سے روایت کروں فرمایا "ہاں"

۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَعْجَبُ أَمْرًا قَالَ عَلِيٌّ سَأَلْتُ يَحْيَى لِمَ تَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فَقَالَ هَيْبَتُ فَقُلْتُ أَنَّهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي قَالَ لَا شَيْءَ إِنَّمَا سَمِعَ بَعْضَ ذَلِكَ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْحَدِيثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ.

ابوکریب بواسطہ علی بن عبداللہ، یحیٰی بن سعید سے ناقل ہیں ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور عرض کیا یہ آپ کی احادیث ہیں آپ کی طرف سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یحیٰی فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا معلوم نہیں ان دونوں (قرأت اور اجازت) میں سے کون سی زیادہ پسندیدہ ہے علی بن عبد، سند کہتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید سے ابن جریج کی اس روایت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے عطاء خراسانی سے روایت کی انہوں نے کہا وہ ضعیف ہے میں نے کہا کہتے ہیں "اخبرنی" انہوں نے کہا کچھ نہیں وہ ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللَّهُ

علی بن حجر بواسطہ بقیہ بن ولید، عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہتے ہوئے سنا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" زہری نے فرمایا "ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس

يَا ابْنَ أَبِي فُدَيْكٍ يُحَدِّثُنَا بِأَحَادِيثَ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ وَلَا يَتَكَلَّمُ

ہے بغیر دیکھے حکم احادیث کا کرتے ہو۔

.....

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مُرْسَلَاتُ عَطَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ يَكْتُبُ كَانَ عَطَاءٌ يَا خُذُ عَنْ كُلِّ مَرْكَبٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى مُرْسَلَاتُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَاءٍ قُلْتُ يَعْنِي مُرْسَلَاتُ مُجَاهِدٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مُرْسَلَاتُ طَاوُسٍ قَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا قَالَ عَلِيٌّ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مُرْسَلَاتُ أَبِي إِسْحَاقَ عِنْدِي شِبْهٌ لَا شَيْءَ الْأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ وَيَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَمُرْسَلَاتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّيحِ ثُمَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتُ مَالِكٍ قَالَ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحْمَدُ مِنْهُ حَدِيثًا مِنْ مَالِكٍ۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی مرسل روایات سے بہت زیادہ پسندیدہ ہیں، عطاء ہر قسم کے لوگوں سے روایت کرتے تھے علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں سعید بن جبیر کی مرسل روایات، عطاء کی مرسلات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا آپ کو مرسلات مجاہد زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس؟ فرمایا وہ دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں میرے نزدیک ابواسحاق کا مرسل روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اعمش، شیبانی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایات بھی اسی طرح ہیں۔ ابن عیینہ کی مرسلات ہوا کے مشابہ ہیں، ثوری، اوزاعی وغیرہ، پھر فرمایا ہاں حماد کی قسم سفیان بن سعید کی مرسلات بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا مرسلات مالک کیسی ہیں؟ فرمایا میں انہیں پسند کرتا ہوں پھر یحییٰ نے فرمایا لوگوں میں مالک سے زیادہ صحیح روایت کرنے والا کوئی نہیں۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَنْقُلُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدَ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَلَاثَةَ أَحَادِيثَ أَوْ حَدِيثَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَإِنَّهُ ضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ هَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةَ قَدْ حَدَّثُوا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَيْرِ الثِّقَاتِ فَإِذَا رَوَى أَحَدُهُمْ حَدِيثًا وَأَرْسَلَهُ تَعَلَّمْنَا حَدَّثَهُ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ رَوَى عَنْهُ۔

سوار بن عبداللہ عنبری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا فرماتے ہیں حسن بصری نے اپنی جن احادیث میں فرمایا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" تو ایک یا دو حدیثوں کے سوا ہمیں ان سب کی اصل معلوم ہو گئی امام ترمذی فرماتے ہیں، جس کسی نے مرسل روایت کو ضعیف کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ائمہ نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہٰذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو، حضرت حسن بصری نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا اور پھر ان سے روایت بھی لی۔

.....

۴۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي قَالَا سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَمَعْبَدًا الْجُهَنِيَّ فَإِنَّهُ

بشر بن معاذ بصری بواسطہ مرحوم بن عبدالعزیز عطار ان کے والد اور چچا حضرت بصری سے ناقل ہیں کہ معبد جہنی سے بچتے رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ نَقَدْ تَرَكْتُ حَدِيثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهِ نَا جَابِرٌ عَنْ فُلَانٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ حَدِيثَهُ تَوَهُّمٌ وَحَدَّثَ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَتَرَكَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَقَدْ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ أَيْضًا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر وہ خود ان سے روایت کرتا ہے۔ محمد بن بشار کہتے عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنِدْ لِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ الَّذِي سَمِعْتُ وَرَدَدْتُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَهُوَ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ اخْتَلَفَ الْأَئِمَّةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَضْعِيفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوا فِي سَائِرِ الْعُلُومِ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ ضَعَّفَ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَهُمَا يَحْتَجُّ بِحَدِيثِهِمَا تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَنْ هَؤُلَاءِ وَنَحْوِ هَؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ يُضَعَّفُونَ فِي الْحَدِيثِ۔

ابو عبیدہ ابن ابی سفر کوفی بواسطہ سعید بن عامر ابو شعبہ سلیمان اعمش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سند بیان کیجئے ابراہیم نے فرمایا جب میں عبداللہ سے حدیث بیان کروں تو یہ وہی ہے جو میں نے سنا اور جب میں کہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ متعدد راویوں نے ان سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اہل علم الفے ملل کی تضعیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کہا ان سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت لی جو حفظ و حالت میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبیداللہ عرزمی اور کئی دوسرے راویوں سے روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَقَدْ رَوَيْتَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمْرَنِي وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ

محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبیداللہ عرزمی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِمَا تَفَرَّدَ بِهِ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثَ غَيْرِ مَا ذُكِرَ مِنَ الْأَثَبَّاتِ وَحَدَّثُوا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ تَذَاكَرْنَا عِنْدَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ.

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يَعْتَمُّ مِنِّي إِذَا جَاءَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَحْفَظُ لِأَكْثَرِ الْحَدِيثِ.

۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَ شَيْءٌ أَبَا الزُّبَيْرِ أَبَا الزُّبَيْرِ أَبَا الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا يَعْنِي بِهَذَا الْإِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ.

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ فِي الصَّدَقَةِ فَهُوَ بَعْضُ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا گیا کہ وجہ ترک یہ ہے کہ وہ بواسطہ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ و نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے نقل کرنے میں متفرد ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کی انتظار کی جائے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔ متعدد اکابر کرام نے ان محدثین الجزیر، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کی ثقاہت کی اور ان سے روایات لی ہیں۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حجاج، اور ابن ابی لیلیٰ، عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا فرماتے ہیں جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس سے نکلتے تو ان کی احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ابوزبیر حدیث میں ہم سے زیادہ حافظ تھے

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی بواسطہ سفیان بن عیینہ ابوالزبیر سے نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آگے بڑھاتے تاکہ میں ان کے بے حد یاد کروں۔

ابن ابی عمر، سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابوزبیر نے حدیث بیان کی، ابوزبیر نے ابوزبیر نے۔ سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس سے اتقان اور حافظہ کی مضبوطی کی طرف اشارہ ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے سفیان ثوری فرماتے تھے عبدالملک بن سلیمان علم کی میزان تھے۔

ابوبکر علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا شعبہ نے انہیں اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا جو انہوں نے صدقہ کے بارے میں روایت کی یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَأْسًا.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو غنی کر دے تو قیامت کے دن اپنے منہ میں جہنم کے پتھر کھائے گا عرض کیا یا رسول اللہ! کتنا مال غنی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی ابن المدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْمُجَرَّدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا بِحَكِيمٍ لَا يُجْتَرَّ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا حَسَنَ إِسْنَادِهِ فَكُلُّ حَدِيثٍ يُرْوَى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًّا وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَلِكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرُبَّ الْحَدِيثِ يَسْتَغْرِبُونَ الْحَدِيثَ بِمَكَانٍ رُبَّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ فَهَذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ

محمد بن غیلان نے ابو اسامہ یحییٰ بن آدم اور سفیان ثوری حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ بیان کی۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں عبداللہ بن عثمان صاحب شعبہ نے سفیان ثوری سے کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبیر کے علاوہ کوئی اور روایت کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ عبداللہ نے کہا ہاں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبید سے بھی سنی وہ محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو کہا کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو وہ حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت ہے جو ابوالعشراء ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا صرف حلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جانور ذبح نہیں ہو سکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی ران میں بھی تو یہ بھی کافی ہے۔ حماد بن سلمہ، ابوالعشراء سے اس حدیث میں متفرد ہیں۔ ابوالعشراء سے بھی یہی صرف حدیث

وَلَا يُعْرَفُ لِأَبِي الْعُشَرَاءِ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثُ
وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
مَشْهُورًا فَإِنَّمَا اشْتَهَرَ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ يَعْنِي وَرُبَّ
رَجُلٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لَا يُعْرَفُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فَيَشْتَهِرُ الْحَدِيثُ بِكُلِّ مَنْ
رَوَى عَنْهُ مِثْلَ مَا رَوَى عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ الثِّقَاتُ
بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ
وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ
عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
وَهُوَ مَعَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الضَّعِيفُ عَنْ
عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ
وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى
الْمُؤَمَّلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ
شُعْبَةُ تَوَهَّمْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ دِينَارٍ
أَذِنَ لِي حَتَّى كُنْتُ أَقْعُرُ إِلَيْهِ فَأُقَبِّلُ رَأْسَهُ
قَالَ أَبُو عِيسَى رُبَّمَا يَسْتَحْسِنُ
الرَّجُلُ الزِّيَادَةَ فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا يَصِحُّ
إِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ
مِثْلَ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ حُرٍّ
أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعًا مِنْ

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ صرف حماد بن سلمہ سے مشہور ہوئی ہم اسے صرف حماد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث روایت کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس طرح عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کی خرید و فروخت اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا یہ صرف عبداللہ بن دینار سے معروف ہے اور ان سے عبیداللہ بن عمر، شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس جیسے اکابر ائمہ کرام رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو بواسطہ عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس میں خطاء کی یہ ہے کہ وہ بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بہت سی احادیث کچھ الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب سمجھی جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا حافظہ قابل اعتماد ہے تو یہ صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد، غلام مرد اور عورت پر واجب کیا امام مالک نے اس روایت میں "من المسلمین" کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر اور کئی دوسرے ائمہ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں "من المسلمین"

تَمِيمٍ وَزَادَ مَعَهُمْ مِنْ شُيُوخِهِ قَالَ وَزَادَ مَالِكٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ وَقَدْ أَحْسَنَ مَالِكٌ وَاحْتَجَّ بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِحَدِيثِ مَالِكٍ وَاحْتَجَّ بِهِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبْدٌ غَيْرُ مُسْلِمٍ لَمْ يَرَوْا عَلَيْهِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ احْتَجَّا بِحَدِيثِ مَالِكٍ فَإِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ قُبِلَ ذٰلِكَ عَنْهُ وَرُبَّ حَدِيثٍ يُرْوَى مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَأَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالُوا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ نَعْرِفْ أَحَدًا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا غَيْرُ

کے حافظہ میں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کی حافظہ پر اعتماد نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو لیا اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑی۔ بہرحال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جا سکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بہت سی احادیث متعدد طرق سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ سند کی وجہ سے غریب کہی جاتی ہیں

ابوکریب، ابوہشام رفاعی، ابوسائب اور حسین بن اسود، ابواسامہ، بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابوموسیٰ سے غریب سمجھی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابوکریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابوکریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابواسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے مزید فرمایا یہ اضافہ ہے ابوکریب نے ابواسامہ

وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ هٰذَا اَعْجَبُ اِلَیَّ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَیْرَ اَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَکُنَّا نَرٰی اَنَّ اَبَا کُرَیْبٍ اَحْفَظُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ فِی السُّکُوْتِ۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا شَبَابَةُ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ غَیْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ کَثِیْرَةٍ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِیْثُ شَبَابَةَ اِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ لِاَنَّهٗ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ هٰذَا الْاِسْنَادَ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةٌ هٰذَا الْحَدِیْثُ الْمَعْرُوْفُ اَصَحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰی عَلَیْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سَلَّامٍ

یہ حدیث ذاکر
کے دوران
کی ہے

عبداللہ بن زیاد اور کئی دوسرے حضرات فرماتے ہیں شباب نے بواسطہ سوار، شعبہ اور بکیر بن عطاء، عبدالرحمن بن یعمر سے روایت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور زفت کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ حدیث شعبہ سے شباب کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے دباء اور زفت کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث شباب اس لیے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ ورنہ شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ بواسطہ بکیر بن عطاء اور عبدالرحمن بن یعمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: حج، عرفہ ہے۔ یہ مشہور حدیث محدثین کے نزدیک اسی سند کے ساتھ اصح ہے۔

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے اور جہاں پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس کے لیے دو قیراط ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ جتنا ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بواسطہ مروان بن محمد، معاویہ بن سلام یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت

کدو کو اندر سے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دباء کہتے ہیں (مترجم)

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَحَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِينَةَ عَنِ السَّائِبِ خَالِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِي اسْتَغْرَبْتَ مِنْ حَدِيثِكَ يَا أَبَا زَكَرِيَّا فَقَالَ حَدِيثُ السَّائِبِ مَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيثُ لِهٰذَا الْإِسْنَادِ لِرِوَايَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیراط ہے الخ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبداللہ بواسطہ مروان، معاویہ بن سلام، یحییٰ، ابوسعید مولیٰ مہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا تمہاری حدیث میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انہوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انہوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ وَصَفْنَا

ابوحفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! (اونٹنی) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

هٰذَا الْكِتَابَ عَلَى الْاِخْتِصَارِ بِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ وَفِي الْمُتَعَمِّقِ نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّعَمَ وَمَا فِيْهِ وَاَنْ يَجْعَلَهُ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ۔

اَنْهَى الْكِتَابَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ عَنِ انْقِضَائِهٖ وَاقْتِضَائِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْسَلِيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَخَيْرِهِمْ وَاٰلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَبَعْضِهِمْ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اس کے ہم معنی ہے۔
ہم (امام ترمذی) نے یہ
یہ کتاب، امید مفعت
کے پیش نظر، مختصر لکھی۔
اللہ تعالیٰ سے سوال ہے
کہ اس کے مندرجات سے
لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت
سے اسے ہمارے لیے دلیل وذریعہ نجات
بنائے اور اپنی رحمت (کاملہ) سے
اسے ہمارے لیے وبال نہ
بنائے۔

(کتاب ختم ہوئی)
تمت بالخیر

شمائل ترمذی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ اَبُوْعِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى ابْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف جھکتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانے قد کے تھے اور آپ کے

ف۔ دودھ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اور سیدہ گندم گوں جو مائل بہ سیاہی ہو جو عرب لوگوں میں سب سے زیادہ حسین سمجھا جاتا ہے۔

ف۔ اس روایت کے مطابق آپ کا عرصہ مبارک تریسٹھ سال ہے لیکن یہاں اس روایت کے مطابق کہ جس کو ہم نے اختیار کیا ہے ساٹھ سال ذکر کیا گیا ہے جبکہ تین سال کی تبلیغ شامل نہیں ہے یعنی

مکہ مکرمہ میں قیام تیرہ سال تھا۔

مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْمُشَّةِ إِلَى عَجْبِ
أَشْعَرَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ
أَحْسَنَ مِنْهُ.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ
يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ
بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شَثْنَ
الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ
تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ
وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا
وَصَفَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ
رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا
بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ
وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ
مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ
الْمَشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ
الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ
فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ
كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ
أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ
لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً

درمیانہ کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا)
آپ کے بال لمبے اور کانوں تک پہنچتے تھے۔ آپ پر سرخ دھاری دار
چادر تھی میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) سرخ جوڑے
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا
آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ تو
چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد
تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے پُر تھے سر اور
داڑھی کے بال گھنے تھے اور سینہ بالوں سے بھرا ہوا تھا
کانوں میں بالوں کی ایک مبارک لڑی تھی جب
آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکتے ہوئے چلتے جیسے بلندی سے نشیب میں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پوتے محمد بن ابراہیم رضی اللہ
عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد
کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے
تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ہلکے دار سیدھے تھے۔
آپ کا جسم گوشت سے پُر تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول
نہیں تھا بلکہ (چہرہ مبارک میں) کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ
سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرگیں اللہ پلکیں گھنی اور
لمبی تھیں، جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ جسم بالوں
سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک
باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے
جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں اٹھاتے گویا بلندی سے
اترے رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے
آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخر

مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً
اَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ
مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَاَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ وَكَانَ
وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِيْ اَنْ يَصِفَ لِيْ مِنْهُ شَيْئًا
اَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَاْلَاُ وَجْهُهٗ تَلَاْلُؤَ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلُ مِنَ الْمَرْئِ وَتَقْصُرُ
مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيْمُ الْهَامَةِ رَجِلُ الشَّعْرِ
اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ
شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ اَزْهَرُ
اللَّوْنِ وَاسِعُ الْجَبِيْنِ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ
مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ
اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهٗ مَنْ
لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشْمَّ كَثُّ اللِّحْيَةِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ
ضَلِيْعُ الْفَمِ مُفَلَّجُ الْاَسْنَانِ دَقِيْقُ الْمَسْرُبَةِ
كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ
مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءُ
الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضُ الصَّدْرِ بَعِيْدُ مَا
بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ اَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ
مَوْصُوْلُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِيْ
كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى
ذٰلِكَ اَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِيَ
الصَّدْرِ طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنِ رَحْبُ الرَّاحَةِ
شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْاَطْرَافِ
اَوْ قَالَ سَائِلُ الْاَطْرَافِ خُمْصَانُ الْاَخْمَصَيْنِ
مَسِيْحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَاءُ اِذَا زَالَ

نبی ہیں۔ آپ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے، نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو یکدم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا، محبت کرتا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے حلیہ مبارک سے خوب واقف تھے، آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا اور میرا سوال کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو ماموں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی شان) معزز تھے آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ میانہ قد آدمی سے قدرے لمبے اور پورے قد سے قدرے پست تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے اگر سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ انہیں (بغیر مانگ) نکالتے۔ جب آپ بالوں کو بڑھاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی والے تھے۔ ابرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔ ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جاتی۔ آپ کا ناک مبارک بلند کی مائل نہایت خوبصورت اور روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند ہی خیال کرتا۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے (یعنی رخسار مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے) اور دہانہ میں بھی فراخی تھی (یعنی اور دانت کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن گویا کہ مورت کی گردن تھی اور چاندی کی طرح صاف تھی۔ آپ کے اعضاء صابرکہ پر گوشت اور کسے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ برابر تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر جاتی تھی۔ اس لکیر کے سوا دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیاں، کندھے اور سینہ

زَالَ قَلَمًا يَخْطُوْ اتَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ اِلَى الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهٖ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ وَيَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اَضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ ثُمَّ اَجَلْتُ النَّظَرَ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَلْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَآءُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ

کے بالوں سے پتہ چلے بال تھے کانوں کی لو تک لمبے تھے خوبصورت قوی ہیکل اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا حسن عطا فرمایا تھا۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں پاؤں کے تلوے گہرے تھے قدم ہموار تھے ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا جب چلتے تو قوت سے چلتے جھک کر چلتے معلوم ہوتا تھا جیسے بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں دیکھا آپ سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں کبھی آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاندی ڈھالی گئی ہو اور آپ کے بال کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیاء کرام دکھلائے گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ دراز قد قبیلہ شنوءۃ کے مردوں سے معلوم ہوتے تھے۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے ان سے زیادہ مشابہ

مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ الْكَرِيْمَةَ وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِيْ قُلْتُ فَصِفْهُ لِيْ قَالَ وَكَانَ أَبْيَضَ بَيَّاضًا مُقَصَّدًا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

عَنِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ

عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے اور میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے

حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے (حضرت ابوطفیل) نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر روئے کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو میں (سعید جریری) نے کہا مجھے حضور کی صفت بیان کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

مہر نبوت

حضرت حمید بن عبدالرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو) میری خالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ گویا مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کی طرح سرخ غدود

ف (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد پانی بہانا تھا کہ...)

الْحَمَامَةِ۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَتَاهُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مَا فَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَ قَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَوَقَعَتْ أَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ فَقُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَا تَيْنِ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهُ فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

ونگی۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم اپنی دادی حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حالانکہ میں حضور کے اتنے قریب تھی کہ اگر ہو سکتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دیتی آپ نے سعد بن معاذ کے بارے میں فرمایا جس دن ان کا انتقال ہوا اللہ حضرت سعد کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرش تک تک میں آگیا (خوشی سے جھوم اٹھا)

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے تو ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زید اپنے قریب ہو اور میری پشت پر ہاتھ پھیر، میں نے آپ کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جا لگیں، میں (عمرو بن اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے تو فرمایا کچھ گھنے بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد گرامی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا دسترخوان تھا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے راوی کہتے ہیں آپ نے (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے) خوان اٹھا لیا دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لا کر بارگاہ

مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ابْسُطُوْا فَنَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَكَانَ يَلْتَمِسُ فَاسْتَدَارَ فَأَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَنْ أَنْ يَعْمَلَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَعَمِلَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِ حَتّٰى نَطْعَمَ فَمَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً فَغَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتْ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا غَرَسْتُهَا فَنَقَلْتُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِهِ بِضْعَةً نَاشِزَةً.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهِ لِأَعْرِفَ الَّذِي أُرِيْدُ فَأَلْقَى الرِّدَاءَ أَوْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ فَرَجَعْتُ حَتّٰى اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَغْفَرَ لَكَ

پر کس چیز کی پیش کش کی تو آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا اللہ برکت دے (یعنی کھانا) پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں کے اس شرط پر خریدا کہ آپ ان کے لیے (یہودیوں کے لیے) کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھلدار ہونے تک حفاظت کرتے رہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے

، صرف ایک درخت حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ پورا کھجور کا درخت خود لگایا تو اس سال

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا

* * *

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹائی۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مسہ کی طرح تھی جس کے گرد تل ہوں گویا وہ مسے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ غَفَرَ لَكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ.

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَرَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ كَانَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ اَوْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ.

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدِمَهٗ رُبَاعِيًّا اَتَيْنَاهُ.

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِلَى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ

فرمایا اور تجھے بھی صحابہ کرام نے فرمایا (اے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے بخشش کی دعا فرمائی! آپ نے فرمایا (ہاں) اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اپنے خاص گناہ

موئے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بیان میں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے (درمیان میں پردہ ہوتا تھا) اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا، آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مشروع مشروع میں) اپنے

شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يُفَرِّقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

عَنْ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفِيرَتَيْنِ أَرْبَعَ چار حصوں میں تقسیم رہتے۔

بال کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے اور بعض مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کے موافقت فرماتے تھے جن میں کوئی مستقل حکم نازل نہ ہوتا۔ بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتَّى كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ إِذَا انْتَعَلَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا.

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا.

باب ما جاء في شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار مبارک کے ساتھ ایک بڑا سا رومال رکھتے تھے یہاں تک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرماتے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

سفید بال

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي عَنْفَقَتِهِ وَلٰكِنْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ کے بال خضاب کی حد تک پہنچے ہی نہیں تھے صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر نے حنا اور کتم سے خضاب لگایا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید شمار کئے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سماک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آتی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ (سفیدی) نظر آتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور کورت الشمس نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَدْ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو بوڑھا دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِيْ فَقَالَ فَأَيْنَهُ فَقُلْتُ تَرَكْتُ بِالْبَيْتِ أُمَّهُ هٰذَا يَمِيْنُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ نَوْمًا بِأَحْسَنَ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ.

حضرت ابورمثہ تیمی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے ہیں میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ پر اس وقت احرام کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی غالب تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِيْ مَفْرِقِ رَأْسِهٖ اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب (مہندی) لگانا

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ ابْنُكَ هٰذَا فَقَالَتْ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ فَقَالَ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ فَقَالَ وَرَاَيْتُ الشَّيْبَ اَحْمَرَ۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں پھر فرمایا اس کا جرم تجھ پر ہے اور تیرا جرم اس پر نہیں (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جاہلیت کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں بیٹا پکڑا نہیں جائے گا)

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟ آپ نے فرمایا! ہاں (کبھی کبھار آپ سر میں درد کی وجہ سے مہندی لگاتے تھے کیونکہ بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانۂ اقدس سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور آپ سر مبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا اثر تھا یا مہندی کا اس میں راوی کو شک ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَقْبِيْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک چومنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے سونے سے پہلے تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ وَكَانَ يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ الْمَنَامِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ الْمَنَامِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ اصفہانی سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لباس مبارک کے بیان میں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيْصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ لباس قمیص (کرتا) تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے قمیص تھی۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک آستین، کلائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ.

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ نُبَايِعُهُ فَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ أَوْ قَالَ إِنِّي قَمِيصُهُ مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ.

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهَا يَمَانِيَةً.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ.

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ

مبارک تک تھی۔

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا قمیص کا بٹن کھلا تھا، فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔

* * *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈالا ہوا تھا پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا عمامہ نام لیتے پگڑی، کرتہ یا چادر۔ پھر فرماتے "اے اللہ اس کپڑے کے پہنانے پر تیری تعریف ہے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں، اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس چیز کے شر کی پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی منقش چادریں تھیں۔

حضرت عون اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں (ابو جحیفہ) نے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ یمنی چادریں تھیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دنیا کی) سرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کاندھوں کے قریب پہنچتے تھے۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز

أَخْصَرَ إِنِ.

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالٌ مُلَيْطَاءُ كَانَتْ رِعْفَيْنِ وَقَمِيصُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ.

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الثِّيَابَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى

چادریں تھیں۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا واقعہ ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ سفید کپڑے بہترین کپڑے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی ان ہی سے کفن پہناؤ کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کمبل تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

معیشتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گیروے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا "واہ واہ" ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کے درمیان غش کھا کے منہ کے بل گرا پڑا ہوں، ایک آنے والا آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میرے گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

114

اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

وہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَغَفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلْتُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّغَفُ فَقَالَ اَنْ يَّتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا البتہ ضغف (جماعت کے ساتھ) کی حالت میں ایسا کرتے (حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھ ضغف کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موزۂ مبارک

عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے تحفۃً بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَهْدٰى دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجَبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا فَدَيْدَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكَّيْهُمَا اَمْ لَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کئے آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبہ بھی پیش کیا، آپ نے انہیں پہنا یہاں تک کہ وہ پرانے ہو کر پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعلین مبارک

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَتْ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُتَّفَقٌ شِرَاكُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دونوں کے تھے۔

عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت

قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں (دو پاپوش نکالے تھے) جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھائے (یعنی کسی صحابی وغیرہ سے) راوی کہتے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا.

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے میں آپ کو بغیر بالوں والی جرمیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انہی میں وضو فرماتے تھے اور میں بھی وہی نعلین پہننا پسند کرتا ہوں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو (دوہرے) سلے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيْنَ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُخْفِهِمَا جَمِيْعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے (کھانا) کھانے اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے پس دایاں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں اعضاء کو پسند فرماتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ يُقَالُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَوَّلُ مَنْ حَفَّهُ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو کیے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا (حبش کے حبشی وغیرہ کالا تھا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهٗ مِنْهُ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو۔ آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی اب بھی ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول" اور ایک سطر "اللہ"

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف

النَّجَاشِيَّ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

خط لکھا آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی چاندی کا حلقہ (الجیرا) چاندی کا تھا اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں میں رہی اور بئر اریس کے کنویں میں گر گئی اس پر نقش تھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابورافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

حضرت ابوالصلت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا أَعَالُهُ إِلَّا قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِي يَسَارِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ أَيْضًا.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہ وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بئر اریس (نامی کنویں) میں گر گئی۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح نہیں ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

تلوار مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا

مِنْ فِضَّةٍ.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيْحَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْحَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ سَيْفِيْ عَنْ سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ.

عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

(چاندی کا تھا)

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے۔ طالب (راوی) کہتے ہیں میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر بنوائی ہے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ، کی تلواروں (کی ساخت پر تھی۔

زرہ مبارک

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں۔ آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن زخموں کی کثرت کے سبب آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

.....

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَزْعَمَةً جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (راوی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا یہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کردو" ابن شہاب کہتے ہیں" مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

دستار مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

(فتح مکہ کے دن سر انور پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض روایات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود اتارے ہوئے۔ عمامہ شریف کے ساتھ دیکھنا ان روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى رَاْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ اِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ حَدَّثَتْ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِيْ يَقُوْلُ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مُلَحَّاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ.

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

تہبند مبارک

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں دکھانے کے لیے ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکالا اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں: میں مدینہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے کہہ رہا ہے "اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیز گاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپ کا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک تھا۔

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتَزِرُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبَيَّ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہبند باندھتے تھے۔ اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں کرتے ہو اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رفتار مبارک

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرۂ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سمیٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ.

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ (جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں) فرماتے ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِنَاعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

قناع (رومال) مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

نشست مبارک

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے دوزانو بیٹھے دیکھا، آپ فرماتی ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میں ہیبت الٰہی خوف سے کانپ اٹھی۔

* * *

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (اگر ایسی صورت میں لیٹنے سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو پھر منع ہے ورنہ جائز)

عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ.

حضرت ربیع اپنے والد عبدالرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت ابوسعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّكَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ.

تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہا اپنے

أَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے (بڑا) گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا راوی کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی بھی یا فرمایا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ إِتِّكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تکیہ لگانا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَاشِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فَضْلُ فَمَشَيْتُ إِلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اشْدُدْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ رَأْسِي فَقَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مَنْكِبَيَّ مُقَوَّسًا ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

پر زرد رنگ کی پٹی (پٹی جوتی) تھی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ۔ حضرت فضل فرماتے ہیں۔ میں نے ایسا ہی کیا (یعنی پٹی باندھی) پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر جھکے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانا تناول فرمانا

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنِ ابْنِ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ وَيَلْعَقُهُنَّ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مَقْرُومٌ مِنَ الْجُوعِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روٹی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی (بھی) نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

عَنْ سَلِيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ.

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ میں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی (بھی) نہیں بچا کرتی تھی۔

(یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَاَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَآءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْبُرَّ اِلٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقِيْلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَعَجَنَّاهُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا پوچھا گیا (حضرت کل سے) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت

مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هٰذِهِ السُّفْرَةِ.

قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو پھر تم کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دستر خوان پر۔

عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِي طَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشْتَهِي أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ.

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِدَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالن مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي حَدِيثِهِ نِعْمَ الْإِدَامُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی روایت میں کہتے ہیں "اچھے سالن" یا "اچھا سالن" سرکہ ہے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کو پسند یدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

بَطْنَهُ.

کمر حصہ تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهَا قَالَ ادْنُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ.

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى.

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسٰى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ أَبَدًا.

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس ابھی تک بھی خشک

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ بہترین سالن ہے"

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس مرغ کو گندگی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حبارٰی (بگلی) کا گوشت کھایا۔

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنو تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ موالی غلام ہے، ہمارا کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو (اور کھا) کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز نجاست کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اس کو مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُعْجِبُهُ.

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءً يُقْطَعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ.

بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم

حضرت عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا حاضر کیا گیا

115

قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بکری کا بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ فَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ فَقَالَ وَكَانَ شَارِبِي وَفَّى فَقَالَ لَهُ أَفَصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے ہاتھوں (اور) خاک آلود ہوں، یہ بہت بولنے والا ہے (بلا ضرورت) راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا (لاؤ) میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شانہ (بازو) پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يُرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمَّتْهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا اوپر مرغوب تھا راوی کہتے ہیں اور آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا تھا۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتَ.

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی آپ بازو پسند فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی دو ہی بازو ہوتے ہیں اللہ وہ میں نے آپ کو پیش کر دیئے) تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا تو دیتا رہتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَتْ اَيْدَرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا عِبَّا وَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهَا لِاَنَّهَا اَعْجَلُ نَضْجًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابدرا کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا (ان کے خیال کے مطابق) لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے اور ابدرا جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف جلدی فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے تک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ اچھا سالن ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے عرض کیا صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ موجود سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (گوشت اور روٹی ملا کر جو شوربہ تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِنْ ثَوْرٍ اَقِطٍ ثُمَّ رَاٰهُ اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ مُشْوِيٍّ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا، پھر اللہ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے اور وضو نہیں فرمایا اس لیے یا تو آپ نے صرف ہاتھ مبارک دھوئے، یا جیسے ہی تازہ وضو کیا پھر دوبارہ دیکھا کہ بھنے ہوئے بکری کے بازو کا گوشت کھایا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى اَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَتَوْهَا فَقَالُوْا: يَا اُمَّ الْمُنْذِرِ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلَى اصْنَعِيْهِ فَقَامَتْ فَاَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ ثُمَّ بَعَثَتْهُ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهُ.

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ اور اسے آپ رغبت سے تناول فرماتے تھے انہوں (حضرت سلمیٰ) نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ضرور کھائیں گے) آپ ہمارے لیے وہ کھانا پکائیں اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر یہ کھانا ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهٗ شَاةً فَقَالَ كَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ فِي الْمَحِيْضِ قِصَّةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اپنے صحابہ کرام سے) فرمایا گویا یہ گھر والے جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ بِالْظُّهْرِ ثُمَّ صَلّٰى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَتْهُ بِعِلَالَةٍ مِّنْ عِلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلّٰى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی، آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی نماز) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ انصاری عورت آپ کی خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور (دوبارہ) وضو نہ فرمایا۔

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے: ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کیں جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی! تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمزور ہے (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) (حضرت ام منذر کا بیان ہے) اگر پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راوی کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو کوٹا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کھانا ہے (آپ فرماتی ہیں) میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے

يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذَا إِدَامُ هٰذِهِ فَأَكَلَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

میں نے عرض کیا کہ ہمیں ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کہیں سے تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کھجور کا حیس آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر کھا لیا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ (کھجور) اس کا (روٹی کا) سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی) کہتے ہیں (ثفل سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

کھانا کھانے کے لیے وضو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں!

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ (کھانا) کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

ف ۱: اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے کی جا سکتی ہے۔

ف ۲: نفل روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور پھر اس کی قضا لازم ہے۔

وَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ.

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ.

کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمَّا اَنْ طَعِمَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَمَتَّ بَرَكَةً فِي اٰخِرِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں اس سبب آغاز کے نظر سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا کبھی نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھانے وقت بسم اللہ پڑھی (لیکن) پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ یعنی اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ فَقَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ.

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا آپ نے فرمایا بیٹا قریب ہو جا اور اللہ کا نام لے کر داہنے ہاتھ سے اپنے آگے سے کھا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات (دعا) فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا و جعلنا مسلمین (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھادیا جاتا (یعنی آپ کھانے سے فارغ ہوجاتے) تو آپ فرماتے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اللہ مبارک جسے نہ چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے پروائی برتی جائے اور ہم اسی کے محتاج ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الطَّعَامَ فِیْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کھانے کو دو لقموں میں ہی کھا لیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھاتے یا ایک گھونٹ پانی پیتے پر (اللہ) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيْظًا مُّضَبَّبًا بِحَدِيْدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لا کر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَآءَ وَ النَّبِيْذَ وَ الْعَسَلَ وَ اللَّبَنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی نبیذ جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں، شہد اور دودھ پلایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھل تناول فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ خربوز

الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّي اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ اَجْرٍ مِنْ قِثَّاءٍ مِنْ غَيْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ الْقِثَّاءَ فَاَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ اُجَيَّةُ فَمَنْ قَوِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَاَ يَدَهُ فَاَعْطَانِيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَجْرِ

تناول فرمایا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، ترکھیرے کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور ترکھجور (اکٹھے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترکھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے، اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما ہمارے شہر میں برکت دے ہمارے صاع اور مد میں برکت دے (صاع اور مد غلے کا وزن کرنے کے پیمانے ہیں) اے اللہ، بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور اس کی مثل، دعا کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) آپ پھر کسی چھوٹے بچے کو جو سامنے نظر آتا، بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں، مجھے میرے چچا معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک طباق دے کر بھیجا جس کے اوپر ککڑی دار خربوزے رکھے ہوئے تھے۔ میں یہ طباق کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپ کو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیور رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی

ذَهَبٍ مَا أَعْطَانِي إِلَّا كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ذَهَبًا.

اللہ عنہا سے مراتی ہیں ۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تارہ کھجوروں کا ایک تھال جس کے اوپر چھوٹے چھوٹے روئیں والے غرابیزے تھے ، لے کر آئی تو آپ نے مجھے بالکل بھر کر زیورات دیئے یا ارادہ نے کہا کہ) سونا دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشروبات مبارکہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

* * *

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةَ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَسَقَاهُ اللهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ۔ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے ۔ آپ ، دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہیں (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا" پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے ۔ اے اللہ ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر اور زیادہ عطا فرما" پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دونوں کی جگہ) کفایت کرتی ہو۔

* * *

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی نوش فرمانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی

وَهُوَ قَائِمٌ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا۔

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَمَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَعْرِ رَأْسِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دار القضاء میں تشریف لائے تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا، آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جسے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُوْلُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔

ف:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ (دادی) فرماتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں نے مشکیزے کا منہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔

ف: پانی کو کھڑا ہو کر پینا جواز بیان کرنے کے لیے کبھی ایسا کرتے اور نہ عادت مبارکہ تین مرتبہ سانس لینے کی تھی اور یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ۔ ارشاد فرمایا تو سانس مراد لیے اس لیے روایات میں کوئی تعارض نہیں۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَرَأَى قِرْبَةً مُعَلَّقَةً فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہو کر پانی نوش فرماتے تھے۔ (ف)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خوشبو لگانا

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا.

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تحفہ) رد نہیں کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں

(ف) حضرت کے تحت الدیان جواز کے لیے کبھی کبھی کھڑے ہو کر پانی پیتے اور نہ آپ کا معمول، بیٹھ کر پانی پیتا تھا (مترجم)

لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَالطِّيبُ وَاللَّبَنُ.

یعنی تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُهْدِيَ إِلَى أَحَدِكُمُ الرَّيْحَانُ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ.

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو) دی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضَتْ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاكِهَةٌ جَيِّدَةٌ وَرَيْحَانٌ وَمَشَى فِي إِزَارٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رُدَّ هَذَا كُلَّهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صُورَةً مِنْ جَرِيرٍ إِلَّا مَا ظَنَنَّا مِنْ صُورَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہبند میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہمیں جو خبر ملی ہے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں)

بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انداز گفتگو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسا) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ آپ سے سمجھ لی جائے

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ أَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا فَقُلْتُ صِفْ لِيْ مَنْطِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السُّكُوْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ وَيَخْتِمُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُوْلٌ وَلَا تَقْصِيْرٌ لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَّبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَاطِنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ضِحْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

حضرت حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے اور آپ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی خاموشی طویل تھی اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا منہ بھر کر (واضح، ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل ہوتا (لیکن) نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نرم سنت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ آپ کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو دنیا اور اس کا مال (متاع) غضب ناک نہیں کرتا تھا۔ جب (کسی) حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک کہ آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ غصہ ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو ہاتھ الٹ لیتے جب گفتگو فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے الٹے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور رخ روشن ہو جاتے جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرما لیتے آپ کی ہنسی عام طور پر مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوتے۔

تبسم فرمانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں میں قدرے باریکی تھی۔ اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

إِلَّا عَلِمْتُ أَنَّهُ كَحَلَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَيْهِ قُلْتَ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَثِيرًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا.

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَتُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا

کر دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سرمہ لگائے بغیر سرگیں معلوم ہوتیں۔

حضرت عبد الحارث بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے سامنے) لایا جائے گا حکم ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے فلاں دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (کے سبب) سے ڈر رہا ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو ہر برائی کے بدلے ایک نیکی دے دی جائے گی۔ پھر اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں اسلام لایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) مجھے روکا جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں مسلمان ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں بھی حاضر ہونے سے) نہیں روکا اور آپ

تَبَسَّمَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا وَّاٰخِرَ رَجُلٍ يَّخْرُجُ مِنْهَا حَبْوًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ يَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سرینوں کے بل باہر آئے گا اس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا (آپ فرماتے ہیں) پھر وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا۔ جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ پر کر لی ہے تو واپس آکر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے اپنا گزشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے وہ کہے گا ہاں رب! کہا جائے گا تمنا کر (یعنی کچھ مانگ)! حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں! پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے دے دی گئی تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی۔ وہ عرض کرے گا (اے رب!) کیا تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں، میں نے دیکھا

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس ایک چار پایہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت بسم اللہ پڑھی جب اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر آپ نے فرمایا "وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں" پھر آپ نے تین مرتبہ "الحمد للہ" اور تین بار اللہ اکبر پڑھا پھر کہا "اے اللہ! تو پاک ہے بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تجھ سوا بخشنے والا کوئی نہیں" پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرائے راوی فرماتے ہیں! میں نے پوچھا اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ حضرت صلی

ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذْ قَالَ بَيِّتِ اخْوَتِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اَحَدٌ غَيْرِيْ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لَقِيْتُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَجَكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ضَحِكُهٗ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهٗ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كُذْ اَوْ كَخُذْ بِالتُّرْسِ يَتَّقِيْ حَبَّتَهٗ فَنَزَعَ لَهٗ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَتَنَاوَلَ فَرَمٰى بِهٖ سَمَاءَهٗ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ يَعْنِيْ جَبْهَتَهٗ فَانْقَلَبَ وَكَانَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قُلْتُ وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهٖ بِالرَّجُلِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ مِزَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهٗ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیونکر ہنسے؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرے رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخش دے (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) خندق کے دن دیکھا آپ (اتنا) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے (حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا، اسے دے مارا (تیر اس کی پیشانی پر لگا) وہ اٹھ گیا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ) پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک نظر آنے لگے (حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی

باب ۳۶ خوش طبعی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دو کانوں والے! حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابو اسامہ (راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی فرماتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابو عمیر! تیرے بلبل کو کیا ہوا (ابو عمیر کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ خوش طبعی دریافت فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا. وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا يَعْنِيْ تُمَازِحُنَا.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ اِلَّا النُّوْقُ

وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَلَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا اَرْسِلْنِيْ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَلْزَمُ مَا الْتَصَقَ ظَهْرُهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ اَوْ قَالَ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔ (یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) اسے سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ) وہ بظاہر بدصورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اس طرح جا گرے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے (اسی اثناء میں) مڑ کر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے برکت کے لیے ملنا شروع کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے (تو) اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں یا آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قیمتی ہو۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتْ عَجُوْزٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِيْ فَقَالَ اَخْبِرُوْهَا اَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو بتا دو کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک ہم نے ان کو اور عورتوں کو ایک خاص طریقے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۷ شعر گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهِ وَيَقُوْلُ ؎

وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے "وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ" (اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائیگا جس کو تو نے اجرت نہیں دی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

فَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے ؎

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔"

اور قریب ہے کہ امیہ بن ابی الصلت اسلام لے آئے"

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ ؎

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ

وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جس سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

"تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے

اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے"

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ البتہ سے ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ سُرْعَانَ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِاللَّيْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ؎

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تم (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ (بھاگ گئے) کیونکہ وہ ہوازن قبیلہ کے تیروں کی زد میں آ گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے سفیان نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے) میں نبی ہوں اس (بات) میں کوئی جھوٹ نہیں اللہ میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

* * *

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ شِعْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لیے مکہ کرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔

"اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیر برسانے سے بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَالَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَذْكُرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُهٗ بَیْتَ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ كُلَّمَا اَنْشَدْتُهٗ بَیْتًا قَالَ لِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ بَیْتٍ بَیْنًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَادَ لَیُسْلِمُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَمَا قَالَتْ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُفَاخِرُ اَوْ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الشِّعْرِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ نِسَاءَهٗ حَدِیْثًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ الْحَدِیْثُ حَدِیْثَ خُرَافَةَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا خُرَافَةُ اِنَّ خُرَافَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا سچترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔

"سن لو اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے"

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو امیہ بن ابی صلت کے کلام سے ایک سو بیت سنائے جب میں ایک بیت سناتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ وہ (امیہ بن صلت) ایمان لاتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں کفار سے مدافعت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے رہیں۔

باب ۳۸ رات کے وقت قصہ گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (عجیب) قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو اچھا خرافہ ہی

كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْعَجَائِبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ عُذْرِيٍّ.

فرمایا: خواہر قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانۂ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنانے جو اس نے جنوں میں دیکھے تھے، تو لوگ کہنے لگے یہ عذری کی حدیث کی طرح ہے۔

حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَلَّا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ

اُمِّ زرع کی حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں یہ پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا "میرا خاوند، دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ محنت سے لادا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند (ایسا ہے) کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات ناقابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند (جیسے تکا) لمبا ہے اگر میں کچھ کہوں تو مجھے طلاق دی جاتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کا نہیں رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے (اگر گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا اور باہر جائے تو شیر ہے۔ وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں کرتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پیتے تو سب چڑھا لیتا ہے جب لیٹتا ہے تو کپڑا اوڑھ لیتا ہے اور میرے کپڑے میں ہاتھ ڈال کر میرے رنج و راحت کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند بہت

السَّامِنَةُ تَاوِي الْمَسْ مَسَّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ
قَالَتِ السَّابِعَةُ تَاوِي الْعِمَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.
قَالَتِ الْعَاشِرَةُ تَاوِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالُهُ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ تَاوِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي. وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ وَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ. أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْعَنَاقَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا

ہے یا اس عورت نے کہا، ناکارہ بیوقوف ہے وہ ہر بیماری میں مبتلا ہے تجھے زخمی کردے یا تیری ہڈی توڑ دے یا تیرے لیے دونوں کام کردے (یعنی وہ بیوقوف اور ناکارہ شخص ہے) آٹھویں عورت نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے (نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔ نویں عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں والا (عالی نسب) ہے (بڑی راکھ والا (یعنی) لمبے پرتھے والا (اور فقیر) اور اس کا گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے (یعنی معتبر) ولی ہے) دسویں عورت نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا مالک؟ وہ مالک اس (تعریف) سے بڑھ کر ہے اونٹوں کا مالک ہے اور اس کے اونٹ تھوڑے باڑے میں رہتے ہیں اور بہت کم چراگاہ میں جاتے ہیں، جب وہ (اونٹ) گانے بجانے کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال سے کنایہ ہے) تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کرلیتے ہیں۔ (یعنی وہ شخص سخی ہے اور مہمان نواز ہے) گیارہویں عورت نے کہا میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع کیسا ہے؟ اس نے زیورات سے میرے کان بھر دیئے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے (خوب کھلا پلا کر) اس نے مجھے خوش کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے تھوڑی سی بکریوں والوں (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں لے آیا جہاں گھوڑوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گاہنے والے بیل اور عبوسہ جدا کرنے والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال) میں بات کرتی ہوں تو برا نہیں منایا جاتا جب میں سوتی ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیراب ہو کر پیتی ہوں ابوزرع کی ماں کیسی (بالکل) عورت ہے اس کے برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابوزرع کے بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا بستر کھجور کی بے چھلی ٹہنی کی طرح ہے اور اسے صرف بکری کے بچے کا ایک بازو سیر کردیتا ہے ابوزرع کی بیٹی بھی کیا ہی (اچھی تعریف) ہے ماں باپ کی فرمانبردار اور چادر کو بھرنے والی ہے (یعنی موٹی تازی) اور اپنی سوکن

شَقَتْ مِيرَتُنَا تَشْقِيقًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا فَقَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَلَا وَطَابَ يُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا شَرِيفًا وَأَخَذَ خَطِيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ.

عورت (یعنی سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بھی کیا ہی قابل ستائش ہے نہ ہمارے راز ظاہر کرتی ہے نہ ہمارا ذخیرہ چوری سے جاتی ہے اور نہ ہی ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی ہے۔ ام زرع نے کہا کہ ابوزرع گھر سے نکلا اس وقت دودھ کی مشکیں بلوئی جارہی تھیں (یعنی دودھ سے مکھن نکالا جارہا تھا) اس نے ایک عورت سے ملاقات کی جس کے ساتھ اس کے پہلو میں دو نارون (اس کے) پستے کی طرح دو بچے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور پھر میں نے بھی ایک ایسے سردار سے شادی کرلی جو گھوڑے پر سوار ہوتا، دشمن پر نیزہ چلاتا، مقام خطہ جو بھیڑ بکریوں کی بہتات کے پاس ہے، کا سردار تھا) اس نے مجھے بہت سے جانور دیئے اور ہر قسم سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام زرع تو خود بھی کھا اپنے اقارب کو بھی کھلا (اس کے باوجود) اگر میں اس کے دیئے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو (پھر بھی) ابوزرع کے چھوٹے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابوزرع ام زرع کے لیے تھا (یعنی نہایت شفیق اور مہربان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَزْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۹: آپ کا مزاح فرمانا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو داہنی ہتھیلی کو داہنی رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے "اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار

اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.

جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کے انجلی میں اکٹھا کرکے ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتدا سر اقدس، چہرۂ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَهُ مُتَوَضَّأٌ فِي الْحَوِيْتِ قِشْةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمانے اور آپ نے معمولی خراٹے لیے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر نماز کی خبر دی آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (علماء کہتے ہیں) آپ نے وضو نہیں فرمایا اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے۔ ف،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ (دنیا میں) ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ جگہ دینے والا۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح کے (کچھ وقت) پہلے اترتے تو (دائیں) کلائی کھڑی کرکے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے۔

ف، یہ نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ مترجم!

بَابُ مَاجَآءَ فِي عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ جَآءَكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى يَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ مَا مَرَّ اَوَّلَ اللَّيْلِ كُنْتُ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

باب: عبادت فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آگئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

وَشَّى فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ.

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِهِ الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مَعْمَرٌ سِتُّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد، ابو کریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (لیٹے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند کے اثرات دور فرمانے لگے پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں، پھر آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَامَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی اٹھ کر آپ کے بائیں کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے گیارہ مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ۔ پھر آپ نے وتر پڑھے آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تین رکعت وتر پڑھے، پھر مؤذن کے آنے پر آپ اٹھ کر ہلکی دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَامَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے یا اونگھ کے غلبہ کی وجہ سے

يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

رات کو نماز (تہجد) نہ پڑھنے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

* * *

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا (میں نے دیکھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں، پھر چار مرتبہ دو دو رکعتیں پڑھیں ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں، پھر آپ نے وتر پڑھے اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ ام المومنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

اور دعا کرتی تھیں جب میں رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے) جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (یعنی کبھی کبھی)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ حَتّٰى قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شُعْبَةُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں (حضرت حذیفہ) نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو فرمایا "اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے"۔

پھر آپ نے سورۂ بقر تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع فرمایا آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور "لربی الحمد" بار بار پڑھا۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔ پھر سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ "رب اغفرلی" پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے سورہ بقر، آل عمران، النساء اور مائدہ یا سورۂ انعام تلاوت فرمائی۔

حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورۂ

الدِّيْنِ فِي الْمَعِيْشَةِ وَالْأَنْعَامِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ قِيْلَ لَهٗ وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَدَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَءُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ

انعام۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی (نماز تہجد میں) قرآن پاک کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ (برا) کر لیا۔ آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قرأت فرماتے اور جب چالیس آیات کا اندازہ قرأت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔

پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

* * *

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو اسی حالت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی کھڑے ہو جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور (کوئی) سورۃ نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔

وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

(یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفلی نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے گھر میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

♦ ♦ ♦

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فِيْمَا بِلَالٌ يُنَادِيْ قَالَ أَيُّوْبُ أُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب صبح ہوتی اور مؤذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے ہیں میرے خیال کے مطابق حضرت نافع نے یہ فرمایا تھا کہ وہ دونوں رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَمْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمشیرہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

.....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء

وَالْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ حَتّٰى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب صبح ادھر (مشرق) میں اس طرح ہوتا جس طرح عصر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب صبح ادھر مشرق میں، اس طرح ہوتا جس طرح ظہر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان (مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے متبعین مسلمان اور ایمانداروں پر اسلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

باب ۴۱ نماز چاشت

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت یزید رشک سے مروی کہ میں نے حضرت معاذہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے آپ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں! جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكْعَاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَمْرِو الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمَّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَتَرْتُهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى
مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ
أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى
قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَ
يَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُدِيمُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّكَ تُدِيمُ هٰذِهِ الْأَرْبَعَ الرَّكَعَاتِ عِنْدَ
زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ
تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَلَا تُرْتَجُ
حَتَّى يُصَلَّى الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي
فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ فَقُلْتُ أَفِي
كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ
فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ
الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ
تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا پھر
آٹھ رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اس وقت کے
علاوہ اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجود پورا فرماتے تھے

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا
نہیں (پڑھتے تھے) البتہ جب سفر سے واپس تشریف
لاتے (تو پڑھتے تھے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت
ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائیں گے اور
(کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (اب) اب
نہیں پڑھیں گے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت
چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمیشہ زوال شمس کے وقت چار
رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا
کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے
ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند
نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت
میری کوئی نیکی اوپر کو (خدا کے حضور) چڑھے۔ میں نے
عرض کیا، کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام؟
نہیں؟ فرمایا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے
چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ اس وقت
آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں
پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر

يَسْعَدُ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَدَيْمُوْمَةٌ فِيْهَا.

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (جمعہ) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب ۴۲ گھر میں نفل۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِيْ وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً.

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں (گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) تو فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے پھر بھی میں مسجد کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں بجز فرض نماز کے۔ (یعنی فرض نماز مسجد میں ادا کرنا افضل ہے)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۳ روزے رکھنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جائیں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم،

الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ مِنْهُ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يَّصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا.

کبھی اس مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ ہمیں گمان ہوتا شاید اب (آپ کا) افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور اگر (اے مخاطب!) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت میں دیکھے گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرماتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ مِنْهُ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات (مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوڑیں گے اللہ کبھی (مسلسل روزہ چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزہ کا قصد نہیں فرمائیں گے اور جب سے مدینہ تشریف لائے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورے مہینے روزے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا (شعبان کے مہینے میں اکثر رمضان کے مہینے میں کل روزے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ كُلَّهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے (عام مومنین نے اکثر پر کل کا حکم فرمایا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارک کا روزہ چھوڑتے۔

عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ

حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پروا نہیں کرتے تھے (یعنی جس

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصداً رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو اعمال (خداوند تعالیٰ کے حضور) پیش کئے جاتے ہیں پس (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے، ہفتہ، اتوار اور کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا يَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا۔ جس چاہا عاشورہ کا روزہ (نفلی) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا۔ (یعنی عاشورہ

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دَامَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمیشہ دائمی ہوتا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہمیشہ کی طاقت رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس ایک عورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات بھر نہیں سوتی (یعنی عبادت کرتی ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتا ثواب دینے میں یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ عمل کرنے سے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند فرماتے تھے جس کو کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے، زیادہ پسندیدہ ہے)

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے مسواک کی، وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقر کے ساتھ قرأت شروع کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے تو پناہ مانگتے پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پڑھا "حکومت، جبروت اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے بقدر رکوع، سجدہ فرمایا اور پڑھا "حکومت، جبروت، شاہانہ جلال اور عظمت والا رب! پاک ہے" پھر آپ نے دوسری رکعت میں سورہ آل

وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَءَ الٓمٓ يٰسٓ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

پڑھی پھر (تیسری رکعت میں) سورۂ النساء اور (چوتھی رکعت میں) سورۂ مائدہ پھر باقی رکعتوں میں آپ اسی طرح کرتے (یعنی ہر رکعت کی طرح رکوع و سجود ہوتا)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۳ قرأت فرمانا

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

حضرت یعلیٰ بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سیاق کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے سنا کر ام المومنین رضی اللہ عنہا (صفات اور جدا جدا حروف کی) نعت بیان سے فرمائی تھیں (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے)

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ حسب ضرورت (حروف کو) کھینچ کر پڑھتے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَءُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ .

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک (کی آیات) جدا جدا کر کے پڑھتے، فرماتے الحمد للہ رب العالمین" پھر وقف فرماتے اور پھر "الرحمن الرحیم" پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ "مالک یوم الدین"

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا اَجْهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً .

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت فرماتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَآءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت سنا کرتی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَءُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَاَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَاَخْذَتُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ اَوْ قَالَ بِالْاَلْحَانِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے اِنَّا فَتَحْنَا الخ (بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ سبب آپ کے پہلے اور پچھلوں کے گناہ بخش دے) آپ خوش آوازی سے قرأت فرماتے عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اسی آواز میں (یا کہا اسی لہجے میں) سنانا شروع کرتا۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا اَحْسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ فَكَانَ لَا يُرَجِّعُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) خوب رو اور خوش آواز تھے اور آپ قرأت میں (بھی) خوش الحانی نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی عادت مبارکہ نہیں تھی یا کبھی کبھی آپ اس طرح پڑھتے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ قِرَآءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يُسْمَعُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اتنی بلند ہوتی کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵ آنسو مبارک

عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ۔

پس حاضر ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے جوش کھانے کی آواز رہی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں دوسرے کی زبان سے سننا چاہتا ہوں پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی اور جب میں (وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا) پر پہنچا (فرماتے ہیں) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گہن لگ گیا (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سو اتنا لمبا قیام کیا کہ (اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے، پھر آپ نے رکوع فرمایا اور اتنا لمبا رکوع (فرمایا) گویا کہ آپ رکوع سے سر نہ اٹھائیں گے پھر نہایت لمبا قومہ کیا، اور پھر سجدہ فرمایا تو اس میں کافی دیر ٹھہرے رہے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا سجدہ فرمایا اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے، گویا کہ آپ سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی "اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا، اے میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ لوگ بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا (اے اللہ!) ہم تجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو صبح روشن ہو گئی۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَا يَخِيرُونَ هُنَالِكَ إِذَا
أَلْكَسَهُمْ فَانْهَزَمُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ
سے گریز نہیں کیا جب ان کو گھیر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهُ تَتَغَرْغَرُ فَحَضَنَهَا
فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ
فَقَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَهْكِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ أَرَاهُ تَبْكِي
قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ
إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ
إِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ
وَهُوَ يَحْمَدُ اللَّهَ تَعَالَى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزع کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔ (چنانچہ) آپ کے سامنے ہی وہ انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا (صدمے کی وجہ سے) چیخ پڑیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے روتی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نہیں رو رہے آپ نے فرمایا، میں رو نہیں رہا بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے بے شک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ
وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ وَعَيْنَاهُ
تُهْرِقَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے اور رو بھی رہے تھے یا راوی نے کہا، آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ
عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ
فَقَالَ أَفِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ
اللَّيْلَةَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَا قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جماع نہ کیا ہو۔ (اس) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اترو! پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں دفن کیا)

بَابُ مَاجَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا ثَنَيْتُهُ ثِنْيَتَيْنِ فَنَامَ عَلَيْهِ فَثَنَيْتُهُ أَرْبَعَ ثِنْيَاتٍ كَانَ أَوْطَأَ لَهُ فَثَنَيْنَاهُ لَهُ أَرْبَعَ ثِنْيَاتٍ فَنَامَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى دَعَا فَقَالَ مَا فَرَشْتُمُوْنِيْ اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ إِلَّا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ لَكَ أَرْبَعَ ثِنْيَاتٍ فَإِنَّهُ أَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالِهِ الْأُوْلٰى فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِيْ وَطَاءَتُهُ صَلٰوتِيَ اللَّيْلَةَ

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ

باب ۴۶ بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا۔ اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی

حضرت جعفر بن محمد (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا، ام المومنین نے فرمایا چمڑے کا بنا ہوا گدا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھا جس کو ہم دہرا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی چار تہہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ نرم ہوگا چنانچہ ہم نے اس کو چار تہہ کر دیا صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا (آپ فرماتی ہیں) ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے اس کی چار تہیں کر دی تھیں کیونکہ ہمارے خیال میں وہ آپ کے لئے زیادہ نرم ہوگا آپ نے فرمایا اسے پہلی حالت پر بحال کر دو کیونکہ اس کی نرمی نے مجھے آج

باب ۴۷ انکساری فرمانا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو حد سے بڑھایا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا مجھے "اللہ کا بندہ"

وَرَسُولُهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِي فِي أَيِّ طُرُقِ الْمَدِينَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرْضَى وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ.

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى إِلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ وَالْإِهَالَةِ السَّخَنَةِ فَيُجِيبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَكُّهَا حَتّٰى مَاتَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَحْلِ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَا تُسَاوِي أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ.

اساس کا رسول کہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے فرمایا تو مدینہ طیبہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھ میں بھی وہاں بیٹھا ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے دعوت گدھے پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول فرماتے۔ (چنانچہ) بنی قریظہ کے دن آپ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی رسی اور پالان کھجور کی چھال کے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جَو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرماتے انکی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے وصال ہونے تک اسکو چھڑانے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری کی شان تھی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر ایک کمبل پڑا ہوا تھا حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ! اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی جب صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ أَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْتَهِيْ أَنْ يَصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ الْحَسَنُ فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ وَمَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُوْلَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهِ وَجُزْءًا لِنَفْسِهِ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْءَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيْرَتِهِ فِيْ جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيْثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِدِيْنِهِ وَقَسْمُهُ عَلَى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں پوچھا آپ (ہند بن ابی ہالہ) حلیہ مبارک سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت درجہ شان معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کر دی (مکمل حدیث صفحہ ۔۔۔ پر گزر چکی ہے)۔ راوی حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت زمانہ تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے پوچھ چکے ہیں اور کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں۔ (اور مجھے یہ معلوم ہوا) کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے دیگر طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے اور کوئی بات بھی (تحقیق) نہیں چھوڑی، (امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ (کی عبادت) کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی ادائیگی کے لئے) اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے پس (اپنے فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے (آپ کے معمولات میں سے) عادت مبارکہ تھی کہ علم دین والوں کو گھر کے اندر آنے کی اجازت

بِهِمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِمَا يَصْلَحُهُمْ
وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
إِخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَ
يَقُولُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ
وَأَبْلِغُونِي حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ
إِبْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا
حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا
ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذَلِكَ وَلَا
يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَهُ يَدْخُلُونَ
رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ
ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُونَ أَدِلَّةً يَعْنِي
عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيمَا
يَعْنِيهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ
وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ
عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ
مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ
مِنْهُ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ
أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي
النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ
وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوَهِّيهِ مُعْتَدِلُ
الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ
أَنْ يَغْفُلُوا أَوْ يَمِيلُوا لِكُلِّ حَالٍ
عِنْدَهُ عَتَادٌ وَلَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ
وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ
النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ

فرماتے اور ان کی دینی فضیلت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک ضرورت ہوتی کوئی (ضرورتوں والا ہوتا) اور کسی کی بہت سی حاجتیں ہوتیں۔ آپ ان کی ضروریات میں مشغول ہوتے احسان کرتے انکی اپنی اور باقی امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے سوال کے بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو غائب تک پہنچانا چاہئے سائل پہنچاتے ہیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت بھی پہنچا دیا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجات کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ویسی ہی ضروریات کا ذکر کیا جاتا تھا آپ اسکے خلاف (یعنی فضول بات) قبول نہیں فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس (علم وفضل) کی چاشت لے کر آتے اور جب واپس جاتے تو (علم وفضل کے علاوہ) کئی ذخیرے بھی کر جاتے اور بھلائی کے سوا غائب کرتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (اپنے والد ماجد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو صرف مقصد کلام کے لئے استعمال فرماتے صحابہ کرام کو باہم محبت رکھواتے اور ان کو جدا جدا نہ کرتے، آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور اسے ان پر حاکم مقرر کرتے لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے، لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے رہتے۔ آپ اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے، برے کو برا سمجھتے اور اسے ذلیل وخوار کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے اور صحابہ کرام سے بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ

أَعْظَمُهُمْ نَصِيْحَةً وَ أَعْظَمُهُمْ عَنْهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَ مُوَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلٰى ذِكْرٍ وَ إِذَا انْتَهٰى إِلٰى قَوْمٍ فَجَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِيْ كُلَّ جُلَسَائِهِ نَصِيْبَهُ لَا يَحْسِبُ جَلِيْسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِيْ حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُوْرٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوْا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيْهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِيْنَ بَلْ كَانُوْا يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْهِ بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِيْنَ يُوَقِّرُوْنَ فِيْهِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمُوْنَ فِيْهِ الصَّغِيْرَ وَ يُؤْثِرُوْنَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُوْنَ الْغَرِيْبَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.

غافل یا سست نہ ہوتا تھا۔ آپکے پاس ہر حالت کے لئے مکمل سامان تھا۔ آپ نہ تو حق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی حق پر رہتے) لوگوں میں بہترین ہمدرد آپ کے ہم نشین ہوتے۔ لوگوں کا زیادہ خیر خواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا آپکے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا ہوتا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے مجلس مبارک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے (یعنی سب سے برابر پیش آتے) کوئی بیٹھنے والا یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ عزت ہے جب کوئی شخص آپکے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ سے اپنے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ اسکی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لئے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگ آپکے حقوق میں برابر تھے آپکی مبارک مجلس بردباری حیا، صبر اور امانت کی مجلس ہوتی تھی نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں اور نہ ہی کسی کی عزتوں پر عیب لگایا جاتا اس مجلس مبارک کی خوبیاں (یعنی لوگوں کی لغزشیں) بھی برابر آپس میں بیان ہوتی تھیں اہل مجلس آپس میں برابر رہتے ایک دوسرے پر فخر نہیں کرتے تھے صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ اہل مجلس (یعنی مجلس والے) بڑوں کی عزت کرتے اور چھوٹوں پر رحم کرتے حاجتمندوں کو ترجیح دیتے اور مسافر کے حقوق کا خیال رکھتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تحفۃً دیا جائے تو میں قبول کروں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے تو (بھی) قبول کروں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبٍ بِغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپکی تواضع کا واضح ثبوت ہے۔

عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَاَقْعَدَنِيْ فِيْ حِجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِيْ.

حضرت عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ (یعنی برکت دی)

• • •

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيْفَةٍ كُنَّا نَرٰى ثَمَنَهَا اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهٗ قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجٍّ لَا سُمْعَةَ فِيْهَا وَلَا رِيَاءَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا) اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی حج فرمایا جب آپ اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے لبیک کہتا ہوں جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

• • •

وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ طَعَامًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ فَقَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ رَاَيْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُهٗ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) جس میں کدو (لبھی) ملا کر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھانے لگے پھر تو، آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جاتا تو میں جہاں تک ممکن ہوتا اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے

فِيْ بَيْتِهٖ كَانَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَ يَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے آپ نہایت پاکیزہ تھے اسکے باوجود جوئیں دیکھنا مروہ سمجھتے تھا کہیں سے گھٹ گئی ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۸ اخلاق حسنہ

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا اُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں۔ کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ کے حالات سنا کر بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اور جب آپ پر وحی نازل ہوتی مجھے بلا بھیجتے اور میں (وحی) لکھ لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلٰى اَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَاَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّيْ خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَوْ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُثْمَانُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس طریقے اسے ان کامل (نیکیوں کی طرف) نرم ہو جائے، اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب، میں نے پوچھ کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عثمان غنی اچونکہ میرے پوچھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بات بتادی (اس لئے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا آنحضرت

قَالَ ثُمَّامَةُ فَكَمْ سَأَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَّقَنِيْ فَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ۔

صلی اللہ علیہ کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لئے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ محبوب ہوں)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی "اف" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ نرم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو ریشم یا کپڑا، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَاجِهُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يُلْقِي هٰذَا الصُّفْرَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، جس (کے کپڑوں) پر زعفران کا رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسی بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لئے) جب وہ چلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھڑانے کا کہتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو کبھی بد زبانی کرنے والے تھے، اور نہ بے تکلف فحش گو تھے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے

118

يَمْسَحُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً.

اور در گزر فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم کو پیٹا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

* * *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَلَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے محارم کو نہ توڑا جائے (یعنی شریعت کی خلاف ورزی) اور جب اللہ تعالیٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرتا) تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جاتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ وَأَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ لَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بُرا بیٹا اور بُرا بھائی (ہے) پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ مَسْئَلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَآئِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُدَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهٗ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَآءِ وَالْإِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلٰثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهٗ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهٗ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهٗ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَآؤُهٗ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ وَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهٗ أَنْصَتُوْا لَهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهٗ حَدِيْثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهٖ وَمَسْأَلَتِهٖ حَتّٰى أَنْ كَانَ أَصْحَابُهٗ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَآءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى أَحَدٍ حَدِيْثَهٗ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخو تھے، نہ سخت دل، نہ چلانے والے، نہ بدگو، نہ عیب جو اور نہ ہی تنگی کرنے والے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو مایوس نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا ہوا تھا اور تین ہی چیزوں کو لوگوں سے بچا رکھا تھا یعنی آپ کسی کی برائی کرتے نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ ہی کسی کا عیب تلاش کرتے۔ آپ صرف وہی کلام کرتے جس میں ثواب کی امید رکھتے جب آپ گفتگو فرماتے تو پاس بیٹھنے والے سر جھکا لیتے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے (بیٹھے ہوئے) ہیں اور جب آپ خاموش ہو جاتے تو وہ بھی گفتگو کرتے لیکن آپ کے سامنے کسی بات پر جھگڑتے اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے (آپ کی اجازت سے) بات کرتا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک کہ وہ فارغ نہ ہو جاتا۔ ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک پہلے آدمی کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی (یعنی سب کی گفتگو ایک ہی حیثیت رکھتی) جس بات سے باقی لوگ ہنستے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس بات پر دوسرے تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے کسی اجنبی آدمی کی نازیبا گفتگو پر بھی آپ صبر فرماتے یہاں تک کہ صحابہ کرام بعض دفعہ ایسے آدمیوں کو آپ کے پاس لے آتے تاکہ آپ کچھ گفتگو فرمائیں اور فرمایا کرتے تھے جب کسی ضرورتمند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے دیدیا کرو۔ آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے میں تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے الا یہ کہ وہ حد سے بڑھ جاتا

بِهٖ فِي أَوْ قِيَامٍ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيَهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ وَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ

تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کے مانگنے پر "لا" (یعنی نہیں) نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں بہت زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ انکو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کر کے نہیں رکھتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) (ایک بار) آپ اس کر چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ، (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے سے فقر کا فکر نہ کریں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ يَقْبَلُ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ.

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاَجْرٍ رُطَبٍ فَاَعْطَانِيْ مِلْءَ كَفِّهٖ حُلِيًّا وَذَهَبًا.

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا.

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حَيَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَآءً مِنَ الْعَذْرَآءِ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ.

عَنْ مَوْلًى لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا نَظَرْتُ اِلٰى فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَكَسَّبَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

وسلم مسکرا پڑے صحابہ کی اس بات سے آپکے چہرا اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوریں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

باب ۳۹ حیاء مبارک

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم کی طرف نظر نہیں کی یا آپنے فرمایا میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

باب ۴۰ سنگی لگوانا

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُوْ طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ.

علیہ وسلم نے ابوطیبہ غلام سے سنگی لگوائی اور اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا نیز آپ نے اسکے مالکوں سے سفارش کر کے کچھ خراج جو اس نے اپنے ذمہ کر رکھا تھا کم کرا دیا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی لگوانا ہے یا فرمایا تمہاری بہترین دوا سنگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِيْ فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دونوں رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلٰثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے؟ اس نے کہا تین صاع (ناپنے کا ایک پیمانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے مالک سے سفارش فرما کر ایک صاع کم کرا دیا اور پھر اسکو اس کی اجرت (بھی) دیدی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں رگوں اور کندھے میں سنگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سنگی لگوایا کرتے تھے۔

* * *

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام لحی میں بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سنگی

عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَأَنَا الْمُقَفَّى وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلَّا

گھوارا۔

باب ۵۱ اسماء مبارکہ

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام "محمد" ہے "احمد" ہے اور میرا نام "ماحی" ہے کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام "حاشر" ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا: (اے حذیفہ!) میں "محمد" اور "احمد" ہوں۔ نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور میں متقفی (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں نبی ملاحم (خدا کی راہ میں جنگ کرنے والا) ہوں۔

باب ۵۲ گزر اوقات

حضرت سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو!) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے اور پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہو۔ بیشک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی ردی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ پیٹ بھر لیتے (آنحضرت کو اختیاری تھا، اضطراری نہ تھا)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم آل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کئی کئی مہینے گھر میں آگ نہیں جلاتے تھے صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا۔

التَّمْرُ وَالْمَاءُ۔

عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَیْنِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَاعَةٍ لَا یَخْرُجُ فِیْهَا وَلَا یَلْقَاهُ فِیْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ یَا اَبَا بَكْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِیْمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ یَا عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُّ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰی مَنْزِلِ اَبِی الْهَیْثَمِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِیْرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالْمَآءِ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَیْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ یَسْتَعْذِبُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر باندھے ہوئے ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر (باندھے ہوئے) دکھائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ (یعنی محل نہیں تھا) (اسی اثناء میں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر کیوں کر آئے ہو؟ عرض کیا (یا رسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم) آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس لئے تاکہ آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی کچھ کچھ (بھوک) محسوس کی ہے پھر (تینوں حضرات) حضرت ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوالہیثم (بہت سی کھجوروں، درختوں اور بکریوں کے مالک تھے لیکن) آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم (اس وقت) گھر پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے اور

ف ۱۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بہت مالدار تھے۔

لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِعِذْقٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَيْتُهُ بِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ

پاس ایک مشک تھی جس کو آپ نے بمشکل اٹھایا ہوا تھا اس نے بھی پانی نکال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر ان تینوں حضرات کو اپنے باغ میں لے گئے ان کے لئے فرش (کمبل وغیرہ) بچھایا پھر گئے اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لا کر حاضر کر دیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے لئے پکی کھجوریں کیوں نہیں چن کر لائے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے چاہا کہ آپ خود حسب مرضی پکی پکی کھجوریں منتخب فرمالیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں کھائیں اور اس پانی میں سے پیا (جو وہ لائے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! یہ سایہ، ٹھنڈا پانی، عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم (گھر تشریف لے جانے لگے۔ تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے دودھ والی بکری ہرگز نہ ذبح کرنا چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا (فرمایا وہ) پھر مہمانوں نے کھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس غلام ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا پھر کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام لائے گئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک پسند کر لو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خود ہی منتخب فرمالیں (اس پر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس (غلام) کو لے جا کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تجھے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِلَى إِمْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِمْرَأَتُهُ مَا أَمَتَ بِبَالِغٍ حَقَّ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِأَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ.

حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جاکر اپنی زوجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے جو حق پورا کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے آزاد کر دو (اس پر) حضرت ابوالہیثم نے فرمایا وہ آزاد ہے (یعنی آزاد کر دیا) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر سنتے پر) فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لئے دو باطنی مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نیکی کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا ہے، اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو شخص بُرے مشیر سے بچایا گیا وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا گیا۔

* * *

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَقَ دَمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِي فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي.

حضرت قیس بن ابوحازم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں (کسی کافر کا) خون بہایا اور اللہ کے لئے میں نے سب سے پہلے تیر چلایا (مالکی) میں ہمیں میں اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں ہم صرف درختوں کے پتے اور خاردار درختوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ جبڑے (زخم سے) زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک قضائے حاجت کرتا تو بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں باہر آتیں (اس کے باوجود) اب قبیلہ بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُرَيْحِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصٰى أَرْضِ الْعَرَبِ وَآخِرِ بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَقَبِّلُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْمَكَانِ الَّذِي وَجَدُوا هٰذَا الْكَلَامَ فَقَالُوا مَا هٰذِهِ؟ قَالُوا هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوا حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا جِيَالَ الْحَجَرِ الصَّغِيرِ فَقَالُوا هٰهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوا فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ أَنْبَأَنِي وَإِيَّاكُمْ وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيرٌ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَسَتَجِدُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

عَنْ أَنَسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِي إِبْطَ بِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت خالد بن عمیر اور شریح (رحمہما اللہ) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو (لشکر کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر اور عجمی شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے اور جب سرزمین (جہاں اب بصرے کی بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے نرم و سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں اور جب (وہ) چھوٹے پہاڑ کے برابر پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے (پھر راوی نے مکمل واقعہ بیان کیا) راوی کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتا ہوں اس وقت میں (پہلے سات مسلمانوں میں سے ایک تھا) ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے پھر مجھے ایک (گدڑی ہوئی) چادر مل گئی میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر لیا (اور اب) ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کرو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بیشک مجھ پر ایک (وقت) تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھائے، صرف اتنی چیز پر حضرت بلال کی بغل میں آجائے (یعنی تھوڑی سی چیز)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهٗ وَلَا عِشَاءٌ وَمِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَغَطٍ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْاَيْدِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب ضغط اجتماع ہو حضرت عبداللہ کہتے بعض اہل لغت کے نزدیک "ضغط" سے مراد (لوگوں کی کثرت ہے یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهٗ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا.

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہما) ہمارے ہم مجلس تھے اور بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ہمراہ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے غسل کیا پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (کھانا) بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رو پڑے میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ کبھی (آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوش حالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور ترسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

(رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ سِتِّيْنَ.

عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً.

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ تُوُفِّيَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی ترسٹھ برس کا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ترسٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا (پیدائش اور وصال کے سالوں کو ملا کر دو سو ترسٹھ سال)

حضرت حنظلہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا (عربی رسم کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا گیا ورنہ آپ کی عمر مبارک ترسٹھ برس تھی) اللہ (وصال کے وقت) آپکے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: وصال مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَكَادَ النَّاسُ اَنْ يَضْطَرِبُوْا فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يُؤْمُّهُمْ وَاَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (حجرہ کے) پردہ ہٹایا میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا، تو ایسا معلوم ہوا، گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوجاتی، آپ نے انہیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہوگیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ اِلٰى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ فَخَرَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا) میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر کچھ دیر بعد دعا مانگنے لگے، آپ کا وصال مبارک ہوگیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے اور چہرۂ انور پر ملتے پھر آپ نے دعا مانگی اے اللہ، موت کی سختیوں پر یا آپ نے فرمایا) موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا يُهَوِّنُ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال کے وقت کی تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ ادْفِنُوْهُ فِيْ مَضْجَعِهٖ هٰذَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے مسئلے میں اختلاف ہوا (اس پر آخر) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے۔ جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہٰذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى سَاجَتَيْهِ وَقَالَ وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيْلَاهُ.

حضرت ابن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست! (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا مِنْ تُرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (انوار نبوت سے) ہر چیز روشن ہوگئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ابھی ہم نے (مرقد انور کی) مٹی مبارک سے (اچھی طرح) جھاڑے بھی نہیں تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی معلوم ہونے لگی (شدت غم کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے

(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلٰثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِعَ صَوْتُ الْمَسَاحِيْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظام حنوط وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ.

حضرت عبدالرحمن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

♦ ♦ ♦

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ اَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بَكٰى فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ قَالَ فَاَمَرَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام (محراب) پر کھڑے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اور کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پھر فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (زلیخا کی سہیلیوں) یوسف

بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا لِيْ مَنْ اَتَكِئُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّكَاَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبَ لِيَتَكَصَّ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ مَكَانَهٗ حَتّٰى قَضٰى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَّذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا قَالَ وَكَانَ النَّاسُ اُمِّيِّيْنَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوْا يَا سَالِمُ اذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَيْتُهٗ اَبْكِيْ وَهِشَشْتُ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَّذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَجَاءَ عُمَرَ وَالنَّاسُ حَتّٰى دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل چیخ مارتی رہتی ہیں۔ پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے لیے ایسے شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ کچھ پڑھے لکھے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا۔ اس لیے لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ (آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے میں میرا گی (کی حالت) میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا؟ میں نے عرض کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اللہ کی قسم میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْرِجُوا لِي فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتَّى أَكَبَّ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ فَقَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا أَيْنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ اللهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بَنُو أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلْهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر جھکتے ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ نے آیت پڑھی بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں" پھر صحابہ کرام نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا اے یار غار رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا ہاں (پڑھو) پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا ایک جماعت (اندر) داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں درود شریف پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے ہوئے باہر آجائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ فارغ ہو جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟ آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے حقیقی بھائی کی طرح غسل دیں۔ اور مہاجرین جمع ہو کر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے لگے۔ پھر انصار نے (مہاجرین سے) آپ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔ تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ (جب وہاں گئے تو) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَهُ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى أَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْوَفَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطٌ لِأُمَّتِي لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِي

سے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کس شخص کو یہ تین صفات ہیں (جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں) وہ دو میں سے دوسرا تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے؟ پھر کہنے والا وہ کون ہیں؟ یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی اور لوگوں نے بھی بیعت کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (طبعی) تکلیف (جیسا کہ آپ کے شایان شان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے تکلیف! (یعنی آپ کو کس قدر تکلیف ہے) (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز (موت) حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو فرط نابالغ بچے جو مر جائیں (اور ماں باپ صابر شاکر ہوں) تو اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہاں جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہو (وہ بھی جنتی ہے) ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعہ نجات ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے پہنچتی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مِيرَاثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي فَقَالَتْ مَالِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُوَرِّثُ وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ.

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَا إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَا أَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنَّا لَا نُوَرِّثُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

باب ۵۵ وارثت

حضرت عمرو بن حارث (برادر حضرت جویریہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) کے بھائی تھے (وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا) فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اللہ کی راہ میں چھوڑی جسے آپ نے (راہ خدا میں) صدقہ کر دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا (اپنے والد ماجد کی وراثت کی امیدوار ہوئیں) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتون جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا (یعنی ہم وارث نہیں ہوتا) پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا جس کی خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما خلافت فاروقی میں (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے تو ایسا ہے) اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ ہر نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (اور لوگوں کو) کھلایا پلایا بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں لمبا واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے میں اپنی ازواج مطہرات کے نفقات اور اپنے عامل (سفیر) کے مصارف کے بعد جو کچھ بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا (اسی اثناء میں) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صحابہ کرام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں صدقہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ! (ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) راوی کہتے ہیں مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

باب ۵۶ خواب میں زیارت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں بن سکتا نہیں اپنا سکتا یا (راوی کو شک ہے کہ)

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي.

حضرت ابومالک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِي قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَّا إِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے) اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہ پایا اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِيْ فَمَنْ رَآنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِيْ هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ رَأَيْتَهُ فِي الْمَنَامِ قَالَ لَمْ أَنْعَتْ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضَّحِكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ فَتَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ فَوَقَفَ وَلَا أَدْرِيْ مَا كَانَ مَرَّ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هٰذَا.

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ لَعَلَّهُ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِيْ الْحَقَّ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ قَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، اس لیے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا اس کا جسم اور گوشت نہ آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا نہ بہت فربہ نہ بہت پتلا نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست گندم گوں سفیدی مائل سرخی آنکھیں، دلپسند مسکراہٹ خوشنما کانوں والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پر کرنے والی داڑھی حضرت عوف راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔

(یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔ اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

* * *

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا ابْتُلِيْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَيْكَ بِالْاَثَرِ۔

میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث صدر کہ دین ہیں پس تم دیکھو کر اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔ یعنی دین دار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی چاہیئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے آج بتاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۸۸ء ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد للہ علیٰ ذٰلک

بندہ نابکار، محمد صدیق ہزاروی متوطن موضع چھڑہ ڈاک خانہ چٹہ بٹہ تحصیل وضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال: مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ ابْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ قَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ حِينَ الْكَرِيهَاتِ قَالَ فِيمَ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں سے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کو دیکھ لیتے تھے میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد ہمیں باآواز بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا۔ فرمایا میں رات کو اٹھا وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے عرض کیا اے میرے رب! حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ کہا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رب! فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات میں۔ فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا۔ فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یوں دعا مانگو اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ اٹھا دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی

وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ هَكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جسے ولید بن مسلم نے بواسطہ عبدالرحمن بن یزید بن جابر روایت کیا انہوں نے فرمایا ہم سے خالد بن لجلاج نے عبدالرحمن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آگے حدیث ذکر کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمن ابن عائش نے حضور علیہ السلام سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبدالرحمن بن عائش کو حضور علیہ السلام سے سماعت حاصل نہیں ہے۔ [1]

---

[1] بعض معاندانہ شارحین نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتیں انہیں کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کل [illegible] کا ذکر ہے جو کہ بشریت کے [illegible] آپ کو ان صفات کا حامل ہونا، لہٰذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اولاً حاشیہ میں لایا گیا اور پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جبکہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھئے۔

(صحیح الترمذی بشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۳ ص ۱۳۱ تا ۱۳۱، اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۱۴۲، ۱۴۵) ۱۲ مترجم۔